www.deenekhalis.com
For Dawah Purpose Only

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد پنجم

ترجمہ وتشریح
مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق ونظر ثانی
حافظ ناصر محمود انور
فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

مکتبہ محمدیہ

قال اللہ تعالیٰ

وما آتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

"اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رک جایا کرو"

(سورۃ الحشر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد پنجم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق و نظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک 109/7.R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ضیاء السنۃ ادارۃ الترجمۃ والتالیف

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

جمیع حقوق محفوظ

نام کتاب ---------- مشکوٰۃ المصابیح

تالیف ---------- شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ وتشریح ---------- استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

نظرثانی ---------- حافظ ناصر محمود انور

طابع ---------- عبدالرحمان عابد

مطبع ---------- موٹروے پرنٹرز

طبع اول ---------- جنوری 2005ء

تعداد ---------- 600

ناشر ---------- مکتبہ محمدیہ

قیمت ---------- /- روپے

اسٹاکسٹ

دارالکتب السلفیۃ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

ملنے کے پتے

اردو بازار لاہور	اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ۞ مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ۞ محمدی پبلشنگ ہاؤس، الفضل مارکیٹ، دارالفرقان، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور فون 042-7231602 ۞ حذیفہ اکیڈمی، الفضل مارکیٹ
فیصل آباد	مکتبہ اسلامیہ۔ بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ۞ رحمانیہ دارالکتب، امین پور بازار مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار ۞ ملک سنز۔ کارخانہ بازار
گوجرانوالہ	والی کتاب گھر اُردو بازار 233089 ۞ مدینہ کتاب گھر اُردو بازار ۞ مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار
ملتان	فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 ۞ مکتبہ دارالسلام کنگھیانوالی مسجد تھانہ بوہر گیٹ 541229
اوکاڑہ	مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن۔ غازی روڈ 528621
چیچہ وطنی	اسلامی کتب خانہ، ڈاکخانہ بازار، نزد پانی والی ٹینکی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

فہرست عنوانات
(جلد پنجم)

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	[كِتَابُ الْفَضَائِلِ]	
	سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	۱
۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ مبارک اور صفاتِ مبارکہ	۲
۳۴	رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات اور اخلاق	۳
۴۶	رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغازِ وحی	۴
۵۲	نبوّت کی علامات	۵
۶۶	اسراء اور معراج کا بیان	۶
۷۷	رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات	۷
۱۲۴	کرامات کے بارے میں	۸
۱۳۱	مکہ مکرمہ سے صحابہ کرام ؓ کی ہجرت اور آپ کی وفات	۹
۱۴۴	نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث وغیرہ	۱۰
	[كِتَابُ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ]	
۱۴۷	قریش کے فضائل اور قبائل کا تذکرہ	۱۱
۱۵۸	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے فضائل	۱۲
۱۶۳	ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۳
۱۷۱	عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۴

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۵	عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۸۵
۱۶	ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل	۱۹۳
۱۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت ؓ کے فضائل	۲۱۳
۱۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات ؓ کے فضائل	۲۳۳
۱۹	مختلف صحابہ کرام ؓ کے فضائل	۲۳۸
۲۰	جنگِ بدر میں شریک صحابہ کرام ؓ کے اسمائے گرامی	۲۶۴
۲۱	یمن، شام اور اویس قرنی کے بارے میں	۲۶۶
۲۲	اُمّتِ مسلمہ کے ثواب کے بارے میں	۲۷۲
۲۳	فہرست آیات (جلد پنجم)	۲۷۹
	اَلْفَهَارِسِ الْعَامَّةَ	
۲۴	الفہارس العامۃ	۲۸۱
۲۵	فہرست الاعلام	۲۸۳
۲۶	فہرست الاحادیث القولیہ	۳۱۵
۲۷	فہرست الاحادیث الفعلیہ	۳۹۹
۲۸	فہرست الاوامر	۴۱۳
۲۹	فہرست النواہی	۴۱۵
۳۰	فہرست الآثار	۴۱۹
۳۱	فہرست الاحادیث القدسیہ	۴۲۵
۳۲	فہرست کنایات	۴۲۷

بسم الله الرحمن الرحيم

اللّٰهمّ صلّ على محمّد وعلى آل محمّد

كما صلّيت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انّك حميد مجيد

اللّٰهمّ بارك على محمّد وعلى آل محمّد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

انّك حميد مجيد

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٧٣٩ ـ (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۷۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے بنی آدم کے ہر دور کے بہترین زمانے میں (پشت در پشت) منتقل کیا جاتا رہا ہے حتیٰ کہ میں اس موجودہ زمانہ میں (پیدا) ہوا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب شروع سے آپؐ کی پیدائش تک نہایت معزز و محترم افراد پر مشتمل تھا۔ آپؐ کے آباء و اجداد جو اپنے وقت کے انتہائی معزز اور صاحبِ فضل لوگ تھے' آپؐ ان کی پشت در پشت منتقل ہوئے آپؐ اس زمانے میں تشریف لائے جو "خیرالقرن" کہلایا۔
(واللہ اعلم)

٥٧٤٠ ـ (٢) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: «اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ».

۵۷۴۰: وَا ثِلہ بن اَسْقَعْ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا' قریش کو کنانہ سے منتخب کیا' بنو ہاشم کو قریش سے منتخب کیا اور مجھے بنو ہاشم سے منتخب کیا (مسلم)

ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو منتخب کیا۔

وضاحت: آپؐ کا نسبی تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہے' حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار کی اولاد میں سے ایک شخص کا نام عدنان تھا' انہی کی اولاد سے آگے چل کر آپؐ پیدا ہوئے۔ آپؐ کا مکمل نسب نامہ درج ذیل ہے۔

ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان۔
(سیرتِ ابن ہشام' مرقات شرح مشکوۃ جلد ۱۱ صفحہ ۴۵)

۵۷۴۱ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی نیز سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی (مسلم)

۵۷۴۲ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعاً - یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن پیغمبروں میں سے جس پیغمبر کے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی' وہ میں ہوں گا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو جنّت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا (مسلم)

۵۷۴۳ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «آتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَاَسْتَفْتِحُ، فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ: بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں قیامت کے دن جنّت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور اس کو کھلواؤں گا تو (جنّت کا) دربان فرشتہ پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟

میں جواب دوں گا کہ محمد ہوں۔ وہ کہے گا مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپؐ سے پہلے میں کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔ (مسلم)

٥٧٤٤ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ، وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں سب سے پہلے (گناہگاروں کے لیے) شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر کی اس قدر تصدیق نہیں کی گئی جس قدر میری تصدیق کی گئی ہے جبکہ پیغمبروں میں ایک پیغمبر ایسے بھی گزرے ہیں جن کی تصدیق ان کی اُمّت میں سے صرف ایک شخص نے کی تھی (مسلم)

٥٧٤٥ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ، يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ، اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس محل کی مانند ہے جس کی عمارت نہایت شاندار بنی ہوئی ہے لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی گئی ہے' دیکھنے والوں نے اسے گھوم پھر کر دیکھا وہ ایک اینٹ کے برابر خالی جگہ کے علاوہ عمارت کی خوبصورتی پر متعجب تھے۔ پس میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کر دیا یہ عمارت میری وجہ سے مکمل ہوئی اور پیغمبروں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ (آخری) اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں (بخاری' مسلم)

٥٧٤٦ - (٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ وَحْياً اَوْحَى اللهُ اِلَيَّ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر کو معجزات میں سے صرف اس قدر حصّہ دیا گیا ہے کہ جس پر انسان ایمان لا سکے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا ہے وہ وحی (کلامِ الٰہی) ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میری جانب بھیجا ہے پس (اسی کی وجہ سے) میں اُمید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی (بخاری' مسلم)

٥٧٤٧ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اُعْطِيْتُ خَمْساً

لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي : نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِی ؛ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِیُّ يُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے پانچ ایسی فضیلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو عطا نہیں کی گئیں (پہلی فضیلت) مجھے اس رعب کے ذریعے نصرت عطا ہوئی جو ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے (دشمن پر) اثرانداز ہوتا ہے (دوسری فضیلت) میرے لئے تمام زمین مسجد اور "پاک کر دینے والی" بنا دی گئی ہے یعنی اگر پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کر لیا جائے تاکہ میری اُمّت میں سے ہر شخص' جہاں نماز کا وقت پائے نماز پڑھ لے (تیسری فضیلت یہ ہے کہ) میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی (پیغمبر) کے لیے جائز نہ تھا (چوتھی فضیلت یہ ہے کہ) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی ہے اور (پانچویں فضیلت یہ ہے کہ مجھ سے پہلے) ہر نبی کو خاص طور پر صرف اپنی ہی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ میں تمام لوگوں کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں (بخاری' مسلم)

۵۷۴۸ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے چھ خاص چیزوں کے ساتھ (دوسرے انبیاء پر) فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلمات عطا ہوئے' مجھے رعب کے ذریعہ نصرت عطا ہوئی' میرے لئے غنیمتیں حلال قرار دی گئیں' میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور "پاک کرنے والی" قرار دیا گیا' مجھے تمام مخلوق کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا گیا اور نبیوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا یعنی مجھے آخری نبی بنا کر بھیجا گیا۔ (مسلم)

۵۷۴۹ - (۱۱) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِیْ اُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ يَدَیْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا' مجھے رُعب کے ذریعے نصرت عطا کی گئی اور میں سویا ہوا تھا' میں نے (خواب) دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں اور انہیں میرے ہاتھ میں تھما دیا گیا (بخاری' مسلم)

٥٧٥٠ - (١٢) وَعَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا، وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ: الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ ــ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ ــ، وَإِنَّ رَبِّيْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّيْ أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۵۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے (ہتھیلی کے برابر) زمین کو سمیٹا (اور پھر مجھے دکھایا) چنانچہ میں نے زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھا' بلاشبہ عنقریب میری اُمت کی بادشاہی وہاں تک وسیع ہو گی جہاں تک مجھے سمیٹ کر دکھائی گئی تھی نیز مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کیے گئے (مراد سونا اور چاندی ہے) اور میں نے (اپنے پروردگار سے) اپنی اُمت کے لئے التجا کی کہ اسے عام قحط سے ہلاک نہ کیا جائے جو ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دے اور (ان التجاؤں کے جواب میں) میرے رب نے فرمایا' اے محمد! بلاشبہ جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ بدلا نہیں جا سکتا اور میں آپؐ کو اپنا یہ عہد دیتا ہوں کہ میں انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ان پر ان کے علاوہ سے کسی (غیر) کو دشمن مسلط کروں گا جو ان کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کر دے اگرچہ ان کے خلاف اطراف و اکناف (سبھی دشمن حملہ کرنے کے لیے) اکٹھے ہو کر ہی کیوں نہ آ جائیں البتہ یہ لوگ آپس میں ہی ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید و بند کریں گے (مسلم)

٥٧٥١ - (١٣) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ ــ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: «سَأَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ، وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ، فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۵۱: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے آپؐ (مسجد میں) داخل ہوئے' اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپؐ نے اپنے رب کے حضور لمبی دعا کی پھر (جب آپؐ نماز اور دعا سے فارغ ہوئے تو) آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے' اللہ ربّ العزّت نے میرے دو سوال پورے کر دیے اور ایک سوال کو قبول نہ کیا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ میری اُمت کو عام قحط سالی کے ساتھ

ہلاک نہ کیا جائے۔ یہ دعا قبول کرلی گئی اور دوسری دعا میں نے اپنے رب سے یہ کی تھی کہ میری اُمّت کو غرق کر کے ہلاک نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول کرلی۔ اور تیسری دعا میں نے اپنے رب سے یہ کی تھی کہ میری اُمّت کے لوگ آپس میں باہم دست و گریبان نہ ہوں تو اللہ ربُّ العزّت نے میری اس دعا کو شرف قبولیت سے نہ نوازا (مسلم)

وضاحت: بنو معاویہ' انصار مدینہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے جن کی مسجد میں آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶)

۵۷۵۲ - (۱٤) **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: أَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: أَجَلْ، وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ - وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ، أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ - فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ؛ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۵۲: عطاءؒ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس وصف کے بارے میں بتائیں جس کا ذکر تورات میں ہے۔ عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا' ضرور بتاؤں گا۔ اللہ کی قسم! تورات میں آپؐ کی بعض صفات وہ ہیں جو قرآنِ پاک میں (مذکور) ہیں۔ (اللہ ربُّ العزّت نے ان کا ذکر یوں فرمایا ہے) "اے نبیؐ! بلاشبہ ہم نے آپؐ کو (اہلِ ایمان پر) گواہ' (جنّت کی) خوشخبری دینے والا اور (گناہ گاروں کو عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے" نیز آپؐ ناخواندہ لوگوں کی جائے پناہ ہیں۔ آپؐ میرے بندے اور رسول ہیں' میں نے آپؐ کا نام "متوکّل" رکھا ہے۔ آپؐ بدخلق نہیں' نہ ہی سخت مزاج ہیں' نہ ہی بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہیں اور نہ ہی آپ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں بلکہ معاف کردیتے ہیں اور (دعائے) مغفرت کرتے ہیں اور اللہ ربُّ العزّت آپؐ کو اس وقت تک فوت نہیں کریں گے جب تک کہ آپؐ کے سبب گمراہ قوم کو راہ راست پر نہ لے آئیں گے۔ اس طرح کہ وہ لوگ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کا اقرار کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس (کلمۂ توحید) کی وجہ سے ان کی اندھی آنکھیں کھول دے گا' ان کے بہرے کانوں کو قابلِ سماعت بنا دے گا اور ان کے بے حس دلوں کو حکمت عطا کرے گا (بخاری)

۵۷۵۳ - (۱۵) **وَكَذَا** الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ، نَحْوَهُ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: «نَحْنُ الْآخِرُوْنَ» فِيْ «بَابِ الْجُمُعَةِ».

۵۷۵۳: نیز اسی طرح امام دارمیؒ نے عطاءؒ (تابعی) سے' انہوں نے ابنِ سلامؓ سے اس (مذکورہ) حدیث کے

مثل بیان کیا اور ابوہریرہؓ سے مروی حدیث جس کے الفاظ ہیں "نَحْنُ الْآخِرُوْنَ" "بابُ الجمعہ" میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٥٧٥٤ ـ (١٦) عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَطَالَهَا. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا، قَالَ: «اَجَلْ، اِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا، فَاَعْطَانِيْ اِثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۷۵۴: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک) نماز کی امامت کروائی اور اسے (خلاف معمول) لمبا کیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے طویل نماز پڑھی کہ ایسی طویل نماز (پہلے) کبھی نہیں پڑھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' درست ہے۔ بلاشبہ یہ نماز ایسی تھی کہ جس میں ثواب (کی امید) اور (عذاب کا) خوف رہا اور میں نے نماز میں اللہ تعالیٰ سے تین سوال کیے تھے پس دو کو میرے لئے قبول کیا گیا اور ایک کو قبول نہ کیا گیا۔ میں نے اللہ ربُّ العزّت سے سوال کیا تھا کہ وہ میری اُمّت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے۔ اس (دعا) کو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا اور میں نے اللہ ربُّ العزّت سے (دوسرا) سوال کیا تھا کہ مسلمانوں پر ان کے علاوہ سے کسی غیر کو دشمن مسلّط نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس (دعا) کو بھی قبول کیا اور میں نے اللہ ربُّ العزّت سے (تیسرا) سوال یہ کیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے باہم دست و گریباں نہ ہوں تو اللہ ربُّ العزت نے اس (دعا) کو قبول نہ کیا (ترمذی' نسائی)

٥٧٥٥ ـ (١٧) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: اَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلَكُوْا جَمِيْعًا، وَاَنْ لَا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ، وَاَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۷۵۵: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین باتوں سے محفوظ رکھا ہے (ایک تو یہ کہ) تمہارا نبی تمہارے لئے یہ بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ (دوسرا یہ کہ) اہلِ باطل' اہلِ حق پر غالب نہیں آ سکیں گے اور (تیسرا یہ کہ) تم گمراہی پر کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ

۵۷۵٦ - (۱۸) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ: سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۵۷۵٦: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ربُّ العزّت اس اُمّت (مسلمہ) پر دو تلواروں کو ہرگز اکٹھا نہیں کرے گا۔ ایک تلوار اُمّت (مسلمہ) کی اور دوسری تلوار اُمّت کے دشمنوں کی (ابوداؤد)

وضاحت: دو تلواروں کو اکٹھا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو مسلمان آپس میں باہم دست و گریبان ہوں اور ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے میں مصروف ہوں اور دوسری طرف کوئی غیر مسلم دشمن طاقت ان کے باہمی افتراق و انتشار کو دیکھ کر ان پر حملہ آور ہو جائے' ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔

علّامہ طیبیؒ نے وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اس اُمّتِ مسلمہ کے لوگوں کو ایک ساتھ دو لڑائیوں کا شکار نہیں بنایا جائے گا۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب کبھی بھی مسلمانوں کو کسی غیر مسلم بیرونی جارحیّت کا سامنا کرنا پڑا تو مسلمانوں نے اپنے باہمی اختلافات اور لڑائی جھگڑوں کو پس پشت ڈال دیا اور دشمن کے خلاف یکجا اور متحد ہو کر صف آرا ہو گئے اور دشمن کو منہ کی کھانی پڑی (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۳٦)

۵۷۵۷ - (۱۹) وَعَنِ الْعَبَّاسِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: «مَنْ اَنَا؟» فَقَالُوْا: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ: «اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ فِرْقَةٍ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا، فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۵۷: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) وہ غصّے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے' انہوں نے (کفّار کی جانب سے آپؐ کے نسب کے بارے میں) کچھ (طعن) سنا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے استفسار کیا کہ میں کون ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطّلب ہوں۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہتر (مخلوق) میں رکھا' پھر مخلوق کو دو طبقوں (عرب و عجم) میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین طبقہ (عرب) میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین قبیلہ (قریش) میں رکھا پھر انہیں مختلف گھرانوں میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین گھرانے (بنو ہاشم) میں رکھا۔ پس میں (نوعِ انسانی اور اہلِ عرب کے) حسب و نسب کے لحاظ سے سب سے بہتر ہوں اور گھرانے کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہاشمی راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۱٦' التاریخُ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲۰' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۳۷)

۵۷۵۸ - (۲۰) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ؟ قَالَ: «وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۷۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! نبوت کے (منصب کے) لیے آپؐ کب نامزد ہوئے؟ آپؐ نے فرمایا' اس وقت جب آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی روح پھونکی جا چکی تھی لیکن جسم متحرک نہیں تھا (ترمذی)

۵۷۵۹ - (۲۱) **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، اَنَّہٗ قَالَ: «اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ: خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ، وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ -، وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ، دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ، وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی، وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَأَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَھَا مِنْہُ قُصُوْرَ الشَّامِ». رَوَاہُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّۃِ».

۵۷۵۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آخری نبی لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے اور میں تمہیں اپنے آغاز کے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں' عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے روشنی نکلی جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (شرح السنۃ)

۵۷۶۰ - (۲۲) وَرَوَاہُ اَحْمَدُ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ: «سَاُخْبِرُکُمْ» اِلٰی اٰخِرِہٖ.

۵۷۶۰: امام احمدؒ نے ابو امامہؓ سے اس روایت کو "سَاُخْبِرُکُمْ" سے آخر تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: مسند احمد کی سند میں سعید بن سوید راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۱۴۵' تنقیحُ الرواۃ جلد صفحہ۱۳۸)

۵۷۶۱ - (۲۳) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ، وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ. وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ - وَلَا فَخْرَ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۷۶۱: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا (اس بات میں) فخر نہیں ہے۔ اس روز آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ دیگر دوسرے پیغمبر میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی اور (میں اٹھوں گا لیکن اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں علی بن زید بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل

جلد٦ صفحہ ۱۰۲' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۲' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۸)

٥٧٦٢ ـ (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَ، حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مُوْسٰى كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ: «قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ ـ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۵۷۶۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ اصحاب تشریف فرما تھے آپؐ (اپنے حجرہ مبارک سے) نکلے اور ان کے قریب گئے آپؐ نے سنا کہ وہ آپس میں بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صحابی نے کہا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل (دوست) قرار دیا ہے' دوسرے صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ تکلّم سے نوازا۔ ایک اور صحابی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ ایک دوسرے صحابی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ آپؐ ان تک پہنچ گئے اور فرمایا' میں نے تمہاری باتیں اور تمہارے تعجّب کو سنا ہے بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل (دوست) ہیں اور یہ واقعی درست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی ہے' واقعی وہ اسی طرح تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں' یہ بھی درست ہے اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چنا ہے' یہ بھی بالکل درست ہے۔ یاد رکھو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور (اس بات میں) فخر نہیں ہے نیز قیامت کے روز حمد کا پرچم میرے ہی ہاتھ میں ہو گا جس کے تلے آدم علیہ السلام اور دوسرے تمام انبیاء علیہ السلام ہوں گے اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے اور قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہی ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے۔ جنّت کے (دروازے کے) کنڈے کو سب سے پہلے کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں گا چنانچہ اللہ ربُّ العزّت میرے لئے جنّت کا دروازہ کھول دیں گے اور مجھے اس میں داخل کریں گے' اس وقت میرے ہمراہ مومن فقراء ہوں گے اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے اور میں پہلے اور بعد میں آنے والے (سبھی لوگوں) سے زیادہ عزت (و عظمت) والا ہوں اور (اس بات میں بھی) فخر نہیں ہے (ترمذی' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں زمعہ بن صالح راوی ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۳' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۹)

٥٧٦٣ ـ (٢٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنِّیْ قَائِلٌ قَوْلاً غَيْرَ فَخْرٍ: اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللهِ، وَاَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِیَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ اللهَ وَعَدَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ» رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

۵۷۶۳: عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم (دنیا میں آنے کے لحاظ سے) آخری ہیں اور قیامت کے دن (جنّت میں سب سے) پہلے داخل ہوں گے اور میں تم سے بغیر کسی فخر کے ایک بات کہتا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل (دوست) ہیں اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ (بندے) ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں نیز قیامت کے دن حمد کا پرچم میرے پاس ہو گا اور اللہ ربّ العزّت نے میرے ساتھ میری اُمّت کے بارے میں (خیر کثیر کا) وعدہ کیا ہے اور انہیں تین چیزوں سے محفوظ فرمایا ہے (پہلی بات) وہ انہیں عام قحط سالی میں مبتلا نہیں کرے گا (دوسری بات) کوئی دشمن ان کا استحصال نہیں کر سکے گا اور (تیسری بات کہ) تمام مسلمان کسی گمراہی پر جمع نہیں ہوں گے (دارمی)

٥٧٦٤ ـ (٢٦) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ». رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

۵۷۶۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں (قیامت کے روز) تمام رسولوں کا قائد ہوں گا اور اس (بات) میں کوئی فخر نہیں نیز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا شخص میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور اس (بات) میں بھی فخر نہیں ہے (دارمی)

٥٧٦٥ ـ (٢٧) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجاً اِذَا بُعِثُوْا، وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا، وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا، وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا، وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا الْكَرَامَةَ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ، وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّیْ، يَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، اَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۷۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (قیامت کے روز) جب لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے (قبر میں سے) نکلوں گا اور جب لوگ وفد کی صورت میں (بارگاہِ الٰہی میں) پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب تمام لوگ خاموش ہوں گے تو میں ان کی جانب سے گفتگو کروں گا اور جب لوگوں کو (میدانِ حشر میں) روک دیا جائے گا تو میں ان کے لئے سفارش کروں گا اور

جب لوگ عزّت (افزائی) سے ناامید ہوں گے تو میں انہیں خوشخبری دوں گا نیز اس دن (خیرو برکت کی) تمام کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی' اس دن حمد کا پرچم بھی میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے سب سے زیادہ عزّت وکرامت والا ہوں گا' ایک ہزار خادم (میرے آگے پیچھے) گھوم رہے ہوں گے گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے یا بکھرے ہوئے موتی ہوں گے (ترمذی' دارمی) نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حسین بن یزید کوفی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۵۵۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۲' تنقیح الروۃ جلد۴ صفحہ ۱۳۹)

۵۷۶۶ - (۲۸) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «فَاُكْسٰی حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ . وَفِیْ رِوَایَةِ «جَامِعِ الْاُصُوْلِ» عَنْهُ : «وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰی».

۵۷۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مجھے جنّت کی پوشاکوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا مخلوق میں سے میرے سوا کوئی اور وہاں کھڑا نہیں ہوگا (ترمذی)

نیز جامع الاصول کی روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہو گی چنانچہ میں (پوشاک) پہنایا جاؤں گا۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۲)

۵۷۶۷ - (۲۹) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ» قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَسِیْلَةُ؟ قَالَ: «اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ .

۵۷۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کیا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وسیلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جنّت کا سب سے اعلیٰ مقام ہے جہاں صرف ایک ہی شخص پہنچ پائے گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں گا (ترمذی)

۵۷۶۸ - (۳۰) **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ، وَخَطِیْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۷۶۸: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے

دن میں تمام انبیاء علیہم السلام کا امام و پیشوا بنوں گا' ان کی طرف سے گفتگو کروں گا اور سب کی سفارش کروں گا اس (بات) میں بھی فخر نہیں ہے (ترمذی)

۵۷۶۹ - (۳۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۶۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کے پیغمبروں میں سے دوست ہوتے ہیں' میرے دوست میرے والد ہیں (جو) میرے رب کے خلیل ہیں۔ بعد ازاں آپؐ نے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) بلاشبہ لوگوں میں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے دوست ہیں (ترمذی)

۵۷۷۰ - (۳۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ، وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۷۷۰: جابر بن رضی عبداللہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں اچھے اخلاق کی تکمیل کروں اور اچھے افعال کو پورا کروں (شرحُ السُّنّۃ)

۵۷۷۱ - (۳۳) **وَعَنْ** كَعْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ: نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ، لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ، وَلَا سَخَّابٌ - فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ، وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ، وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ، يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ، يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ، وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ، يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ اِذَا جَاءَ وَقْتُهَا، يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ، وَيَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ، مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ، صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ، لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ». وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ.

۵۷۷۱: کعب احبار رضی اللہ عنہ تورات (کے حوالے) سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے (تورات میں) لکھا ہوا پایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول (اور) برگزیدہ بندے ہوں گے۔ نہ تیز مزاج ہوں گے' نہ سخت گو ہوں گے' نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہوں گے۔ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہیں بلکہ درگزر کر دینے والے اور بخش دینے والے ہوں گے۔ ان کی جائے پیدائش مکّہ ہو گی ان کی ہجرت کی جگہ طَیبہ (مدینہ) ہو گی' ان کی بادشاہت شام تک ہو گی اور ان کی اُمّت (اللہ تعالیٰ کی) بہت زیادہ حمد و ثنا بیان کرنے والی

ہو گی' وہ خوشی اور غمی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں گے' وہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں گے اور بلند مقام پر اللہ اکبر (کے کلمات) کہیں گے۔ سورج (کے طلوع و غروب) کا خیال رکھیں گے جب نماز کا وقت ہو گا تو نماز ادا کریں گے' ان کے تہہ بند ان کی پنڈلیوں تک ہوں گے اور وہ اپنے اعضاء کا وضو کریں گے' ان کا مؤذن اونچے مقام پر اذان (کے کلمات) کہے گا۔ حالتِ جنگ اور حالتِ نماز میں ان کی صفیں ایک جیسی ہوں گی۔ رات (کے اوقات) میں (ذکر و تلاوت کے وقت) ان کی آواز پست ہو گی جیسے شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے اس حدیث کے الفاظ مصابیح کے ہیں نیز درامی نے معمولی تبدیلی کے ساتھ اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۲ - (۳٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ -: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ - مَوْضِعُ قَبْرٍ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۷۲: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تحریر ہے اور (یہ بھی تحریر ہے کہ) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپؐ کے ساتھ (یعنی آپؐ کے حجرہ مبارک میں) دفن ہوں گے۔ ابو مودود المدنی (جو اس کی حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے (ترمذی)

علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۳)

۵۷۷۳ - (۳۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ فَضَّلَ مُحَمَّداً ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَىٰ أَهْلِ السَّمَاءِ. فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! بِمَ فَضَّلَهُ اللهُ عَلَىٰ أَهْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ - وَقَالَ اللهُ تَعَالَىٰ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُبِيناً. لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ - قَالُوا: وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللهُ مَنْ يَشَاءُ﴾. الْآيَةَ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَىٰ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ﴾. فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

۵۷۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور اہل آسمان پر فضیلت عطا کی ہے۔ حاضرین نے دریافت کیا' اے ابو عباسؓ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کس طرح اہل آسمان پر فضیلت دی ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان سے فرمایا'

﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾

ترجمہ: "اور (فرشتوں میں سے) جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو دوزخ کا بدلہ دیں گے اسی طرح ہم ظالموں کو (ان کے ظلم کا) بدلہ دیتے ہیں۔"

نیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ رب العزت نے یوں فرمایا'

﴿انا فتحنا لك فتحاً مبيناً ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر﴾

ترجمہ: "بلاشبہ ہم نے آپ کو ظاہر فتح عطا کی' اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کرے۔"

حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ کو دوسرے انبیاء پر کس لحاظ سے فضیلت عطا کی گئی؟

ابن عباسؓ نے کہا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ﴾

ترجمہ: "ہم نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ قوم کے سامنے (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) واضح بیان کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔"

جبکہ اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یوں فرمایا'

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی جانب رسول بنا کر بھیجا ہے۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن و انس (دونوں) کی جانب (رسول بنا کر) بھیجا ہے (دارمی)

٥٧٧٤ - (٣٦) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: «يَااَبَا ذَرٍّ! اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ، وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَزِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِعَشَرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهٗ. ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِاَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ. قَالَ: فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: لَوْ وَزَنْتَهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا». رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.

۵۷۷۴: ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں نیز آپ کو یقین کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا' اے ابو ذر! میں مکہ کی وادی بطحاء میں کسی جگہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے' ان میں سے ایک فرشتہ تو زمین پر اتر آیا اور دوسرا فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ان میں سے ایک فرشتے نے دوسرے سے استفسار کیا کہ کیا یہ وہی شخص ہے؟ (جس کے بارے میں اللہ رب و العزت نے ہمیں فرمایا ہے کہ میرے ایک نبی ہیں ان کے پاس جاؤ) فرشتے نے جواب دیا' ہاں! (یہی وہ شخص ہیں۔) پھر پہلے فرشتے نے کہا' ایک آدمی کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) میرا وزن ایک شخص کے ساتھ کیا گیا لیکن میں اس شخص سے بھاری رہا۔ پھر فرشتے نے کہا' (اب) دس اشخاص کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) چنانچہ دس اشخاص کے ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں ان سے بھاری رہا۔ پھر اس فرشتے نے کہا' (اب) ۱۰۰ اشخاص کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپ نے فرمایا) چنانچہ ۱۰۰ اشخاص کی

ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں ان سے بھاری رہا۔ پھر اس فرشتے نے کہا' (اب) ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کا وزن کرو۔ (آپؐ نے فرمایا) چنانچہ ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا گیا لیکن میں (پھر بھی) ان سے بھاری رہا۔ گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا تھا کہ وہ پلڑا (میرے پلڑے کے مقابلے میں) اتنا ہلکا (اور بلند) تھا کہ مجھے یوں لگا کہ جیسے وہ سب میرے اوپر گر جائیں گے۔ (آپؐ نے فرمایا) ان دونوں فرشتوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم ان کا وزن تمام اُمّت کے ساتھ کرو تو تب بھی یہ بھاری رہیں گے (دارمی)

۵۷۷۵ ـ (۳۷) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ، وَأُمِرْتُ بِصَلَاةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

۵۷۷۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر (ہر حالت میں) قربانی فرض کی گئی ہے جب کہ تمہارے اوپر اس طرح نہیں ہے اور مجھے چاشت کی نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب کہ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے (دار قطنی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی کذاب اور ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۴۱)

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ مبارک اور صفات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۷۷۶ - (۱) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ لِيْ اَسْمَاءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِيْ اَلَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ اَلَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ» وَالْعَاقِبُ: اَلَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۷۷۶: جبیر بن مُطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے' بلاشبہ میرے بہت سے نام ہیں۔ جن میں سے (ایک تو) "محمد" ہے اور دوسرا "احمد" ہے۔ نیز میرا نام "ماحی" بھی ہے اس لئے کی میرے سبب اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میرا نام "حاشر" بھی ہے کہ لوگوں کو میرے نقشِ قدم پر اٹھایا جائے گا اور میرا نام "عاقب" بھی ہے اور عاقِب سے مراد وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (بخاری' مسلم)

۵۷۷۷ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً، فَقَالَ: «اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّيْ، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۷۷: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے بہت سے ناموں کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ (چنانچہ ایک روز) آپؐ نے فرمایا' میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں "مُقفّی" ہوں (یعنی تمام پیغمبروں کے پیچھے آنے والا ہوں) میں "حاشر" ہوں (یعنی قیامت کے روز تمام لوگوں کو میرے نقشِ قدم پر اٹھایا جائے گا) میں توبہ کا نبی ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سب سے زیادہ توبہ کرنے والا ہوں) اور میں رحمت کا نبی ہوں (یعنی میں تمام جہاں والوں کے لیۓ رحمت ہوں) (مسلم)

٥٧٧٨ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَهُمْ؟ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا، وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا، وَاَنَا مُحَمَّدٌ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش (مکہ) کی گالی گلوچ اور لعنت سے کس طرح محفوظ رکھا؟ وہ "مُذمّم" کو گالیاں دیتے ہیں اور "مُذمّم" پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں (بخاری)

وضاحت: "مُذمّم اس شخص کو کہتے ہیں جس کی مذمت اور برائی بیان کی گئی ہو" یہ لفظِ محمد کی ضد ہے۔ قریشِ مکہ آپؐ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپؐ کو محمد کی بجائے مذمّم کہہ کر پکارتے تھے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو تسلی دیتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ قریشِ مکہ تو "مذمّم" کو برا بھلا کہتے ہیں جبکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم تھا کہ اس نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت نام کو قریشِ مکہ کی گالیوں اور طعن و تشنیع سے محفوظ رکھا۔

٥٧٧٩ - (٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ ـ، وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ ـ، وَاِذَا شَعِثَ رَأْسُهٗ تَبَیَّنَ، وَكَانَ كَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّیْفِ؟ قَالَ ـ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِیْرًا، وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَیْضَةِ الْحَمَامَةِ یُشْبِهُ جَسَدَهٗ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۷۹: جابر بن سَمُرَہؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک کے اگلے حصے میں کچھ سفید بال آ گئے تھے لیکن جب آپؐ تیل لگا لیتے تو بالوں کی سفیدی ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ آپؐ کی داڑھی مبارک گھنی تھی (جب جابرؓ آپؐ کے حلیے کے اوصاف بیان کر رہے تھے تو) ایک شخص نے کہا کہ آپؐ کا چہرہ مبارک (چمک و دمک میں) تلوار کی طرح تھا۔ جابرؓ نے کہا' نہیں! بلکہ آپؐ کا چہرہ مبارک سورج اور چاند کی طرح روشن اور گول تھا اور میں نے آپؐ کے کندھے کی قریب مہر (نبوّت) کو دیکھا جو کبوتری کے انڈے کی طرح (گول) تھی البتہ اس کا رنگ آپؐ کے جسم مبارک جیسا تھا (مسلم)

٥٧٨٠ - (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَاَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَلَحْمًا ـ اَوْ قَالَ: ثَرِیْدًا ـ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهٗ، فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَیْنَ كَتِفَیْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْیُسْرٰی ـ، جُمْعًا عَلَیْهِ خِیْلَانٌ ـ كَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۰: عبداللہ بن سَرجِس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی

اور آپؐ کے ساتھ روٹی اور گوشت تناول کیا یا (انہوں نے کہا کہ) ثرید کھایا۔ بعد ازاں میں آپؐ کے پیچھے گیا اور ختمِ نبوت کو دیکھا جو آپؐ کے کندھوں کے درمیان بائیں شانے کی نرم ہڈی کے پاس تھی۔ وہ (ہیت کے اعتبار سے) بند مٹھی کی مانند تھی اور اس پر مسّوں کی مانند سیاہ رنگ کے تل تھے (مسلم)

۵۷۸۱ ـ (٦) **وَعَنْ** أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ، فَقَالَ: «ائْتُوْنِيْ بِأُمِّ خَالِدٍ» فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهِ، فَأَلْبَسَهَا. قَالَ: «أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ، ثُمَّ أَبْلِيْ وَأَخْلِقِيْ» وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ. فَقَالَ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ! هٰذَا سَنَاهْ» وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِيْ أَبِيْ ــ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۸۱: خالد بن سعید کی بیٹی اُمّ خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں سیاہ رنگ کی ایک چھوٹی سی چادر بھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' اُمّ خالد کو میرے پاس لاؤ چنانچہ انہیں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ اس وقت وہ چھوٹی بچی تھیں) آپؐ نے چادر کو اٹھایا اور انہیں اوڑھاتے ہوئے یہ دُعا فرمائی' اس کپڑے کو پرانا کر اور پھر پرانا کر (یہ آپؐ نے دو مرتبہ فرمایا' اس سے مقصود یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے اور تمہیں بار بار اور ہمیشہ عمدہ کپڑا پہننا نصیب ہو) اور اس چادر میں سبز یا زرد رنگ کے نشان بنے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے اُمّ خالد! یہ کپڑا نہایت عمدہ ہے اور "سَنَا" حبشی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عمدہ اور خوبصورت کے ہیں۔ اُمّ خالدؓ کہتی ہیں کہ میں مُہرِ نبوّت کے ساتھ کھیلتی رہی لیکن میرے والد نے مجھے ڈانٹتے ہوئے روک دیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس بچّی کو کھیلنے دو اسے کچھ نہ کہو (بخاری)

۵۷۸۲ ـ (٧) **وَعَنْ** أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ ــ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ ــ، وَلَا بِالْآدَمِ ــ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ ــ، وَلَا بِالسَّبِطِ ــ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً ــ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ. وَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَ: كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ

مِثْلَهٗ، وَكَانَ بَسِطَ ـ الْكَفَّيْنِ. وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ، قَالَ: كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ

۵۷۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ لمبے نہ تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے تھے' آپؐ کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ ہی گندمی تھا' آپؐ کے سر کے بال نہ زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا۔ آپؐ مکہ مکرمہ میں دس سال اور مدینہ منورہ میں بھی دس سال مقیم رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی' آپؐ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہ تھے۔

اور ایک روایت میں انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ آپؐ لوگوں میں درمیانہ قد کے مالک تھے' نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ ہی بہت زیادہ چھوٹے قد کے تھے' آپؐ کی رنگت نہایت صاف اور چمکدار تھی۔

انس رضی اللہ عنہ نے (مزید) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال نصف کانوں تک تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (آپؐ کے سر مبارک کے بال) آپؐ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے (بخاری)

نیز بخاری کی ایک روایت میں ہے انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کا سر مبارک بڑا اور پاؤں مضبوط تھے' میں نے آپؐ جیسا نہ ہی آپؐ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپؐ کے بعد دیکھا اور آپؐ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں نیز بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں بہت مضبوط اور پر گوشت تھیں۔

وضاحت: مذکورہ حدیث میں یہ ذکر ہے کہ آپؐ کو چالیس برس کی عمر میں نبوت سے سرفراز کیا۔ اس کے بعد دس برس آپؐ نے مکے میں گزارے اور دس برس ہی مدینے میں گزارے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ساٹھ برس کی عمر عطا کی۔ آپؐ کے منصبِ رسالت پر فائز ہونے کے بعد مکے میں آپؐ کے قیام کی مدت کے بارے میں اختلاف ہے۔ تحقیقی طور پر جو بات زیادہ درست اور راجح ہے وہ یہ ہے کہ نبوت کے بعد آپؐ نے تیرہ برس مکے میں اور دس برس مدینے میں گزارے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت آپؐ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

اس تضاد کی وجہ یہ ہے کہ جس راوی نے مکے کی زندگی کو دس سال بتایا ہے اور آپؐ کی کل عمر ساٹھ سال بتائی ہے تو اس نے کسر کو کوئی اہمیت نہیں دی جیسا کہ اس وقت رواج تھا کہ لوگ کسر کو کوئی اہمیت نہیں دیا کرتے تھے۔ (واللہ اعلم)

۵۷۸۳ ـ (۸) وَعَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوْعاً، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ، رَاَيْتُهٗ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ اَرَ شَيْئاً قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِىْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ــ، لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.

۵۷۸۳ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے' آپؐ کے دونوں کندھوں کے درمیان کافی کشادگی تھی' آپؐ کے سر کے بال آپؐ کے دونوں کانوں کے کناروں تک تھے (اور) میں نے آپؐ کو سرخ لباس میں دیکھا۔ بلا مبالغہ میں نے کبھی کسی کو آپؐ سے زیادہ حسین و جمیل نہیں پایا (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ میں نے کسی ایسے انسان کو نہیں دیکھا جو لمبی زلفوں والا ہو اور وہ سرخ لباس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل ہو۔ آپؐ کے سر کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے تھے۔ آپؐ کے کندھوں کے درمیان کشادگی تھی' آپؐ کا قد مبارک نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت چھوٹا تھا۔

٥٧٨٤ ـ (٩) وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ، مَنْهُوْشَ الْعَقِبَيْنِ. قِيْلَ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيْمُ الْفَمِ. قِيْلَ: مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ؟ قَالَ: طَوِيْلُ شِقِّ الْعَيْنِ ــ. قِيْلَ: مَا مَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ؟ قَالَ: قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۴ : سماکؒ بن حرب' جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بڑا تھا' آپؐ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی سرخی میں ملی ہوئی تھی' آپؐ کی دونوں ایڑیاں بھاری نہ تھیں۔ سماکؒ سے دریافت کیا گیا کہ "ضَلِيْعُ الْفَمِ" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد بڑا چہرہ ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ "أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپؐ کی آنکھیں بڑی اور لمبی تھیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ "مَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس سے مراد ایسی ایڑی ہے جس پر گوشت کم ہو (مسلم)

٥٧٨٥ ـ (١٠) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۸۵ : ابو الطُّفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ گورے چٹے اور درمیانے جسم کے مالک تھے (مسلم)

٥٧٨٦ ـ (١١) وَعَنْ ثَابِتٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِیْ رَأْسِهٖ ـ فَعَلْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِهٖ، وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّأْسِ نَبْذٌ.

۵۷۸۶: ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کے بال اس قدر زیادہ سفید نہ تھے کہ خضاب کی ضرورت محسوس ہوتی' اگر میں آپؐ کی داڑھی کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھااور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں آپؐ کے سر کے سفید بالوں کو شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بالوں کی سفیدی آپؐ کی داڑھی مبارک کے نیچے کے حصے میں' کن پٹیوں میں اور کچھ سر مبارک میں تھی۔

۵۷۸۷ ـ (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ، كَاَنَّ عِرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ، اِذَا مَشٰی تَكَفَّأَ، وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَةً وَلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِیِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۷۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت میں چمک دمک تھی' آپؐ کے پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح (شفاف) تھے۔ جب آپؐ چلتے تو آگے کی جانب جھکے ہوئے چلتے' میں نے کسی دیباج اور ریشم کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم محسوس نہیں کیا اور نہ ہی میں نے کسی مشک اور عنبر کو سونگھا کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک سے زیادہ خوشبو ہو (بخاری' مسلم)

۵۷۸۸ ـ (۱۳) وَعَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَأْتِیْهَا، فَیَقِیْلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ نِطْعًا ـ فَیَقِیْلُ عَلَیْهِ، وَكَانَ كَثِیْرَ الْعَرَقِ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِی الطِّیْبِ. فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «یَا اُمَّ سُلَیْمٍ! مَا هٰذَا؟» قَالَتْ: عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ، قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ لِصِبْیَانِنَا قَالَ: «اَصَبْتِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۷۸۸: اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لاتے اور وہاں قیلولہ فرماتے' وہ آپؐ کے لئے چمڑے کا ایک ٹکڑا بچھاتیں جس پر آپؐ دوپہر کے وقت آرام فرماتے اور آپؐ کو پسینہ بہت زیادہ آیا کرتا تھا۔ اُمّ سلیمؓ آپؐ کے پسینے کو جمع کرتیں اور اسے خوشبو میں ملاتیں۔ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے پسینہ جمع کرتے ہوئے دیکھا تو) دریافت کیا' اے اُمّ سلیم! یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ

آپؐ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملاتی ہیں اور آپؐ کا پسینہ تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لئے اسے بابرکت سمجھتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، تم نے اچھا کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اُمّ سلیمؓ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ اُمّ سلیمؓ اور اُمّ حرامؓ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالائیں ہیں۔ آپؐ اکثر ان کے ہاں آکر دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۷۹)

۵۷۸۹ - (۱٤) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُوْلٰى، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ، فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ: «سَمُّوْا بِاسْمِيْ» فِيْ «بَابِ الْأَسَامِيْ».

وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ «بَابِ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ».

۵۷۸۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں صبح کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ اپنے گھر تشریف لے جانے کے لیے (مسجد سے) نکلے۔ اور آپؐ کے ساتھ میں بھی باہر آیا تو آپؐ کو آگے سے چند بچے ملے۔ آپؐ نے ان میں سے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور پھر آپؐ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپؐ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور عمدہ خوشبو کو محسوس کیا گویا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ عطر فروش کی صندوقچی سے نکالا ہے (مسلم)

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میرے نام کی طرح نام رکھو" کا ذکر بابُ الاسامی میں اور سائبؓ بن یزید سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں نے ختمِ نبوت کا ملاحظہ کیا" کا ذکر باب احکامُ المیاہ میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۷۹۰ - (۱۵) **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، مُشْرَبًا حُمْرَةً، ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ، إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا، كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۷۹۰ : علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت چھوٹے قد کے تھے' آپؐ کا سر مبارک بڑا اور داڑھی گھنی تھی' آپؐ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے' آپؐ کا رنگ سرخ و سفید تھا' آپؐ کی ہڈیوں کے جوڑ موٹے اور مضبوط تھے اور سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ جب آپؐ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے گویا کہ آپؐ بلندی سے نشیب کی طرف جا رہے ہوں' میں نے آپؐ جیسا کوئی شخص نہ تو آپؐ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی آپؐ کے بعد دیکھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۹۱ - (۱۶) **وَعَنْهُ،** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ —، وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ —، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، كَانَ جَعْدًا رَجِلًا —، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ — وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ —، وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ —، اَبْيَضُ مُشْرَبٌ، اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ —، اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ —، جَلِيْلُ الْمُشَاشِ — وَالْكَتَدِ —، اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ —، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ —، اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ —، وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا، وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً، وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً، مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ —، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ، يَقُوْلُ نَاعِتُهُ: لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۷۹۱ : علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے حُلیہ مبارک) کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے کہ آپؐ کا قد نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی بہت زیادہ پست بلکہ آپؐ لوگوں میں درمیانے قد والے تھے۔ آپؐ کے بال بہت زیادہ گھنگریالے نہ تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے بلکہ قدرے خم دار تھے اور کچھ سیدھے بھی تھے۔ آپؐ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا اور نہ ہی آپؐ کے گال پھولے ہوئے تھے البتہ چہرہ ایک حد تک گولائی لئے ہوئے تھا۔ آپؐ کا رنگ سرخ و سفید تھا' آنکھیں سیاہ تھیں' پلکوں کے بال لمبے تھے' جوڑوں کی ہڈیاں اُبھری ہوئی مضبوط تھیں' کندھے مضبوط تھے' جسم مبارک پر بال نہیں تھے البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی' آپؐ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پر گوشت تھے گویا کہ آپؐ بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں' اور جب آپؐ (دائیں یا بائیں جانب) متوجّہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجّہ ہوتے' آپؐ کے کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی اور آپؐ آخری نبی تھے' آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے' آپؐ سب لوگوں سے زیادہ نرم طبیعت والے اور سب سے زیادہ معزّز اور مکرم تھے۔ جو شخص آپؐ کو اچانک دیکھ لیتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو شخص جان پہچان کی خاطر میل جول رکھتا وہ آپؐ سے والہانہ محبت کرتا۔ آپؐ کا وصف بیان کرنے والے (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آپؐ جیسا کوئی شخص نہ تو آپؐ سے پہلے دیکھا اور نہ آپؐ کے بعد دیکھا (ترمذی)

وضاحت: یہ روایت مرسل ہے' ابراہیم بن محمد اپنے دادا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نیز اس حدیث کی سند میں موجود عمر بن عبداللہ المدنی راوی کا حافظہ خراب ہو گیا تھا (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۳۴۲' تذکرۃ الحفاظ جلد۱ صفحہ۱۴۳' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۷' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۴۵)

۵۷۹۲ - (۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقاً فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ، مِنْ طِيبِ عَرَقِهِ - اَوْ قَالَ: مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ —. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے اور آپؐ کے بعد کوئی دوسرا شخص اس راستے سے گزرتا تو وہ سمجھ جاتا کہ اس راستے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے' اس لیے کہ راستے میں آپؐ (کے جسم مبارک) کی مہک پائی جاتی یا راوی نے یہ کہا کہ (راستے میں) آپؐ کے پسینہ مبارک کی خوشبو پائی جاتی (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اسحاق بن فضل اور مغیرہ بن عطیہ راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۴۵)

۵۷۹۳ - (۱۸) وَعَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: صِفِي لَنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۳: ابو عُبیدہؒ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رُبَیِّع بنتِ مُعوّذ بن عفراءؓ سے کہا کہ آپ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کریں۔ انہوں نے کہا' اے میرے بیٹے! اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو محسوس کرتے کہ تم نے چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا ہے (دارمی)

۵۷۹۴ - (۱۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ —، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَى الْقَمَرِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۵۷۹۴: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا تو (میرا حال یہ تھا کہ) میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا اور (اس وقت) آپؐ نے سرخ لباس زیب تن کر رکھا تھا' آپؐ میری نظر میں چاند سے کہیں زیادہ خوبصورت تھے۔

(ترمذی' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۶۳' ضعیف ترمذی صفحہ۴۸۹' تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۴۶)

۵۷۹۵ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ، وَمَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ، اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں پایا' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج آپؐ کے چہرہ مبارک سے جلوہ ریز ہے اور میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تیز رفتار نہیں پایا ایسا لگتا تھا کہ زمین آپؐ کے لئے مختصر کر دی جاتی ہے جبکہ ہم جدوجہد اور کوشش سے چلتے تھے جبکہ آپؐ بے نیاز چال چلتے تھے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۹' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۴۶۷)

۵۷۹۶ - (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ، وَکَانَ لَا یَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا، وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْهِ قُلْتُ: اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ، وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۷۹۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں باریک تھیں' آپؐ (عام طور پر) ہنسا نہیں کرتے تھے اور جب میں آپؐ کو دیکھتا تو میں (اپنے دل میں) کہتا کہ آپؐ نے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ آپؐ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۹۷ - (۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ، اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

تیسری فصل

۵۷۹۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانتوں کے درمیان معمولی فاصلہ تھا جب آپؐ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ دونوں دانتوں کے درمیان سے نور جیسی کوئی چیز نکل رہی ہے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبدالعزیز بن ابی ثابت زہری راوی متروکُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۳۲' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۴۶)

۵۷۹۸ - (۲۳) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۹۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوشی میں ہوتے تو آپؐ کا چہرہ مبارک روشن ہو جاتا ایسا لگتا تھا کہ آپؐ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم (آپؐ کی دلی کیفیت) پہچان لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۷۹۹ - (۲٤) **وَعَنْ** أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ. فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا يَهُودِيُّ! أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى، هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِي وَصِفَتِي وَمَخْرَجِي؟». قَالَ: لَا. قَالَ الْفَتٰى: بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ، وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَقِيمُوا هٰذَا — مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ، وَلُوا أَخَاكُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۷۹۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے (اس کے گھر) تشریف لے گئے، آپؐ نے دیکھا کہ اس کا باپ اس لڑکے کے سرہانے بیٹھا تورات پڑھ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے کہا، اے یہودی! میں تجھے اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تو نے تورات میں میری تعریف و توصیف اور میرے نکلنے کا ذکر پایا ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ وہ لڑکا کہنے لگا، ہاں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم تورات میں آپؐ کی تعریف و توصیف اور آپؐ کے مبعوث کیے جانے کا ذکر پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا، تم اس لڑکے کے باپ کو اس کے پاس سے اٹھا دو۔ تم خود اپنے بھائی کے والی بنو یعنی اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین کے جملہ امور تم سرانجام دو (بیہقی دلائل النبوۃ)

۵۸۰۰ - (۲۵) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۸۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی رحمت ہوں (دارمی)

بَابُ فِی أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ

(رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات اور اخلاق)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٨٠١ - (١) عَنْ اَنَسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ: أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا اَلَا صَنَعْتَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی (اس دوران) آپؐ نے مجھے کبھی اُف تک نہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ (بخاری، مسلم)

٥٨٠٢ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقاً، فَاَرْسَلَنِيْ يَوْماً لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا اَذْهَبُ، وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِى السُّوْقِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِيْ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: «يَا اُنَيْسُ! ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ؟». قُلْتُ: نَعَمْ، اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللهِ!. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک روز آپؐ نے مجھے کسی کام سے بھیجا تو میں نے (زبان سے یونہی) کہہ دیا اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں تھا کہ میں ضرور جاؤں گا اس لئے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ پس میں نکل پڑا' میں بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے (میں وہاں ٹھہر گیا) اچانک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گدی پکڑ لی۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی جانب نظر اٹھائی تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے انس! کیا تو وہاں گیا ہے جہاں جانے کا میں نے تجھے کہا تھا؟ (انسؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' ہاں! اے اللہ کے رسول! میں (ابھی) جاتا ہوں (مسلم)

۵۸۰۳ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ — غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً، وَرَجَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں چل رہا تھا۔ آپؐ پر دھاری دار نجرانی چادر تھی جس کے کنارے موٹے تھے۔ (راستے میں) آپؐ کو ایک دیہاتی ملا' اس نے آپؐ کی چادر (پکڑ کر) زور سے کھینچی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیہاتی کے سینے کے قریب آ گئے۔ میں نے دیکھا کہ دیہاتی کے اس قدر سختی سے چادر کھینچنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان پڑ گیا تھا۔ بعد ازاں اس دیہاتی نے کہا' اے محمد! آپؐ کے پاس اللہ تعالیٰ کا جو مال ہے اس میں سے مجھے کچھ عطا کریں۔ (اس کی اس بات پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب التفات کیا اور آپؐ مسکرائے' پھر اسے کچھ عطا کرنے کا حکم دیا (بخاری' مسلم)

۵۸۰۴ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ، وَاَجْوَدَ النَّاسِ، وَاَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ —، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ: «لَمْ تُرَاعُوْا، لَمْ تُرَاعُوْا» . وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، وَفِيْ عُنُقِهِ سَيْفٌ. فَقَالَ: «لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخلاق اور شکل کے لحاظ سے) تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین تھے۔ تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ (دشمن کی آواز سن کر) گھبرا گئے۔ لوگ آواز کی جانب لپکے وہاں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود پایا۔ آپؐ تمام لوگوں سے پہلے آواز کی جانب پہنچ گئے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے' ڈرو نہیں' ڈرو نہیں۔ آپؐ ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے' اس پر زین نہ تھی نیز آپؐ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی پھر آپؐ نے فرمایا' میں نے اس گھوڑے کو نہایت تیز رفتار پایا ہے (بخاری' مسلم)

۵۸۰۵ - (۵) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کسی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا ہو اور آپؐ نے اس سے انکار کیا ہو (بخاری' مسلم)

وضاحت: جب بھی کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپؐ فوراً اسے عطا کر دیتے اور اگر آپؐ اسے پورا کرنے پر قادر نہ ہوتے تو پھر وعدہ فرما لیتے یا خاموشی اختیار کر لیتے یا کوئی دعائیہ جملہ ارشاد فرما دیتے۔ (واللہ اعلم)

۵۸۰۶ - (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، فَاَتٰى قَوْمَهُ، فَقَالَ: اَيْ قَوْمِ! اَسْلِمُوْا، فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی بکریوں کا سوال کیا جو دو پہاڑوں کے درمیان سما سکیں۔ آپؐ نے اس کے مطالبے کو پورا فرمایا۔ اس کے بعد وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا' اے میری قوم کے لوگو! اسلام قبول کر لو۔ اللہ کی قسم! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اس قدر زیادہ) عطا کرتے ہیں کہ آپؐ فقرو افلاس کا بھی خوف نہیں رکھتے (مسلم)

۵۸۰۷ - (٧) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ ـــ، فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ ـــ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ ـــ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ، لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۰۷: جُبیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ اس وقت کا واقعہ بیان کرتے ہیں جب وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگِ حُنین سے واپس آ رہے تھے کہ (ایک مقام پر) دیہاتی لوگ آپؐ سے لپٹ گئے' وہ آپؐ سے (مالِ غنیمت) مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپؐ کو مجبور کیا کہ آپؐ کیکر کے درخت کی جانب پناہ حاصل کریں' آپؐ کی چادر درخت میں اُلجھ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر رُکے اور فرمایا' مجھے میری چادر لوٹا دو' اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد کے برابر بھی مویشی ہوتے تو میں انہیں تم میں تقسیم کر دیتا تو پھر تم مجھے بخیل' غلط بیانی کرنے والا اور چھوٹے دل والا نہ کہہ پاتے (بخاری)

۵۸۰۸ - (٨) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتَوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهَا ـــ، فَرُبَّمَا جَاءُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو اہلِ مدینہ کے خُدّام (غلام اور لونڈیاں) اپنے برتنوں میں پانی لے کر آپؐ کے ہاں پہنچ جاتے' جو شخص بھی برتن لے کر آتا آپؐ (برکت کے لیے) اس میں اپنا ہاتھ ڈبوتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ سردی (کے موسم) میں صبح سویرے ہی پانی کے برتن لے آتے (پھر بھی) آپؐ (برکت کے لیے) اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے (مسلم)

وضاحت: یہ حدیث آپؐ کی کمال محبت اور شفقت پر دلالت کرتی ہے۔ آپؐ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالتے تاکہ آپؐ کے دستِ مبارک کی برکت سے بیماروں کو شفاء حاصل ہو' ایسا کرنا صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ آپؐ کے علاوہ اُمّتِ مسلمہ میں سے کسی شخص کو یہ مقام حاصل نہیں کہ پانی کی برتن میں اس کا ہاتھ ڈال کر برکت حاصل کی جائے (واللہ اعلم)

۵۸۰۹ - (۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَتْ اَمَةٌ مِنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَاْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَتْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ مدینہ کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی' وہ جہاں چاہتی آپؐ کو لے جاتی (بخاری)

وضاحت: یہ حدیث آپؐ کی کمال درجہ تواضع و انکساری پر دلالت کرتی ہے' آپؐ کو اپنی امت کے ہر چھوٹے بڑے فرد کے ساتھ انتہائی تعلق' لگاؤ اور پیار تھا (واللہ اعلم)

۵۸۱۰ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ -، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ: «يَا اُمَّ فُلَانٍ! اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ» فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ، حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ خلل تھا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے آپؐ سے کچھ کام ہے۔ آپؐ نے اس سے کہا' اے اُمّ فلاں! دیکھو! جس گلی میں بھی تم چاہتی ہو (میں جانے کے لئے تیار ہوں) تاکہ تمہارے لئے تمہارے کام کو پورا کروں۔ چنانچہ آپؐ راستے میں اس کے ساتھ الگ رہے حتی کہ جو کام اس نے کہنا تھا کہہ دیا (مسلم)

۵۸۱۱ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا، كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: «مَا لَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ؟!». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے' نہ لعنت کرنے والے تھے اور نہ ہی گالی گلوچ کرتے تھے۔ آپؐ ناراضگی کے وقت فرمایا کرتے' اسے کیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو (بخاری)

۵۸۱۲ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ. قَالَ: «اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا؛ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپؐ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! آپؐ مشرکین پر بددعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے (مسلم)

۵۸۱۳ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا، فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۱۳: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ جب آپؐ کسی مکروہ کام کو دیکھتے تو ہم اسے آپؐ کے چہرے (کے اثرات) سے پہچان لیتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۴ - (۱٤) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ ـــ، وَاِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کھل کھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپؐ کے حلق کا آخری حصہ نظر آئے، آپؐ تو بس مسکراتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۸۱۵ - (۱۵) وَعَنْھَا، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ، کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نہایت تیز) تسلسل کے ساتھ باتیں نہیں کرتے تھے جیسا کہ تم لوگ مسلسل بولے چلے جاتے ہو۔ آپؐ اس طرح باتیں کرتے کہ اگر کوئی گننے والا (الفاظ) گننا چاہتا تو گن سکتا تھا (بخاری، مسلم)

۵۸۱٦ - (۱٦) وَعَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا: مَا کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ؟ قَالَتْ: کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ - یَعْنِیْ خِدْمَۃِ اَھْلِہٖ - فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلَاۃِ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۵۸۱٦: اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپؐ اپنے گھر والوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مشغول رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپؐ نماز کے لیے چلے جاتے تھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کے راوی اسودؒ جلیلُ القدر تابعی ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا ہے لیکن ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ انہوں نے خلفاءِ اربعہ کی زیارت کی اور اکابر صحابہؓ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل کیا (تذکرۃُ الحُفّاظ)

۵۸۱۷ - (۱۷) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ، اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِھَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۵۸۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپؐ ان میں سے آسان کام کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا' اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات کا انتقام نہیں لیتے تھے البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا جاتا تو پھر آپؐ اللہ کی رضا کے لئے انتقام لیتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۸۱۸ - (۱۸) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ شَيْئاً قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا، اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ، اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۱۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی کسی جاندار چیز کو (یعنی مرد کو)' نہ کسی عورت کو اور نہ ہی کسی خادم کو اپنے ہاتھ کے ساتھ مارا البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے (کوئی آپؐ کے ہاتھوں مارا جاتا) اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی شخص سے کبھی آپؐ کو کچھ تکلیف پہنچی ہو اور آپؐ نے اس سے انتقام لیا ہو۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو پھر آپؐ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے انتقام لیتے تھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۸۱۹ - (۱۹) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اَتٰى فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ -، فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ اَهْلِهِ قَالَ: «دَعُوْهُ، فَاِنَّهُ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ». هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ» وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ.

دوسری فصل

۵۸۱۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آٹھ برس کا تھا جب سے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں نے دس برس تک (مدنی زندگی میں) آپؐ کی خدمت کی۔ (اس پورے عرصے میں) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میرے ہاتھوں کوئی چیز خراب ہوئی ہو اور آپؐ نے مجھے ملامت کی ہو۔ اگر آپؐ کے اہلِ خانہ میں سے مجھے کوئی ملامت کرتا تو آپؐ فرماتے کہ اسے کچھ نہ کہو اس لئے کہ جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں جبکہ امام بیہقیؒ نے اس روایت کو شُعَبُ الْاِیمان میں کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۰ - (۲۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۰ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو نہیں تھے' نہ ہی تکلّف کے ساتھ فحش گفتگو فرماتے تھے' نہ ہی آپؐ بازاروں میں شور و غل کرتے تھے اور نہ ہی آپؐ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتے تھے البتّہ آپؐ معاف فرماتے اور درگزر کرتے تھے (ترمذی)

۵۸۲۱ - (۲۱) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ، وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ، وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۵۸۲۱ : انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپؐ بیمار کی عیادت فرماتے' جنازے کے ساتھ جاتے' غلام کی دعوت قبول کرتے اور گدھے پر بھی سوار ہو لیتے اور میں نے آپؐ کو جنگِ خیبر کے دن ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی لگام کھجور کی پتیوں کی تھی (ابن ماجہ' بیہقی شُعَبِ الْایمان)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مسلم بن کیسان اعور راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۶۸' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۸۴۴' میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۰۶' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱)

۵۸۲۲ - (۲۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ، وَقَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِيْ ثَوْبَهُ، وَيَحْلِبُ شَاتَهُ، وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۲ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے تھے' اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں (اس طرح) کام کاج کرتے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں کام کاج کرتا ہے۔ نیز عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ آپؐ کپڑوں میں سے خود جوئیں دیکھتے' اپنی بکری کا دودھ خود دوہتے اور اپنی خدمت آپ کر لیا کرتے تھے (ترمذی)

۵۸۲۳ - (۲۳) **وَعَنْ** خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالُوْا لَهُ: حَدِّثْنَا أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَارَهُ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ، فَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا، فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۳ : خارجہؒ بن زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ ایک جماعت ثابتؓ کے ہاں گئی اور انہوں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مطلع کریں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں آپؐ کا

پڑوسی تھا جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ میری جانب پیغام بھیجتے' میں آپؐ کی وحی تحریر کرتا۔ آپؐ کا معمول تھا کہ جب ہم دنیا کی باتیں کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ دنیا کی باتیں کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے کی باتیں کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ کھانے کی باتیں کرتے۔ پس یہ تمام باتیں میں تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کررہا ہوں (ترمذی)

۵۸۲۴ - (۲۴) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ یَنْزِعْ یَدَهٗ مِنْ یَدِهٖ حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَهٗ، وَلَا یَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ، وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْهِ بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۸۲۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تو اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ کھینچتے جب تک وہ شخص اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا اور آپؐ اپنے چہرے کو کسی شخص سے اس وقت تک نہ پھیرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا چہرہ نہ پھیرلیتا تھا نیز آپؐ کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا گیا کہ آپؐ اپنے کسی ساتھی کے آگے گھٹنے دراز کیے بیٹھے ہوں (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں زید العمی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۲۵۳۵' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۱۰۲' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۵۰)

۵۸۲۵ - (۲۵) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۸۲۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کرتے تھے (ترمذی)

وضاحت : نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر مکمل اعتماد اور توکل تھا' اسی لئے آپؐ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کوئی چیز بچا کر نہیں رکھی کہ کل کو کام آئے گی البتہ آپؐ اپنے اہل و عیال کی سال بھر کی ضرورتوں کے لئے اشیاء خورد و نوش جمع کرکے رکھ دیتے تھے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۵۰)

۵۸۲۶ - (۲۶) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ طَوِیْلَ الصَّمْتِ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۸۲۶ : جابر بن سمُرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خاموشی اختیار کیے رہتے تھے (شرحُ السُّنّۃ)

۵۸۲۷ - (۲۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَرْتِیْلٌ وَتَرْسِیْلٌ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۵۸۲۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو میں وضاحت اور آہستگی ہوتی تھی (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۰)

۵۸۲۸ - (۲۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْرِدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَصْلٌ — ، يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اور بے تکان باتیں نہیں کیا کرتے تھے جس طرح تم مسلسل اور بے تکان بولتے ہو بلکہ جب آپؐ گفتگو فرماتے تو ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ آپؐ کے پاس بیٹھنے والا اس گفتگو کو محفوظ کر لیتا (ترمذی)

۵۸۲۹ - (۲۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۲۹: عبداللہ بن حارث بن جزء بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۹)

۵۸۳۰ - (۳۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ اِلَى السَّمَاءِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۸۳۰: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تو آپؐ کی نگاہ اکثر آسمان کی جانب اُٹھی رہتی (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور وہ لفظِ عَنْ کے ساتھ بیان کر رہا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸۷' طبقاتِ ابنِ سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۳۱ - (۳۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضَعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ — ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهُ لَيُدَّخَنُ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا — ، فَيَاْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ. قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ، وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ، وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ — تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۸۳۱: عمرو بن سعید رحمہ اللہ، انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ زیادہ رحم کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپؐ کے بیٹے ابراہیم کو مدینہ منورہ کی نواحی بستی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ چنانچہ آپؐ (اپنے بچے کو ملنے) جاتے، ہم بھی آپؐ کے ساتھ ہوتے تھے۔ (ایک مرتبہ) آپؐ اس گھر میں داخل ہوئے جس گھر میں ابراہیم تھا، وہ گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا کیونکہ کہ دودھ پلانے والی عورت کا خاوند لوہار تھا۔ آپؐ اپنے بیٹے کو اٹھاتے، اسے چومتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔ عمروؓ راوی نے بیان کیا کہ جب ابراہیم فوت ہو گیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ابراہیم میرا بیٹا ہے اور وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہوا ہے اور اس کے لئے دو دودھ پلانے والی عورتیں مخصوص کی گئی ہیں جو رضاعت کی مدت کو پورا کر رہی ہیں (مسلم)

۵۸۳۲ ـ (۳۲) **وَعَنْ** عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ يَهُوْدِيًّا يُقَالُ لَهٗ: فُلَانٌ، حَبْرٌ، كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَنَانِيْرُ، فَتَقَاضَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهٗ: «يَا يَهُوْدِيُّ! مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ». قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ» فَجَلَسَ مَعَهٗ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ، وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ، فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهٗ» فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ ـــ، وَلَا قَوْلِ الْخَنَا، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ، وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۸۳۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "فلاں" لقب کا ایک یہودی عالم تھا۔ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دینار لینے تھے چنانچہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیناروں کا مطالبہ کیا۔ آپؐ نے اس سے کہا، اے یہودی! تجھے دینے کے لئے اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس نے کہا، اے محمد! میں اس وقت تک آپ سے جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ مجھے میرا قرض نہیں لوٹا دیتے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر ایسا ہی ہے کہ جب تک میں تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا، تم مجھے نہیں چھوڑو گے) تو میں تمہارے ساتھ بیٹھوں گا۔ چنانچہ آپؐ اس کے پاس بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور (اگلی صبح) فجر

کی نماز (مسجد میں) ادا کی۔ (اس صورتِ حال کو دیکھ کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اس یہودی کو ڈرایا دھمکایا۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ صحابہ کرامؓ اس یہودی کو ڈرا دھمکا رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس یہودی نے آپؐ کو روک رکھا ہے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) کہا کہ مجھے میرے پروردگار نے منع کیا ہے کہ میں کسی ذمّی کافریا دیگر لوگوں پر ظلم کروں۔ جب زرا دن چڑھا تو یہودی (آپؐ کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر) کہنے لگا' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں اپنا نصف مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ اللہ کی قسم! (سب جان لیں کہ) میں نے جو انداز آپؐ کے ساتھ اختیار کیا وہ صرف اس لیئے کیا تھا کہ میں آپؐ کے ان اوصاف کو آزماؤں جن کا تذکرہ تورات میں ہے کہ ان کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا' وہ مکّہ مکرّمہ میں پیدا ہوں گے اور مدینہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملکِ شام تک ان کی بادشاہت ہو گی' وہ بد زبان اور بد مزاج نہیں ہوں گے' اور نہ ہی وہ گلیوں میں شور و شغب کریں گے' نہ ہی فحش گو ہوں گے اور نہ ہی فحش گفتگو کریں گے۔ (یہودی نے ایک بار پھر کہا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور یقیناً آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال ہے (جسے میں آپؐ کے قبضے میں دیتا ہوں) آپؐ اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں اس کے متعلق فیصلہ صادر فرمائیں۔ (اس حدیث کے راوی کا کہنا ہے کہ) یہ یہودی بہت مالدار تھا۔

(بیہقی دلائلُ النبوۃ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابو علی محمد بن اشعث کوفی راوی کو ایک جماعت نے کذّاب کہا ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۸۶' تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۱۵۱)

٥٨٣٣ ـ (٣٣) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلاَةَ، وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ، وَلاَ يَأْنِفُ اَنْ يَمْشِىَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِىَ لَهُ الْحَاجَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِىُّ، وَالدَّارِمِىُّ.

۵۸۳۳: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے' فضول باتیں بہت کم کرتے' نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ مختصر فرماتے نیز بیوہ عورت اور مسکین لوگوں کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیتے تھے (نسائی' دارمی)

٥٨٣٤ ـ (٣٤) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّا لاَ نُكَذِّبُكَ ـ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِيهِمْ: ﴿فَاِنَّهُمْ لاَ يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللهِ يَجْحَدُوْنَ﴾ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۸۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم آپؐ کو جھوٹا

نہیں کہتے البتہ ہم اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جو آپؐ لے کر آئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) "یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ ظالم لوگ تو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں" (ترمذی)

۵۸۳۵ - (۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ، جَاءَنِي مَلَكٌ، وَإِنَّ حُجْزَتَهُ - لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا، فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرَئِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ» .

۵۸۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہ! اگر میں چاہوں (کہ دنیا کے مال و متاع میرے لئے ہوں) تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ (ایک روز) میرے پاس فرشتہ آیا تھا جس کی کمر (کی چوڑائی) کعبے کے برابر تھی۔ اس نے کہا' آپؐ کے پروردگار آپؐ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو بندہ پیغمبر بنا دیتے ہیں اور اگر آپؐ چاہیں تو آپؐ کو بادشاہ پیغمبر بنا دیتے ہیں۔ (آپؐ فرماتے ہیں) چنانچہ میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا۔ اُس نے مجھے مشورہ دیا کہ آپؐ خود کو متواضع رکھیں۔

۵۸۳۶ - (۳۶) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى جِبْرَئِيلَ - كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ، فَأَشَارَ جِبْرِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ. فَقُلْتُ: «نَبِيًّا عَبْدًا».

قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا، يَقُولُ: «آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۸۳۶: اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کی جانب مشورہ طلب انداز سے التفات کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ آپؐ تواضع اختیار کریں (آپؐ فرماتے ہیں) چنانچہ میں نے (جبرائیل کو) جواب دیا کہ میں بندہ پیغمبر بنوں گا (جس میں عبودیّت ہو) عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح کھانا کھاتا ہوں جس طرح ایک غلام کھاتا ہے اور میں اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح ایک غلام بیٹھتا ہے (شرحُ السُّنّۃ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

(رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغازِ وحی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۳۷ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ، ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۳۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوّت سے سرفرازا' آپؐ تیرہ سال مکّہ مکرمہ میں رہے' آپؐ کی جانب وحی کی جاتی تھی۔ اس کے بعد آپؐ کو ہجرت کرنے کا حکم ملا چنانچہ آپؐ نے (مدینہ منورہ میں) ہجرت کے دس سال گزارے اور جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ کی عُمر مبارک تریسٹھ سال تھی (بخاری' مسلم)

۵۸۳۸ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ — سَبْعَ سِنِيْنَ، وَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ، وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرمہ میں پندرہ سال رہے۔ آپؐ (ابتدائی) سات سال جبرائیل کی آواز سنتے رہے اور عجیب و غریب روشنی دیکھتے رہے اور (اس کی علاوہ) کچھ نظر نہیں آتا تھا' (ان پندرہ سالوں کے آخری) آٹھ سال آپؐ کی جانب وحی آتی رہی' آپؐ مدینہ منوّرہ میں دس سال مقیم رہے اور جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ کی عمر پینسٹھ سال تھی (بخاری' مسلم)

وضاحت: آپؐ کی عُمر مبارک کے بارے میں تضاد ہے۔ اس سے پہلے والی حدیث میں تریسٹھ سال ہے' اس حدیث میں پینسٹھ سال اور اس سے آگے والی حدیث میں ساٹھ برس کا ذکر ہے۔ تاریخی اور تحقیقی طور پر جو بات زیادہ صحیح ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

ابنِ عباسؓ نے اس حدیث میں آپؐ کے سنِ ولادت اور سنِ ہجرت کو مکمل سال شمار کیا ہے اور ان دو سالوں کو ملا کر کل عُمر ۶۵ سال بیان کی۔ جبکہ انسؓ نے آپؐ کی عمر مبارک ساٹھ برس ذکر کی ہے انہوں نے اس زمانے

کے حساب سے کسر کو کوئی اہمیت نہیں دی اور تیرہ برس مکی زندگی کو بھی دس برس شمار کیا ہے۔ اس لحاظ سے انسؓ نے آپؐ کی عمر ساٹھ برس ذکر کی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپؐ نے نبوت کے بعد تیرہ برس مکہ مکرمہ میں گزارے اور دس برس مدینہ منورہ میں گزارے اس لحاظ سے آپؐ کی عمر تریسٹھ برس ہے اور یہی بات راجح اور صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۸۳۹ - (۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ سال کی عمر پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت کر لیا (بخاری، مسلم)

۵۸۴۰ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ: ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ، اَكْثَرُ.

۵۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور ابوبکرؓ بھی تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور عمرؓ بھی تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئے (مسلم) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ تریسٹھ سال والی روایات کثرت کے ساتھ مروی ہیں۔

۵۸۴۱ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ - قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ، فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اِقْرَاْ. فَقَالَ: «مَا اَنَا بِقَارِئٍ». قَالَ: «فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ: اِقْرَاْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ، فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ الثَّانِيَةَ، حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ: اِقْرَاْ. فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ. فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيَ الثَّالِثَةَ، حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ. اَلَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾» . فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ، فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ، فَقَالَ: «زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ» فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: «لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى

نَفْسِیْ» فَقَالَتْ خَدِیْجَۃُ: کَلَّا، وَاللهِ لَا یُخْزِیْكَ اللهُ اَبَداً، اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِیْثَ، وَتَحْمِلُ الْکَلَّ ـ، وَتُکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ـ، وَتَقْرِی الضَّیْفَ ـ، وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ـ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِیْجَۃُ اِلٰی وَرَقَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ، ابْنِ عَمِّ خَدِیْجَۃَ. فَقَالَتْ لَهٗ: یَا ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ اَخِیْكَ. فَقَالَ لَهٗ وَرَقَۃُ: یَا ابْنَ اَخِیْ! مَاذَا تَرٰی؟ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَاٰی. فَقَالَ وَرَقَۃُ: هٰذَا هُوَ النَّامُوْسُ ـ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللهُ عَلٰی مُوْسٰی، یَا لَیْتَنِیْ فِیْهَا جَذَعاً ـ، یَالَیْتَنِیْ اَکُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَوَ مُخْرِجِیَّ هُمْ؟» قَالَ: نَعَمْ؛ لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ، وَاِنْ یُدْرِکْنِیْ یَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْراً مُؤَزَّراً. ثُمَّ لَمْ یَنْشَبْ وَرَقَۃُ اَنْ تُوُفِّیَ ـ، وَفَتَرَ الْوَحْیُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۸۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتداء میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ وحی کا سلسلہ جس چیز سے شروع ہوا وہ نیند میں سچے خوابوں کا دکھائی دینا تھا۔ آپؐ جو بھی خواب دیکھتے اس کی تعبیر اس طرح روشن ہو کر سامنے آجاتی جیسے صبح کا اجالا ہوتا ہے۔ بعد ازاں آپؐ کو تنہائی (کی زندگی) سے محبت ہو گئی۔ چنانچہ آپؐ غارِ حرا میں تنہائی کی زندگی گزارتے۔ اس غار میں آپؐ (اللہ تعالیٰ کی) عبادت کرتے۔ آپؐ چند راتیں (اور دن) عبادت میں مشغول رہتے جب تک کہ آپؐ کو اپنے اہل و عیال سے ملنے کا اشتیاق پیدا نہ ہو جاتا۔ آپؐ (ان راتوں اور دنوں کے لیے) کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے اور (جب وہ چیزیں ختم ہو جاتیں تو) پھر آپؐ خدیجہؓ کے ہاں آتے' آپؐ پھر اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ (یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا) یہاں تک کہ آپؐ کے پاس وحی آئی' آپؐ غارِ حرا میں ہی تھے کہ آپؐ کے پاس فرشتہ (جبرائیلؑ) آیا۔ اُس نے کہا پڑھ! آپؐ نے جواب دیا' میں پڑھنا نہیں جانتا۔ آپؐ نے بتایا کہ فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے دبایا حتّٰی کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا' پڑھ! میں نے جواب دیا' میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور دوسری مرتبہ مجھے دبایا حتّٰی کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا' پڑھ! میں نے جواب دیا' میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ لیا اور تیسری مرتبہ مجھے دبایا حتّٰی کہ مجھے تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا' پڑھ! اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے تمہیں اور ہر چیز کو پیدا کیا' انسان کو جمے ہوئے خون کے ساتھ پیدا کیا' پڑھ! اور آپؐ کا پروردگار سب سے زیادہ عزّت والا ہے جس نے قلم کے ساتھ (لکھنا) سکھایا' جس نے انسان کو ہر اس بات کی تعلیم دی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کے ساتھ مکّہ مکرمہ میں اپنے گھر واپس آئے' آپؐ کا دل گھبرا رہا تھا' آپؐ خدیجہؓ کے پاس گئے' آپؐ نے ان سے کہا کہ مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیں' مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ چنانچہ انہوں نے آپؐ کو ڈھانپ دیا جس سے آپؐ کا خوف جاتا رہا۔ آپؐ نے خدیجہؓ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور ان سے کہا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ خدیجہ نے (تسلّی دیتے ہوئے) کہا کہ ہرگز نہیں' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ آپؐ تو صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' (دوسروں کا) بوجھ اٹھاتے ہیں' محتاج

کو عطیہ دیتے ہیں، مہمان کو کھانا کھلاتے ہیں اور مصیبت زدہ اور ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں۔ بعد ازاں خدیجہؓ آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ انہوں نے ورقہ سے کہا، اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کا معاملہ سُنیے۔ چنانچہ ورقہ نے آپؐ سے دریافت کیا، اے میرے بھتیجے! تجھے کیا نظر آتا ہے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تمام واقعہ کہہ سنایا۔ ورقہ نے کہا، یہ تو وہی فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجتا تھا۔ اے کاش! میں تمہارے عہدِ نبوت میں جواں ہوتا اور کاش! میں اس وقت زندہ ہوتا جب تمہاری قوم تمہیں (تمہارے شہر سے) نکال دے گی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) دریافت کیا کہ کیا میری قوم مجھے (میرے شہر سے) نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا، ہاں! کیوں کہ جب بھی کسی کو (رسالت سے) نوازا گیا تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں اس دن تک زندہ رہا جب لوگ تمہیں (تمہارے شہر سے) نکالیں گے تو میں تمہاری معاونت کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ بن نوفل زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے اور آپؐ پر وحی کا سلسلہ (چند روز کے لئے) منقطع رہا (بخاری، مسلم)

٥٨٤٢ ـ (٦) **وَزَادَ** الْبُخَارِيُّ، حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ ــــ فِيْمَا بَلَغَنَا ـ حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُوْسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ، فَكُلَّمَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ، تَبَدّٰى لَهُ جِبْرَئِيْلُ ــــ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ حَقًّا. فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ، وَتَقَرُّ نَفْسُهُ.

۵۸۴۲: اور امام بخاریؒ نے یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر (نزول وحی کا سلسلہ منقطع ہونے سے) غم و حزن طاری ہو گیا۔ جس کا ثبوت ہمیں ان احادیث سے ملتا ہے جو ہم تک پہنچی ہیں کہ غم و حزن کی وجہ سے کئی بار آپؐ نے یہ ارادہ کیا کہ خود کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیں (لیکن) جب بھی آپؐ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ خود کو وہاں سے گرائیں تو جبرائیل علیہ السلام آپؐ کے سامنے ظاہر ہو جاتے اور آپؐ سے کہتے، اے محمدؐ! بلاشبہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے برحق پیغمبر ہیں۔ اس تسلی کی وجہ سے آپؐ (کے دل) کا اضطراب جاتا رہتا اور آپؐ مطمئن ہو جاتے۔

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کی تفصیل یا تو براہِ راست رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا کسی صحابی سے نقل کر کے بیان کی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۴۴)

٥٨٤٣ ـ (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ: «فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا ــــ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِيْ، فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ، فَزَمَّلُوْنِيْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ ، ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۳ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ وحی کے منقطع ہونے کا حال بیان فرما رہے تھے کہ ایک دفعہ میں (حرا پہاڑی پر) چل رہا تھا' میں نے آسمان سے آواز سنی' میں نے اوپر نظر اٹھائی تو وہی فرشتہ جو میرے پاس (غار) حراء میں آیا تھا' وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس (منظر) سے مجھے اتنا خوف لاحق ہوا کہ میں زمین پر گر پڑا' پھر میں (اُٹھ کر) اپنے گھر والوں کے پاس گیا۔ میں نے کہا' مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو' مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو' مجھے کپڑے سے ڈھانپ دو۔ (تین مرتبہ فرمایا) پھر اللہ ربُّ العزّت نے یہ آیات نازل کیں۔
(جس کا ترجمہ ہے) "اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا ہو جا اور مخلوق کو ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور شرک سے کنارہ کش رہ۔"
اس کے بعد وحی گرم ہو گئی اور مسلسل آنے لگی (بخاری' مسلم)

٥٨٤٤ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيَفْصِمُ عَنِّيْ - وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ، فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ». قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ، فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۴ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس وحی گھنٹی کی آواز کی مانند آتی ہے اور وحی کی یہ قسم میرے لیے سخت تکلیف دہ ہوتی ہے' جب وحی بند ہو جاتی ہے تو میں نے وحی کو یاد کر لیا ہوتا ہے اور کبھی فرشتہ میرے سامنے انسان کی شکل میں آتا ہے وہ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے' وہ جو کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ کو دیکھا کہ سخت سردی کا دن ہوتا' آپؐ پر وحی اترتی تھی اور جب فرشتہ وحی پہنچا کر چلا جاتا تو آپؐ کی پیشانی سے پسینے کے قطرات گرتے تھے (بخاری' مسلم)

٥٨٤٥ - (٩) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَكَسَ رَاْسَهُ، وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُؤُوْسَهُمْ، فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ - رَفَعَ رَاْسَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۴۵ : عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اس کی شدّت کی وجہ سے آپؐ غمگین ہو جاتے اور آپؐ کے چہرے کا رنگ متغیّر ہو جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ (جب آپؐ پر وحی اترتی تو) آپؐ اپنا سر مبارک جھکا لیتے' آپؐ کے صحابہ کرامؓ بھی اپنے سروں کو نیچا کر

لیتے' جب وحی (اترنے کی کیفیت) ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے (مسلم)

٥٨٤٦-(١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾. خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا، فَجَعَلَ يُنَادِي: «يَا بَنِي فِهْرٍ! يَا بَنِي عَدِيٍّ!» لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ — هٰذَا الْجَبَلِ - وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ - أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟» قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقاً. قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ». قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ، أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں" تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اس حکم کی تعمیل کے لیے) نکل پڑے اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئے' آپ پکارنے لگے' اے بنو فہر! اے بنو عدی! اسی طرح آپ نے تمام قریش کے قبائل کو مخاطب کیا۔ یہاں تک کہ تمام قبائل (آپ کے گرد) جمع ہو گئے اور جو شخص (کسی عذر کی وجہ سے اپنے گھر سے) نہ نکل سکا تو اس نے یہ معلوم کرنے کے لیے (کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں سب کو بلایا ہے) کسی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیج دیا۔ چنانچہ ابولہب اور قریش سے لوگ آ گئے۔ آپ نے فرمایا' تم مجھے بتاؤ' اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کی اوٹ سے نکل رہا ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک لشکر وادیٔ فاطمہ سے نکل رہا ہے' اس کا مقصد قتل و غارت گری کرنا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ ان سب نے اثبات میں جواب دیا (اور کہا) کہ ہم نے تو آپ کے بارے میں ہمیشہ سچائی ہی کا تجربہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا' میں تم لوگوں کو اس شدید عذاب سے ڈرا رہا ہوں جو تمہارے سامنے پیش (آنے والا) ہے (یہ سُن کر) ابولہب کہنے لگا' تُو تباہ ہو جائے کیا تُو نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے" (بخاری' مسلم)

٥٨٤٧-(١١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ، إِذْ قَالَ قَائِلٌ: أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلٰى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، فَضَحِكُوا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ، فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ». ثَلَاثًا - وَكَانَ إِذَا دَعَا؛ دَعَا ثَلَاثًا، وَإِذَا سَأَلَ؛ سَأَلَ ثَلَاثًا -.

«اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ». قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ - قَلِيْبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مکرمہ کے قریب نماز ادا کر رہے تھے اور وہاں قریش کا ایک گروہ اپنی مجلس جمائے بیٹھا تھا۔ اچانک (ان میں سے) ایک شخص نے کہا' کیا تم میں سے کوئی شخص ہے جو اُٹھ کر جائے (اور) فلاں قبیلے میں ایک اُونٹ ذبح کیا گیا ہے اس کی اوجھڑی' اس کا خون اور اس کا پوست اٹھا لائے۔[۹] اس کے بعد وہ (ان چیزوں کو رکھ کر) انتظار کرے پھر جب آپؐ سجدہ میں جائیں تو وہ ان چیزوں کو آپؐ کے کندھوں کے درمیان ڈال دے (یہ بات سُن کر) ان میں سے ایک انتہائی بدبخت انسان کھڑا ہوا اور یہ چیزیں لینے چلا گیا جب آپؐ سجدہ میں گئے تو اس نے ان کو آپؐ کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (برابر) سجدہ کی حالت میں رہے۔ یہ دیکھ کر وہ کِھل کِھلا کر ہنسنے لگے بلکہ ہنسی کے سبب لوٹ پوٹ ہو رہے تھے چنانچہ ایک شخص فاطمہؓ کے ہاں گیا (اور انہیں خبر کی) وہ دوڑتی ہوئی آئیں (انہوں نے دیکھا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں ہیں تو انہوں نے ان چیزوں کو آپؐ کے جسم مبارک سے اٹھا پھینکا اور قریش کی جانب منہ کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپؐ نے بددُعا کی' اے اللہ! قریش کو ہلاک کر۔ آپؐ نے تین بار بددُعا کی اور آپؐ (کی عادت تھی کہ) جب بھی دُعا کیا کرتے تھے تو تین بار دُعا کرتے اور جب آپؐ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ (اس کے بعد آپؐ نے خاص طور پر بعض بدبختوں کا نام لے کر بددُعا فرمائی) اے اللہ! عَمرِو بن ہشام (یعنی ابوجہل)' عُتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ' ولید بن عُتبہ' اُمیّہ بن خلف' عُقبہ بن اَبی مُعیط اور عُمارہ بن وَلید کو تباہ و برباد کر۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! میں نے انہیں جنگِ بدر کے دن (زمین پر) ہلاک پڑے دیکھا۔ بعد ازاں ان (کی لاشوں) کو گھسیٹ کر بدر کے پرانے کنویں میں گرا دیا گیا۔ اس کے بعد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان لوگوں کو جو کنویں میں گرائے گئے (عذاب کے ساتھ ساتھ) ملعون بھی قرار دیا گیا ہے (بخاری' مسلم)

۵۸۴۸ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، فَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ -، فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ - وَاَنَا مَهْمُوْمٌ - عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ -، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ، فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ -، فَنَادَانِيْ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ

قَومِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ». قَالَ: «فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ، وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِاَمْرِكَ، اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ» — فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ پر جنگِ اُحد سے بھی زیادہ سخت دن آیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' تمہاری قوم کی طرف سے مجھے جو کچھ درپیش آیا وہ اُحد کے دن سے زیادہ سخت تھا اور عَقَبَہ (مِنٰی کے قریب ایک گھاٹی ہے) کے دن مجھے انتہائی سخت (اور صبر آزما) لمحات سے دوچار ہونا پڑا جب میں (طائف کے سردار) ابنِ عبدِ یالیل بن کُلَال کے پاس پہنچا (اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی) لیکن اس نے میری دعوت کو تسلیم نہ کیا (پھر) میں (وہاں سے) چل پڑا جب کہ میں شدید غم میں مبتلا تھا (میں حیران و پریشان تھا' مجھے کچھ سوجھتا نہیں تھا کہ کدھر جاؤں) "قرنِ الثعالب" مقام میں پہنچ کر میرے حواس قابو میں آئے' میں نے اپنا سر بلند کیا تو اپنے اوپر ایک بادل کو سایہ کیے ہوئے دیکھا۔ پھر اچانک میری نظر بادل کے ٹکڑے میں جبرائیلؑ پر پڑی' انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا' اللہ تعالیٰ نے سن لیا ہے جو آپؐ نے اپنی قوم سے کہا اور جو جواب آپؐ کی قوم نے آپؐ کو دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی جانب پہاڑوں پر مقرر (نگران) فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپؐ اپنی قوم کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے پہاڑوں پر مقرر فرشتے نے آواز دی' مجھ پر سلام پیش کیا اور کہا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی قوم کی بات سن لی ہے اور میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں اور آپؐ کے پروردگار نے مجھے آپؐ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپؐ مجھے اپنے ارادے کے مطابق حکم دیں۔ اگر آپؐ چاہتے ہیں تو میں ان پر دونوں پہاڑوں کو الٹ دیتا ہوں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (میں ان کی ہلاکت نہیں چاہتا) بلکہ میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں (بخاری' مسلم)

۵۸۴۹ - (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ، وَشُجَّ فِيْ رَأْسِهٖ، فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: «كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رُبَاعِيَتَهُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۴۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رُبَاعِیَہ دانت ٹوٹ گیا اور آپؐ کا سر مبارک زخمی ہو گیا۔ آپؐ اپنے سر مبارک سے خون پونچھتے جاتے تھے اور فرما رہے تھے کہ وہ لوگ کیسے کامیاب ہوں گے جنہوں نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کر دیا اور اس کے رُبَاعِیَہ دانت کو توڑ ڈالا؟ (مسلم)

وضاحت: اوپر اور نیچے والے سامنے کے دو دانتوں کے ساتھ والے دانتوں کو رُبَاعِیَہ کہتے ہیں۔ آپؐ کے نیچے

کے دو دانتوں میں سے داہنی طرف کے دانت مبارک کا کچھ حصّہ ٹوٹا تھا' اس کے ساتھ نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہو گیا تھا۔ جس شخص کے حملے سے یہ دانت مبارک ٹوٹا تھا' اس کا نام عُتبہ بن ابی وقاص تھا۔ کہا جاتا ہے کہ عُتبہ بن ابی وقاص نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۷۶)

۵۸۵۰ - (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ». یُشِیْرُ اِلٰی رُبَاعِیَتِهٖ «اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۸۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس قوم پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہیں جنہوں نے اپنے نبی سے ایسا سلوک کیا۔ آپؐ کا اشارہ اپنے رُباعِیَہ دانتوں کی طرف تھا (نیز فرمایا) اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت ترین غضب ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کا رسول' اللہ تعالیٰ کی راہ (یعنی جہاد) میں قتل کر ڈالے (بخاری' مسلم)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ: الْفَصْلِ الثَّانِیْ.

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۸۵۱ - (۱۵) عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: ﴿یَآ اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ . قُلْتُ: یَقُوْلُوْنَ: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ . قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ. وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ. فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ هَبَطْتُ، فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا، فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا، فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ، فَقُلْتُ: دَثِّرُوْنِیْ، فَدَثَّرُوْنِیْ، وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا، فَنَزَلَتْ: ﴿یَآ اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَاَنْذِرْ. وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ. وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ . وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

تیسری فصل

۵۸۵۱: یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہؒ بن عبدالرحمان سے دریافت کیا کہ قرآن پاک کا کون سا حصّہ سب سے پہلے نازل ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ "یَا

يَآيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ......" ہے۔ میں نے کہا' لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ "اِقْرَءْ بِاسْمِ ......" ہے۔ ابو سلمہؓ نے کہا' میں نے اس بارے میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا (تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا جو میں نے تمہیں دیا ہے) اور پھر میں نے بھی انہیں وہی بات کہی جو تم نے مجھے کہی ہے۔ جابرؓ نے مجھے بتایا کہ میں تمہارے سامنے وہی بات بیان کرتا ہوں جو ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تھا' میں ایک ماہ (غار) حراء میں معتکف رہا جب میرے اعتکاف کی مدّت پوری ہو گئی تو میں (غار) حراء سے اُترا۔ مجھے آواز دی گئی' میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا' میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا تو وہاں بھی مجھے کچھ نظر نہ آیا' میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو وہاں بھی مجھے کوئی چیز دکھائی نہ دی پھر جب میں نے اپنا سر بلند کیا تو مجھے کچھ نظر آیا (یعنی میں نے ایک فرشتے کو دیکھا) چنانچہ میں (سہم گیا اور) خدیجہؓ کے پاس آیا۔ میں نے کہا' مجھے چادر اوڑھاؤ چنانچہ انہوں نے مجھے چادر اوڑھائی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا۔ چنانچہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اے چادر اوڑھنے والے! کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک و صاف رکھ اور شرک سے کنارہ کش رہ" (راوی نے بیان کیا ہے کہ) نزولِ وحی کا یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قرآنِ پاک کی سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ......" ہے' ایک مرتبہ وحی آنے کا سلسلہ عارضی طور پر منقطع ہو گیا تھا' اس کے بعد جب وحی آنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا تو سب سے پہلے جو سورت نازل ہوئی وہ "يَآ اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ......" ہی تھی۔ اس لحاظ سے اس حدیث میں اوّلیت اضافی ہے' حقیقی نہیں (واللہ اعلم)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

(نبوّت کی علامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۵۲ - (۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ - وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَاَخَذَہٗ، فَصَرَعَہٗ -، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ: ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْکَ، ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ، یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ . قَالَ اَنَسٌ: فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمَخِیْطِ - فِیْ صَدْرِہٖ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۸۵۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جرائیل علیہ السلام رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپؐ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جرائیلؑ نے آپؐ کو پکڑ کر لٹایا' آپؐ کے (سینے کو) دل کے قریب سے چاک کیا اور دل سے گاڑھے خون کو نکالا اور کہا کہ یہ آپ کے (جسم کے) اندر شیطان کا حصّہ ہے۔ بعد ازاں انہوں نے آپؐ کے دل کو سونے کے ایک تھال میں (رکھ کر) زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا پھر دل کو اس کے مقام میں رکھ کر زخم کو درست کیا۔ بچے (یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئے اور) دوڑتے ہوئے آپؐ کی (رضاعی) ماں یعنی (حلیمہ سعدیہؓ) کے پاس آئے اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ لوگ (یہ سُن کر) آپؐ کے پاس آئے' (آپؐ صحیح و سالم تھے لیکن) آپؐ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپؐ کے سینہ مبارک میں سلائی کے نشانات کو دیکھا کرتا تھا (مسلم)

۵۸۵۳ - (۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ، اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْاٰنَ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۵۸۵۳: جابر بن سَمُرَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں مکہ مکرمہ میں ایک ایسے پتّھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کہا کرتا تھا بلاشبہ میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں (مسلم)

٥٨٥٤ ـ (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہلِ مکّہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ (اگر آپؐ سچے ہیں تو) آپؐ انہیں (نبوّت کی کوئی) نشانی (یعنی معجزہ) دکھائیں تو آپؐ نے انہیں (اپنی انگلی کے اشارے سے) چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے یہاں تک کہ ان کافروں نے حراء (پہاڑ) کو چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا (بخاری، مسلم)

٥٨٥٥ ـ (٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ، وَفِرْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِشْهَدُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۵: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس سے نیچے تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (میری نبوّت کی) گواہی دو (بخاری، مسلم)

٥٨٥٦ ـ (٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ: هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ـ؟ فَقِيْلَ: نَعَمْ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ ـ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ ـ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ـ، وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ مَالَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقاً مِنْ نَارٍ وَهَوْلاً، وَأَجْنِحَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ایک مرتبہ) ابوجہل نے (لوگوں سے) کہا کہ کیا محمدؐ تمہارے سامنے اپنا چہرہ مٹّی پر لگاتے ہیں؟ لوگوں نے کہا، ہاں۔ ابوجہل کہنے لگا، لات اور عُزّیٰ کی قسم! اگر میں نے محمدؐ کو اس حالت میں دیکھ لیا تو میں اس کی گردن کو روند ڈالوں گا۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے آئے تو ابوجہل نے ارادہ کیا کہ آپؐ کی گردن کو روند ڈالے۔ مگر اچانک ابوجہل اپنے پچھلے پاؤں پر اپنی قوم کی طرف لوٹا اور وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ خود کو بچا رہا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا، تجھے کیا ہوا ہے؟ ابوجہل نے جواب دیا، میرے اور محمدؐ کے درمیان آگ کی خندق، زبردست خوف اور (محافظ فرشتوں کے) پر حائل ہو گئے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ابوجہل میرے قریب آ جاتا تو فرشتے تیزی کے ساتھ اسے اُچک لیتے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے (مسلم)

۵۸۵۷ - (٦) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ اَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ. فَقَالَ: «يَا عَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ؟ • فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ وَلَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُوْلَنَّ: اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى. فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلُ عَلَيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى؛ فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ، اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ، وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۵۷: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا' اچانک ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور) اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے راہزنی کی شکایت کی (کہ راستے میں کچھ ڈاکوؤں نے اسے لوٹ لیا ہے) آپؐ نے فرمایا' اے عدی! کیا تو نے حیرہ (شہر) دیکھا ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا کہ) اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک تنہا عورت حیرہ (شہر) سے سفر کرے گی یہاں تک کہ وہ کعبہ کا طواف کرے گی' اسے اللہ کے سوا کسی سے خوف (خطرہ) نہیں ہو گا اور اگر تمہاری زندگی دراز نہ ہوئی تو (تم دیکھو گے کہ) کسریٰ کے خزانے (بطور غنیمت مسلمانوں کے لئے) کھول دیئے جائیں گے اور اگر تمہاری زندگی کچھ اور دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی ہاتھوں میں لئے نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کون (مفلس) اسے لیتا ہے مگر اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس (خیرات) کو قبول کرے اور یقیناً (قیامت کے دن) تم میں سے ایک شخص کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو گی' جس روز ملاقات ہو گی تو اللہ تعالیٰ اور اس بندے کے درمیان ترجمان نہیں ہو گا جو اس کا حال بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے کہ کیا میں نے تیری جانب پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ جس نے تجھ تک دین کے احکام پہنچائے۔ وہ جواب دے گا' کیوں نہیں (ضرور بھیجا تھا) اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا' کیا میں نے تجھے مال و دولت عطا نہیں کیا تھا؟ اور (کیا میں نے) تجھ پر اپنا فضل و احسان نہیں کیا تھا؟ وہ جواب دے گا' کیوں نہیں (بالکل کیا تھا) وہ شخص اپنی دائیں جانب نظر دوڑائے گا تو اسے سوائے جہنم کے کچھ دکھائی نہیں دے گا اور وہ بائیں جانب نظر دوڑائے گا تو جب بھی اسے سوائے جہنم کے کچھ نظر نہ آئے گا۔ (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) تم خیرات کے ذریعے دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا

ہی (خیرات) دو۔ اور اگر کوئی شخص کھجور کا ٹکڑا بھی نہ رکھتا ہو تو وہ اچھی بات کہے (اور خود کو دوزخ کی آگ سے بچائے۔) عدیؓ بیان کرتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق میں نے دیکھا کہ اونٹنی پر سوار تنہا عورت حِیرہ (شہر) سے چلتی اور کعبہ کا طواف کرتی' اسے اللہ کے سوا کسی سے کچھ ڈر نہیں ہوتا اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ھُرمُز کے خزانوں کو حاصل کیا اور اگر تمہاری زندگیاں طویل ہوئیں تو تم ابوالقاسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھو گے کہ ایک شخص ہاتھوں میں (سونا چاندی) لیے نکلے گا (اور اسے لینے والا کوئی نہیں ہو گا) (بخاری)

۵۸۵۸ ـ (۷) **وَعَنْ** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً، فَقُلْنَا: اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ: «كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيْهِ، فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ، فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ ـ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۵۸: خَبَّابُ بن اَرَتّ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (کفّار کی اذیتوں کی) شکایت کی (اس وقت) آپؐ کعبہ (مکرمہ) کے سائے میں ایک چادر کو تکیہ بنائے ہوئے لیٹے تھے (شکایت یہ تھی کہ) بلاشبہ ہمیں مشرکین سے زبردست تکالیف پہنچتی ہیں۔ ہم نے عرض کیا' آپؐ (ہمارے لئے مشرکین کے خلاف) اللہ تعالیٰ سے دُعا کیوں نہیں فرماتے؟ یہ بات سُن کر آپؐ اٹھ بیٹھے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم سے پہلے ایک شخص کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا' اسے اس میں گاڑا جاتا اور پھر آرا لایا جاتا' اسے اس کے سر پر رکھا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن یہ (دردناک عذاب) اسے اس کے دین سے پھرنے نہیں دیتا تھا اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت کے نیچے ہڈیوں اور پٹھوں تک کو چھیلا جاتا تھا لیکن یہ سخت ترین عذاب بھی اس کو دین سے پھرنے نہیں دیتا تھا۔ (پھر آپؐ نے فرمایا) اللہ کی قسم! اس دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا یہاں تک کہ ایک سوار شخص "صَنْعَاء" (شہر) سے "حَضْرَمَوْت" تک سفر کرے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرے گا یا (کسی شخص کو) اپنی بکریوں (کے سلسلہ) میں بھیڑیے سے بھی کچھ خوف اور ڈر نہیں ہو گا لیکن تم تو جلدی کرتے ہو (اطمینان رکھو' اللہ تعالیٰ عنقریب تمہاری پریشانیوں کا خاتمہ کرے گا) (بخاری)

۵۸۵۹ ـ (۸) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ ـ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ؛ ثُمَّ

جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ — مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ، اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ». كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: «اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ». فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِّ حرامؓ بنت ملحان کے ہاں تشریف لے جاتے اور یہ عبادہ بن صامت (رضی اللہ عنہ) کی بیوی تھیں۔ آپؐ ایک دن ان کے ہاں تشریف لائے' انہوں نے آپؐ کو کھانا کھلایا۔ اس کے بعد وہ آپؐ کے سر سے جوئیں دیکھنے بیٹھ گئیں ۔ (اس دوران) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں چلے گئے پھر (جب) آپؐ بیدار ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ اُمِّ حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں مسکرا رہے تھے؟ آپؐ نے فرمایا' (خواب میں) میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے' وہ سمندر میں اس طرح محوِ سفر تھے جیسے بادشاہ اپنے شاہی تخت پر براجمان ہوتے ہیں یا (آپؐ نے یہ فرمایا کہ) بادشاہوں کی طرح تخت پر براجمان ہوں۔ (اُمِّ حرامؓ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرتے۔ آپؐ نے اُمِّ حرامؓ کے لئے دعا فرمائی۔ بعد ازاں آپؐ نے (تکیے پر) اپنے سر کو رکھا اور آپؐ محوِ خواب ہو گئے پھر آپؐ بیدار ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' (خواب میں) میری اُمّت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ رہے تھے جیسا کہ آپؐ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرلے۔ آپؐ نے فرمایا' آپ پہلے لوگوں میں (شامل) ہیں چنانچہ اُمِّ حرامؓ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہدِ امارت میں (جہاد کی غرض سے) سمندر کا سفر کیا۔ جب وہ سمندر سے نکل کر باہر آئیں (اور سواری کے جانور کی پشت پر سوار ہونے لگیں) تو اچانک جانور کی پشت پر سے گر کر فوت ہو گئیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اُمِّ حرامؓ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ تھیں (دیکھئے وضاحت حدیث نمبر۵۷۸۸) نیز آپ کے سر مبارک میں جوئیں ہرگز نہیں تھیں' اُمِّ حرامؓ کا اصل مقصد آپؐ کے بالوں سے گرد و غبار ہٹانا تھا نیز یہ دیکھنا تھا کہ آپؐ کے سر مبارک میں کوئی جوں وغیرہ تو نہیں ہے (واللہ اعلم)

٥٨٦٠ - (٩) وَعَن ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: اِنَّ ضِمَاداً قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذَا الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ. فَقَالَ: لَوْ اَنِّي رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهُ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدِيْ. قَالَ: فَلَقِيَهُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّي اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيحِ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَمَّا بَعْدُ» فَقَالَ: اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ. وَقَوْلَ السَّحَرَةِ. وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ. وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ — ، هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثَا اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ «يُهْلِكُ كِسْرٰى» وَالْآخَرُ «لَيَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ» فِيْ بَابِ «الْمَلَاحِمِ».

٥٨٦٠: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضِمَاد (نامی ایک شخص) مکّہ مکرمہ آیا' اس کا تعلق اَزْدِشَنُوْءَہ (قبیلہ) سے تھا اور وہ ہوا (یعنی جنّات وغیرہ اتارنے) کے لیئے دم کیا کرتا تھا۔ جب مکّہ مکرمہ کے جاہل لوگوں نے (اس کی آمد کا) سنا تو انہوں نے کہا' (نعوذُ باللہ) محمد دیوانہ ہو گیا ہے۔ اِس شخص نے کہا' اگر میں اس انسان کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھ سے شفا عنایت کرے۔ ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص آپؐ سے مِلا اور کہنے لگا کہ میں ہوا (یعنی آسیب اور جن وغیرہ اتارنے) کے لیئے دم کرتا ہوں۔ کیا آپؐ چاہتے ہیں (کہ میں آپؐ کو دم کروں) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لیئے (ثابت) ہے' ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں' جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ سیدھے راستے سے ہٹا دے اس کو کوئی سیدھے راستے پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد (ابھی آپؐ نے اتنا بیان ہی فرمایا تھا کہ) ضِمَاد کہنے لگا' آپؐ دوبارہ ان کلمات کو میرے سامنے ارشاد فرمایئے۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے ان کلمات کو تین بار ارشاد فرمایا۔ اس نے کہا' بلاشبہ میں نے کاہنوں' جادوگروں اور شُعراء کے اقوال کو سنا ہے لیکن میں نے (آج تک) آپ کے ان کلمات کے مثل (کلام) نہیں سنا۔ بلاشبہ یہ کلمات تو فصاحت و بلاغت کا سمندر ہیں' آپؐ اپنا ہاتھ لایئے (آپؐ کے دستِ مبارک

پر) میں اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس سے بیعت لی (اور وہ مسلمان ہو گیا) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں "ناموس" کی جگہ "ناعوس" کا لفظ ہے لیکن یہ غلط ہے نیز ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے مروی دو احادیث، جن میں سے ایک میں ہے کہ "کسریٰ برباد ہو جائے گا" اور دوسری میں ہے کہ "ایک جماعت فتح کرے گی" کا ذکر بابُ الملاحم میں ہو چکا ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٨٦١ ـ (١٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ، قَالَ: اِنْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ ـ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ. قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ. فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ، فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ؟ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: اَنَا، فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ، فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ. قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ، ثُمَّ قَالَ: لِتَرْجُمَانِهٖ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: وَمَنْ يَتَّبِعُهٗ؟ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ؟ قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ. قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ؟ ـ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا، يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ ـ، لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اَدْخُلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ؟ قُلْتُ: لَا. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ: قُلْ لَهٗ: اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ، فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ

اَحْسَابِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ. وَسَأَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهِ اَضْعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ، وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، فَعَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ. وَسَأَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ، وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ، فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ، فَزَعَمْتَ اَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَا — يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْنَا: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالصِّلَةِ، وَالْعَفَافِ، قَالَ: اِنْ يَكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَرَاَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ «بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ».

تیسری فصل

۵۸۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوسُفیانؓ نے مجھے براہِ راست یہ حدیث بیان کی' انہوں نے کہا کہ میں نے اس صلح کی مُدّت میں سفر کیا جو میرے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھی' میں شام میں مقیم تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوبِ گرامی (روم کے بادشاہ) ہِرَقْل کی جانب پہنچا۔ ابوسُفیانؓ نے کہا' اس (مکتوبِ گرامی) کو دِحیَہ کَلْبی لائے تھے' انہوں نے اسے بُصریٰ کے امیر کے حوالے کیا۔ بُصریٰ کے امیر نے اسے ہِرَقْل کی خدمت میں پیش کیا۔ ہِرَقْل نے (مکتوب گرامی کا ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے درباریوں سے) دریافت کیا' اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے (تاکہ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کر سکوں) جو اپنے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ درباریوں نے اثبات میں جواب دیا (ابوسُفیانؓ کہتے ہیں) چنانچہ مجھے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا گیا' ہم ہِرَقْل کے ہاں پہنچے' ہمیں اس کے سامنے بٹھایا گیا۔ ہِرَقْل نے دریافت کیا' تم میں سے کون شخص نسب کے لحاظ سے اس شخص کے قریب تر ہے جو نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسُفیانؓ کہتے ہیں میں نے کہا' میں ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے ہِرَقْل کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا

دیا۔ بعد ازاں ہِرَقل نے اپنے ترجمان کو بلایا اور اس سے کہا کہ تم ابوسُفیان کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں ابوسُفیان سے اس شخص کے بارے میں دریافت کروں گا جو نبوّت کا مدّعی ہے۔ اگر یہ (ابوسُفیان) میرے سامنے جھوٹ کہے تو تم (بلا خوف و خطر) اس کو جھوٹا کہنا (تاکہ مجھے صحیح بات معلوم ہو جائے) ابوسُفیانؓ کہتے ہیں' اللہ کی قسم! اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ مجھے جھوٹا مشہور کر دیا جائے گا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ بعد ازاں ہِرَقل نے اپنے ترجمان سے کہا' اس سے سوال کرو کہ تم میں اس کا حسب (یعنی خاندان) کیسا ہے؟ ابوسُفیانؓ کہتے ہیں میں نے کہا' وہ ہم میں عظیم خاندان والا ہے۔ ہِرَقل نے دریافت کیا' کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا' نہیں۔ ہِرَقل نے دریافت کیا' جو کچھ وہ اب کہتا ہے اس سے پہلے اس نے کبھی ایسی کوئی بات کہی ہے جس کی وجہ سے تم نے اس پر جھوٹ کی تہمت لگائی ہو؟ ہِرَقل نے دریافت کیا' اس کے پیروکار شرفاء ہیں یا کمزور لوگ ہیں؟ ابوسُفیان کہتے ہیں میں نے کہا' وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ ہِرَقل نے دریافت کیا' ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ ابوسُفیان کہتے ہیں میں نے کہا' کم نہیں ہو رہے بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ ہِرَقل نے دریافت کیا' کیا ان میں سے کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھتے ہوئے اس دین سے مُرتَد بھی ہوا ہے؟ ابوسُفیان کہتے ہیں میں نے نفی میں جواب دیا۔ ہِرَقل نے دریافت کیا' کیا تمہاری اس کے ساتھ لڑائی ہے؟ ابوسُفیان کہتے ہیں میں نے کہا' ہاں! لڑائی ہوتی ہے۔ ہِرَقل نے دریافت کیا' اس سے تمہاری لڑائی کیسی رہی؟ ابوسُفیان کہتے ہیں میں نے کہا' ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی دو ڈولوں کی مانند تھی (کبھی) وہ ہمیں نقصان پہنچاتا (کبھی) ہم اسے نقصان پہنچاتے۔ ہِرَقل نے دریافت کیا' کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ (ابوسُفیان نے کہا) میں نے نفی میں جواب دیا اور (کہا کہ) ہم اس (صلحِ حدیبیہ کی) مدّت میں ان سے خطرہ محسوس کرتے ہیں' ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ ابوسُفیان نے کہا' اللہ کی قسم! میرے لئے اس (جذباتی) کلمہ کے علاوہ ممکن نہ تھا کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کرتا۔ ہِرَقل نے دریافت کیا' کیا اس سے پہلے بھی کسی نے اس طرح کی بات کی ہے؟ (ابوسُفیان کہتے ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا۔ بعدازاں ہِرَقل نے اپنے ترجمان سے کہا' اسے کہو کہ میں نے تم سے اس کے خاندان کے بارے میں سوال کیا تو تم نے کہا کہ وہ تم لوگوں میں شریف خاندان والا ہے۔ اسی طرح پیغمبر اپنی قوم کے شریف خاندان سے ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا اس کے آباء و اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اگر اس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ یہ شخص اپنے آباء و اجداد کی بادشاہت چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ اس کے پیروکار فقیر لوگ ہیں یا امیر لوگ تو تم نے جواب دیا کہ فقیر لوگ ہیں جبکہ پیغمبروں کے پیروکار (شروع میں) فقیر لوگ ہی ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم اسے اس بات کے کہنے سے پہلے جھوٹ کے ساتھ متہم کرتے ہو تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ چنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ جب وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹ کیسے کہے گا۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا ان میں سے کوئی شخص دینِ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھتے ہوئے مُرتَد ہوا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا اور ایمان کا یہی حال ہے کہ جب ایمان کی محبت دلوں میں داخل ہو جاتی ہے تو پھر یہ ہرگز نہیں چھوڑا

جاتا۔ اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یا کم ہو رہے ہیں؟ تو تم نے جواب دیا کہ ان میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایمان کا حال اسی طرح ہوتا ہے اور آخرکار ایمان مکمل ہو جاتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے تو تم نے جواب دیا کہ تم نے اس کے ساتھ جنگ کی ہے اور جنگ تمہارے اور اس کے درمیان ڈول کی مانند رہی۔ اس نے تمہیں نقصان پہنچایا او. تم نے اسے نقصان پہنچایا اور اسی طرح ہی پیغمبروں کی آزمائش ہوتی ہے۔ بعد ازاں ان کا انجام اچھا ہوتا ہے اور میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ کیا اس نے عہد شکنی کی ہے تو تم نے جواب دیا کہ اس نے عہد شکنی نہیں کی ہے اور پیغمبروں کا حال بھی اِسی طرح ہوتا ہے کہ وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ اور میں نے سمجھا کہ اگر اس سے پہلے کسی نے یہ بات کہی ہوتی تو میں سمجھتا کہ یہ شخص اس بات کے پیچھے چل رہا ہے جو اس سے پہلے کہی گئی تھی۔ پھر ہرقل نے دریافت کیا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ (ابوسُفیان کہتے ہیں) ہم نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز' زکوٰۃ' صلہ رحمی اور پاکدامنی کا حکم دیتا ہے۔ اس نے کہا' اگر تمہاری باتیں درست ہیں تو وہ شخص یقیناً پیغمبر ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ (اس دور میں) ظاہر ہونے والا ہے لیکن میرا خیال یہ نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہو گا اگر مجھے معلوم ہو کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو ان سے ملاقات میرے لیئے پسندیدہ بات ہوتی اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور یقیناً ان کے اقتدار کا دائرۂ کار میرے قدموں تک پہنچ جائے گا (یعنی ان کی حکومت روم اور شام تک پہنچ جائے گی) بعد ازاں ہِرَقل نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوبِ گرامی منگوایا اور اسے پڑھا (بخاری' مسلم) اور یہ مکمل حدیث "بَابُ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ" میں پہلے گزر چکی ہے۔

بَابُ فِی الْمِعْرَاجِ

(اَسْرَاء اور معراج کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٨٦٢ - (١) عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ: «بَيْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِيْمِ - وَرُبَمَا قَالَ فِيْهِ الْحِجْرِ — مُضْطَجِعاً اِذْ اَتَانِیْ آتٍ، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰی هٰذِهٖ» يَعْنِیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰی شِعْرَتِهٖ — «فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ، ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِيْمَاناً، فَغُسِلَ قَلْبِیْ، ثُمَّ حُشِیَ، ثُمَّ اُعِيْدَ» - وَفِیْ رِوَايَةٍ: «ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِیءَ اِيْمَاناً وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ: اَلْبُرَاقُ، يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِهٖ، — فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرَئِيْلُ — حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ — ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ. قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا فِيْهَا آدَمُ، فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ آدَمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَباً بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰی وَعِيْسٰی وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ: هٰذَا يَحْيٰی وَهٰذَا عِيْسٰی فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَباً بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ، قَالَ: هٰذَا يُوْسُفُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ. ثُمَّ قَالَ: مَرْحَباً بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ، فَقَالَ: هٰذَا

اِدْرِيْسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَباً بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا هَارُوْنُ. قَالَ: هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَباً بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى، قَالَ: هٰذَا مُوْسٰى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَباً بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى، قِيْلَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَئِيْلُ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا: قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَباً بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ، قَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَباً بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، فَاِذَا نَبِقُهَا — مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ —، وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ، قَالَ: هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ قُلْتُ: مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ، ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: بِمَا اُمِرْتَ؟ قُلْتُ: اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَاِنِّيْ وَاللهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْراً، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ، فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: بِمَا اُمِرْتَ؟ قُلْتُ: اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَاِنِّيْ قَدْ

جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتَّىٰ اسْتَحْيَيْتُ؛ وَلٰكِنِّيْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ. قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ، نَادٰى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۶۲ : قتادہؒ ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ مالک بن صَعْصَعَہ سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو اسراء کی رات کے بارے بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں (اس رات) "حَطِیم" میں لیٹا ہوا تھا اور بعض موقعوں پر آپؐ نے فرمایا' میں "حِجر" میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس نے (میرے جسم کے) سینے کے گڑھے سے لے کر (زیر ناف) بالوں تک چیرا اور میرا دل نکال لیا بعد ازاں میرے پاس سونے کی طشتری لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی چنانچہ میرا دل دھویا گیا۔ بعدازاں اس میں (اللہ کی محبت) ڈالی گئی پھر دل کو (اس کی جگہ پر) رکھ دیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ بعد ازاں پیٹ کو زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا گیا پھر (اس میں) ایمان اور حکمت بھر دیا گیا پھر میرے پاس ایک سفید رنگ کی سواری کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اس کو براق کہا جاتا تھا' جہاں تک اس کی نظر جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا' مجھے اس پر سوار کرایا گیا اور جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا (یعنی پہلے آسمان) تک پہنچا۔ جبرائیلؑ نے (پہلے آسمان کا) دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا (ان سے) استفسار کیا گیا' کون (کھلوانے والا) ہے؟ (جبرائیلؑ نے) بتایا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل نے کہا' ہاں ۔ کہا گیا' ان کے آنے پر (ہم انہیں) خوش آمدید کہتے ہیں' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ پس اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس (دروازے) میں آدم علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا' یہ آپؐ کے باپ (یعنی جدِّ اعلیٰ) آدمؑ ہیں' انہیں سلام عرض کریں۔ چنانچہ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا' میں نیک بخت بیٹے اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بعد ازاں مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا' جبرائیل نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیل نے بتایا کہ میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا۔ جبرائیل نے کہا' ہاں ۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا (آپؐ نے فرمایا) جب میں (دوسرے آسمان میں) پہنچا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تھے اور وہ دونوں (ایک دوسرے کے) خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیل نے بتایا کہ یہ یحییٰ علیہ السلام ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں تو میں نے انہیں سلام کہا۔ ان دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ بعد ازاں مجھے تیسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیل نے کہا کہ میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل نے بتایا کہ محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں ۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید ہو' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں (اس میں) پہنچا تو (وہاں) یوسف علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ یوسف علیہ السلام ہیں' انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور انہوں نے کہا کہ نیک بھائی اور صالح پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر مجھے چوتھے آسمان تک لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید ہو ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں ادریس علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبرائیلؑ مجھے پانچویں آسمان تک لے گئے۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں ۔ کہا گیا ان کو خوش آمدید ہو' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا جب میں اس میں پہنچا تو وہاں ہارون علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں' انہیں سلام کہیں۔ میں نے انہیں سلام کہا ۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبرائیلؑ نے مجھے چھٹے آسمان تک پہنچایا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیل نے کہا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل نے کہا' ہاں۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید ہو' ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیاجب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں' انہیں سلام کہیں' میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بھائی اور نیک پیغمبر کو خوش آمدید ہو۔ اس کے بعد جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ علیہ السلام رونے لگے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے بتایا' میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان رسول بنا کر بھیجا گیا اس کی اُمت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ساتویں آسمان تک پہنچایا۔ جبرائیلؑ نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' میں جبرائیل ہوں۔ دریافت کیا گیا' آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ دریافت کیا گیا' ان کی جانب کسی کو بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں۔ کہا گیا' ان کو خوش آمدید ہو ان کا تشریف لانا بہت بہتر ہے۔ جب میں (اس میں) پہنچا تو وہاں ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ آپؐ کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کہیں' میں نے انہیں سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ نیک بیٹے اور نیک پیغمبر کو خوش

آمدید۔ پھر مجھے سدرۃُ المنتہیٰ (کی جانب) لے جایا گیا' اس کے پھل یعنی بیر ہجر (شہر) کے مٹکوں کے برابر تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کے برابر تھے۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں' دو نہریں پوشیدہ اور دو ظاہر تھیں۔ میں نے دریافت کیا' اے جبرائیل! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ دو پوشیدہ نہریں جنت کی ہیں اور یہ دو ظاہر نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیتُ المعمور ظاہر کیا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب' دوسرے برتن میں دودھ اور تیسرے برتن میں شہد پیش کیا گیا۔ چنانچہ میں نے دودھ (کے پیالے) کو اٹھا لیا۔ جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ وہ فطرت ہے جس پر آپؐ اور آپؐ کی اُمّت ہے۔ پھر مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس آیا اور میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا' آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا' بلاشبہ آپؐ کی اُمّت روزانہ پچاس نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی اور اللہ کی قسم! بلاشبہ میں آپؐ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنو اسرائیل کی اصلاح کی زبردست کوشش کر چکا ہوں۔ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب واپس جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی اُمّت کے لئے تخفیف کی درخواست کریں۔ (آپؐ نے فرمایا) چنانچہ میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو مجھے دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید دس نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دس نمازیں معاف کر دیں اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں روزانہ دس نمازیں ادا کروں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر پہلے جیسی بات کہی تو میں (بارگاہِ الٰہی میں) واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا' آپؐ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے بتایا کہ مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بلاشبہ آپؐ کی اُمّت روزانہ پانچ نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ میں آپؐ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح کی زبردست کوشش کر چکا ہوں۔ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب جائیں اور اُمّت کے لئے مزید تخفیف کا مطالبہ کریں۔ میں نے جواب دیا' میں نے اپنے پروردگار سے (باربار) سوال کیا ہے' اب مجھے شرم آتی ہے' میں اس فیصلے پر خوش ہوں اور میں (اپنا اور ان کا معاملہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں' جب میں آگے گزر گیا تو غیب سے یہ پکار آئی کہ میں نے (پہلے تو اپنے بندوں پر) اپنے فرض کو نافذ کیا اور (پھر محمدؐ کی طفیل) اپنے بندوں پر تخفیف کر دی (بخاری' مسلم)

۵۸۶۳ - (۲) وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ، فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ، فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ». قَالَ: «ثُمَّ

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرَئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرَئِيلُ: اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ» وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ: «فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ». وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ: «فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، — فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ». وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: «فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، وَأَوْحَى إِلَيَّ مَا أَوْحَى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَإِنِّي بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ: «فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ». قَالَ: «فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى، حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا. فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. قَالَ: «فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۶۳ : ثابت بُنانیؒ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس بُرَاق کو لایا گیا اور وہ سفید رنگ کا دراز قد چوپایہ تھا' گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا جہاں تک اس کی نگاہ جاتی وہاں اس کا قدم پڑتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا یہاں تک کہ میں بیتُ المَقدس میں آیا۔ میں نے اس بُراق کو (مسجد کے باہر) اس حلقے کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام باندھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' پھر میں مسجدِ اقصیٰ میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر میں مسجد سے باہر نکلا تو جرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا۔ جرائیل علیہ السلام نے فرمایا' آپؐ نے فطرت (یعنی دینِ اسلام) کو پسند کیا ہے۔ پھر ہمیں آسمان کی جانب لے جایا گیا۔ اور اس کے بعد انسؓ نے وہی مضمون بیان کیا جو سابق حدیث میں گزر چکا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا' اچانک میں نے آدمؑ کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے خیرو برکت کی دعا کی۔ اور آپؐ نے تیسرے آسمان کا

ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یوسفؑ کے پاس تھا' انہیں آدھا حُسن دیا گیا تھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے خیر و برکت کی دُعا کی لیکن اس (حدیث کے راوی) نے (انسؓ سے اس روایت میں) موسیٰ علیہ السلام کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور آپؐ نے فرمایا کہ میں ساتویں آسمان میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھا جو بیتُ المعمور کے ساتھ پشت لگائے بیٹھے تھے' بیتُ المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (طواف کے لئے) داخل ہوتے ہیں جنہیں دوبارہ داخل ہونا نصیب نہیں ہوتا۔ پھر مجھے سدرۃُ المنتہیٰ کے قریب لے جایا گیا۔ اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں کی مانند تھے اور اس کے پھل مٹکوں کے برابر تھے۔ جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی ڈھانپنے والی چیز سے ڈھانپ دیا گیا تو اس درخت کی حالت بدل گئی' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی اس درخت کے حسن کو بیان نہیں کر سکتا' پھر (اللہ تعالیٰ نے) میری جانب وحی بھیجی پھر مجھ پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا انہوں نے دریافت کیا' آپؐ کے پروردگار نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا' دن رات میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا' اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔ اس لئے کہ آپؐ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی' میں نے بنو اسرائیل کو آزمایا ہے اور ان کا امتحان لیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میری اُمت پر تخفیف فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اور (میری اُمت سے) پانچ نمازیں معاف کر دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب واپس گیا اور بتایا کہ اللہ نے مجھ سے پانچ نمازوں کو معاف کر دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا' آپؐ کی اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی' آپؐ اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور اس سے (مزید) تخفیف کا مطالبہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا' میں مسلسل اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے محمدؐ! یہ رات دن میں گویا پانچ نمازیں ہیں لیکن ان میں سے ایک نماز کا ثواب ہر دس کے برابر ہے۔ (اس طرح سے پانچ نمازیں ثواب میں) پچاس نمازوں کے برابر ہیں' جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کر سکا تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر اس نے نیک کام کیا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس برے کام کو نہ کر سکا تو اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اگر اس نے (اپنے ارادے کے مطابق) برائی کی تو ایک برائی لکھی جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا' پھر میں (بارگاہِ ربُّ العزت سے) اترا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا۔ موسیٰؑ نے کہا' اپنے پروردگار کی طرف واپس جائیں اور ان سے (مزید) تخفیف کا مطالبہ کریں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے کہا کہ میں باربار اپنے رب کے پاس گیا ہوں اب مجھے اس کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے (مسلم)

٥٨٦٤ - (٣) **وَعَنِ** ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي ــ، وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِيءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي

صَدْرِیْ، ثُمَّ اَطْبَقَهٗ، ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ. فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا. قَالَ جِبْرَئِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: اِفْتَحْ. قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِیْلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِیَ مُحَمَّدٌ ﷺ. فَقَالَ: اُرْسِلَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا، اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلٰی یَمِیْنِهٖ اَسْوِدَةٌ، — وَعَلٰی یَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ یَمِیْنِهٖ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰی فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: لِجِبْرَئِیْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا آدَمُ، وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ — بَنِیْهِ، فَاَهْلُ الْیَمِیْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِیْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ، فَاِذَا نَظَرَ عَنْ یَمِیْنِهٖ ضَحِكَ. وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰی، حَتّٰی عَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ الثَّانِیَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: اِفْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ» قَالَ اَنَسٌ: فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِی السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَاِدْرِیْسَ، وَمُوْسٰی، وَعِیْسٰی، وَاِبْرَاهِیْمَ، وَلَمْ یُثْبِتْ كَیْفَ مَنَازِلُهُمْ، — غَیْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ آدَمَ فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا، وَاِبْرَاهِیْمَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِیَّ كَانَا یَقُوْلَانِ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «ثُمَّ عُرِجَ بِیْ، حَتّٰی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًی اَسْمَعُ فِیْهِ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ» وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسٌ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی اُمَّتِیْ خَمْسِیْنَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ، حَتّٰی مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰی اُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِیْنَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ، فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا —، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی، فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ اِلَیْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعْتُهٗ؛ فَقَالَ: هِیَ خَمْسٌ وَهِیَ خَمْسُوْنَ، لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ: اِسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَبِّیْ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ حَتّٰی انْتَهٰی بِیْ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی، وَغَشِیَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِیْ مَا هِیَ؟ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِیْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، — وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۸۶۴ : ابنِ شہاب رحمہ اللہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے لئے میرے گھر کی چھت کھولی گئی جب کہ میں مکّہ (مکرمہ) میں تھا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے' انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔ بعد ازاں اسے زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا پھر وہ سونے کی ایک طشتری لائے جس میں ایمان اور حکمت تھا اور اسے میرے دل میں داخل کر دیا پھر (سینے کے) سوراخ کو ملا دیا بعد ازاں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمانوں کی جانب لے گئے جب میں آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر پہنچا تو جرائیلؑ نے آسمان کے نگران سے کہا کہ (دروازہ) کھولو۔ اس نے دریافت کیا' کون ہے؟ جرائیل

نے بتایا' جبرائیل ہوں۔ نگران فرشتے نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا' ہاں! میرے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ نگران فرشتے نے دریافت کیا' ان کی جانب پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبرائیلؑ نے اثبات میں جواب دیا۔ جب دروازہ کھل گیا تو ہم آسمان دنیا یعنی پہلے آسمان پر چلے گئے تو وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور (اس کی آل اولاد میں سے) کچھ لوگ اس کی دائیں جانب اور کچھ لوگ بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے' جب وہ اپنی دائیں جانب نظر اٹھاتا تو ہنسنے لگتا اور جب وہ اپنی بائیں جانب نظر اٹھاتا تو رونے لگتا۔ اس نے کہا' صالح پیغمبر اور صالح بیٹے کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں نے جبرائیلؑ سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کی دائیں اور بائیں جانب ان کی اولاد ہے' ان میں سے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی ہیں جب وہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں اور جب وہ بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جبرائیلؑ نے نگران فرشتے سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس کے نگران نے بھی وہی بات کہی جو پہلے آسمان کے نگران نے کہی تھی۔ (اس حدیث کے راوی) انسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے آسمانوں میں آدمؑ' ادریسؑ' موسیٰؑ' عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی لیکن ان کی منازل اور مقامات کا تفصیلی احوال ذکر نہیں فرمایا صرف آدمؑ سے پہلے آسمان پر اور ابراہیمؑ سے چھٹے آسمان پر ملنے کا ذکر فرمایا۔ ابنِ شہاب (زہریؒ) کہتے ہیں' مجھے ابنِ حزمؒ نے بتایا کہ ابنِ عباسؓ اور ابو حبّہ انصاریؓ بیان کیا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بعد ازاں مجھے اور اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں بلند مقام پر پہنچا جہاں مجھے قلموں سے لکھنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ابنِ حزمؒ اور انسؓ نے یہ بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہاں) اللہ نے میری اُمّت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں اس حکم کے ساتھ واپس آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے دریافت کیا' اللہ تعالیٰ نے تمہاری اُمّت پر کیا چیز فرض کی ہے؟ میں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ دیا کہ آپؐ اپنے پروردگار کی جانب واپس جائیں اس لیے کہ آپؐ کی اُمّت اس کی استطاعت نہیں رکھتی۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے مجھے واپس کیا تو کچھ نمازیں معاف کر دی گئیں (پھر) میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا۔ میں نے بتایا کہ کچھ نمازیں معاف کر دی گئیں ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے پروردگار کے پاس پھر جائیں اس لئے کہ آپ کی اُمّت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ میں اللہ ربُّ العزّت کی طرف واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' نمازیں (بظاہر) پانچ ہیں لیکن (ثواب) پچاس نمازوں کا ہے' میرے حکم میں تبدیلی نہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی جانب گیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ پھر اپنے پروردگار کے پاس جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ (اب) میں اپنے پروردگار کے پاس جانے میں شرم محسوس کرتا ہوں۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ میں سدرۃُ المنتہیٰ کے قریب گیا' جسے رنگ و نور نے ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس کی حقیقت کیا تھی۔ پھر مجھے جنّت میں داخل کیا گیا تو وہاں میں نے موتیوں کے (محل نما) گنبدوں کا مشاہدہ کیا اور یہ بھی دیکھا کہ اس جنّت کی مٹی کستوری تھی (بخاری' مسلم)

۵۸۶۵ - (٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُنْتُهِيَ بِهٖ

إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ . قَالَ: فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸٦۵ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرایا گیا تو آپؐ کو سدرۃُ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اور سدرۃُ المنتہیٰ چھٹے آسمان میں ہے' جو چیز بھی زمین سے اوپر لے جائی جاتی ہے تو اسے وہاں روک دیا جاتا ہے اور اس کے اوپر سے جو کچھ بھی نیچے آتا ہے اسے بھی وہیں روک لیا جاتا ہے (اس کے بعد) ابنِ مسعودؓ یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "جب سدرۃُ المنتہیٰ کو ڈھانپ لیا' جس چیز سے ڈھانپ لیا" اور کہا اس سے مقصود سونے کے پتنگے ہیں۔ ابنِ مسعودؓ نے بیان کیا کہ (معراج کی رات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔

۱۔ آپؐ کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں۔ ۲۔ سورۃِ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں۔ ۳۔ اور آپؐ کی اُمت میں سے اس شخص کے کبیرہ گناہ معاف (کرنے کے احکامات صادر) کیئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا (مسلم)

٥٨٦٦ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ، فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي. فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ - جَعْدٌ - كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، — وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ لِي قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ! هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸٦٦ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اپنے آپ کو اس حال میں "حِجر" یعنی حطیم میں دیکھا کہ قریش مجھ سے میرے اُسراء کے بارے میں دریافت کر رہے تھے اور بیتُ المَقدِس کی ان بہت سی چیزوں کے بارے میں دریافت کر رہے تھے جو مجھے یاد نہیں رہی تھیں۔ چنانچہ میں بہت غمگین ہوا کہ اس سے پہلے میں کبھی اتنا غمگین نہیں ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بیتُ المَقدِس کو میرے سامنے کر

دیا' میں اسے دیکھ رہا تھا وہ جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے دریافت کرتے تو میں انہیں اس کے بارے میں بتا دیتا نیز یہ حقیقت ہے کہ میں نے خود انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی جماعت میں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' وہ ہلکے پھلکے مضبوط جسم والے شخص تھے گویا کہ وہ شنوءہ قبیلہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے' ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے عُروہ بن مسعود ثقفی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز ادا کر رہے تھے' ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والا تمہارا دوست ہے' آپ کا اشارہ اپنے آپ کی طرف تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان سب کی امامت کرائی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کسی کہنے والے نے کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دوزخ کا نگران فرشتہ مالک ہے' آپ اسے سلام کہیں (آپ نے فرمایا) میں اس کی جانب متوجہ ہوا لیکن اس نے مجھے سلام کہنے میں پہل کی (مسلم)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ: الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٨٦٧ - (٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۸۶۷: جابر رضی اللہ عنہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' جب قریش نے (معراج کے واقعہ کے بارے میں) مجھے جھٹلایا تو میں "حِجر" یعنی حَطِیم میں کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بیتُ المَقدِس کو میرے لیے نمایاں کر دیا تو میں (بیتُ المَقدِس) کی طرف دیکھ دیکھ کر اس کی علامات ان لوگوں کو بتاتا رہا (بخاری' مسلم)

بَابٌ فِی الْمُعْجِزَاتِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۶۸۔(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِكِیْنَ عَلٰی رُؤُوسِنَا - وَنَحْنُ فِی الْغَارِ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا، فَقَالَ: «یَا اَبَا بَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۸۶۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار (ثور) میں تھے تو میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے گویا کہ وہ ہمارے سروں کے اوپر ہیں تو میں نے (پریشانی کے عالم میں) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں کی (جگہ کی) جانب دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوبکر! ان دو انسانوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟ (بخاری' مسلم)

۵۸۶۹۔(۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ: یَا اَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِیْ كَیْفَ صَنَعْتُمَا حِیْنَ سَرَیْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَسْرَیْنَا لَیْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ، حَتّٰی قَامَ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ وَخَلَا الطَّرِیْقُ لَا یَمُرُّ فِیْهِ اَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِیْلَةٌ، لَهَا ظِلٌّ لَمْ یَأْتِ عَلَیْهَا الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا، وَسَوَّیْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ مَكَانًا بِیَدَیَّ یَنَامُ عَلَیْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَیْهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ: نَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ، فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ، قُلْتُ: اَفِیْ غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: اَفَتَحْلُبُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِیْ قَعْبٍ - كُثْبَةً - مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِیَ اِدَاوَةٌ - حَمَلْتُهَا لِلنَّبِیِّ ﷺ یَرْتَوِیْ فِیْهَا، یَشْرَبُ وَیَتَوَضَّأُ، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ، فَوَافَقْتُهٗ حَتَّی اسْتَیْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَی اللَّبَنِ حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ، فَقُلْتُ: اِشْرَبْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ، ثُمَّ قَالَ: «اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ؟» قُلْتُ: بَلٰی قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: اُتِیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: «لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا» فَدَعَا عَلَیْهِ

النَّبِيَّ، فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ اِلٰى بَطْنِهَا فِیْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ ـ فَقَالَ: اِنِّیْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَیَّ، فَادْعُوَالِیْ، فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَالَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ: كَفَیْتُمْ، مَاهٰهُنَا، فَلَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۸۶۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکرؓ سے دریافت کیا' اے ابوبکرؓ! آپ مجھے یہ بتائیں کہ جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اپنے والد سے (مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرما کر) گئے تھے تو آپ نے کیا کیا تھا؟ ابوبکر صدیقؓ نے کہا' ہم (غار سے نکل کر) رات بھر اور دن کا کچھ حصہ چلتے رہے یہاں تک کہ زوال کا وقت ہو گیا اور راستہ (بالکل) خالی تھا' وہاں سے کوئی شخص گزر نہیں رہا تھا ہمیں ایک اونچا پتھر دکھائی دیا جس کا سایہ تھا وہاں دھوپ نہیں تھی ہم اس پتھر کے پاس اترے اور میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ ہموار کی کہ جس پر آپؐ آرام کر سکیں' میں نے وہاں چمڑا بچھا دیا اور میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اس پر محوِ خواب ہو جائیں اور میں آپؐ کے اردگرد کا جائزہ لیتا رہوں گا یعنی پہرے داری کے فرائض انجام دوں گا۔ چنانچہ آپؐ محوِ خواب ہو گئے اور میں (وہاں سے) نکلا تاکہ آپؐ کے اردگرد کا جائزہ لوں۔ اچانک میں ایک چرواہے سے ملا جو آ رہا تھا میں نے دریافت کیا' کیا تمہاری بکریاں دودھ دینے والی ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا' تم ہمیں دودھ نکالنے دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا چنانچہ اس نے ایک بکری کو پکڑا اور لکڑی کے پیالے میں تھوڑا سا دودھ نکال دیا اور میرے پاس پینے کے پانی کا ایک برتن تھا میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (خاص طور پر) اٹھایا تھا کہ آپؐ اس سے سیراب ہو سکیں اور وضو کر سکیں چنانچہ میں (دودھ لے کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپؐ کو بیدار کروں میں منتظر رہا یہاں تک کہ آپؐ (ازخود) بیدار ہوئے تو میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملایا تو وہ کافی ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نوش فرمائیں۔ آپؐ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' کیا ابھی روانگی کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے عرض کیا' ضرور! (ہو گیا ہے) ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ ہم سورج ڈھلنے کے بعد چلے جبکہ ہمارے تعاقب میں سُراقہ بن مالک تھا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارا دشمن آن پہنچا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددُعا کی تو اس کے گھوڑے کی ٹانگیں اس کے پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گئیں۔ اس نے کہا' تمہارے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ تم نے میرے لئے بددُعا کی ہے (اب) تم ہی میری نجات کے لئے دعا کرو۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں تم سے ان لوگوں کو واپس کروں گا جو تمہاری تلاش میں ہیں۔ پھر آپؐ نے اس کے لئے دعا کی' وہ نجات پا گیا۔ وہ جس شخص کو بھی ملتا تو اسے کہتا کہ تم اس کی تلاش سے بے پرواہ ہو جاؤ' یہاں کوئی شخص نہیں ہے وہ جس شخص کو بھی ملتا اسے واپس کرتا جاتا (بخاری' مسلم)

۵۸۷۰ ـ (۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ ـــ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يُنْزِعُ الْوَلَدُ، اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهِ؟ . قَالَ: «اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ آنِفًا؛ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ» . قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ ، وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْأَلَهُمْ ـــ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ : «اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللهِ فِيْكُمْ؟» قَالُوْا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا فَقَالَ: «اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ؟» قَالُوْا: اَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ. فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ فَقَالُوْا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، فَانْتَقَصُوْهُ، قَالَ: هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سنا کہ آپؐ (مدینہ) آ رہے ہیں' اس وقت وہ (باغ کی) زمین میں کام کر رہا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' میں آپؐ سے تین باتوں کے بارے میں دریافت کرتا ہوں جن کو صرف پیغمبر ہی جانتے ہیں۔ قیامت کی پہلی علامت کیا ہے؟ اور اہلِ جنّت سب سے پہلے کونسا کھانا تناول کریں گے؟ نیز بچہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے ساتھ کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ابھی جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ان باتوں کے بارے میں بتایا ہے کہ قیامت کی پہلی علامت آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی جانب دھکیلے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا جسے وہ کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا کنارا ہو گا اور جب آدمی کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آ جاتا ہے تو والد کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے اور اگر عورت کا نطفہ غالب آ جاتا ہے تو بچے کی مشابہت والدہ کے ساتھ ہوتی ہے (یہ باتیں سن کر) عبداللہ بن سلام نے کہا' میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور بلاشبہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ اے اللہ کے رسول! بلاشبہ یہودی جھوٹ بولنے والے ہیں نیز اس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ اگر ان کو میرے مسلمان ہونے کا علم ہو گیا' اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق دریافت کریں تو وہ مجھ پر الزام لگائیں گے۔ چنانچہ یہودی آئے (جب کہ عبداللہ بن سلام چھپے ہوئے تھے) آپؐ نے (ان سے) دریافت کیا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا شخص ہے؟ انہوں نے جواب دیا' وہ ہم میں سے بہترین شخص ہے اور ہم میں سے بہترین شخص کا بیٹا ہے' ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم بتاؤ کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے؟ وہ کہنے لگے' اللہ اس کو اس سے محفوظ رکھے۔ (اس اثناء میں) عبداللہ بن سلام باہر آئے اور انہوں نے اعلان کیا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (اس پر) یہود نے کہا' وہ ہم میں

سے بدترین ہے اور ہم میں سے بدترین آدمی کا بیٹا ہے۔ انہوں نے اسے معیوب قرار دیا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا' اے اللہ کے رسول! یہی وہ بات تھی جس سے میں ڈر رہا تھا۔

۵۸۷۱ - (٤) **وَعَنْهُ،** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِى سُفْيَانَ ــ ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا، ــ وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الغِمَادِ ــ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ» . وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ: فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسُفیان (کے قافلے) کے آنے کی خبر پہنچی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ منورہ والوں سے) مشورہ کیا تو سعد بن عُبادہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں (چارپایوں کو) سمندر میں داخل کرنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں داخل کر دیں گے اور اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم چارپایوں کے پہلوؤں پر مارتے ہوئے "برکِ غماد" (یمن کی آخری بستی) میں پہنچیں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو بلایا وہ نکلے یہاں تک کہ بدر (مقام) میں اُترے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اس جگہ فلاں فلاں شخص ہلاک ہو گا۔ آپؐ نے نشاندہی کرتے ہوئے زمین پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا کہ یہاں اور یہاں ...... انسؓ نے بیان کیا کہ ان میں سے کوئی شخص بھی اس جگہ سے دور نہیں (مرا) تھا جہاں جہاں آپؐ نے ہاتھ رکھا تھا (مسلم)

۵۸۷۲ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِىْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: «اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ» فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِى الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۵۸۷۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن فرمایا' جب کہ آپؐ خیمے میں تھے' اے اللہ! میں تجھے تیرے عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوں' اے اللہ! کیا تو چاہتا ہے کہ آج کے دن کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ (جب آپؐ نے اس قسم کے زوردار الفاظ فرمائے) تو ابوبکرؓ نے آپؐ کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ کی یہی دُعا کافی ہے' آپؐ نے مبالغے کے ساتھ اپنے رب کے حضور دُعا کی ہے۔ پھر آپؐ (اپنے خیمے سے) باہر آئے آپؐ خوشی سے تیز تیز چل رہے تھے آپؐ نے زرہ زیب تن کی ہوئی تھی اور آپؐ اعلان فرما رہے تھے عنقریب کُفّار کا گروہ شکست سے دوچار ہو گا اور وہ پیٹھ پھیر لیں گے۔ (بخاری)

۵۸۷۳ - (٦) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ: «هٰذَا جِبْرَئِیْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ، عَلَیْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۸۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ) بدر کے دن فرمایا' یہ جبرائیلؑ ہیں' انہوں نے اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑا ہوا ہے (اور) گھوڑے کے اوپر لڑائی کا ساز و سامان ہے۔ (بخاری)

۵۸۷٤ - (۷) **وَعَنْهُ**، قَالَ: بَیْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اِثْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَهٗ، اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ: اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ . اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا، فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ — اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ کَضَرْبَةِ السَّوْطِ، فَاخْضَرَّ — ذٰلِكَ اَجْمَعُ، فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ، فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «صَدَقْتَ، ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ» فَقَتَلُوْا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷٤: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (جنگِ بدر کے موقع پر) ایک انصاری مسلمان ایک مشرک کے پیچھے تیز بھاگ رہا تھا' اچانک اس نے مشرک کے اوپر لاٹھی لگنے کی آواز سنی اور گھوڑے پر سوار شخص کہہ رہا تھا' اے تیز دم (گھوڑے) آگے بڑھ۔ انصاری مسلمان نے دیکھا کہ مشرک شخص اس کے سامنے چت لیٹا ہوا ہے۔ انصاری مسلمان نے اس کی جانب (غور سے) دیکھا تو اس کا ناک زخمی تھا اور اس کا چہرہ کٹا ہوا تھا گویا کہ لاٹھی کی چوٹ لگی ہوئی ہو اور چوٹ کی جگہ مکمل طور پر سیاہ تھی۔ انصاری آیا اور اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ واقعہ) بیان کیا' آپؐ نے فرمایا' تو سچ کہتا ہے یہ (فرشتے تھے جو) تیسرے آسمان سے مدد کے لئے آئے تھے۔ اس روز مسلمانوں نے ستر کافروں کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا (مسلم)

وضاحت: صحابی کو جو کچھ نظر آیا' اس سے صحابی کی کرامت ثابت ہوتی ہے لیکن صحابہ کرامؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں بردار تھے اس لئے اس واقعہ کو بھی آپؐ کا معجزہ تصور کیا جائے گا (مرقات جلد۱۱ صفحہ۱٦۷)

۵۸۷۵ - (۸) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَیْتُ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ، عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ، یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَاَیْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۸۷۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (جنگِ) اُحد کے دن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو شخص دیکھے ان دونوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا' وہ زبردست لڑائی کر رہے تھے میں نے ان دونوں کو نہ کبھی پہلے اور نہ ہی کبھی بعد میں دیکھا اور وہ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ فرشتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

۵۸۷۶ - (۹) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ رَهْطًا إِلٰى أَبِي رَافِعٍ — ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ: فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ، حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ، حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ، فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي، فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «اُبْسُطْ رِجْلَكَ». فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کرامؓ کو ابو رافع (یہودی) کے قتل کے لیے بھیجا چنانچہ عبداللہ بن عتیکؓ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے' ابو رافع اس وقت سویا ہوا تھا۔ عبداللہ بن عتیکؓ نے اسے قتل کر دیا۔ عبداللہ بن عتیکؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی یہاں تک کہ اس کی کمر کے پار ہو گئی' مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے پھر میں نے دروازے کھولنے شروع کئے یہاں تک کہ میں سیڑھی کے قریب پہنچ گیا' میں نے (بے دھیانی میں) اپنا پاؤں رکھا تو میں چاندنی رات میں سیڑھی سے گر پڑا جس سے میری پنڈلی (کی ہڈی) ٹوٹ گئی' میں نے اس کو (اپنی) پگڑی کے ساتھ مضبوط باندھا اور میں اپنے رفقاء کی جانب چلا جو قلعے کے نیچے کھڑے تھے پھر میں اپنے رفقاء کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ میں نے آپؐ سے تمام واقعہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا' اپنا پاؤں پھیلا۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپؐ نے اس پر ہاتھ پھیرا یوں محسوس ہوا کہ جیسے میری پنڈلی میں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی (بخاری)

۵۸۷۷ - (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ — شَدِيْدَةٌ، فَجَاؤُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ». ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ. وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا — ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ، فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ — ، فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا — شَدِيْدًا، فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ — فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ، حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ — ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهُ — ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا — فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ» فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ». وَجَاءَ، فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا. فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «اُدْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِي — مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوْهَا» وَهُمْ أَلْفٌ، فَأَقْسَمَ بِاللّٰهِ

لَاَكَلُوْا حَتّٰی تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا، وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِیَ —، وَاِنَّ عَجِیْنَنَا لَیُخْبَزُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۸۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرامؓ) جنگِ خندق کے موقعہ پر کھدائی کر رہے تھے کہ ایک مضبوط چٹان سے واسطہ پڑا۔ صحابہ کرامؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا کہ مضبوط چٹان سامنے آ گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں اترتا ہوں۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ کے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ ہم نے تین روز سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑی اور اسے مارا تو چٹان ایسی ریت کی مانند ہو گئی جو آسانی سے گرتی ہے۔ (جابرؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں اپنی بیوی کے پاس گیا' میں نے (اس سے) دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپؐ شدید بھوک سے دوچار ہیں۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع (کے بقدر) جو تھے اور ہمارے پاس ایک چھوٹا سا فربہ مینڈھا بھی تھا میں نے اسے ذبح کیا اور (میری) بیوی نے جو پیس لئے۔ ہم نے گوشت کو پتھر کی ہنڈیا میں ڈالا اس کے بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپؐ سے پوشیدہ بات کی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنے فربہ مینڈھے کو ذبح کیا ہے اور (میری) بیوی نے جو کے ایک صاع کا آٹا بنایا ہے۔ آپؐ اور آپؐ کے ساتھ چند رفقاء تشریف لائیں۔ (یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ فرمایا' خندق کھودنے والو! بلاشبہ جابرؓ نے (آپ سب کی) ضیافت کی ہے' آپ جلدی سے آئیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک میں نہ آ جاؤں ہنڈیا کو نہ اتارنا اور نہ ہی آٹے کی روٹیاں بنانا۔ آپؐ تشریف لائے تو میں نے آپؐ کی خدمت میں آٹا پیش کر دیا آپؐ نے اس میں (اپنا) لعاب ڈالا اور برکت کی دُعا کی بعد ازاں آپؐ ہنڈیا کی جانب آئے آپؐ نے اس میں بھی (اپنا) لعاب ڈالا اور برکت کی دُعا کی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' روٹی پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتے رہو اور تم اسے اُتارنا مت اور وہ ایک ہزار (افراد) تھے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے (سیر ہو کر) کھایا' حتیٰ کہ باقی چھوڑا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہنڈیا اسی طرح بھری ہوئی تھی جیسے کہ پہلے تھی اور ہمارا آٹا جسے پکایا جا رہا تھا اسی طرح ہی تھا۔ (بخاری' مسلم)

۵۸۷۸ - (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ رَاْسَهٗ وَیَقُوْلُ: «بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّةَ —! تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۷۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمّارؓ سے کہا جب وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپؐ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے' ابنِ سُمیہؓ (عمار) تجھے تکالیف آئیں گی تجھے باغیوں کی ایک جماعت قتل کرے گی (مسلم)

وضاحت: سُمیہؓ عمّار بن یاسر کی والدہ کا نام ہے۔ انہیں دینِ اسلام کی سب سے پہلی شہیدہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مشرکینِ مکّہ کے ہاتھوں شہید ہوئیں نیز باغیوں کی جماعت سے مراد معاویہؓ کی جماعت ہے۔ عمّار بن یاسرؓ جنگِ حُنَین میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔ آپ کا تعلق علیؓ کے گروہ سے تھا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۱۷)

۵۸۷۹ - (۱۲) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ: «اَلْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا، نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۷۹: سُلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کفّار کی) جماعتوں کو مدینہ منورہ سے بھگایا تو آپؐ نے فرمایا' ہم ان سے جنگ کا آغاز کیا کریں گے وہ ہم سے جنگ کا آغاز نہیں کریں گے اور ہم ان کی جانب چڑھائی کریں گے (بخاری)

۵۸۸۰ - (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: «قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ؟ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ، أُخْرُجْ إِلَيْهِمْ». فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَأَيْنَ» فَأَشَارَ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق سے واپس لوٹے اور آپؐ نے ہتھیار اتارے اور غسل (کا ارادہ) فرمایا تو آپؐ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور (اس وقت) آپؑ اپنے سر سے غبار دور کر رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا' کیا آپؐ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے ہتھیار نہیں اتارے بلکہ میں ان کی جانب جا رہا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کن کی طرف؟ جبرائیلؑ نے بنو قُریظہ کی جانب اشارہ کیا (جبرائیلؑ کے اشارے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب روانہ ہوئے (بخاری' مسلم)

۵۸۸۱ - (۱٤) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ.

۵۸۸۱: اور بخاری کی ایک روایت میں ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا گویا کہ میں غبار دیکھ رہا ہوں جو بنو غَنم کی گلیوں میں بلند تھی' وہ غبار جبرائیلؑ کے (فوجی) دستے کی تھی' جب رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قُریظہ کی جانب روانہ ہوئے۔

۵۸۸۲ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ - فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قِيْلَ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ

اَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں نے پیاس کی شِدّت کو محسوس کیا جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے وضو کا برتن تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا بعد ازاں صحابہ کرامؓ آپؐ کی جانب آئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس (اتنا بھی) پانی نہیں ہے کہ ہم وضو کریں اور پی سکیں صرف وہی ہے جو آپؐ کے برتن میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ برتن میں رکھا تو آپؐ کی انگلیوں سے پانی چشمے کی مانند جوش مارنے لگا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے پانی پیا اور اس سے وضو کیا۔ جابرؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم پندرہ سو تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمیں کافی ہوتا (بخاری، مسلم)

۵۸۸۳ - (۱٦) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، - وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ - فَنَزَحْنَاهَا، فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَاَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ، وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «دَعُوْهَا سَاعَةً» فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۸۸۳: بَراء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں تھے اور ہم نے حُدیبیہ کنوئیں سے پانی نکال لیا، ہم نے اس میں ایک قطرہ (پانی) بھی نہ چھوڑا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپؐ کنوئیں کے قریب آئے، اس کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے پھر آپؐ نے پانی کا برتن طلب کیا آپؐ نے وضو کیا، پھر کُلّی کی اور دُعا کی پھر اس کنوئیں میں کُلّی والا پانی ڈالا۔ پھر آپؐ نے فرمایا، کچھ وقت پانی کو اپنی حالت پر رہنے دو اس کے بعد انہوں نے خود کو اور سواریوں کو بھی خوب سیراب کیا پھر (وہاں سے) چل دیئے (بخاری)

۵۸۸٤ - (۱۷) **وَعَنْ** عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ رِجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ، فَدَعَا فُلَانًا - كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ - وَدَعَا عَلِيًّا، فَقَالَ: «اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ». فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ - اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ. فَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِاِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ، وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ: اِسْقُوْا، فَاسْتَقَوْا قَالَ: فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا، حَتّٰى رَوِيْنَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ، وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْئَةً - مِنْهَا حِيْنَ ابْتَدَاَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸٤: عوف، ابو رجاء سے وہ عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں نے آپؐ سے بہت زیادہ پیاس کی شکایت کی۔ آپؐ اترے،

آپؐ نے ایک (معروف) شخص کو بلایا۔ ابو رجاء نے اس کا نام لیا ہے (البتہ) عُرف بھول گئے نیز آپؐ نے علیؓ کو بھی بلایا اور فرمایا' آپ دونوں جائیں اور پانی تلاش کریں۔ چنانچہ وہ دونوں گئے وہ ایک عورت سے ملے جو پانی کے دو مشکیزوں کے درمیان (سوار) تھی۔ دونوں صحابی اس عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس کو اس کے اونٹ سے اتارا اور آپؐ نے ایک برتن طلب کیا آپؐ نے اس برتن میں دونوں مشکیزوں کا پانی گرایا اور لوگوں میں منادی کی گئی کہ ضرورت کے مطابق پانی لے لو۔ چنانچہ لوگوں نے پانی لیا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پانی پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے' ہم نے اپنے مشکیزے اور ڈول بھر لئے اور اللہ کی قسم! لوگ اس برتن سے پانی لے کر واپس لوٹے اور ہمیں محسوس ہو رہا تھا کہ مشکیزہ پہلے سے کہیں زیادہ بھرا ہوا ہے (بخاری' مسلم)

۵۸۸۵ - (۱۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ — فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ، وَاِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ: «اِنْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ». فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ — اَلَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ، حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: «اِنْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ». فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ — مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ: «اِلْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ». فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ، فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ، فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا، وَاِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں چلے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع وادی میں اترے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاءِ حاجت کے لئے چلے گئے۔ آپؐ نے پردہ کی کسی چیز کو نہ پایا البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کی جانب گئے آپؐ نے اس کی ایک شاخ کو پکڑا اور کہا تو اللہ کے حکم کے ساتھ مجھ پر پردہ کر۔ وہ آپؐ کے حکم کی اس طرح تابعدار ہوئی جیسا کہ وہ اونٹ جس کے ناک میں نکیل ہو (تابعدار ہوتا ہے) وہ اس شخص کی اطاعت کرتا ہے جو اس کا قائد ہوتا ہے۔ پھر آپؐ دوسرے درخت کے پاس گئے' آپؐ نے اس کی ایک شاخ کو پکڑا اور کہا کہ اللہ کے حکم کے ساتھ میری اطاعت کر۔ دوسری شاخ کی طرح اس نے بھی آپؐ کی اطاعت کی اور جب آپؐ ان کے درمیان ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' اللہ کے حکم کے ساتھ میرے قریب ہو جاؤ وہ دونوں آپؐ کے قریب ہو گئیں۔ (جابرؓ کہتے ہیں کہ) میں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا اچانک میرا دھیان (آپؐ کی جانب) ہوا تو میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور دونوں درخت الگ الگ ہو گئے ہیں' ہر درخت اپنے تنے پر کھڑا ہے (مسلم)

۵۸۸۶ - (۱۹) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِىْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِىْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۵۸۸۶: یزید بن ابی عُبیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سَلَمَہ بن اَکْوَعْ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں تلوار (کے زخم) کا نشان دیکھا۔ میں نے دریافت کیا' اے ابو سَلَمَہ! یہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ (جنگ) خیبر کے دن مجھے تلوار کا یہ زخم لگا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ سَلَمَہؓ فوت ہو گیا ہے۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ نے اس زخم میں تین بار (دم کر کے) تھوک پھینکا اس کے بعد سے آج تک مجھے تکلیف کا احساس نہیں ہوا (بخاری)

۵۸۸۷ - (۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَعَى النَّبِىُّ ﷺ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: «اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ — فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ — فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ — فَاُصِيْبَ۔ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ۔ يَعْنِىْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ۔ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۵۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ' جعفر بن ابی طالبؓ اور ابنِ رواحہؓ کی وفات سے پہلے لوگوں کو ان کے فوت ہونے کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا' زیدؓ بن حارثہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ شہید ہو گیا پھر جعفرؓ نے جھنڈا اٹھا لیا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابنِ رواحہؓ نے جھنڈا اٹھا لیا وہ بھی شہید ہوا (ان تینوں کی شہادت پر) آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولیدؓ نے اٹھا لیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی کے ساتھ ہمکنار کیا (بخاری)

وضاحت: مذکورہ بالا تینوں کمانڈر جنگِ موتہ میں شہید ہوئے۔ زید بن حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے۔ جعفر بن ابی طالب آپؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ شہادت کا رتبہ پانے سے قبل ان کے دونوں ہاتھ کٹ چکے تھے۔ اللہ ربُّ العزّت نے ان کے ہاتھوں کے بدل جنّت میں انہیں دو پَر عطا کیے' اس لیے انہیں جعفر طیّارؓ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ جنگِ موتہ میں شہید ہونے والے تیسرے کمانڈر عبداللہ بن رواحہؓ تھے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۲۹۴)

۵۸۸۸ - (۲۱) وَعَنْ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرُوْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ — بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ، وَاَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَىْ عَبَّاسُ! نَادِ

اَصْحَابَ السَّمُرَةِ» . فَقَالَ عَبَّاسٌ - وَكَانَ رَجُلاً صَيِّتاً - فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِي : اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ فَقَالَ: وَاللهِ لَكَانَ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةَ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا. فَقَالُوْا: يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ: فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ :يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! قَالَ: ثُمَّ قَصُرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ. فَقَالَ: هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ. ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ، فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ» فَوَاللهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ، فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلاً وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۸۸: عبّاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ حُنین کے روز جب مسلمانوں اور کافروں کے درمیان شدید جنگ ہو رہی تھی تو میں (اتفاق سے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' کچھ مسلمان پیٹھ پھیر گئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے کافروں کی جانب جا رہے تھے جبکہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام کو تھاما ہوا تھا۔ میں اسے اس ارادے سے روک رہا تھا کہ کہیں خچر تیزی کے ساتھ دشمنوں کی جانب نہ پہنچ جائے اور ابوسُفیانؓ بن حارث نے (عادتاً) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کو تھاما ہوا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عباس! ان صحابہ کرامؓ کو آواز دے جنہوں نے حُدیبیہ کے موقع پر بیری کے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ عباسؓ چونکہ بلند آواز والے تھے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے بلند آواز کے ساتھ کہا' حُدیبیہ میں بیری کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابہ کرامؓ کہاں ہیں؟ عباسؓ کہتے ہیں' اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز کو سنا تو وہ یوں پھرے جیسا کہ گائے اپنے بچوں کی جانب پلٹتی ہے۔ انہوں نے کہا' ہم حاضر ہیں' ہم حاضر ہیں۔ عباسؓ کہتے ہیں کہ مسلمان اور کافر آپس میں لڑتے رہے جبکہ انصاریوں کا نعرہ انصار کے حق میں تھا وہ آواز دے رہے تھے' اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! بعد ازاں بنو الحارث بن خزرج کو پکارنا مخصوص تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر اسے تیز چلاتے ہوئے لڑائی کا ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اس وقت لڑائی بہت زور شور سے ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور (یہ کہتے ہوئے کہ دشمنوں کے چہرے جھلس جائیں) انہیں کفّار کی جانب پھینکا۔ اس کے بعد آپؐ نے (خبر دیتے ہوئے) فرمایا' محمد کے رب کی قسم! وہ شکست کھا گئے ہیں۔ (عباسؓ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نے مشاہدہ کیا کہ ابھی آپؐ نے ان کی جانب کنکریاں پھینکی ہی تھیں کہ ان کی قوّت کمزور ہونا شروع ہو گئی اور ان کی حالت شکستگی سے دوچار تھی (مسلم)

۵۸۸۹ - (۲۲) **وَعَنْ** اَبِيْ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ: يَا اَبَا عُمَارَةَ! فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ ، فَلَقُوْا قَوْماً رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ، فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقاً مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ، فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ

الْحَارِثِ يَقُوْدُهُ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، وَقَالَ: «اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ» ثُمَّ صَفَّهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ.

۵۸۸۹: ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے براءؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا" اے ابو عمارہؓ! کیا تم جنگِ حُنین سے بھاگ گئے تھے؟ براءؓ نے کہا' نہیں اللہ کی قسم! رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل پھرے نہیں تھے البتہ آپؐ کے چند نوجوان صحابہ جو زیادہ ہتھیاروں سے لیس نہ تھے' ان کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی جو تیر انداز تھے ان کا کوئی تیر (زمین پر) نہیں گرتا تھا انہوں نے ان (نوجوان صحابہ) پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی' کوئی تیر نشانے سے خطا نہیں جاتا تھا چنانچہ وہ نوجوان صحابہ اس وقت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیانؓ بن حرب آپؐ کے خچر کو (آگے سے) کھینچ رہے تھے۔ آپؐ خچر سے اترے' فتح کی دعا کی اور فرمایا' میں (اللہ کا) پیغمبر ہوں (اس میں) جھوٹ نہیں ہے' میں عبدالمطّلب کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کی صف بندی کی (مسلم) اور بخاری میں اس حدیث کا مفہوم ہے۔

۵۸۹۰ - (۲۳) **وَفِي** رِوَايَةٍ لَهُمَا، قَالَ الْبَرَاءُ: كُنَّا وَاللهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ، وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْهِ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

۵۸۹۰: نیز بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براءؓ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! جب لڑائی زوروں پر ہوتی تو ہم آپؐ کی ذات (کی اوٹ) کے ساتھ بچاؤ کرتے تھے اور بلاشبہ ہم میں بہادر شخص وہ ہوتا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر رہتا تھا (مسلم)

۵۸۹۱ - (۲٤) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُنَيْناً، فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ - نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ، فَقَالَ: «شَاهَتِ الْوُجُوْهُ»، فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ اِنْسَاناً اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَاباً بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ، وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۹۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں جنگِ حُنین لڑی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ پیٹھ پھیر گئے۔ جب کفّار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپؐ خچر سے اترے' پھر آپؐ نے زمین سے مٹھی بھر مٹی لی اور اسے ان کے چہروں پر پھینکتے ہوئے بددعا کی کہ ان کے چہرے جھلس جائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں کو اس مٹھی بھر مٹی سے بھر دیا چنانچہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے' اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور رسولُ اللہ صلی اللہ

یہ وسلم نے ان کی غنیمتوں کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا (مسلم)

۵۸۹۲ - (۲۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَیْناً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ - مِمَّنْ مَعَهُ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ: «هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ» فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ، قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَیْتَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ؟ فَقَالَ: «اَمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ» فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ یَرْتَابُ، فَبَیْنَمَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ، فَاَهْوٰی بِیَدِهٖ اِلٰی كِنَانَتِهٖ، فَانْتَزَعَ سَهْماً فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِیْثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، یَا بِلَالُ! قُمْ فَاَذِّنْ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَیُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۵۸۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں جنگِ حُنین میں تھے' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں جو آپؐ کے ساتھ تھا (اور) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اس شخص نے زبردست لڑائی کی اور اسے بہت زخم پہنچے۔ چنانچہ ایک شخص آیا' اس نے (تعجب کے ساتھ) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اس شخص کے بارے میں خبر دے رہے تھے کہ وہ جہنمی ہے۔ اس نے تو اللہ کے راستے میں زبردست لڑائی لڑی ہے' اسے بہت زخم پہنچے ہیں۔ (یہ سن کر) آپؐ نے فرمایا' خبردار! بلاشبہ وہ شخص دوزخی ہے۔ قریب تھا کہ کچھ مسلمان (اس کے بارے میں) شک کرتے لیکن وہ شخص اسی حالت پر تھا کہ اس نے زخموں کا درد (شدّت سے) محسوس کیا اور اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف جھکایا' اس نے تیر نکالا اور اس کے ساتھ خود کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ کچھ مسلمان دوڑتے ہوئے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی بات کو سچا کر دکھایا ہے۔ فلاں شخص نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خودکشی کر لی ہے۔ یہ سن کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا پیغمبر ہوں اور بلاشبہ (بعض اوقات) اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کو فاجر و فاسق آدمی کے ساتھ بھی تقویت پہنچا دیتا ہے (بخاری)

۵۸۹۳ - (۲۶) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِنَّهُ لَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهُ فَعَلَ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَهُ - ، حَتّٰی اِذَا كَانَ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ، دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: «اَشَعَرْتِ یَا عَائِشَةُ! اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُهُ - ، جَاءَنِیْ رَجُلَانِ، جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَیَّ، ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ:

مَطْبُوْبٌ ــ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ. قَالَ: فِيْ مَاذَا؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ ــ وَجُفِّ ــ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ». فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ. فَقَالَ: «هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ ــ، وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ» فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا' یہاں تک کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپؐ نے کام کیا ہے حالانکہ آپؐ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ چنانچہ ایک دن آپؐ میرے پاس تھے آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی' پھر آپؐ نے فرمایا' اے عائشہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتا دی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے میں نے سوال کیا تھا۔ میرے پاس دو آدمی (یعنی دو فرشتے) آئے' ان میں سے ایک میرے سرہانے اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا' اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا' اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے دریافت کیا' ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' لَبِید بن اَعْصَم یہودی نے جادو کیا ہے۔ اس نے دریافت کیا' کس چیز میں؟ اس نے کہا کہ کنگھی اور کنگھی میں بچے ہوئے بالوں اور نر کھجور کی جڑ کے غلاف میں۔ پہلے نے دریافت کیا' وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا' وہ ذَروان نامی کنوئیں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہؓ کو ساتھ لے کر کنوئیں کی جانب گئے۔ آپؐ نے فرمایا' یہی وہ کنواں ہے۔ جسے مجھے دکھایا گیا تھا گویا کہ اس کا پانی مہندی رنگ کا تھا اور اس کی کھجوریں شیطانوں کے سروں کی مانند (خوفناک) تھیں۔ آپؐ نے (اس میں سے) جادو کی چیزوں کو نکالا (بخاری' مسلم)

٥٨٩٤ - (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اعْدِلْ. فَقَالَ: «وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟! قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ» فَقَالَ عُمَرُ: اِئْذَنْ لِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ: «دَعْهُ، فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يُحَقِّرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ــ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ــ، يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ، اِلٰى رُصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ، اِلٰى قُذَذِهٖ ــ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ ــ، آيَتُهُمْ ــ رَجُلٌ اَسْوَدُ، اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ، اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ ــ، وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ». قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ: اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ، فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ ــ فَالْتُمِسَ، فَاُتِيَ بِهٖ، حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ نَعَتَهٗ.

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ، نَاتِئُ الْجَبْهَۃِ، کَثُّ اللِّحْیَۃِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اتَّقِ اللّٰہَ فَقَالَ: «فَمَنْ یُطِعِ اللّٰہَ اِذَا عَصَیْتُہٗ! فَیَأْمَنُنِیَ اللّٰہُ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِیْ» فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَہٗ، فَمَنَعَہٗ، فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ: «اِنَّ مِنْ ضِئْضِیءِ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ، فَیَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ، وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ، لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۸۹۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپؐ کے پاس ذُوالخُوَیصَرہ نامی ایک شخص آیا جس کا تعلق قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپؐ انصاف کریں آپؐ نے (ناراض ہوتے ہوئے) فرمایا' اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ تو (مقصد سے) محروم ہو جائے اور خسارے میں چلا جائے اگر میں عدل نہیں کرتا ہوں (اس پر) عمرؓ نے عرض کیا' مجھے اس کی گردن کاٹنے کی اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا' اسے چھوڑ دے۔ بلاشبہ اس کے کچھ ساتھی ایسے ہوں گے جن کی نماز کے مقابلے میں تم اپنی نماز کو اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو معمولی سمجھو گے' وہ قرآنِ پاک کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہیں گے (لیکن) قرآنِ پاک ان کے حلق سے نیچے نہیں ہو گا (یعنی وہ تلاوت وغیرہ تو بہت کریں گے لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے) وہ دین (اسلام) سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے خارج ہوتا ہے (یا تیر کسی حیوان کے جسم سے گزر جاتا ہے اور) تیر کی نوک' اس کے خول اور تیر کی نوک سے اس کے پر تک کو دیکھا جائے تو ان میں سے کسی میں بھی کوئی چیز نظر نہیں آئے گی' تیر گوبر اور خون وغیرہ سے آگے نکل گیا ہو گا۔ ان لوگوں کی علامت یہ ہو گی کہ جیسے ایک سیاہ فام شخص ہو' اس کے دونوں بازوؤں میں سے ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح حرکت کرتا ہو گا اور وہ بہترین لوگوں کے دور میں خروج کریں گے (علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی طرف اشارہ ہے) ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس حدیث کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے نیز میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے لڑائی کی جبکہ میں (بھی) علیؓ کے ساتھ تھا' انہوں نے ایسے شخص کی تلاش کا حکم دیا۔ اسے ڈھونڈ لایا گیا تو میں نے اس شخص میں ان اوصاف کو پایا جو آپؐ نے بیان فرمائی تھیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ایسا شخص آیا جس کی آنکھیں گہری' پیشانی اونچی' گھنی داڑھی' اُبھرے ہوئے رخسار اور منڈا ہوا سر تھا۔ اس نے کہا' اے محمد! آپ (تقسیم کرنے میں) اللہ سے ڈریں۔ آپؐ نے فرمایا' اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرتا ہو گا؟ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے زمین والوں کے بارے میں امین گردانتا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔ ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی لیکن آپؐ نے اسے روک دیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اس شخص کی نسل سے کچھ

لوگ ہوں گے جو قرآنِ پاک کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ (یعنی وہ تلاوت وغیرہ تو بہت کریں گے لیکن ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے) وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے تیر کمان سے خارج ہوتا ہے وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کو پالیا تو میں انہیں اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کو تباہ و برباد کیا گیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: کتاب و سُنّت کی روشنی میں وہ شخص واجبُ القتل ہے جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے لیکن اس شخص کو آپؐ نے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا اس لیے کہ اس وقت صرف یہی ایک شخص اس مزاج کا تھا اور جب اس طرح کے نظریات کے لوگ کثرت کے ساتھ ہوئے تو آپؐ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح علیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں ایسے نظریات کے حامل لوگوں سے جنگ کی اور انہیں موت کے گھاٹ اتارا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۲)

۵۸۹۵ - (۲۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّيْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا، فَأَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِيْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِيْ هُرَيْرَةَ». فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ -، فَسَمِعَتْ أُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ - فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ، فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا، وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا -، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں انہیں اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا۔ (ایک روز) میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسے کلمات کہے جنہیں میں ناپسند جانتا تھا۔ میں روتا ہوا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت فرمائے۔ آپؐ نے دُعا کی، اے اللہ! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت فرما۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دُعا فرمانے کے سبب میں خوشی خوشی (وہاں سے) نکلا جب میں دروازے پر پہنچا تو دروازہ بند تھا چنانچہ جب میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سنی تو انہوں نے کہا، اے ابوہریرہ! رک جا اور میں نے پانی کی حرکت کی آواز کو سنا، انہوں نے غسل کیا، اپنا لباس زیب تن کیا اور جلدی میں اپنا دوپٹہ لینا بھول گئیں۔ پھر دروازہ کھولا اور کہا، ابوہریرہ! میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتی ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ چنانچہ میں خوشی سے روتا ہوا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے الحمدُللہ کے کلمات کہے اور فرمایا، بہتر ہوا ہے (مسلم)

۵۸۹۶ - (۲۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ ــ، وَاِنَّ اِخْوَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ ــ، وَكُنْتُ امْرَءًا مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: «لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهُ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا». فَبَسَطْتُ نَمِرَةً ــ لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ، فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (صحابہ کرامؓ اور تابعینِ عظامؒ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کے ہاں ہماری ملاقات ہو گی (وہاں جھوٹ اور سچ کا پتہ چل جائے گا) حقیقت یہ ہے کہ میرے مہاجرین بھائی بازار میں کاروبار میں مشغول رہتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے کھیتوں میں کام کرتے تھے اور میں مسکین شخص تھا' کسی طرح سے پیٹ بھر لیتا (لیکن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہی رہتا۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص بھی اپنا کپڑا میری باتوں کے ختم ہونے تک بچھائے رکھے گا' اس کے بعد وہ کپڑے کو اپنے سینے کے ساتھ لگائے تو اسے کبھی بھی میری باتیں نہیں بھولیں گی۔ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں نے موٹی چادر بچھائی' میرے پاس اس کے علاوہ میرے جسم پر اور کوئی کپڑا نہ تھا۔ آپؐ نے اپنی باتیں ختم کیں تو میں نے چادر کو سینے کے ساتھ لگایا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے آج دن تک آپؐ کی باتیں نہیں بھولیں (بخاری' مسلم)

۵۸۹۷ - (۳۰) **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلَا تُرِيْحُنِيْ ــ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟». فَقُلْتُ: بَلٰى، وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا». قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ، فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِنْ اَحْمَسَ ــ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' کیا تو مجھے بُت کدوں سے آرام نہیں دے سکتا؟ میں نے جواب دیا' ضرور! اور میں گھوڑ سواری میں پختہ نہ تھا۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے ہاتھ کے نشان کو اپنے سینے پر پایا۔ آپؐ نے دعا کی' اے اللہ! اس کو استقامت عطا کر اور اسے ہدایت دینے والا (اور) ہدایت یافتہ بنا۔ جریرؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا

چنانچہ آپؓ جریرؓ کے گروہ کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر چلے۔ آپؓ نے بُت کدے کو آگ کے ساتھ جلایا اور اسے توڑ پھوڑ دیا (بخاری' مسلم)

۵۸۹۸ - (۳۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَجُلاً كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ». فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهُ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذاً — فَقَالَ: مَا شَأْنُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَاراً فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتابت کے فرائض انجام دیا کرتا تھا' وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکین کے ساتھ مل گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اس شخص کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ (انسؓ کہتے ہیں) ابو طلحہؓ نے مجھے بتایا کہ وہ اس علاقے میں آیا جس میں وہ شخص فوت ہوا تھا' انہوں نے اس کو زمین پر گرا ہوا پایا۔ انہوں نے دریافت کیا' اسے کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اس کو کئی بار دفنایا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کر رہی (بخاری' مسلم)

۵۸۹۹ - (۳۲) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ —، فَسَمِعَ صَوْتاً، فَقَالَ: «يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۹۹: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپؐ نے (چیخنے چلانے کی) آواز سنی تو فرمایا' یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے (بخاری' مسلم)

۵۹۰۰ - (۳۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ —. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ». فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا عَظِيْمٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آئے جب آپؐ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو زبردست آندھی چلی قریب تھا کہ وہ سوار انسان کو چھپا دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آندھی کسی منافق آدمی کی وفات پر چلی ہے۔ جب آپؐ مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا منافق فوت ہوا تھا (مسلم)

۵۹۰۱ - (۳۴) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ —، فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ، فَقَالَ النَّاسُ: مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ، وَاِنَّ عِيَالَنَا

لَخُلُوفٌ - مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ - وَلَا نَقْبٌ - اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرِسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا» ثُمَّ قَالَ: «اِرْتَحِلُوْا» فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۱: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں نکلے یہاں تک کہ ہم عُسفان جگہ میں پہنچے' آپؐ وہاں چند راتیں مقیم رہے (بعض) منافق لوگوں نے کہا کہ ہمیں یہاں کچھ کام نہیں ہے' ہمارے اہل و عیال ہم سے دور ہیں اور ہم ان کے بارے میں خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ منورہ میں کوئی ایسی گھاٹی یا داخلی راستہ نہیں ہے جس پر دو فرشتے پہرہ نہ دے رہے ہوں' یہ تمہاری واپسی تک مدینہ منورہ کی حفاظت کریں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' کوچ کرو (آپؐ کے حکم پر) ہم نے کوچ کیا اور ہم مدینہ منورہ پہنچے (ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں) اس ذات کی قسم! جس کے ساتھ قسم کھائی جاتی ہے' جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ابھی ہم نے اپنے سامان کو اتارا بھی نہ تھا کہ ہم پر بنوعبداللہ بن غطفان حملہ آور ہو گئے اور اس سے پہلے ان میں اتنی اشتعال انگیزی نہ تھی (مسلم)

۵۹۰۲ - (۳۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً -، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ، وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ - اَوْ غَيْرُهٗ - فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا». فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ -، وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ - وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ». قَالَ: فَاَقْلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' ایک بدوی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے ہیں اور اہل و عیال بھوک سے دوچار ہیں۔ آپؐ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ

سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپؐ نے ابھی اپنے ہاتھ نیچے نہیں کیئے تھے کہ پہاڑوں کی مانند بادل اُمڈ آئے' آپؐ ابھی منبر سے نیچے نہ اترے تھے' میں نے دیکھا کہ بارش آپؐ کی داڑھی مبارک پر گر رہی ہے۔ چنانچہ اس روز' اگلے دن اور اس سے اگلے دن بلکہ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مکانات گر گئے ہیں اور مال مویشی ڈوب گئے ہیں آپؐ ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی "اے اللہ! ہمارے اردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو" آپؐ کسی جانب اشارہ نہیں کر رہے تھے مگر بادل کھل رہا تھا اور مدینہ منورہ حوض کی مانند ہو گیا اور "قناۃ" وادی ایک ماہ تک بہتی رہی اور ہر جانب سے آنے والا شخص بارش کی ہی خبر دیتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اے اللہ ہمارے اردگرد (بارش) ہو اور ہم پر نہ ہو' اے اللہ! ٹیلوں' پہاڑیوں' وادیوں اور جہاں جہاں درخت اگتے ہیں (بارش فرما)" انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بادل چھٹ گئے اور ہم نکلے تو دھوپ میں چل رہے تھے (بخاری' مسلم)

۵۹۰۳ - (۳۶) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ، صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: «بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو کھجور کے اس تنے کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے جو مسجدِ نبوی کا ایک ستون تھا۔ جب آپؐ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپؐ اس پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنا بلبلانے لگا جس کے قریب (کھڑے ہو کر) آپؐ خطبہ ارشاد فرماتے تھے' قریب تھا کہ اس کے ٹکڑے ہو جاتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اُترے (اس کی جانب چلے) آپؐ نے اسے پکڑا اور اپنے ساتھ ملایا (یعنی اس سے معانقہ کیا) تو وہ تنا اس بچے کی طرح ہچکیاں لے کر رونے لگا جس کو خاموش کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ اس سبب سے رو رہا تھا کہ وہ ذکرِ الٰہی سنا کرتا تھا جس کے سننے سے اب وہ محروم ہو گیا ہے (بخاری)

۵۹۰۴ - (۳۷) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ» قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: «لَا اسْتَطَعْتَ». مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھا۔ اس نے جواب دیا' میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے کہا' تجھے طاقت نہ ہو۔ تکبر نے اسے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھانے سے روکا ہے۔ سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ (پھر) وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ کی جانب نہ اٹھا سکا (مسلم)

٥٩٠٥ - (٣٨) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ ــ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: «وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا» . فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى .

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

٥٩٠٥ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ کے مکین (دشمن کے آنے سے) خوفزدہ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو ست رفتار تھا اور اس کا چلنا کمزور تھا جب آپؐ واپس تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا' ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا ہے۔ اس واقعہ کے بعد اس گھوڑے کے ساتھ (دوڑنے میں) کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس دن کے بعد سے کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکا (بخاری)

٥٩٠٦ - (٣٩) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تُوُفِّيَ أَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ، فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِيْ أُسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا، وَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ ــ، فَقَالَ لِيْ: «إِذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ ــ، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ، فَلَمَّا رَأٰى مَا يَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أُدْعُ لِيْ أَصْحَابَكَ» . فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ أَمَانَتَهُ، وَأَنَا أَرْضٰى أَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا أَرْجِعُ إِلٰى أَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا، وَحَتّٰى إِنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

٥٩٠٦ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فوت ہو گئے' ان پر قرض تھا' میں نے قرض خواہوں کو پیشکش کی کہ وہ قرض کے بدلے میں (ہماری تمام) کھجور اٹھا لیں۔ قرض خواہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا' آپؐ کے علم میں ہے کہ میرے والد اُحد کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے انہوں نے کافی قرض دینا تھا اور مجھے پسند ہے کہ جب قرض خواہ آپؐ کو دیکھیں گے (تو کچھ رعایت کریں) آپؐ نے مجھے فرمایا' تم ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ڈھیر لگاؤ۔ چنانچہ میں نے (اسی طرح) کیا۔ اس کے بعد میں نے آپؐ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپؐ کو دیکھا تو گویا کہ وہ اس وقت میرے خلاف غصے میں آ گئے۔ جب آپؐ نے ان کے رویے کا ملاحظہ کیا تو آپؐ نے ان میں سے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد

تین چکر لگائے۔ بعد ازاں اس پر تشریف فرما ہو گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' تم قرض داروں کو میرے پاس بلاؤ (وہ آ گئے) تو آپؐ انہیں ماپ ماپ کر دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد (کے سر) سے اس کا قرض اتار دیا۔ میں خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کے قرض کو اتار دے اور (بے شک) میں اپنی بہنوں کے لئے ایک کھجور بھی نہ لے جا سکوں (لیکن) اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیروں کو صحیح سالم رکھا اور میں نے اس ڈھیر کو دیکھا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے یوں لگتا تھا کہ جیسے اس ڈھیر سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی (بخاری)

۵۹۰۷ - (٤٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُكَّةٍ - لَهَا سَمْنًا، فَيَأْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْاُدُمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «عَصَرْتِيْهَا؟». قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «لَوْ تَرَكْتِيْهَا — مَا زَالَ قَائِمًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ مالکؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چھوٹا سا مشکیزہ تحفہ بھیجتیں جس میں گھی ہوتا تھا۔ اُمّ مالکؓ کے پاس ان کے بچے آتے اور ان سے سالن کا مطالبہ کرتے' ان کے گھر میں سالن نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کی جانب متوجّہ ہوتیں جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ھدیتًا گھی بھیجتی تھیں۔ چنانچہ وہ اس میں گھی موجود پاتیں' مشکیزہ ہمیشہ ان کے لئے ان کے گھر کا سالن رہا حتّٰی کہ انہوں نے (ایک دن) مشکیزے کو بالکل نچوڑ دیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے مشکیزے کو بالکل نچوڑ دیا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو اسے نہ نچوڑتی تو گھی ہمیشہ (اس میں) موجود رہتا (مسلم)

۵۹۰۸ - (٤١) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ، ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ — وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهِ —، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ —، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ؟». قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بِطَعَامٍ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: «قُوْمُوْا». فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ. فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكِ» فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ —، فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ —، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ مَا

شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ — ، ثُمَّ قَالَ : ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَاَذِنَ لَهُمْ ، فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ، ثُمَّ خَرَجُوْا ، ثُمَّ قَالَ : ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ ، فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ، ثُمَّ خَرَجُوْا ، ثُمَّ قَالَ : ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ، [فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ، ثُمَّ خَرَجُوْا . ثُمَّ قَالَ : ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ] — فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا ، وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهُ قَالَ : «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَدَخَلُوْا فَقَالَ : «كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ» فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ، ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ، قَالَ : «اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ، ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ ؟

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ، ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ — فَقَالَ : «دُوْنَكُمْ هٰذَا» .

۵۹۰۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ نے اُمّ سلیمؓ سے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں نقاہت محسوس کی ہے اور مجھے آپؐ کے بھوکے ہونے کا گمان گزرا ہے' کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ اُمّ سلیمؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ اُمّ سلیمؓ نے جو (کے آٹے) کی چند روٹیاں نکالیں اور ان کو اپنے دوپٹے کی ایک طرف باندھ کر زور سے میرے ہاتھ پر رکھا اور دوپٹے کے دوسرے حصے کو میرے سر پر پگڑے کی طرح باندھ دیا' پھر مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ میں روٹیاں لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپؐ کے ساتھ (کچھ) صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ میں ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تجھے ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کھانا دے کر (بھیجا ہے)؟ میں نے عرض کیا' جی ہاں! رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرامؓ کو حکم دیا جو آپؐ کے ساتھ تھے کہ اٹھیں چنانچہ آپؐ چلے۔ میں آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ میں ابو طلحہؓ کے پاس پہنچا' میں نے انہیں بتایا۔ ابو طلحہؓ نے (اُمّ سلیمؓ کو خبردار کرتے ہوئے) کہا' اُمّ سلیم! رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کی معیّت میں تشریف لے آئے ہیں جبکہ ہمارے پاس انہیں کھلانے کی خاطر کھانا نہیں ہے۔ اُمّ سلیمؓ نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ ابو طلحہؓ (تیزی کے ساتھ) نکلے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ ابو طلحہؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آتے ہی) فرمایا' اُمّ سلیم! جو کھانا بھی تیرے پاس ہے پیش کر۔ اُمّ سلیمؓ نے وہ روٹیاں (جو انسؓ کو لپیٹ کر دی تھیں) پیش کر دیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روٹیوں کے ٹکڑے کرنے کا) حکم دیا۔ چنانچہ روٹیوں کے مختلف ٹکڑے کئے گئے اور ام سلیمؓ نے (گھی والے) مشکیزہ کو نچوڑا اور اس گھی کو بطور سالن پیش کیا۔ اس کے بعد رسولُ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں دُعا کی جو اللہ نے چاہا کہ دعا کریں۔ اس کے بعد آپؐ نے (ابو طلحہؓ سے) فرمایا' کہ دس افراد کو (کھانے کے لیئے) بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو بلایا' انہوں نے سَیر ہو کر کھانا کھایا پھر وہ چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' دس افراد کو اور بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو اور بلایا' انہوں نے سَیر ہو کر کھانا کھایا پھر وہ چلے گئے۔ پھر فرمایا' دس افراد کو اور بلاؤ۔ انہوں نے دس افراد کو اور بلایا' انہوں نے سَیر ہو کر کھانا کھایا' پھر وہ چلے گئے پھر فرمایا' دس آدمیوں کو اور بلاؤ .... چنانچہ تمام صحابہ اکرامؓ نے کھانا کھایا اور سیر ہوئے اور صحابہ کرامؓ کی تعداد ستّر یا اسی تھی (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' دس افراد کو بلائیں وہ آ گئے تو آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کریں (یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں) وہ کھانے سے فارغ ہوئے حتیٰ کہ اسّی افراد نے کھانا کھایا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور کھانا (ابھی) باقی تھا۔

اور بُخاری کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میرے پاس دس افراد کو لائیں یہاں تک کہ آپؐ نے چالیس شمار کر لیئے اس کے بعد آپؐ نے کھانا کھایا۔ میں دیکھنے لگا کہ کیا کھانا کچھ کم بھی ہوا ہے؟

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بعد ازاں آپؐ نے باقی ماندہ کھانے کو اُٹھایا اسے جمع کیا' پھر اس میں برکت کی دُعا کی تو کھانا اتنی ہی مقدار میں ہو گیا جس قدر پہلے تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اٹھا لیں۔

٥٩٠٩ - (٤٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ - ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زَوْرَاء (مقام) میں تھے کہ آپؐ کے پاس ایک برتن لایا گیا آپؐ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا تو پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مارنے لگا لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا۔ قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ (ہم) تین سو یا اس کے قریب قریب تھے (بخاری' مسلم)

٥٩١٠ - (٤٣) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ — بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفاً . كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ. فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: «اُطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ» فَجَاؤُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: «حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللهِ» وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۱۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم معجزات کو برکت خیال کرتے تھے اور تم انہیں ہلاکت شمار کرتے ہو۔ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو پانی ختم ہو گیا۔ آپؐ نے

فرمایا تھوڑا سا پانی تلاش کرو۔ صحابہ کرامؓ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا' آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا اور فرمایا' پانی کی طرف آؤ جو بہت برکت والا ہے اور برکت اللہ کی جانب سے ہے۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا اور جب کھانا کھایا جا رہا تھا تو ہم کھانے سے سُبحَانَ اللہ کے کلمات سن رہے تھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث مبارک میں آیات سے مراد معجزات ہیں جیسا کہ حدیث کے متن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپؐ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور سینکڑوں انسانوں نے وضو کیا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۷۹)

۵۹۱۱ - (٤٤) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: «اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ، وَتَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا» فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ. قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَسِیْرُ حَتّٰی اِبْھَارَّ اللَّیْلُ — فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ —، فَوَضَعَ رَاْسَہٗ، ثُمَّ قَالَ: «اِحْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلَاتَنَا» فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَھْرِہٖ، ثُمَّ قَالَ: «اِرْکَبُوْا» فَرَکِبْنَا. فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ، ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاۃٍ — کَانَتْ مَعِیَ فِیْھَا شَیْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْھَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ. قَالَ: وَبَقِیَ فِیْھَا شَیْءٌ مِنْ مَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: «اِحْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاتَكَ فَسَیَکُوْنُ لَھَا نَبَاٌ» ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاۃِ، فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاۃَ، وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَہٗ، فَانْتَھَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّھَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ، وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! ھَلَکْنَا وَعَطِشْنَا، فَقَالَ: «لَا ھُلْكَ عَلَیْکُمْ» وَدَعَا بِالْمِیْضَاۃِ فَجَعَلَ یَصُبُّ، وَاَبُوْ قَتَادَةَ یَسْقِیْھِمْ، فَلَمْ یَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَاءً فِی الْمِیْضَاۃِ تَکَابُّوْا عَلَیْھَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَحْسِنُوا الْمَلَاَ، کُلُّکُمْ سَیُرْوٰی» قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَصُبُّ وَاَسْقِیْھِمْ، حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیْ: «اِشْرَبْ» فَقُلْتُ: لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَقَالَ: «اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ آخِرُھُمْ» قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ، قَالَ: فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ — رِوَاءً. رَوَاہُ مُسْلِمٌ ھٰکَذَا فِیْ «صَحِیْحِہٖ»، وَکَذَا فِیْ «کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ»، وَ«جَامِعِ الْاُصُوْلِ». وَزَادَ فِی «الْمَصَابِیْحِ» بَعْدَ قَوْلِہٖ: «آخِرُھُمْ» لَفْظَۃَ: «شُرْبًا».

۵۹۱۱: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا آپؐ نے فرمایا' تم پہلی رات اور آخری رات چلتے رہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل پانی کے پاس پہنچ جاؤ گے۔ پس لوگ چلے کوئی شخص کسی کی جانب دھیان نہیں کر رہا تھا۔ ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات ہو گئی۔ آپؐ (آرام کرنے کے لیے) راستے سے تھوڑا سا ہٹے۔ آپؐ نے اپنا سر تکیے پر رکھا۔

پھر آپؐ نے (صحابہؓ) سے کہا کہ ہمارے لیے ہماری نماز (کے اوقات) کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے بیدار ہونے والے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ سورج آپؐ کی پشت کے پیچھے (نکلنے والا) تھا بعدازاں آپؐ نے فرمایا' سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے' ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپؐ (سواری سے نیچے) اترے۔ بعد ازاں آپؐ نے وضو والا برتن منگوایا جو میرے پاس تھا' اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ نے اس سے درمیانہ سا وضو کیا۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ برتن میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' ہمارے لیے اپنے وضو کے برتن کو سنبھال رکھنا عنقریب اس برتن کو عظمت و شان حاصل ہو گی۔ اس کے بعد بلالؓ نے (صبح کی) نماز کے لیئے اذان کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت (سُنّت) ادا کیں۔ بعد ازاں آپؐ نے صبح کی نماز کی امامت کرائی۔ آپؐ سواری پر سوار ہوئے اور ہم (بھی) آپؐ کے ساتھ اپنی (سواریوں پر) سوار ہوئے ہم لوگوں کے پاس اس وقت پہنچے جب دن اونچا ہو گیا تھا اور ہر چیز گرم (محسوس ہو رہی) تھی۔ صحابہ کرامؓ کہنے لگے' اے اللہ کے رسولؐ! ہم تو (گرمی کے سبب) تباہ ہو گئے ہیں اور پانی (کے نہ ہونے کی وجہ سے) پیاسے ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم ہلاک نہیں ہو گے اور آپؐ نے وضو کا برتن منگویا آپؐ پانی ڈال رہے تھے اور ابوقتادہؓ انہیں پانی پلا رہے تھے پس (کچھ زیادہ) وقت نہیں گزرا تھا کہ لوگوں نے برتن میں وافر مقدار میں پانی دیکھا تو وہ برتن پر اٹد آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچھے اخلاق (کا ثبوت) پیش کرو' تم سب جلد ہی سیراب ہو جاؤ گے۔ ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی گرا رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا یہاں تک کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپؐ نے پانی ڈالا اور مجھے کہا' پی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کی رسولؐ! میں (اس وقت تک) نہیں پیوں گا جب تک کہ آپؐ نہیں پئیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' قوم کو پانی پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے پانی پیا۔ ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ لوگ پانی کے مقام پر پہنچے تو آرام محسوس کر رہے تھے (اور) سیراب تھے (مسلم)

صحیح مسلم میں حدیث کے الفاظ یہی ہیں' (یہ روایت) اسی طرح حُمَیدِی اور جامعُ الْاُصُول میں ہے اور مصابیح میں "اٰخِرُھُمْ" کے بعد "شُرْبًا" کا لفظ ہے۔ جس کا معنی ہے کہ آپؐ نے سب سے آخر میں پانی پیا۔

۵۹۱۲-(۴۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ یَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ. فَقَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَیْهَا بِالْبَرَكَةِ. فَقَالَ: «نَعَمْ». فَدَعَا بِنِطَعٍ ، فَبُسِطَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ، وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ، وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ «خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِكُمْ» فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِی الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَاُوْهُ قَالَ: فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَفَضِلَتْ فَضْلَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا یَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاكٍّ

فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ تبوک کا دن تھا' لوگ بھوک سے دوچار ہوئے تو عُمر نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ لوگوں سے ان کے زائد زادِ راہ طلب کریں پھران پر ان کے لئے برکت کی دُعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' درست ہے۔ چنانچہ آپؐ نے چمڑے کا دستر خوان طلب کیا' اسے بچھایا گیا پھر آپؐ نے ان کے زادِ راہ سے زائد (کھانے کی) چیزیں منگوائیں چنانچہ ایک شخص مُٹھی بھر چینی لایا ایک اور شخص مُٹھی بھر کھجور لایا اور اسی طرح ایک شخص روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ دسترخوان پر معمولی کھانا پہنچا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دُعا کی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا (دستر خوان سے جس قدر چاہو) اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ لشکر والوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سَیر ہو گئے اور کچھ کھانا بچ بھی گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص بھی بغیر شک و شبہ کے ان دو چیزوں کے اقرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو وہ جنّت سے نہیں روکا جائے گا (مسلم)

۵۹۱۳ ـ (٤٦) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عُرُوساً بِزَيْنَبَ، فَعَمِدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ، فَصَنَعَتْ حَيْساً فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ. فَقَالَتْ: يَا أَنَسُ! اِذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْ: بَعَثَتْ بِهٰذَا إِلَيْكَ أُمِّي، وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَتَقُولُ: إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ، فَقَالَ: «ضَعْهُ» ثُمَّ قَالَ: «اِذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَاناً وَفُلَاناً وَفُلَاناً» رِجَالاً سَمَّاهُمْ «وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ» فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ، فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ. قِيلَ لِأَنَسٍ: عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: زُهَاءُ ثَلَاثِمِائَةٍ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ، وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُ لَهُمْ: «اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ» قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ. قَالَ لِي: «يَا أَنَسُ! اِرْفَعْ» فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ کے ساتھ نکاح کیا تو میری والدہ اُمّ سلیمؓ نے کھجور' گھی اور پنیر حاصل کیا' اس سے حلوہ تیار کیا پھر اسے ایک برتن میں ڈالا اور انسؓ سے کہا کہ اسے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرو اور پیغام دو کہ میری والدہ نے یہ کھانا آپؐ کی جانب بھیجا ہے' وہ آپؐ کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! یہ ہماری جانب سے تھوڑا سا (ہدیہ) ہے۔ (انسؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (تمام) بات کہی۔ آپؐ

نے فرمایا' اسے رکھ دے' پھر فرمایا' تو جا اور فلاں فلاں شخص کو دعوت دے آ۔ آپؐ نے ان کے ناموں سے بھی آگاہ کیا نیز فرمایا' جس شخص سے بھی تم ملو اسے میری جانب سے دعوت دینا۔ چنانچہ آپؐ نے ان لوگوں کو دعوت دی جن کا نام آپؐ نے بتایا تھا نیز ان کو بھی دعوت دی جن سے میری ملاقات ہوئی۔ میں جب واپس آیا تو گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ انسؓ سے دریافت کیا گیا' کہ آپ تعداد میں کتنے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ تقریباً تین سو ہوں گے (اس دوران) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ نے اپنا ہاتھ اس حلوے پر رکھا اور آپؐ نے دعائیہ کلمات فرمائے۔ بعد ازاں آپؐ نے دس دس اشخاص کو بلایا۔ وہ اس سے تناول کرتے جاتے تھے اور آپؐ انہیں فرما رہے تھے کہ کھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام یاد کیا کرو یعنی بسم اللہ پڑھا کرو اور ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے قریب سے کھائے۔ انسؓ نے بیان کیا کہ سب نے سیر ہو کر کھایا' ایک گروہ (تناول کر کے) باہر چلا جاتا اور دوسرا گروہ داخل ہو جاتا۔ یہاں تک کہ سب نے کھانا تناول کیا۔ (انسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد) آپؐ نے مجھے فرمایا' اے انسؓ! (برتن) اٹھا۔ میں نے برتن اٹھایا لیکن میں نہیں جانتا کہ جب میں نے برتن رکھا تھا تو اس وقت (اس میں کھانا) زیادہ تھا یا جب میں نے برتن اٹھایا (اس وقت اس میں کھانا زیادہ تھا) (بخاری' مسلم)

٥٩١٤ - (٤٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ اَعْيٰى، فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ، فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ - فَقَالَ: «مَا لِبَعِيْرِكَ؟» قُلْتُ: قَدْ عَيِيَ، فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ. فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ: «كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ؟» قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ: «اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ - ؟» فَبِعْتُهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ - فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ، فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں ایک جنگ لڑی اور میں پانی کھینچنے والے ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو (چلنے سے) عاجز آ چکا تھا بلکہ وہ چلتا ہی نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے۔ آپؐ نے فرمایا' تیرے اونٹ کو کیا (ہو گیا) ہے؟ میں نے بتایا کہ وہ تھکا ہوا ہے چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے۔ آپؐ نے اونٹ کو ہانکا اور اس کیلئے دعا کی۔ پھر ہمیشہ وہ اونٹ تمام اونٹوں سے آگے چلتا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ (اب) تیرا اونٹ کس حال میں ہے؟ (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا' بہتر ہے۔ اسے آپؐ کی برکت پہنچی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو اس اونٹ کو میرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) میں فروخت کرے گا؟ (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے اسے اس شرط پر فروخت کیا کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو میں آپؐ کے پاس صبح سویرے اونٹ لے گیا۔ آپؐ نے مجھے اس کی قیمت عطا کی اور اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک لاغر اونٹ کا آپؐ کی دُعا کی برکت سے تندرست اور توانا ہو جانا اور پھر دوسرے اونٹوں کے مقابلے میں سبقت لے جانا آپؐ کا معجزہ تھا کہ خستہ حال اور کمزور اونٹ فی الفور توانا ہو گیا۔ آپؐ کا جابرؓ کو اونٹ

کی قیمت عطا کرنا اور پھر اونٹ بھی واپس کر دینا' آپؐ کی سخاوت کا اعلیٰ نمونہ اور احسان کی عُمدہ مثال ہے۔

۵۹۱۵ - (۴۸) **وَعَنْ** اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ غَزْوَۃَ تَبُوْكَ، فَاَتَیْنَا وَادِیَ الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِامْرَاَۃٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اُخْرُصُوْھَا» . فَخَرَصْنَاھَا، وَخَرَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ ـ وَقَالَ: «اَحْصِیْھَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ» وَانْطَلَقْنَا، حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «سَتَھُبُّ عَلَیْكُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ» فَلَا یَقُمْ فِیْھَا اَحَدٌ، فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ» فَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ. فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیِّءٍ، ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِیَ الْقُرٰی، فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِھَا «کَمْ بَلَغَ ثَمَرُھَا؟» فَقَالَتْ: عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۵۹۱۵: ابوحمید ساعِدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں جنگِ تبوک کے لیۓ نکلے' ہم وادی قریٰ (مقام) میں ایک عورت کے باغیچہ کے پاس پہنچے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اس (کے پھل) کا تخمینہ لگاؤ۔ ہم نے (اختلاف رائے کے ساتھ) تخمینہ لگایا۔ جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق (پانچ من) کا تخمینہ لگایا۔ آپؐ نے اس عورت سے کہا کہ تو اس (کے پھل) کا خیال رکھنا۔ یہاں تک کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم واپس آئیں گے۔ ہم (وہاں سے) چل پڑے یہاں تک کہ ہم تبوک (مقام) میں پہنچے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ آج رات تم تیز آندھی سے دوچار ہو گے۔ پس رات کو کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہے وہ اس کا گھٹنا مضبوطی کے ساتھ باندھے۔ چنانچہ تیز آندھی چلی۔ ایک شخص (تیز آندھی میں) کھڑا ہوا تو آندھی نے اس کو اٹھا کر بنو طی قبیلہ کے دو پہاڑوں میں جا گرایا' پھر ہم واپس لوٹے یہاں تک کہ ہم وادی القریٰ (مقام) میں پہنچے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے دریافت کیا کہ اس کے باغیچے نے کتنا پھل دیا ہے؟ اس عورت نے بتایا کہ دس وسق (پانچ من) دیا ہے (بخاری' مسلم)

۵۹۱۶ - (۴۹) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ، وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ ـ، فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھَا ذِمَّۃً وَرَحِماً ـ اَوْ قَالَ: ذِمَّۃً وَصِھْرًا ـ فَاِذَا رَاَیْتُمْ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ ـ فَاخْرُجْ مِنْھَا» . قَالَ: فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ وَاَخَاہُ رَبِیْعَۃَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ، فَخَرَجْتُ مِنْھَا. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۵۹۱۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم عنقریب مصر (شہر) کو فتح کرو گے' اس زمین میں قیراط کا چرچا ہے جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اس لیۓ کہ اس کے باشندوں کو عزت ملی ہے اور ان کے ساتھ میری قرابت داری ہے یا آپؐ نے

فرمایا' اس کے باشندوں کو عزت ملی ہے اور وہ میرے سسرالی ہیں۔ لیکن جب تم دو انسانوں کو پاؤ کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑا کر رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا۔ ابوذرؓ نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمان بن شُرَحْبِیل بن حَسَنَہ اور اس کے بھائی رَبِیْعَہ کو دیکھا کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑ کر رہے ہیں تو میں وہاں سے نکل گیا (مسلم)

وضاحت: قیراط سے مقصود دینار کا چالیسواں حصہ ہے لیکن یہاں ان لوگوں کی کمینگی کی جانب اشارہ ہے کہ وہ اپنے معاملات میں تشدد کریں گے اور کسی شخص کا کچھ خیال نہیں کریں گے بلکہ بداخلاقی اور گالی گلوچ پر اتر آئیں گے۔ آپؐ کے بیٹے ابراہیم' جو ماریہ قبطیہ لونڈی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے' اس لونڈی کا تعلق مصر سے تھا اس لحاظ سے اہلِ مصر آپؐ کے سُسرالی ہیں۔ ان کے ساتھ قرابت داری سے مقصود یہ ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہاجرہ علیہاالسلام کا تعلق مصر سے تھا۔ اس لیے اہلِ مصر کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کا حکم دیا گیا اور ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں ہوا جب مصریوں نے عثمانؓ کے رضاعی بھائی عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ کی امارت کو قبول نہ کیا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بذریعہ وحی معلوم ہوئی کہ مصر میں اس قسم کا واقعہ رونما ہو گا اور وہاں فسادات رونما ہوں گے۔ چنانچہ مصریوں نے عثمانؓ کی خلاف بغاوت کی' اس کے بعد انہوں نے محمدؓ بن ابوبکر کو قتل کیا جو علیؓ کی جانب سے ان پر حاکم تھے (مرقات جلد۱۱ صفحہ ۲۰۵)

۵۹۱۷ - (۵۰) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فِيْ أَصْحَابِيْ - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: فِيْ أُمَّتِيْ - اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقاً لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ -، ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ : سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِيْ أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ - فِيْ صُدُوْرِهِمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا» فِيْ «بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ» رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

وَحَدِيْثُ جَابِرٍ «مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ» فِيْ «بَابِ الْمَنَاقِبِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۹۱۷: حُذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ میں اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ میری اُمّت میں بارہ منافق ہیں' وہ جنّت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ ہی جنّت کی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گزرے۔ ان میں آٹھ ایسے شخص ہوں گے جو پھوڑا نکلنے سے ہلاک ہوں گے (اس کے علاوہ) آگ کا ایک شعلہ ہو گا جو ان کے کندھوں میں نمودار ہو گا اور سینے کی جانب نکل آئے گا (مسلم) اور ہم عنقریب سَہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میں کل یہ جھنڈا دوں گا" مناقبِ علی رضی اللہ عنہ کے باب میں اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "کون گھاٹی پر بلند ہو گا" کا ذکر بابُ المَنَاقِب میں کریں گے (اِن شَاءَ اللہ تعالیٰ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۹۱۸ - (۵۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَی الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِیُّ ﷺ - فِیْ اَشْیَاخٍ مِنْ قُرَیْشٍ، فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ اِلَیْهِمُ الرَّاهِبُ، وَکَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ یَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا یَخْرُجُ اِلَیْهِمْ، قَالَ: فَهُمْ یَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ یَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰی جَاءَ فَاَخَذَ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: هٰذَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، یَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ. فَقَالَ لَهٗ اَشْیَاخٌ مِنْ قُرَیْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّکُمْ حِیْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ یَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا. وَلَا یَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِیٍّ، وَاِنِّیْ اَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ کَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ، وَکَانَ هُوَ - فِیْ رَعْیَةِ الْاِبِلِ، فَقَالَ: اَرْسِلُوْا اِلَیْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَیْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰی فَیْءِ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَیْءُ الشَّجَرَةِ عَلَیْهِ، فَقَالَ: اُنْظُرُوْا اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَیْهِ. فَقَالَ: اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ اَیُّکُمْ وَلِیُّهٗ؟ قَالُوْا: اَبُوْ طَالِبٍ. فَلَمْ یَزَلْ یُنَاشِدُهٗ حَتّٰی رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْکَعْكِ وَالزَّیْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۹۱۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطالب (ملک) شام کی طرف نکلے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش کے چند اکابر کی معیت میں ابو طالب کے ساتھ روانہ ہوئے' جب ابوطالب راہب کے ہاں اترے اور اپنے (اونٹوں سے) کجاوے اتارے تو راہب ان کے پاس آیا۔ اس سے پہلے جب کبھی بھی ابوطالب راہب کے پاس سے گزرے تھے وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ ابھی وہ کجاوے اُتار ہی رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان کسی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا' یہاں تک کہ راہب نے (آگے) بڑھ کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا (اور) کہا کہ یہ شخص تمام جہان والوں کا سردار ہے اور جہاں والوں کے پروردگار کی جانب سے (اس کا) پیغمبر ہے اس کو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریش کے اکابرین نے اس راہب سے دریافت کیا کہ تجھے یہ کیسے معلوم ہوا ہے؟ اس نے بتایا کہ جب تم گھاٹی سے اترے ہو تو سبھی درخت اور پتھر (تواضع کرتے ہوئے) سجدے میں گر پڑے (حقیقت یہ ہے) کہ یہ (درخت اور پتھر) دونوں صرف کسی نبی کے لیے ہی سجدے میں گرتے ہیں اور بلاشبہ میں اس پیغمبر کو نبوّت کی مہر کے ساتھ بھی پہچانتا ہوں جو اس کے کندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مانند ہے۔ بعد ازاں وہ راہب واپس گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا' جب وہ ان کے پاس کھانا لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو چرانے میں مصروف تھے۔ اس راہب نے کہا' اس شخص

کی جانب (بھی) پیغام بھیجو چنانچہ آپؐ اس حال میں آئے کہ ایک بادل آپؐ پر سایہ کر رہا تھا۔ جب آپؐ لوگوں کے قریب پہنچے تو آپؐ نے خیال کیا کہ لوگ درخت کے سائے تلے چلے گئے ہیں۔ البتہ جب آپؐ تشریف فرما ہوئے تو درخت کا سایہ آپؐ پر جھک گیا۔ یہ دیکھ کر راہب نے کہا کہ دیکھو! سایہ اس شخص پر جھکا ہوا ہے۔ راہب نے کہا کہ میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ تم میں سے کون شخص اس کا قرابت دار ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوطالب ہے۔ (اس کے بعد) راہب مسلسل ابوطالب کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا رہا (کہ انہیں مکّہ مکرّمہ واپس لے جاؤ کہیں دشمن انہیں قتل نہ کر دیں) یہاں تک کہ ابوطالب نے آپؐ کو مکّہ مکرمہ واپس بھجوا دیا اور ابوبکرؓ نے آپؐ کے ساتھ بلال کو بھیجا اور راہب نے آپؐ کو خاص روٹی اور تیل بطور ہدیہ دیا۔
(ترمذی)

وضاحت: علامّہ جزریؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے البتہ ابوبکرؓ اور بلالؓ کا تذکرہ اس حدیث میں راوی کا وہم معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت بارہ برس تھی اور ابوبکرؓ آپؐ سے عمر میں دو برس چھوٹے تھے اور بلال تو شاید اس وقت پیدا ہی نہ ہوئے تھے (تنقیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۸۲' صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۸۶۲' دفاع عنِ الحدیث النبوی صفحہ ۶۲ ۔ ۶۷' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۴)

۵۹۱۹ ۔ (۵۲) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ یَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۵۹۱۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکّہ مکرّمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' ہم مکّہ مکرمہ کے ایک بازار کی جانب گئے' سبھی پتھر اور درخت آپؐ کا استقبال کرتے ہوئے السّلام علیکَ یا رَسُوْلَ اللہ کہہ رہے تھے (ترمذی' دارمی)

وضاحت: علامّہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۶)

۵۹۲۰ ۔ (۵۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ، فَقَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ: اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۵۹۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات اسراء کرایا گیا تو (آپؐ کے قریب) لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی بُراق کو لایا گیا۔ بُراق نے شوخی کا اظہار کیا تو جبرائیل نے اس سے کہا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ایسا (انداز) اختیار کر رہا ہے؟ حالانکہ تجھ پر ان سے زیادہ باعزّت کوئی شخص سوار نہیں ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چنانچہ بُراق پسینے سے شرابور ہو گئی (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۹۲۱ - (٥٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ - بِاِصْبَعِهٖ -، فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ، فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۲۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب ہم بیتُ المَقدِس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارے سے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور اس پتھر کے ساتھ براق کو باندھا (ترمذی)

وضاحت: علاّمہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۶۴' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۸۴)

۵۹۲۲ - (٥٥) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ - فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ -، فَوَضَعَ جِرَانَهٗ -، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ؟» فَجَاءَهٗ، فَقَالَ: «بِعْنِيْهِ» فَقَالَ: بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ. قَالَ: أَمَّا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ، فَاِنَّهٗ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ، فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهٗ. فَقَالَ: «هِيَ شَجَرَةٌ اِسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَذِنَ لَهَا». قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ - فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخَرِهٖ ثُمَّ قَالَ: «اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ» ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۹۲۲: یعلیٰ بن مُرّہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معجزات کا مشاہدہ کیا۔ ہم آپؐ کی معیّت میں چلے جا رہے تھے' اچانک ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جسے پانی پلایا جا رہا تھا' جب اونٹ نے آپؐ کو دیکھا تو وہ آواز کرنے لگا' اس نے اپنی گردن کے اگلے حصّے کو نیچے جھکایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ چنانچہ وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ اونٹ مجھے فروخت کر دے۔ اونٹ کے مالک نے کہا' اے اللہ کے رسول! بلکہ ہم تو اونٹ آپ کو ہبہ کرتے ہیں جبکہ یہ اونٹ ایسے لوگوں کا ہے جن کی گزر بسر بس اسی پر ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو نے اس کے بارے میں یہ بات کہی ہے (اس لئے میں اسے نہیں خریدوں گا) لیکن اس نے کام کی بہتات اور چارہ کم ڈالنے کی شکایت کی ہے' تمہیں اس کے ساتھ اچھا رویہ اپنانا چاہیے

(یعلیٰ بن مُرّہؓ کہتے ہیں) بعد ازاں ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نیند فرمائی چنانچہ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا اور اس نے آپؐ پر سایہ کیا پھر وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپؐ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' درخت نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دی۔ یعلیٰ بن مُرّہؓ کہتے ہیں کہ پھر ہم روانہ ہوئے اور ایک تالاب کے پاس سے گزرے۔ آپؐ کے پاس ایک عورت اپنا بیٹا لے کر آئی جسے جنون تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ناک کو پکڑا اور فرمایا' نکل جا! بے شک میں اللہ کا رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں (یعلیٰ بن مُرّہؓ کہتے ہیں) پھر ہم روانہ ہوئے' جب ہم واپس آئے تو ہم اسی تالاب کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے اس عورت سے اس بچے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس عورت نے بتایا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے بچے میں آپ کے (جانے کے) بعد کوئی بیماری نہیں دیکھی (شرح السنۃ)

٥٩٢٣ - (٥٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ، وَاِنَّهٗ لَيَأْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيَخْبُثُ عَلَيْنَا - فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَدْرَهٗ وَدَعَا، فَثَعَّ ثَعَّةً - وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون (دماغی تکلیف) ہے' صبح اور شام کے وقت اسے تکلیف ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دُعا کی چنانچہ اس لڑکے نے قے کی اور اس کے پیٹ سے سیاہ کتے کے بچے کی مانند کوئی چیز نکلی اور وہ تیز تیز چل رہی تھی (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مرقد بن یعقوب سبعی راوی متکلم فیہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۴)

٥٩٢٤ - (٥٧) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ - اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ، قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ اٰيَةً؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَنَظَرَ اِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَالَ: اُدْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا، فَجَاءَتْ، فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ، فَاَمَرَهَا، فَرَجَعَتْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «حَسْبِيْ حَسْبِيْ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۵۹۲۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب کہ آپؐ غمگین بیٹھے ہوئے تھے' آپؐ اہلِ مکہ سے لڑائی کے سبب خون سے رنگین ہو رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے

عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ پسند کرتے ہیں کہ آپؐ کو کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپؐ نے فرمایا' ضرور! چنانچہ جبرائیل نے آپؐ کے پیچھے ایک درخت کو دیکھتے ہوئے کہا کہ آپؐ اسے بلائیں۔ آپؐ نے اسے بلایا تو درخت آپؐ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ جبرائیلؑ نے کہا (اب) اسے حکم دیں کہ وہ واپس چلا جائے۔ آپؐ نے اسے حکم دیا چنانچہ وہ واپس چلا گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے کافی ہے۔ مجھے کافی ہے (دارمی)

وضاحت: یہ معجزہ جنگِ اُحد کے دوران رونما ہوا تھا جب مشرکینِ مکہ نے آپؐ کے دندانِ مبارک شہید کر دیئے تھے۔ اس معجزے کے سبب جبرائیل علیہ السلام نے آپؐ کو تسلی دی اور آپؐ کی قدر و منزلت سے آپؐ کو آگاہ کیا۔ یہ معجزہ دکھانے سے یہ بھی مقصود تھا کہ جس طرح یہ درخت آپؐ کے کہنے پر آپؐ کے سامنے آ کھڑا ہوا ہے' اسی طرح اگر آپؐ پہاڑ کو حکم دیں کہ وہ اہلِ مکہ پر جا گرے تو وہ بھی آپؐ کے حکم کی تعمیل کرے گا لیکن رحمتُ لِلعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کیا بلکہ فرمایا میرے لیئے یہی کافی ہے۔

۵۹۲۵ - (۵۸) **وَعَن** ابنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَقبَلَ أَعرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَشهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهُ وَرَسُولُهُ؟». قَالَ: وَمَن يَشهَدُ عَلَىٰ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: «هٰذِهِ السَّلَمَةُ» — فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِشَاطِئِ الوَادِي، فَأَقبَلَت تَخُدُّ الأَرضَ — حَتّٰى قَامَت بَينَ يَدَيهِ، فَاستَشهَدَهَا ثَلَاثاً، فَشَهِدَت ثَلَاثاً. أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَت إِلَىٰ مَنبَتِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۲۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک دیہاتی آیا' جب وہ قریب ہوا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ دیہاتی نے دریافت کیا کہ آپؐ جو بات کہہ رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' یہ کیکر کا درخت (گواہی دیتا ہے) چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا جبکہ آپؐ وادی کے کنارے پر کھڑے تھے' وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اس سے تین مرتبہ گواہی دینے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اس درخت نے تین بار گواہی دیتے ہوئے وہی الفاظ دہرائے جو آپؐ نے پہلے فرمائے تھے۔ اس کے بعد وہ درخت اپنی جگہ پر واپس چلا گیا (دارمی)

۵۹۲٦ - (۵۹) **وَعَن** ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: جَاءَ أَعرَابِيٌّ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بِمَا — أَعرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: «إِن دَعَوتُ هٰذَا العِذقَ مِن هٰذِهِ النَّخلَةِ يَشهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ» فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنزِلُ مِنَ النَّخلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «اِرجِع» فَعَادَ، فَأَسلَمَ الأَعرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۵۹۲٦: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

اس نے دریافت کیا کہ میں کیسے معلوم کروں کہ آپؐ پیغمبر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر میں اس کھجور کے اس خوشے کو بلاؤں کہ وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں؟ چنانچہ آپؐ نے اسے بلایا۔ وہ کھجور (کے تنے) سے اترا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گر گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے (اسے) حکم دیا کہ وہ واپس جائے تو وہ واپس چلا گیا (یہ دیکھ کر) دیہاتی مسلمان ہو گیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۹۲۷ - (٦٠) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی انْتَزَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَثْفَرَ، وَقَالَ: قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ؟! فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ — ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ! فَقَالَ الذِّئْبُ: اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰی وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ. قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا، فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ، وَاَسْلَمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ، قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰی يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۹۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی جانب آیا۔ اس نے ان میں سے ایک بکری کو اٹھایا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور اس سے بکری کو چھڑا لیا۔ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ پھر وہ بھیڑیا اونچی جگہ پر چلا گیا اور بیٹھ گیا اور اپنی دم کو دونوں پاؤں کے درمیان کیا اور کہا' میں نے رزق کا ارادہ کیا جو اللہ نے مجھے عطا کیا تھا لیکن تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے تعجب سے کہا' اللہ کی قسم! آج کے دن کی مانند میں نے (کوئی دن) نہیں دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے۔ بھیڑیے نے کہا' اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک شخص دو پتھریلی وادیوں کے درمیان کھجوروں (کے علاقے) میں ہے جو تمہیں ماضی اور مستقبل کی باتیں بتاتا ہے۔ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ وہ چرواہا یہودی تھا' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اس نے آپؐ کو (یہ واقعہ) بتایا اور مسلمان ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کی تصدیق کی بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ سب قیامت کی علامات ہیں' عنقریب ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا وہ واپس نہیں جائے گا کہ اس کے جوتے اور اس کی لاٹھی بتائے گی کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا کام کئے ہیں (شرح السنۃ)

۵۹۲۸ - (٦١) **وَعَنْ** اَبِی الْعَلَاءِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ نَتَدَاوَلُ — مِنْ قَصْعَةٍ، مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّی اللَّيْلِ، يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا: فَمِمَّا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ — اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَی السَّمَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۵۹۲۸: ابو العلاء' سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک بڑے پیالے سے صبح (کے وقت) سے (لے کر) رات تک کھانا کھاتے' دس افراد (کھانا کھا کر) کھڑے ہوتے اور دس افراد (کھانے کے لیے) بیٹھ جاتے۔ ہم نے دریافت کیا (اس قدر کھانے میں) زیادتی کیسے ہوتی تھی؟ سمرہؓ نے جواب دیا کہ تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ اس میں اضافہ آسمان کی جانب سے ہوتا تھا۔
(ترمذی' دارمی)

۵۹۲۹ ـ (٦٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ ثَلَاثِمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ» فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ، فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ، وَاُكْسُوْا، وَشَبِعُوْا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۹۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگِ بدر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ افراد میں نکلے' آپؐ نے دعا فرمائی' اے اللہ! ان میں اکثر ننگے پاؤں ہیں' انہیں سواریاں عطا کر۔ اے اللہ! ان کے جسم پر لباس نہیں ہے انہیں لباس عطا کر۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو (مشرکین پر) فتح دی۔ صحابہ کرامؓ واپس آئے اور ان میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو ایک ایک اونٹ یا دو اونٹ کے ساتھ واپس نہ آیا ہو اور (غنیمت سے) کپڑے دستیاب ہوتے اور وہ کھانے پینے سے سیر ہوتے۔
(ابوداؤد)

۵۹۳۰ ـ (٦٣) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ ـ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ ـ ؛ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۵۹۳۰: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تمہیں (دشمنوں پر) غلبہ حاصل ہو گا اور تم (مالِ غنیمت) حاصل کرو گے نیز تم بہت سے شہروں کو فتح کرو گے۔ تم میں سے جو اس (وقت) کو پائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے' اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے منع کرے (ابوداؤد)

۵۹۳۱ ـ (٦٤) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ـ، ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذِّرَاعَ، فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ» وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا، فَقَالَ: «سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ؟»، فَقَالَتْ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ: «اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ» لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ، وَلَمْ يُعَاقِبْهَا ، وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ ، وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ ، حَجَمَهُ اَبُوْهِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالدَّارِمِيُّ .

۵۹۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ خیبر کی ایک یہودیہ لڑکی نے ایک بھنی ہوئی بکری میں زہر ملایا پھر اسے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی جانب) ہدیہ بھیجا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دستی کا ٹکڑا لیا اور اسے تناول کیا۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک جماعت نے بھی آپؐ کے ساتھ (اسے) کھایا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو' کھانا نہ کھاؤ اور آپؐ نے یہودیہ لڑکی کی طرف پیغام بھیجا اور اسے بلایا۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ تو نے اس (بھنی ہوئی) بکری میں زہر ملایا تھا؟ اس یہودیہ نے دریافت کیا کہ آپؐ کو کس نے بتایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مجھے دستی کے اس ٹکڑے نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے اقرار کیا (اور بتایا کہ) میں نے محسوس کیا کہ اگر (یہ شخص) پیغمبر ہے تو زہر اسے نقصان نہ دے گا اور اگر (یہ) پیغمبر نہیں ہے تو ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا اور اسے کچھ سزا نہیں دی نیز آپؐ کے وہ صحابہ کرامؓ جنہوں نے بکری کا گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے پر اس زہر کی وجہ سے سینگیاں لگوائیں۔ آپؐ کو ابو ہند نے سینگیاں لگائیں اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے' یہ شخص انصار (قبیلہ) سے بنو بیاضہ کا غلام تھا (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس روایت میں ہے کہ آپؐ نے اسے معاف کر دیا جبکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ ان دونوں کے درمیان مطابقت کی صورت یہ ہے کہ پہلے تو آپؐ نے اس یہودیہ کو معاف کر دیا لیکن جب بشر بن براءؓ صحابی یہ زہر آلود گوشت کھانے سے فوت ہو گئے تو آپؐ نے اس عورت کو قصاص کے طور پر قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اُسے قتل کر دیا گیا (مرقاۃ جلد۱۱ صفحہ۲۱۵)

۵۹۳۲ - (۶۵) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ ، اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً ، فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! اِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا ، فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ — عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ ، اِجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ : «تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى» ثُمَّ قَالَ : «مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟» قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ : اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ . قَالَ : «ارْكَبْ» فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ . فَقَالَ : «اِسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ» فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ، اِلٰى مُصَلَّاهُ ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : «هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟» . فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! مَا حَسَسْنَا ، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ — ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ ، حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ : «اَبْشِرُوْا ، فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ» فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي

الشِّعْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ، حَيْثُ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ» قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۹۳۲: سہل بن حنظلیہؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں جنگ حُنین کے لیے روانہ ہوئے۔ وہ لمبا عرصہ چلتے رہے یہاں تک کہ شام کا وقت ہو گیا۔ اس دوران ایک گھوڑ سوار آیا۔ اس نے بتایا' اے اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں پہاڑ پر پہنچا' وہاں میں نے ہوازن کے لوگوں کو پایا کہ ان کے سب مرد' عورتیں اور چارپائے حُنین (مقام) میں جمع ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا' انشاء اللہ کل کے دن یہ مالِ غنیمت مسلمانوں کا ہو گا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' آج رات کون شخص (ہماری نگرانی کرے گا؟ انس بن اَبی مَرثَد غَنوِیؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں (حاضر) ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' سوار ہو جا۔ چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ آپؐ نے (اسے) حکم دیا کہ اس گھاٹی کی اونچائی پر چلا جا۔ جب صبح ہوئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کی ادائیگی کے لیے) مسجد کی جانب نکلے آپؐ نے (فجر کی) سنتیں ادا کیں۔ اس کے بعد آپؐ نے دریافت کیا' کیا تم نے اپنے شاہ سوار (کی حرکات) کو محسوس کیا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے (بالکل) محسوس نہیں کیا۔ پھر نماز کی تکبیر کہی گئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت کرائی۔ آپؐ (نماز ادا کرتے ہوئے) گھاٹی کی جانب کن انکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' خوش ہو جاؤ (اس لئے) کہ تمہارا شاہ سوار آ گیا ہے۔ چنانچہ ہم نے گھاٹی کے درختوں کے درمیان دیکھنا شروع کیا تو اچانک وہ نمودار ہوا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا کہ میں روانہ ہوا یہاں تک کہ میں گھاٹی کی بلندی پر چلا گیا' جہاں کا مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کا جائزہ لیا' مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آج رات تو (سواری سے) اترا تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیتے ہوئے واضح کیا (اور کہا کہ) البتہ نماز ادا کرنے یا قضائے حاجت کے لئے (اُترا تھا) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھ پر کچھ حرج نہیں اگر اس کے بعد تو کوئی عمل نہ کرے یعنی تیرے لئے آج کا یہی عمل کافی ہے (ابو داؤد)

۵۹۳۳ - (٦٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَضَمَّهُنَّ، ثُمَّ دَعَا لِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: «خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا». فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۳۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کھجوریں لایا اور میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ آپؐ نے انہیں (اپنے ہاتھ میں) پکڑا اور اس کے بعد میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی۔ آپؐ نے فرمایا' تم انہیں لے کر اپنے تھیلے میں رکھو جب تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اس تھیلے میں اپنا ہاتھ داخل کر کے کھجوریں لے لیا کرنا لیکن اسے جھاڑنا نہیں۔ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) بلاشبہ ان کھجوروں میں سے میں نے اتنے اتنے وسق اللہ کے راستے میں دیئے' ہم ان سے خود بھی کھاتے اور (دوسروں کو بھی) کھلاتے اور وہ تھیلا میری کمر سے کبھی الگ نہیں ہوتا تھا لیکن عثمانؓ کی شہادت کے دن وہ تھیلا ضائع ہو گیا (ترمذی)

وضاحت: وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع میں پونے تین سیر کھجوریں ہوتی ہیں۔ اس طرح ایک وسق چار من پانچ سیر کا ہوا۔ یہ نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ چند کھجوروں میں اس قدر برکت ہوئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۳۴ - (۶۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ ــ يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلِ اقْتُلُوْهُ . وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ اَخْرِجُوْهُ ، فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ ــ عَلٰى ذٰلِكَ ، فَبَاتَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ . وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوْا : اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا ، قَالَ : لَا اَدْرِيْ . فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اِخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ ، فَصَعِدُوا الْجَبَلَ ، فَمَرُّوْا بِالْغَارِ ، فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهٖ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ فَقَالُوْا : لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهٖ ــ ، فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ لِيَالٍ . رَوَاهُ اَحْمَدُ .

تیسری فصل

۵۹۳۴ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک رات (دارالندوہ میں) قریش نے آپؐ کے خلاف مشورہ کیا ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ صبح سویرے اس شخص کو پابند سلاسل کر دو۔ ایک نے کہا (نہیں) بلکہ اسے موت کے گھاٹ اتار دو۔ تیسرے شخص نے کہا (نہیں) بلکہ اسے (ذلیل کر کے) ملک بدر کر دو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کی) اس سازش سے مطلع کر دیا۔ اس رات علیؓ آپؐ کے بستر پر سوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے۔ آپؐ غار میں چلے گئے اور مشرکینِ مکہ رات بھر علیؓ پر پہرہ دیتے رہے' وہ سمجھتے رہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انہوں نے صبح کے وقت آپ پر حملہ کر دیا جب انہوں نے دیکھا (کہ یہ تو) علی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ انہوں نے (علیؓ سے) دریافت کیا' تمہارے ساتھی کہاں

ہیں؟ علیؓ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد انہوں نے آپؐ (کے قدموں) کے نشانات کا پیچھا کیا جب وہ (ثور) پہاڑ کے پاس پہنچے تو (نشانات) کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا' چنانچہ وہ پہاڑ پر چڑھے اور غار (ثور) کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے غار کے دروازے پر مکڑی کا جالا دیکھا۔ انہوں نے کہا' اگر وہ اس میں داخل ہوئے ہوتے تو غار کے دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا چنانچہ آپؐ غار میں تین رات ٹھہرے (احمد)

٥٩٣٥ - (٦٨) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ». فَجَمَعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ؟». قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَبُوكُمْ؟» قَالُوا: فُلَانٌ. قَالَ: «كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ». قَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ. قَالَ: «فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟». قَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ: «مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟» قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيراً ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اخْسَأُوا فِيهَا، وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَداً». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عن شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟». فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قَالَ: «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمّاً؟». قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَىٰ ذٰلِكَ؟»، قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِباً أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ صَادِقاً لَمْ يَضُرَّكَ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۳۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ دی گئی جس میں زہر (ملایا گیا) تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہاں جتنے یہودی ہیں انہیں میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ انہیں آپؐ کے پاس لایا گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میں تم سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہوں' کیا تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں' اے ابوالقاسم! رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا جدّ (اعلیٰ) کون تھا؟ انہوں نے بتایا' فلاں تھا۔ آپؐ نے واضح کیا کہ تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ تمہارا جدِّ اعلیٰ فلاں تھا۔ انہوں نے کہا' آپؐ سچ کہتے ہیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ اگر میں تم سے ایک بات دریافت کروں تو کیا تم مجھے اس چیز کے بارے میں سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا' ہاں' اے ابوالقاسم! اور اگر ہم آپؐ کے پاس جھوٹ کہیں گے تو آپؐ کو معلوم ہو جائے گا جیسا کہ آپؐ کو ہمارے جدِّ اعلیٰ کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ دوزخی کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' ہم دوزخ میں تھوڑا عرصہ رہیں گے' پھر ہمارے بعد تم (جہنم میں) داخل ہو گے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ہی دوزخ میں ذلیل ہوتے رہو گے' اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی دوزخ میں تمہارے بعد نہیں جائیں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے دریافت کیا' کیا تم مجھے ایک چیز کے بارے میں سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا' ہاں'

اے ابوالقاسم! آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس بکری (کے گوشت) میں زہر شامل کیا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تمہیں اس (فعل) پر کس نے مجبور کیا؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا ارادہ یہ تھا اگر آپؐ جھوٹے ہوں گے تو ہم آپؐ سے راحت حاصل کریں گے اور اگر آپؐ سچے ہوں گے تو زہر آپؐ کو نقصان نہیں پہنچائے گا (بخاری)

٥٩٣٦ - (٦٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا، حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا، حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۳۶ : عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک روز فجر کی نماز پڑھائی۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپؐ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا' آپؐ منبر سے (نیچے) اترے' آپؐ نے نماز پڑھائی پھر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ ہمیں وعظ فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو آپؐ منبر سے اترے اور آپؐ نے (عصر کی) نماز پڑھائی' پھر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپؐ نے ہمیں وہ تمام باتیں بتائیں جو قیامت تک (وقوع پذیر) ہونے والی تھیں۔ عمرو بن اخطبؓ نے بیان کیا کہ ہم میں سے زیادہ معلومات اس شخص کے پاس ہیں جس نے ہم میں سے انہیں زیادہ محفوظ رکھا (مسلم)

٥٩٣٧ - (٧٠) وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ: سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ — قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ - يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ - اَنَّهُ قَالَ: آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۳۷ : معن بن عبدالرحمانؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسروقؒ سے دریافت کیا کہ جس رات جنوں نے قرآنِ پاک کی تلاوت کو سنا تھا تو کس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تھی؟ مسروقؒ نے کہا کہ مجھے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے بتایا تھا کہ آپؐ کو ایک درخت نے اس کی اطلاع دی تھی (بخاری' مسلم)

٥٩٣٨ - (٧١) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ — وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ — فَرَاَيْتُهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَآهُ غَيْرِيْ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ: اَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ، قَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ: سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ، ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ

بِالْاَمْسِ، يَقُوْلُ: «هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ». قَالَ عُمَرُ: وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ، بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: «يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا؟ فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا». فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا؟ فَقَالَ: «مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ، غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے' ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی' میں تیز نظر والا تھا میں نے چاند دیکھ لیا لیکن میرے علاوہ کوئی شخص یہ نہیں کہتا تھا کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ میں نے عمرؓ سے کہنا شروع کیا کہ آپ کو چاند نظر نہیں آیا؟ انہوں نے کوشش کی لیکن انہیں چاند نظر نہ آیا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ کہنے لگے کہ عنقریب میں بستر پر لیٹے ہوئے چاند دیکھ لوں گا۔ بعد ازاں عمرؓ نے ہمیں بدر کے مقتولوں کے بارے میں بتاتے ہوئے واضح کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اگلے دن جنگِ بدر میں قتل ہونے والے لوگوں کے ہلاکت کے مقامات دکھاتے ہوئے فرمایا تھا کہ انشاء اللہ کل کے دن یہاں فلاں شخص ہلاک ہو گا اور ان شاء اللہ کل یہاں فلاں شخص ہلاک ہو گا۔ عمرؓ نے بیان کیا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے' وہ ان مقامات سے ادھر ادھر ہلاک نہ ہوئے جن کا تعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمرؓ نے بیان کیا کہ انہیں کنوئیں میں ایک دوسرے کے اوپر گرا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور آپؐ نے انہیں (مخاطب کیا اور) کہا' اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیا اللہ اور اس کے رسول نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے معلوم کر لیا ہے؟ بلاشبہ میں نے اس چیز کو سچا پایا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ عمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! "آپؐ ایسی لاشوں سے کیسے کلام کر رہے ہیں' جن میں روح نہیں ہے" آپؐ نے فرمایا: "جو بات میں کہتا ہوں انہیں تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو' البتہ اتنی بات ہے کہ وہ مجھے کچھ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے" (مسلم)

۵۹۳۹ - (۷۲) وَعَنْ اُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ، عَنْ اَبِيْهَا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهٖ، قَالَ: «لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ، وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ؟». قَالَ: اَحْتَسِبُ وَاَصْبِرُ. قَالَ: «اِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ». قَالَ: فَعَمِيَ بَعْدَمَا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ.

۵۹۳۹: اُنیسہؓ بنتِ زید بن ارقم اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید بن ارقمؓ کی تیمار داری کے لئے ان کے ہاں تشریف لائے کیونکہ وہ بیمار تھے۔ آپؐ نے (انسؓ سے) کہا کہ تیری بیماری کچھ خطرناک نہیں ہے البتہ (اس وقت) تیرا کیا حال ہو گا کہ جب میرے بعد تیری عمر طویل ہو گی اور تو نابینا ہو جائے گا؟ زید

بن اَرقمؓ نے جواب دیا کہ میں ثواب طلب کرتے ہوئے صبر کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ تو بلاحساب جنّت میں داخل ہو گا۔ راوی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید بن اَرقمؓ نابینا ہو گئے' بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ بینائی عطا کی پھر وہ فوت ہوئے (بیہقی وَلَائلُ النّبوّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نَبَاتَہ' حَمَّادَہ اور اُنَیسَہ راویات مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

۵۹۴۰ - (۷۳) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَقُوْلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ — فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا، فَكَذَبَ عَلَيْهِ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَوُجِدَ مَيِّتًا، وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ، وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۰: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے اس کا سبب یہ ہے کہ آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جھوٹی بات کی نسبت کی' آپؐ نے اس کے حق میں بد دعا کی چنانچہ وہ شخص مردہ پایا گیا' اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اسے زمین نے بھی قبول نہ کیا (بیہقی دلائل النّبوّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں درخث بن نافیہ راوی مجہول اور دَازع بن نافع راوی منکر الحدیث ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۸)

۵۹۴۱ - (۷۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ، فَفَنِيَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا' اس نے آپؐ سے غلہ طلب کیا۔ آپؐ نے اسے آدھا وسق جو دیے۔ چنانچہ وہ شخص' اس کی بیوی اور ان دونوں کا مہمان اس سے کھاتے رہے (لیکن) جب اس شخص نے اسے ماپ لیا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ (ہمیشہ) تمہارے لیے باقی رہتا (مسلم)

۵۹۴۲ - (۷۵) **وَعَنْ** عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ: «أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ» فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَتِهِ، فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ، فَأَكَلُوْا، فَنَظَرْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا»

فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ: إِنِّيْ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيْعِ - وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ - لِيَشْتَرِيَ لِيْ شَاةً، فَلَمْ تُوْجَدْ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِيْ قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا، فَلَمْ يُوْجَدْ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْأَسْرٰى». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۲: عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ ایک انصاری سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ (ادا کرنے) کے لیے گئے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر (کے کنارے) قبر کھودنے والے کو وصیت کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اس کے پاؤں کی جانب سے (قبر) وسیع کرو (اور) اس کے سر کی جانب سے وسیع کرو۔ جب آپؐ (قبرستان سے) واپس آئے تو آپؐ کو فوت شدہ انسان کی بیوی کی جانب سے (کھانے کے لیے) بلانے والا آیا' آپؐ نے دعوت کو قبول فرمایا۔ ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے' چنانچہ کھانا لایا گیا۔ آپؐ نے (کھانے کی جانب) اپنا ہاتھ بڑھایا بعد ازاں صحابہ کرامؓ نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے اور کھانا تناول کیا۔ ہم نے مشاہدہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ میں لقمہ گھما رہے ہیں اور آپؐ نے فرمایا کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہے جسے اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر حاصل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے (آپؐ کی جانب) پیغام بھیجا' وہ وضاحت کر رہی تھی کہ میں نے بقیع (منڈی) میں پیغام بھیجا (یہ ایسا مقام ہے جہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے) تاکہ میرے لئے بکری خریدی جائے لیکن بکری نہ مل سکی پھر میں نے اپنے پڑوسی کی جانب پیغام بھیجا جس نے ایک بکری خرید رکھی تھی کہ وہ اس بکری کو اس کی قیمت لے کر میری جانب بھیجے لیکن وہ شخص موجود نہ تھا۔ پھر میں نے اس کی بیوی کی جانب پیغام بھیجا تو اس نے یہ بکری میری جانب بھیجی (یہ واقعہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو (ابوداؤد' بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اس لئے چھوڑ دیا کہ اس عورت نے مالک کی اجازت کے بغیر بکری ذبح کی تھی۔ معلوم ہوا کہ مالک کی اجازت اور قیمت کی ادائیگی کے بغیر کسی چیز کو استعمال میں لانا منع ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۹۴۳ - (۷۶) **وَعَنْ** حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ - وَهُوَ أَخُوْ أُمِّ مَعْبَدٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ، هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَمَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُ اللهِ اللَّيْثِيُّ، مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ، فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ - مُسْنِتِيْنَ -، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ - الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: «مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟» قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ. قَالَ: «هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟»

قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «أَتَأْذَنِيْنَ لِيْ أَنْ أَحْلُبَهَا؟» قَالَتْ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا. فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا. وَسَمَّى اللهَ تَعَالٰى، وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ ـ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ ـ، فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا، حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ، وَسَقٰى أَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا، ثُمَّ شَرِبَ آخِرَهُمْ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ، حَتّٰى مَلَأَ الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا، وَبَايَعَهَا، وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِيْ «الْاِسْتِيْعَابِ» وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ «الْوَفَاءِ» وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

۵۹۴۳: حِزام بن ہشامؒ اپنے والد سے وہ اپنے دادا حُبَیش بن خالد سے روایت کرتے ہیں' یہ اُمِّ معبدؓ کے بھائی ہیں۔ کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکّہ مکرمہ سے نکلنے کا حکم دیا گیا تو آپؐ مدینہ منوّرہ کی جانب ہجرت فرما ہوئے (آپؐ کے ساتھ) ابو بکرؓ' ابو بکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ اور ابو بکرؓ کا راہ نما عبداللہ لیثی تھا۔ جب (یہ سب' اُمِّ معبدؓ کے خیموں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے گوشت اور کھجوریں دریافت کیں تاکہ اس سے خریدیں لیکن انہوں نے اس کے ہاں ان میں سے کسی چیز کو نہ پایا نیز یہ لوگ کھانے پینے کی چیزوں سے خالی تھے اور قحط سالی میں مبتلا تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے کونے میں ایک بکری دیکھی۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے اُمِّ معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ اُمِّ معبدؓ نے بتایا کہ لاغری نے اس کو بکریوں کے ریوڑ سے پیچھے چھوڑا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا اس میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ بکری (دودھ سے) بالکل خالی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو مجھے اس کا دودھ نکالنے کی اجازت دیتی ہے؟ اس نے کہا' میرا باپ اور میری ماں آپؐ پر فدا ہوں' اگر آپؐ کو اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو (اپنے پاس) منگوایا اور اپنا ہاتھ اس کے پستانوں پر پھیرا اور بسم اللہ پڑھ کر اُمِّ معبدؓ کے لئے اس کی بکری کے حق میں دعا کی چنانچہ بکری نے آپؐ کے لئے اپنے دونوں پاؤں کھول دیے اور دودھ چھوڑ دیا اور جگالی کرنے لگی آپؐ نے ایسا برتن طلب کیا جو جماعت کے لئے کافی ہو۔ آپؐ نے اس سے بہتا ہوا دودھ نکالا یہاں تک کہ برتن پر جھاگ غالب تھی۔ بعد ازاں آپؐ نے اُمِّ معبدؓ کو دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئیں' پھر آپؐ نے اپنے رفقاء کو پلایا وہ بھی سیراب ہو گئے۔ سب سے آخر میں آپؐ نے پیا پھر آپؐ نے اس سے دوسری بار بلا توقّف دودھ نکالا یہاں تک کہ برتن بھر گیا اور اس کو اُمِّ معبدؓ کے پاس چھوڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسلام پر بیعت لی پھر سب اس کے ہاں سے روانہ ہوئے (شرحُ السُّنّہ' ابنِ عبدُالبرّ فی الاِستِیعاب' ابنُ الجوزی فی کتابِ الوفاء) اس حدیث میں قصّہ ہے۔

وضاحت: اُمِّ معبدؓ کا مکمل نام عاتکہ بنت خالد خُزاعیہ ہے۔ حدیث کے آخر میں مذکور قصّے سے مراد یہ ہے کہ جب نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رفقاء اُمِّ معبدؓ سے رخصت ہو گئے تو ان کا خاوند آیا اور دودھ دیکھا تو اس نے سوال کیا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُمِّ معبدؓ نے آپؐ کی صفات اور خصائل نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں

بیان کیں۔ ابومَعْبد نے یہ سن کر کہا کہ یقیناً یہ شخص قریش سے ہو گا اور میں چاہوں کہ اس نبی کی صحبت میں زندگی گزاروں (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۸)

بَابُ الْكَرَامَاتِ

(کرامات کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٩٤٤ ـ (١) عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا، حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ ـ، فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۹۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسیدؓ بن حضیر اور عبادؓ بن بشر دونوں اپنے کسی کام کے سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا کافی حصّہ گزر گیا جب کہ وہ رات انتہائی تاریک تھی۔ پھر وہ دونوں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گھروں کی جانب جانے کے لئے نکلے' ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں معمولی سی لاٹھی تھی۔ ان میں سے ایک کی لاٹھی سے روشنی ہوئی' وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے لیکن جب راستے نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تو دوسرے شخص کی لاٹھی سے بھی روشنی ہوئی' چنانچہ وہ دونوں اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلتے ہوئے اپنے گھر پہنچے (بخاری)

وضاحت: کسی مسلمان پرہیزگار انسان سے جو افعال وقوع پذیر ہوں اور وہ عادت کے مطابق نہ ہوں بلکہ خلاف عادت ہوں اور وہ انہیں دکھانے کا بھی دعویٰ نہ کرتا ہو تو انہیں کرامات کہا جاتا ہے جیسا کہ مریم علیہا السلام کو بغیر کسی مرد کے قریب آنے سے حمل ٹھر گیا اور عیسیٰ علیہ سلام پیدا ہوئے' پھر انہیں بلا اسباب رزق ملتا رہا۔ نیز اصحابِ کہف غار میں تین سو سال سے زیادہ عرصہ سوتے رہے' اس اثناء میں وہ کسی ظاہری آفت سے دوچار نہ ہوئے۔ اسی طرح آصف بن برخیا نے بلقیس کے تخت کو آنکھ جھپکنے سے پہلے حاضر کر دیا۔ یہ سب کرامات ہیں' ان میں دعویٰ نہیں ہوتا جبکہ پیغمبروں کے معجزات میں دعویٰ اور چیلنج ہوتا ہے اور اگر کسی کافر فتنہ باز شخص

سے عادت کے خلاف کوئی کام سرزد ہو جائے تو اسے اِستدراج کہا جاتا ہے جیسا کہ دجّال سے بظاہر محیّر العقول کرشمے صادر ہوئے۔

۵۹۴۵ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ -، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا. فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ -، وَدَفَنْتُهُ مَعَ آخَرَ فِي قَبْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگِ اُحد وقوع پذیر ہوئی تو رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں اپنے بارے یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا شمار ان پہلے مقتولوں میں ہو گا جو آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے شہادت سے سرفراز ہوں گے اور میں اپنے پیچھے کسی شخص کو نہیں چھوڑ رہا ہوں جو مجھے تجھ سے زیادہ عزیز ہو البتہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تو مجھے اپنے آپ سے بھی) زیادہ پیارے ہیں نیز مجھ پر قرض ہے جو تمہیں قرض ادا کرنا ہو گا اور اپنی بہنوں کے بارے میری وصیت کا خیال رکھنا کہ ان سے نیکی کرنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ (اپنی پیش گوئی کے مطابق) سب سے پہلے شہید ہوئے اور میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا (بخاری)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہؓ کی کرامت تھی کہ انہیں شہادت کا رتبہ پانے سے متعلق پہلے خبر ہو گئی۔ عبداللہؓ کو جس صحابی کے ساتھ دفن کیا گیا وہ عمرو بن جموح تھے' وہ رشتے کے اعتبار سے جابرؓ کے بہنوئی بھی تھے معلوم ہوا کہ ضرورت کے مطابق دو دو آدمیوں کے لیے ایک قبر یا بہت سے آدمیوں کے لئے اجتماعی قبر بنائی جا سکتی ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۸۳)

۵۹۴۶ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ -، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ». وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ؟ قَالَ: أَوَمَا عَشَّيْتِيهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ، فَغَضِبَ. وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ، وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا، فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا. فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ، فَأَكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ.

عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي «الْمُعْجِزَاتِ».

۵۹۴۶: عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے) اصحابِ صفّہ فقیر لوگ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو انسانوں کا کھانا ہے وہ تیسرے شخص کو (ان میں سے) لے جائے اور جس شخص کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے شخص کو ان میں سے لے جائے جبکہ ابوبکرؓ تین افراد کو اپنے ساتھ لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ دس افراد کو لے گئے نیز ابوبکرؓ نے رات کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا۔ بعد ازاں ابوبکرؓ (وہاں) رک گئے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر وہ (آپؐ کے گھر) واپس لوٹے اور وہیں رکے رہے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا۔ رات کا کچھ حصّہ گزرنے کے بعد جس قدر اللہ نے چاہا ابوبکرؓ (اپنے گھر) آئے۔ ان کی بیوی نے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز نے آپ کے مہمانوں سے دور رکھا؟ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تو نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ ابوبکرؓ کی بیوی نے جواب دیا کہ انہوں نے اس وقت تک کھانا کھانے سے انکار کیا ہے کہ جب تک آپ نہ آ جائیں۔ (اس کی یہ بات سن کر) ابوبکرؓ ناراض ہو گئے اور کہا' اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ان کی بیوی نے قسم اٹھا کر کہا کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائے گی اور مہمانوں نے بھی قسمیں اٹھائیں کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ ابوبکرؓ نے (نادم ہو کر) کہا کہ یہ قسم شیطان کی جانب سے ہے۔ پھر ابوبکرؓ نے کھانا کھایا اور ساتھ مہمانوں نے بھی کھانا تناول کیا۔ وہ جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے اس سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا' اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا (عجیب بات) ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! اب یہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ ان سب نے کھانا تناول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھی کھانا بھیجا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپؐ نے بھی اس سے تناول کیا (بخاری مسلم) اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "ہم کھانے میں سے سُبحَانَ اللہ کی آواز سنتے رہے" کا ذکر معجزات کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۵۹٤۷ - (٤) عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نجاشی (حبشہ کا بادشاہ) فوت ہوا تو ہم (آپس میں) باتیں کیا کرتے تھے کہ اس کی قبر پر روشنی دکھائی دی جاتی ہے (ابو داؤد)

۵۹۴۸ - (۵) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا: لَا نَدْرِیْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ، حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِیْ صَدْرِهٖ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ؟: اِغْسِلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ، فَقَامُوْا، فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ، يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيَدْلُكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (صحابہ کرامؓ) نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم مبارک) سے آپؐ کے کپڑے اتاریں جیسا کہ ہم اپنے مردوں سے کپڑا اتار لیتے ہیں یا ہم آپؐ کے کپڑوں سمیت ہی غسل دے دیں؟ جب صحابہ کرامؓ نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند کو مسلّط کر دیا یہاں تک کہ ان میں سے ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے میں تھی (یعنی سو گئے) اس کے بعد گھر کے کونے سے ان کے ساتھ ایک شخص ہم کلام ہوا۔ صحابہ کرامؓ کو کچھ علم نہیں کہ وہ شخص کون تھا؟ (اور اس نے کہا کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے آپؐ کو غسل دیا (جبکہ) آپؐ کا قمیص آپؐ (کے جسم پر تھا) قمیص کے اوپر سے پانی گرا رہے تھے اور آپؐ کے بدن کو قمیص سے ہی مل رہے تھے (بیہقی دلائل النبوۃ)

۵۹۴۹ - (۶) **وَعَنِ** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ. فَقَالَ: يَا اَبَا الْحَارِثِ — ! اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ مِنْ اَمْرِیْ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ، لَهٗ بَصْبَصَةٌ — حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ —، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِیْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۵۹۴۹: ابن المنکدرؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سَفینہؓ روم کے علاقے میں لشکر سے (راستہ) بھول گیا یا وہ قید کیا گیا' وہ نکل کر بھاگ رہا تھا اور لشکر کو تلاش کر رہا تھا۔ اچانک وہ ایک شیر کے بالمقابل ہوا۔ سَفینہؓ نے (شیر کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا' ابو حارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں' میرا معاملہ ایسا ہے (کہ میں راستہ) بھول گیا ہوں چنانچہ شیر اپنی دم ہلاتا ہوا آیا اور وہ سفینہؓ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ شیر جب کسی (جانب سے) آواز کو سنتا تو ادھر کو چلا جاتا پھر سفینہؓ کی طرف چلتا ہوا آ جاتا یہاں تک کہ سفینہؓ لشکر میں پہنچ گیا پھر شیر واپس لوٹ گیا (شرح السنّۃ)

۵۹۵۰ - (۷) **وَعَنْ** اَبِی الْجَوْزَاءِ، قَالَ: قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ

وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ. فَفَعَلُوْا، فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ، حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۰: ابوالجوزاءؒ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے باشندے شدید قسم کے قحط سے دوچار ہوئے' انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ عائشہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سے آسمان کی جانب سوراخ کرو تاکہ آپؐ اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہو چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر زبردست بارش ہوئی' جس کی وجہ سے گھاس اُگ آئی اور اونٹ موٹے تازے ہو گئے یہاں تک کہ چربی کے سبب (ان کے پہلو) پھول گئے' اس سال کا نام عامُ الفتق یعنی خوش حالی کا سال رکھا گیا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے اور شیخ محمد بشیر سَہسوانی نے اس واقعہ کو باطل ثابت کیا ہے (الرد علی البکری صفحہ ۶۸' صیانۃ الانسان عَن وَسوَسَۃِ الشیطان صفحہ ۲۵۱)

۵۹۵۱ - (۸) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ - لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ -، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۱: سعید بن عبدالعزیزؒ بیان کرتے ہیں کہ جب "حَرّہ" کا واقعہ ہوا تو تین دن تک مسجدِ نبوی میں اذان نہیں ہوئی اور نہ اقامت کہی گئی اور نہ ہی سعید بن مسیّبؒ مسجد سے باہر نکلے۔ سعید بن مسیّبؒ نماز کے اوقات کو ایک دھیمی آواز سے پہچانتے جو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے سنائی دیتی تھی (دارمی)

۵۹۵۲ - (۹) **وَعَنْ** أَبِيْ خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ - يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۹۵۲: ابوخلدہؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا' کیا انس رضی اللہ عنہ نے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ انسؓ نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دُعا فرمائی۔ انسؓ کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا نیز اس باغ میں ریحان کا درخت تھا جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۹۵۳ - (۱۰) **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو، بْنِ

نُفَیْلٍ ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، خَاصَمَتْهُ اَرْوٰی بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَیْئًا مِنْ اَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِیْدٌ: اَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَیْئًا بَعْدَ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟! قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ» فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا اَسْاَلُكَ بَیِّنَةً بَعْدَ هٰذَا. فَقَالَ سَعِیْدٌ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِیْ اَرْضِهَا قَالَ — فَمَا مَاتَتْ حَتّٰی ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَیْنَمَا هِیَ تَمْشِیْ فِیْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِیْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ، وَاَنَّهُ رَآهَا عَمْیَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ، تَقُوْلُ: اَصَابَتْنِیْ دَعْوَةُ سَعِیْدٍ، وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰی بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْهُ فِیْهَا —، فَوَقَعَتْ فِیْهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

تیسری فصل

۵۹۵۳: عُروہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نُفَیل (ان کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے) سے اَرْوٰی بنتِ اَوس کا جھگڑا ہو گیا' اَرْوٰی بنتِ اَوس اس معاملے کو مَروان بن حَکَم کے پاس لے گئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ سعیدؓ نے اس کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ سعیدؓ نے کہا کہ میں کس طرح اس کی زمین کا کچھ حصہ ظلم کے ساتھ چھین سکتا ہوں جبکہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ مروان نے کہا کہ آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ سعیدؓ نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ نے فرمایا' جو شخص (کسی سے) ایک بالشت زمین ظلم کے ساتھ چھین لیتا ہے تو اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ مروان نے سعیدؓ سے کہا کہ میں اس کے بعد آپ سے دلیل کا مطالبہ نہیں کروں گا۔ سعیدؓ نے کہا' اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر اور اسے اس کی زمین میں (جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے) مار ڈال۔ عُروہؓ نے بیان کیا کہ مرنے سے پہلے اس عورت کی بصارت ختم ہو گئی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ اچانک ایک گڑھے میں گری اور مر گئی (بخاری مسلم)

اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے اس کی ہم معنیٰ روایت ذکر ہوئی ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ اندھی ہو گئی' دیواروں کو ٹٹولتی اور کہا کرتی کہ مجھے سعیدؓ کی بد دُعا لگی ہے اور وہ عورت اپنے گھر کے ایک کنویں کے پاس سے گزری جس کے بارے میں وہ جھگڑی تھی' وہ کنواں اس کی قبر بنی۔

۵۹۵۴ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا یُدْعٰی سَارِیَةَ، فَبَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ، فَجَعَلَ یَصِیْحُ: یَا سَارِیَ! الْجَبَلَ. فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ

الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا، فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ: يَا سَارِيَ! الْجَبَلَ. فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ، فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۹۵۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا اس لشکر پر ایک شخص کو امیر مقرر کیا جس کو ساریہ کہا جاتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عمرؓ خطبہ دے رہے تھے' وہ چلانے لگے' اے ساری! پہاڑ (کی جانب پیٹھ کر (اس واقعہ کے بعد) ایک قاصد لشکر سے آیا' اس نے کہا' اے امیرالمؤمنین! ہم سے ہمارے دشمن ملے' انہوں نے ہمیں شکست سے ہمکنار کیا۔ اچانک ہم نے کسی چلانے والے کی آواز سنی (جو کہہ رہا تھا) اے ساری! پہاڑ (کی جانب پیٹھ کر) چنانچہ ہم نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی جانب کر دی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے ہمکنار کیا (بیہقی دلائل النبوۃ)

۵۹۵۵ - (۱۲) وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ. أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ. حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ — خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۹۵۵: نُبیھہ بن وَھب ؒ بیان کرتے ہیں کہ کعب احبارؒ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے) رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کے اوصاف) کا تذکرہ کیا۔ کعب احبار نے بیان کیا کہ ہر روز (آسمان سے) ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں' وہ اپنے پروں کو (اڑنے کے لئے) قبر کے گرد مارتے ہیں اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ جب شام کا وقت آتا ہے تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھتے ہیں اور ان کی تعداد کے برابر اترتے ہیں اور وہ بھی ان کی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب (قیامت کے دن) آپؐ سے زمین پھٹے گی تو آپؐ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں نکلیں گے' وہ آپؐ کو گھیرے ہوں گے (دارمی)

بَابُ هِجْرَةِ الرَّسُوْلِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَوَفَاتِهِ

(مکّہ مکرمہ سے صحابہ کرامؓ کی ہجرت اور آپؐ کی وفات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۵۶ - (۱) عَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَجَعَلَا يُقْرِاٰنِنَا الْقُرْاٰنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهِ، حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ فِيْ سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۹۵۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے سب سے پہلے پہل جو لوگ ہمارے پاس آئے وہ معصب بن عُمیرؓ اور ابنِ اُمِّ مکتومؓ تھے' وہ دونوں ہمیں قرآنِ پاک پڑھاتے تھے۔ ان کے بعد عمارؓ' بلالؓ اور سعدؓ آئے۔ بعد ازاں عمرؓ بیس صحابہ کرامؓ کی معیّت میں آئے' ان کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (براءؓ کہتے ہیں کہ) میں نے مدینہ منورہ کے لوگوں کو کسی بات پر اس قدر خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا' جس قدر وہ آپؐ کی آمد پر خوش ہوئے۔ حتیٰ کہ میں نے لونڈیوں اور بچوں کو دیکھا وہ (فرطِ مُسرّت سے با آواز بلند) کہہ رہے تھے کہ یہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ اور میں آپؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی میں (سورۃ) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور اس جیسی دیگر مفصّل سورتیں پڑھ (کر یاد کر) چکا تھا (بخاری)

۵۹۵۷ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ». فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا، فَعَجِبْنَا لَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! ! فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۵۷: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی بیماری کے آخری دور میں) منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' ایک (عظیم) انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار دیا کہ وہ دنیا کی ناز و نعمت سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کی ہیں اور اس چیز کے درمیان جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے' میں سے کوئی ایک اختیار کر لے۔ چنانچہ اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ (اس بات کو سمجھتے ہوئے) ابو بکرؓ اشکبار ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم آپؐ پر اپنے ماں باپ کے ساتھ قربان جائیں۔

(ابو سعید خُدریؓ کہتے ہیں کہ) ہم نے ابو بکرؓ کے آبدیدہ ہونے پر تعجب کا اظہار کیا۔ لوگوں نے کہا' اس عمر رسیدہ شخص کو دیکھو کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے بارے میں بتا رہے ہیں' جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار تفویض کیا کہ اسے دنیا کی نعمتیں عطا کرے یا اسے وہ نعمتیں عطا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں۔ اور یہ عمر رسیدہ شخص کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپؐ پر قربان جائیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب یہ معلوم ہو کہ کوئی عظیم شخص دنیا چھوڑ کر جا رہا ہو۔ بعد میں معلوم ہوا کہ) اختیار دیے گئے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور ابو بکرؓ ہم سے زیادہ علم اور فہم رکھتے تھے (بخاری' مسلم)

۵۹۵۸ - (۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ -، كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ -، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِي مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي، وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «فَتَقْتَتِلُوْا، فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۵۸: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد (جنگ) اُحد کے شہیدوں کی نمازِ جنازہ ادا کی گویا کہ آپؐ زندوں اور فوت شدہ لوگوں کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ بعد ازاں آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' میں تم سے پہلے تمہارا انتظام کروں گا (یعنی سفارش کروں گا) اور میں تمہارے احوال کا علم رکھتا ہوں' بلاشبہ تم سے حوض (کوثر) پر ملاقات ہو گی اور میں اپنے اس مقام سے حوضِ کوثر کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور میں تم سے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے البتہ میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ تم دنیا کی جانب میلان کر لو گے۔

اور بعض رُواۃ نے اضافہ کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے پس تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ تباہ و برباد ہو گئے (بخاری' مسلم)

٥٩٥٩ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ —، وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَرَاَيْتُهُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ. فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهِ اَنْ نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ —، وَقُلْتُ: اُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهِ اَنْ نَعَمْ، فَلَيَّنْتُهُ، فَاَمَرَّهُ — وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُوْلُ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ»، ثُمَّ نَصَبَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: «فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى» حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٩٥٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بلاشبہ مجھ پر اللہ کے انعامات میں سے یہ بھی ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر' میری باری اور میرے حلق اور سینے کے درمیان فوت کیے گئے نیز بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی وفات کے قریب میرے اور آپؐ کے آب دہن کو اکٹھا کیا (اس طرح ہوا) کہ عبدالرحمان بن ابوبکرؓ میرے پاس آئے' ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دے رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ مسواک کی جانب دھیان کیئے ہوئے ہیں اور میں نے آپؐ کے انداز سے محسوس کیا کہ آپؐ مسواک کرنے کو پسند کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا' آپؐ کے لیے مسواک لاؤں؟ آپؐ نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں! آپؐ نے مسواک کرنی شروع کی لیکن مسواک سخت تھی۔ میں نے عرض کیا' اسے میں آپؐ کے لئے نرم کئے دیتی ہوں۔ آپؐ نے سر کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہاں! چنانچہ میں نے مسواک کو (اپنے آبِ دہن کے ساتھ) نرم کیا۔ آپؐ نے اسے (دانتوں پر) پھیرا اور آپؐ کے سامنے ایک برتن تھا جس میں پانی تھا' آپؐ اپنے دونوں ہاتھوں کو پانی میں داخل فرماتے رہے اور انہیں اپنے چہرے پر لگاتے رہے اور (زبان سے) کہہ رہے تھے کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے بلاشبہ موت مشکلات لاتی ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور کہنا شروع کر دیا' (اے اللہ!) مجھے ایسا مقام عطا کر جہاں رفیقِ اعلیٰ ہے اور آپؐ کا ہاتھ مبارک (نیچے کی جانب) جھک گیا۔ (بخاری)

٥٩٦٠ - (٥) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، فَعَلِمْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٩٦٠: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جب بھی کوئی پیغمبر مرض (الموت) میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے دنیا (میں مزید رہنے) اور آخرت (کی جانب سدھارنے) میں اختیار دیا جاتا ہے۔ آپؐ جس بیماری میں فوت ہوئے' اس میں آپؐ پر زبردست ہچکی کا حملہ ہوا۔ میں نے سنا

آپؐ فرما رہے تھے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر، جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ (عائشہؓ فرماتی ہیں) چنانچہ میں سمجھ گئی کہ آپؐ کو اختیار دیا گیا ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۶۱ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكَرْبَ اَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا: «لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ». فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا اَبَتَاهُ! اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا اَبَتَاهُ! مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا اَبَتَاهُ! اِلٰى جِبْرَئِيْلَ - نَنْعَاهُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا اَنَسُ! اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ؟ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار پڑ گئے اور آپؐ کو بیماری کی شدّت نے نڈھال کر دیا۔ فاطمہؓ نے (اندوہناک آواز میں) کہا، ہائے! ابّا جان کی تکلیف! آپؐ نے فاطمہؓ سے فرمایا کہ آج کے روز کے بعد تیرے ابّا جان پر (ہرگز) کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ جب آپؐ وفات پا گئے تو فاطمہؓ نے کہا، ہائے ابّا جان! آپؐ نے (اپنے) پروردگار کی دعوت پر لبیک کہہ دی ہے۔ ہائے ابّا جان! جنّت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔ ہائے ابّا جان! ہم جبرائیلؑ کو آپؐ کی موت کی خبر دیتے ہیں۔ جب آپؐ کو دفن کر دیا گیا تو فاطمہؓ نے (انسؓ سے) کہا، اے انس! تم نے کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسمِ اطہر) پر مٹی ڈالی؟ (بخاری)

وضاحت: فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی لختِ جگر ہیں، غم کی شدّت نے انہیں نڈھال کر دیا تھا۔ اس صدمہ سے بے ساختہ ان کی زبان سے آہ و زاری کے کلمات نکل آئے۔ اس قسم کے کلمات کا شمار نوحہ خوانی میں نہیں ہوتا، جس سے منع کیا گیا ہے۔ جس نوحہ خوانی سے منع کیا گیا ہے اس میں عورتوں کا اپنے کپڑے پھاڑنا، بالوں کا نوچنا اور رخساروں کو پیٹنا شامل ہے۔ لیکن فاطمۃ الزہراءؓ کی زبان سے صرف وہ کلمات نکلے جن سے ان کا غم ہلکا ہوا۔ فاطمہؓ آپؐ کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ بحالتِ رنج و غم حیات رہیں اور پھر آپؐ کے فرمان کے مطابق اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۹۶۲ - (۷) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: مَا رَاَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَاَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَمَا رَاَيْتُ يَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ

مِنهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيهِ اَظْلَمَ مِنهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهِ، حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا .

دوسری فصل

۵۹۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو آپؐ کی آمد پر خوشی (کا اظہار) کرتے ہوئے حبشی نیزوں کے ساتھ رقص کرنے لگے (ابوداؤد)

اور دارمی کی روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' میں نے اس دن سے زیادہ بہتر اور منور دن کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے اس دن سے برا اور اندھیرے والا دن دیکھا کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے انسؓ نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہر چیز روشن نظر آنے لگی اور جس روز آپؐ فوت ہوئے تو مدینہ منورہ کی ہر چیز پر تاریکی چھا گئی' ابھی ہم نے اپنے ہاتھوں سے گرد و غبار صاف نہیں کی تھی بلکہ ہم آپؐ کو دفن کرنے میں مصروف تھے کہ ہمارے دلوں میں (آپؐ کی صحبت کے نور کے فقدان کی وجہ سے) تبدیلی رونما ہو گئی۔

٥٩٦٣ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئاً. قَالَ: «مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيهِ». اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے دفن کرنے کی جگہ میں اختلاف کیا۔ ابوبکرؓ نے وضاحت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس بارے میں) کچھ سنا ہے آپؐ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو اس جگہ میں فوت کیا جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا تھا' اس لئے آپؐ کو آپؐ کے بستر کی جگہ پر دفن کیا جائے (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٩٦٤ - (٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ: «اِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ -، وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى». قُلْتُ: اِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا. قَالَتْ: وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهِ: «اِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ»

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهُ: «اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۹۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اُسے جنت میں اپنے مقام کا مشاہدہ نہیں کرا دیا جاتا' بعد ازاں اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب آپؐ پر موت کی علامات نمودار ہوئیں تو آپؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا' آپؐ پر غشی طاری ہوئی' پھر ہوش میں آئے اور آپؐ کی نظر چھت کی جانب بلند ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ (یعنی اللہ) کو پسند کرتا ہوں۔ میں نے (دل میں) کہا' اس وقت آپؐ ہمیں پسند نہیں فرمائیں گے؟ عائشہؓ کہتی ہیں' میں نے معلوم کر لیا کہ یہ وہی بات ہے جس کا ذکر آپؐ صحت کی حالت میں کیا کرتے تھے کہ کوئی پیغمبر اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ جنّت میں اس کو اس کا مقام نہیں دکھا دیا جاتا' پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے (عائشہؓ نے بیان کیا) کہ آخری کلمہ جو آپؐ نے فرمایا' وہ یہ تھا "اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ (یعنی اللہ) کو پسند کرتا ہوں" (بخاری' مسلم)

۵۹۶۵-(۱۰) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: «يَا عَائِشَةُ! مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا' اے عائشہ! میں (زہریلے) کھانے کی تکلیف کو محسوس کر رہا ہوں جسے میں نے خیبر میں تناول کیا تھا اور اس وقت میں محسوس کر رہا ہوں کہ زہر کے اثر سے میرے دل کی شریان پھٹ رہی ہے (بخاری)

۵۹۶۶-(۱۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ». فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ، حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُوْمُوْا عَنِّيْ». قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيْسِ، وَمَا يَوْمُ

الْخَمِيْسِ؟ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى . قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ قَالَ: اِشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ: «ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا». فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ. فَقَالُوْا: مَا شَأْنُهُ؟! اَهَجَرَ؟ ـ اِسْتَفْهِمُوْهُ، فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: «دَعُوْنِيْ، ذَرُوْنِيْ، فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ». فَاَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ: فَقَالَ: «اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ». وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۲۶ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت (کے مقدمات) نے آن گھیرا اور گھر میں (بہت سے) افراد تھے جن میں عُمرؓ بن خطاب بھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آپ آئیں میں آپ کو ایک تحریر لکھے دیتا ہوں جس کے بعد آپ لوگ گمراہی سے ہرگز ہمکنار نہیں ہوں گے (یہ کلمہ سن کر) عمرؓ نے کہا' آپؐ پر بیماری کا غلبہ ہے اور آپؐ کے پاس قرآن ہے آپؐ کو اللہ کی کتاب کافی ہے لیکن گھر میں (موجود) افراد کی آراء مختلف تھیں' وہ (آپس میں) جھگڑنے لگے۔ کسی نے کہا کہ (قلم دوات) آپؐ کے قریب کرو تاکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے تحریر کروا دیں اور کسی نے وہی بات کہی جو عمرؓ نے کہی تھی۔ جب شور و شغب اور اختلاف شدت اختیار کر گیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس سے چلے جاؤ (میں نے تحریر کرانے کے ارادے کو ختم کر دیا ہے) عُبیداللہؓ کہتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ کہہ رہے تھے کہ زبردست پریشانی کی بات ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کرانے میں رفقاء کا اختلاف اور شور و شغب حائل ہو گیا ہے۔ سلیمان بن ابی مسلم کی روایت میں ہے ابنِ عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا روز کیا روز ہے (یعنی سخت پریشانی کا روز ہے یہ کہہ کر) انہوں نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے (زمین کے) کنکر بھیگ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ اے ابنِ عباس! جمعرات کے روز (کے ذکر سے کیا مقصود ہے؟) ابنِ عباسؓ نے کہا کہ اس روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا' میرے پاس شانے کی ہڈی لاؤ میں تمہیں تحریر لکھ دیتا ہوں جس کے بعد تم کبھی گمراہی سے ہم کنار نہیں ہو سکو گے لیکن انہوں نے اختلاف کیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جھگڑا کرنا درست نہ تھا۔ بعض صحابہؓ نے کہا کہ آپؐ کا کیا حال ہے؟ کیا بیماری کے سبب آپ کا کلام مختلف تو نہیں ہے؟ آپؐ کے کلام کو سمجھنا چاہیئے۔ چنانچہ بعض صحابہ کرامؓ (آپ کے ہاں) گئے۔ انہوں نے آپؐ سے تکرار کرنا شروع کیا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے (میرے حال پر) رہنے دو! مجھے (میرے حال پر) رہنے دو! میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے دعوت دیتے ہو۔ پھر آپؐ نے انہیں تین باتوں کا حکم دیا۔ آپؐ نے فرمایا' مشرکوں کو جزیرۃُ العرب سے نکال دینا اور وفد کے اراکین کو عزّت و احترام دینا جیسا کہ میں انہیں عزّت و احترام دیتا تھا (ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ) آپؐ تیسری بات بتانے سے چپ ہو گئے یا آپؐ نے تو بیان کی لیکن میں بھول گیا۔ سُفیان کہتے ہیں کہ یہ سلیمان کا قول ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا تھے اور آپؐ نماز کی امامت فرمانے سے معذور تھے تو آپؐ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا کہ وہ نمازوں کی امامت کرائیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے امامتِ صغریٰ کے لیے جس شخص کا انتخاب فرمایا ہے وہی آپ کے بعد امامتِ کبریٰ کا حقدار ہے۔ مزید برآں آپؐ نے صحابہ کرامؓ کی اس انداز سے تربیت فرمائی تھی کہ آپؐ کو یقین تھا کہ وہ میرے بعد جس شخص کا انتخاب کریں گے' وہ درست ہو گا۔ اس لئے آپؐ نے ابوبکرؓ یا کسی دوسرے صحابی کو نامزد نہ فرمایا البتہ آپؐ نے ایک بار اس' خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ میں ابوبکرؓ کو خلیفہ نامزد کروں مزید تفصیل کے لیے (۵۹۷۰) نمبر حدیث ملاحظہ کریں (واللہ اعلم)

۵۹۶۷ - (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِنْطَلِقْ اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ. فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اَنِّيْ لَا اَعْلَمُ - اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا کہ ہم اُمّ ایمنؓ کی زیارت کے لئے چلیں جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تھے' جب ہم ان کے پاس پہنچے (تو) وہ رونے لگیں۔ انہوں نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ کس لئے رو رہی ہیں؟ کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ جو مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت بہتر ہے۔ انہوں نے کہا' میں اس لئے نہیں رو رہی کہ میں آپؐ کے اس مقام کو نہیں جانتی ہوں جو اللہ کے پاس بہت بہتر ہے بلکہ میں تو اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے چنانچہ اُمّ ایمن (کی اس بات) نے ان دونوں کو رونے پر مجبور کر دیا چنانچہ وہ دونوں ان کے ساتھ رونے لگے (مسلم)

وضاحت: اُمّ ایمن' اُسامہ بن زید کی والدہ تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں' یہ آپؐ کو اپنے والد کے ورثہ میں ملی تھیں۔ آپؐ نے اس کا نکاح زید بن حارثہؓ سے کرا دیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے انحراف کرنا مناسب نہ سمجھا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کو زیادہ عزت و احترام سے نوازتے تھے' ابوبکرؓ بھی ان کا خاص خیال رکھتے اور ان کی زیارت کو جایا کرتے تھے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۸)

۵۹۶۸ - (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ، فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ، قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ

مِنْ مَقَامِیْ هٰذَا» ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا، فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ» قَالَ: فَلَمْ يَفْطَنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرَ اَبِیْ بَكْرٍ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَبَكٰى، ثُمَّ قَالَ: بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا وَاَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

۵۹۶۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مرضُ الموت میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے‘ ہم مسجد میں تھے‘ آپؐ نے اپنے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپؐ منبر کی جانب جھکے اور اس پر تشریف فرما ہوئے‘ ہم بھی آپؐ کی پیروی کرتے ہوئے منبر کے قریب بیٹھ گئے۔ آپؐ نے فرمایا‘ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے‘ میں اس مقام سے حوضِ کوثر کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا‘ بلاشبہ ایک (عظیم) انسان پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی (لیکن) اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ ابوسعید خُدریؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ کے علاوہ اس نکتہ کو کسی نے نہ سمجھا۔ چنانچہ ابوبکرؓ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور وہ رونے لگے۔ پھر کہنے لگے‘ اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ پر اپنے ماں باپ اور اپنی جانوں کو قربان کرتے ہیں۔ ابوسعید خُدریؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپؐ (منبر سے) نیچے اترے اور وفات تک منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے۔ (دارمی)

۵۹۶۹-(۱٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ قَالَ: «نُعِيَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ»؛ فَبَكَتْ قَالَ: «لَا تَبْكِیْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ» فَضَحِكَتْ، فَرَآهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ. قَالَتْ: اِنَّهٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ نُعِيَتْ اِلَيْهِ نَفْسُهٗ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِیْ: لَا تَبْكِیْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِكْتُ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، وَجَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً، وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

۵۹۶۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب **"اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ"** (سورت) نازل ہوئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو بلایا (اور ان سے) کہا‘ مجھے اپنی وفات کی خبر دی گئی ہے (یہ سُن کر) وہ رونے لگیں۔ آپؐ نے انہیں رونے سے روکتے ہوئے فرمایا‘ میرے اہل و عیال میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔ (یہ سن کر) وہ ہنسنے لگیں۔ (اس اثناء میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے انہیں (روتے ہوئے) دیکھ لیا۔ انہوں نے دریافت کیا‘ اے فاطمہؓ! ہم نے تجھے (پہلے) روتے ہوئے دیکھا پھر تم ہنسنے لگیں۔ انہوں نے کہا‘ آپؐ نے مجھے بتایا تھا کہ مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ (اس پر) میں رونے لگی۔ پھر آپؐ نے مجھے بتایا کہ تجھے رونا نہیں چاہیئے اس لئے کہ میرے اہل میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملے گی۔ چنانچہ میں ہنس پڑی۔ نیز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ جب اللہ کی فتح و نصرت آن پہنچی اور یمن کے لوگ (اسلام لے) آئے ہیں‘ اہلِ یمن کے دل نرم ہیں اور ایمان یمن (والوں) میں ہے نیز قول و فعل میں ہم آہنگی بھی یمن والوں میں ہے (دارمی)

۵۹۷۰ - (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: وَارَأْسَاهُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُوْ لَكِ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلَيَاهُ! وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ، فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعْرِسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ! لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ - ، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ، أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے (سر میں شدید درد کے سبب) کہا' ہائے! میرا سر گیا یعنی مجھے موت آنے والی ہے' یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس طرح ہو (یعنی اگر تجھے موت نے آ لیا) اور میں زندہ ہوا تو میں تیرے لیے مغفرت مانگوں گا اور تیرے لیے (بلند درجات کی) دعا کروں گا۔ عائشہؓ نے کہا' ہائے میں مرجاؤں' اللہ کی قسم! (یہ بات سن کر) میں آپؐ کے بارے میں خیال کرتی ہوں کہ آپؐ میری موت کو پسند کرتے ہیں' اگر ایسا ہوا (یعنی میں مرگئی) تو آپؐ اسی دن کے آخر میں اپنی کسی بیوی سے محبت کریں گے (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (ایسا گمان ہرگز نہ کر) بلکہ میرے سر میں درد ہے (اور میں موت سے ہم کنار ہو رہا ہوں) بے شک میرا قصد یا ارادہ ہے کہ میں ابوبکرؓ اور اس کے بیٹے (عبدالرحمانؓ) کی جانب پیغام بھیجوں اور (خلافت کی) وصیت کروں تاکہ کوئی کہنے والا نہ کہے یا آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے لئے خلافت کی وصیت نہیں کی ہے اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) پھر مجھے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ انکار کریں گے اور مومنین برا جانیں گے یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ برا جانیں گے اور مومنین انکار کریں گے (کہ ابوبکرؓ کے علاوہ کسی اور شخص کو خلیفہ بنایا جائے) (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان سے یہ خواہش تھی کہ آپؐ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ ہی خلیفہ بنیں۔ آپؐ کو وحیِ الٰہی سے معلوم ہو گیا تھا کہ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور کی خلافت نہ ہی اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اور نہ ہی مومنین کو ...... صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس اپنے والد (ابوبکرؓ) اور بھائی (عبدالرحمان) کو بلائیں تاکہ میں انہیں خلافت لکھ دوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کوئی کہنے والا کہے یا آرزو کرنے والا آرزو کرے کہ میں خلافت کے زیادہ لائق ہوں لیکن ابوبکرؓ کی خلافت کے علاوہ کسی اور کی خلافت کو اللہ تعالیٰ اور مومنین نہیں مانیں گے۔

۵۹۷۱ - (۱٦) وَعَنْهَا، قَالَتْ: رَجَعَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جِنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا، وَأَنَا أَقُوْلُ: وَارَأْسَاهُ! قَالَ: «بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ! وَارَأْسَاهُ» قَالَ: وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِيْ، فَغَسَلْتُكِ - وَكَفَّنْتُكِ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ، وَدَفَنْتُكِ؟» قُلْتُ: لَكَأَنِّيْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ، فَتَبَسَّمَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بُدِیءَ فِیْ وَجْعِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ رَوَاهُ الدَّارَمِیُّ .

۵۹۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز بقیع (قبرستان) سے کسی جنازے کے بعد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے محسوس کیا کہ میرے سر میں درد ہے اور جب کہ میں کہہ رہی تھی' ہائے! میرا سر گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہ! (نہیں) بلکہ میرا سر گیا (یعنی میں موت سے ہمکنار ہونے والا ہوں) آپؐ نے فرمایا' تجھے چنداں فکر کی ضرورت نہیں' اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو میں تجھے غسل دوں گا' تجھے کفناؤں گا' تیری نماز جنازہ ادا کروں گا اور تجھے (اپنے ہاتھوں سے) دفن کروں گا۔ (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے کہا' اللہ کی قسم! مجھے یوں لگتا ہے کہ اگر آپؐ نے ایسا کیا تو جب آپؐ میرے گھر واپس جائیں گے تو اپنی عورتوں میں سے کسی سے صحبت کریں گے۔ یہ سُن کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ اس کے بعد آپؐ پر اس بیماری کا حملہ ہوا جس میں آپؐ وفات پا گئے تھے (دارمی)

۵۹۷۲ - (۱۷) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَیْشٍ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْهِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلٰی حَدِّثْنَا عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ — فَقَالَ: «یَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ تَكْرِیْمًا لَكَ، وَتَشْرِیْفًا لَكَ، خَاصَّةً لَكَ یَسْاَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ، یَقُوْلُ: كَیْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: اَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ ! مَغْمُوْمًا، وَاَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ ! مَكْرُوْبًا». ثُمَّ جَاءَهُ الْیَوْمَ الثَّانِیْ، فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ، فَرَدَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ یَوْمٍ، ثُمَّ جَاءَهُ الْیَوْمَ الثَّالِثَ، فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ یَوْمٍ، وَرَدَّ عَلَیْهِ كَمَا رَدَّ عَلَیْهِ، وَجَاءَ مَعَهٗ مَلَكٌ یُقَالُ لَهٗ اِسْمَاعِیْلُ عَلٰی مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ، كُلُّ مَلَكٍ عَلٰی مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ، فَاسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ، فَسَاَلَهٗ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ —: هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْكَ. مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰی آدَمِیٍّ قَبْلَكَ، وَلَا یَسْتَاْذِنُ عَلٰی آدَمِیٍّ بَعْدَكَ. فَقَالَ: اِئْذَنْ لَهٗ، فَاَذِنَ لَهٗ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ، فَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ، وَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ: وَتَفْعَلُ یَا مَلَكَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِذٰلِكَ اُمِرْتُ، وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِیْعَكَ، قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ — عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ : یَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِكَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: «اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهٖ» فَقَبَضَ رُوْحَهٗ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَاءَتِ التَّعْزِیَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اِنَّ فِی اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِیْبَةٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا ، وَاِیَّاهُ فَارْجُوْا، فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ . فَقَالَ عَلِیٌّ: اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ هُوَ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ» .

۵۹۷۲: جعفرؒ بن محمد اپنے والد (باقرؒ) سے روایت کرتے ہیں کہ (قبیلۂ) قریش میں سے ایک شخص ان کے والد علی (زینُ العابدین) بن حسین کے ہاں گیا۔ علی (زینُ العابدین) بن حسین نے اس شخص سے کہا کہ کیا میں تجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کے متعلق خبر نہ دوں؟ اس شخص نے کہا' ہاں! بیان کرو۔ علیؒ (زینُ العابدین) بن حسین نے کہا کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام آپؐ کی تیمار داری کے لیئے آئے اور کہا' اے محمد! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی عزّت اور تعظیم کرتے ہوئے مجھے خاص طور پر آپؐ کی طرف بھیجا ہے' اللہ تعالیٰ آپؐ سے دریافت کرتے ہیں حالانکہ اس چیز کے بارے میں (جس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے) وہ آپؐ سے زیادہ جانتا ہے کہ آپؐ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا کہ اے جبرائیل! میں اپنے آپ کو غمگین پاتا ہوں اور اے جبرائیل! میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ اس کے بعد پھر دوسرے روز بھی جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپؐ سے وہی بات کہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ اس کے بعد تیسرے روز بھی جبرائیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور انہوں نے وہی بات کہی جو پہلے روز کہی تھی۔ آپؐ نے بھی جبرائیل کو وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ اور (اس آخری روز) جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ آیا جس کا نام اسماعیل تھا جو ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ان میں سے ہر فرشتہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔ اس فرشتے نے آپؐ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے جبرائیلؑ سے اس فرشتے کی بابت دریافت کیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ موت کا فرشتہ ہے (اور) آپؐ کی (جان قبض کرنے کے لیئے) اجازت طلب کرتا ہے' حالانکہ اس سے پہلے اس نے کسی شخص سے اجازت طلب نہیں کی اور نہ ہی آپؐ کے بعد کسی شخص سے اجازت طلب کرے گا۔ آپؐ نے جبرائیل علیہ السلامؑ سے فرمایا' اسے اجازت دو۔ چنانچہ اسے اجازت دی گئی۔ موت کے فرشتے نے آپؐ کو سلام عرض کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد موت کے فرشتے نے کہا' اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ ربُّ العزّت نے مجھے آپؐ کی طرف بھیجا ہے۔ اگر آپؐ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں آپؐ کی روح قبض کر لوں اور اگر آپؐ مجھے اجازت مرحمت نہ فرمانا چاہیں تو میں آپؐ کی روح قبض نہیں کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا' اے ملکُ الموت! کیا تو ایسا ہی کرے گا؟ ملکُ الموت نے جواب دیا' بالکل مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپؐ کی اطاعت کروں۔ اس حدیث کے راوی علی بن حسین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا' اے محمدؐ! بلاشبہ اللہ ربُّ العزت آپؐ سے ملاقات کا شائق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکُ الموت سے کہا کہ آپ اس کام کو کر گزریں جس کا آپ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملکُ الموت نے آپؐ کی روح کو قبض کیا۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور تعزیت کرنے والے آئے تو لوگوں نے گھر کے کونے میں سے ایک آواز سنی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اہلِ بیت تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں' اللہ تعالیٰ ہی ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دینے والا ہے اور ہر فوت شدہ چیز کا تدارک کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہی ڈرو اور اسی سے اُمید رکھو۔ بلاشبہ مصیبت زدہ شخص وہ ہے جو ثواب سے محروم کیا گیا ہے۔" علی (زینُ العابدینؒ) نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ (جس

نے یہ تعزیتی الفاظ ادا کیئے ہیں) یہ کون ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا کہ) وہ خضر علیہ السلام تھے (بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند انتہائی درجہ ضعیف ہے بلکہ وہ احادیث جن میں یہ مذکور ہے کہ خضر علیہ السلام، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک زندہ رہے، وہ صحیح نہیں ہیں نیز امام ہیثمیؒ کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن میمون القدّاح راوی ذَاهِبُ الْحَدِیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۱۹۹)

(۱۰) بَابٌ

(باب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث وغیرہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٩٧٣ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا، وَلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۹۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے وقت) نہ ہی دینار' نہ ہی درہم' نہ ہی بکریاں اور نہ ہی اُونٹ چھوڑے اور نہ ہی آپؐ نے کوئی وصیت فرمائی (مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا گیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی؟ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے بارے میں کب وصیت کی؟ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دے رکھا تھا یہاں تک کہ آپؐ فوت ہو گئے' آپؐ نے ہرگز وصیت نہیں کی۔ اہلِ تشیع حضرات غلط بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے علیؓ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی۔ البتہ صحیح احادیث میں ہے کہ آپؐ نے کتابُ اللہ پر عمل کرنے' اہلِ بیت کا خیال رکھنے' یہود کو جزیرۃُ العرب سے نکالنے' نماز ادا کرنے اور ماتحت لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کی وصیت فرمائی تھی نیز خیبر اور فدک کے باغات کو آپؐ نے تمام مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا تھا۔ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے اخراجات اس سے حاصل کیے جاتے تھے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۳۶۱ - ۳۶۲)

٥٩٧٤ - (٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ، وَسِلَاحَهُ، وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۷۴: جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عَمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کے وقت نہ ہی دینار' نہ ہی درہم' نہ ہی غلام' نہ ہی لونڈی اور نہ ہی کوئی اور چیز چھوڑی

تھی البتہ آپؐ کی ایک سفید خچر' کچھ ہتھیار اور زمین تھی' جس کو آپؐ نے صدقہ کر دیا تھا (بخاری)

۵۹۷۵ - (۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے وارث (میرے مرنے کے بعد) دینار تقسیم نہیں کریں گے' میری بیویوں کے اخراجات اور میرے خلیفہ کی ضروریات کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ صدقہ ہو گا (بخاری' مسلم)

۵۹۷۶ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷۶: ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ہم ورثہ نہیں چھوڑتے بلکہ ہم (پیغمبر) جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

۵۹۷۷ - (٥) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ قَالَ: «اِنَّ اللهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ، فَاَقَرَّ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۷: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں کی جماعت پر رحمت کا ارادہ کرتے ہیں تو ان سے پہلے ان کے پیغمبر کو فوت کر لیتے ہیں' اُسے اُن سے پہلے اُن کا منتظم اور سفارشی بنا دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی اُمت کو تباہ و برباد کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کے پیغمبر کی زندگی میں ہی انہیں عذاب میں مبتلا کرتے ہیں اور انہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ وہ پیغمبر عذابِ الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں (ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ) وہ اس کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں (مسلم)

۵۹۷۸ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ، ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تم میں سے ہر ایک شخص پر ایسا دن آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے

گا بعد ازاں وہ مجھے دیکھے تو میں اسے اُس کے اہل اور مال سب سے زیادہ محبوب ہوں گا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو دلاسا دلایا ہے کہ جب میں انہیں داغِ مفارقت دے دوں تو وہ میری جدائی کے سبب پریشان نہ ہوں بلکہ اسے رحمت خداوندی سمجھیں کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُمتِ مسلمہ کے شافع اور منتظم ہوں گے' اسی لئے اس اُمت کو اُمتِ مرحومہ کہتے ہیں (واللہ اعلم)

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ وَالثَّالِثِ]

اس باب میں دوسری اور تیسری فصل نہیں ہے۔

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

(قریش کے فضائل اور قبائل کا تذکرہ)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۹۷۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلنَّاسُ - تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۹۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ (دینِ اسلام میں) قریش کے تابع ہیں۔ عام مسلمان' قریش کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور عام کافر قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوئی قریشی کافر نہ تھا چونکہ قریش دورِ جاہلیت میں سرداری کے منصب پر فائز تھے اس لیے انہیں اسلام میں بھی قیادت کا شرف حاصل ہوا یہی وجہ ہے کہ خلافت قریش میں رہی (مرقات جلد۱۱ صفحہ۲۵۸)

۵۹۸۰ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام اور کفر میں تمام لوگ قریش کے پیروکار ہیں (مسلم)

۵۹۸۱ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ - فِیْ قُرَيْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خلافت قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں سے دو انسان (بھی) باقی ہوں گے (بخاری' مسلم)

۵۹۸۲ - (٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ، مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۸۲: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' بلاشبہ خلافت قریش میں رہے گی' جب تک کہ وہ دینِ اسلام (کے احکام) کو قائم کرتے رہیں گے' جو شخص بھی ان سے دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو چہرے کے بل گرا دے گا (بخاری)

۵۹۸۳ - (٥) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً، كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۳: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' بارہ خلفاء تک اسلام کو غلبہ حاصل رہے گا' وہ سب قریش سے ہوں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں (کے دین) کا معاملہ راہِ صواب پر رہے گا جب تک کہ ان پر بارہ خلفاء رہیں گے' وہ سب قریش سے ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دینِ اسلام کا معاملہ قیامت کے قائم ہونے تک درست رہے گا' اُن پر بارہ خلفاء حکومت کریں گے وہ سب قریش سے ہوں گے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بارہ خلفاء سے مقصود یہ ہے کہ بارہ خلفاء نہایت دیندار ہوں گے جو قیامت سے پہلے مختلف ادوار میں ہوں گے۔ چاروں خلفاءِ راشدہ' امام حسنؓ ' عُمر بن عبدالعزیزؒ اور امام مہدی بھی ان بارہ خلفاء میں شامل ہیں۔ اہلِ تشیع (اثنا عشریہ) کا کہنا ہے کہ بارہ خلفاء اہلِ بیت سے ہوں گے اور وہ یکے بعد دیگرے آئیں گے۔ ان کی ترتیب ان کے نزدیک اس طرح ہے علیؓ ' حسنؓ ' حسینؓ ' علی زین العابدینؒ ' محمد باقرؒ ' جعفر صادقؒ ' موسیٰ کاظمؒ ' علی رضاؒ ' محمد تقیؒ ' علی نقیؒ ' حسن عسکریؒ اور محمد مہدیؒ (مرقات جلد۱۱ صفحہ۲۶۱)

۵۹۸۴ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «غِفَارُ — غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمُ — سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ — عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غفار (قبیلہ) کو اللہ

تعالیٰ معاف کرے اور اسلم (قبیلہ) کو اللہ تعالیٰ (مکروہات سے) بچائے اور عصیۃ (قبیلہ) نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عصیۃ قبیلہ کے لوگوں نے ہی بئر معونہ مقام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب قرّاءِ کرامؓ کو موت کے گھاٹ اتارا تھا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۱)

۵۹۸۵ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ، لَیْسَ لَهُمْ مَوْلٰی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش، انصار، جُہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع (قبائل) میرے دوست ہیں، اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ ان کا کوئی دوست نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۵۹۸۶ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَةُ وَجُهَیْنَةُ ـــ، خَیْرٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ بَنِیْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۹۸۶: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ قبیلے بنو تمیم، بنو عامر اور (ان کے) دو حلیف قبیلوں بنو اسلم اور غطفان سے بہتر ہیں (بخاری، مسلم)

۵۹۸۷ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا زِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْهِمْ، سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ: «هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ» قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا» وَكَانَتْ سَبِیَّةٌ مِنْهُمْ ـــ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: «اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۵۹۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (اس وقت سے) بنو تمیم سے محبّت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حق میں تین خصلتیں فرماتے سنا ہے آپؐ ان کے بارے میں فرما رہے تھے کہ میری اُمّت میں سے اس قبیلے کے لوگ دجّال پر سخت ترین ہوں گے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ان (کی جانب) سے صدقات آئے تو آپؐ نے فرمایا، یہ ہماری قوم (کی جانب) سے صدقات ہیں اور عائشہؓ کے پاس قبیلہ بنو تمیم کی ایک قیدی عورت تھی، آپؐ نے حکم دیا، اے عائشہ! اس کو آزاد کر دے، بلاشبہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۹۸۸ - (۱۰) عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ یُرِدْ هَوَانَ قُرَیْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۵۹۸۸: سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص قریش کو ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا (ترمذی)

۵۹۸۹ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالاً، فَاَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالاً». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۵۹۸۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عبرت سے ہمکنار کیا' تو ان کے آخری لوگوں کو انعام و اکرام سے نوازا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے (احادیثِ ضعیفہ حدیث نمبر۳۹۷)

۵۹۹۰ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نِعْمَ الْحَیُّ ــ الْاَسْدُ ــ وَالْاَشْعَرُوْنَ ــ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ، وَلَا یَغُلُّوْنَ، هُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۵۹۹۰: ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسد اچھا قبیلہ ہے اور اشعر(قبیلہ) کے لوگ لڑائی میں بھاگتے نہیں ہیں' وہ خائن بھی نہیں ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن خلاّد راوی مجہول ہے۔ اس کا صحیح نام عبداللہ بن ملاّذ ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ ۲۰۳' ضعیف ترمذی صفحہ۵۲۸)

۵۹۹۱ - (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاَزْدُ - اَزْدُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ، یُرِیْدُ النَّاسُ اَنْ یَضَعُوْهُمْ وَیَأْبَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یَرْفَعَهُمْ، وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَقُوْلُ الرَّجُلُ: یَا لَیْتَ اَبِیْ کَانَ اَزْدِیًا، وَیَا لَیْتَ اُمِّیْ کَانَتْ اَزْدِیَةً» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۵۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ازد (شنوء ہ قبیلہ) زمین پر

اللہ کا لشکر ہے' لوگ انہیں نیچا دکھانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ان کو اونچا ہی رکھنا چاہتا ہے اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ ایک شخص کہے گا' اے کاش! میرا والد اَزد قبیلے سے ہوتا۔ اے کاش! میری والدہ اَزد قبیلے سے ہوتی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۶' احادیثِ ضعیفہ صفحہ ۲۴۶۷)

۵۹۹۲ - (۱۴) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ: ثَقِيفٍ، وَبَنِي حَنِيفَةَ، وَبَنِي اُمَيَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۹۹۲ : عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ تین قبیلوں بنو ثَقِیف' بنو حَنِیفہ اور بنو اُمَیّہ کو اچھا نہیں جانتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں حسن بصری راوی مدلّس ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۸۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۷)

۵۹۹۳ - (۱۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ» قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَصْمَةَ يُقَالُ: اَلْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ، وَالْمُبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ، وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ: اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِينَ اَلْفاً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۳ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ثقیف (قبیلہ) میں ایک شخص کذّاب ہو گا اور ایک ظالم ہو گا۔ عبداللہ بن عصمہ (راوی) بیان کرتے ہیں' بیان کیا جاتا ہے کہ کذّاب شخص مختار بن ابو عُبید (ثقفی) ہے اور ظالم شخص حجّاج بن یوسف ہے۔ ہشام بن حسّان بیان کرتے ہیں کہ حجّاج نے جن لوگوں کو باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے (ترمذی)

۵۹۹۴ - (۱۶) وَرَوَى مُسْلِمٌ فِي «الصَّحِيحِ» حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا «اِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا» فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ، وَاَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ، وَسَيَجِيءُ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

۵۹۹۴ : اور امام مسلمؒ نے صحیح مسلم میں ذکر کیا ہے کہ جب حجّاج نے عبداللہ بن زُبیرؓ کو قتل کیا تو (ان کی والدہ) اسماءؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ ثقیف (قبیلہ) میں ایک کذّاب اور ایک

ظالم ہو گا۔ کذاب کو تو ہم نے معلوم کر لیا اور ظالم میرے خیال میں بس تو ہی ہے۔ مکمل حدیث تیسری فصل میں ذکر ہو گی۔

۵۹۹۵ - (۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۵ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں ثقیف (قبیلہ) کے تیروں نے جلا دیا' آپؐ ان کے حق میں بد دُعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! ثقیف کو ہدایت فرما (ترمذی)

۵۹۹۶ - (۱۸) عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ «فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا، اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ، وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ، وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَاءَ هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ

۵۹۹۶ : عبدُالرزاق اپنے والد سے وہ میناء سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ کے پاس ایک شخص آیا' میرا خیال ہے کہ وہ قیس (قبیلہ) سے تھا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ حِمیَر (قبیلہ) پر لعنت کریں۔ آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ بعد ازاں وہ آپؐ کے پاس دوسری جانب سے آیا۔ آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر وہ آپؐ کے پاس دوسری جانب سے آیا۔ آپؐ نے اس سے اعراض کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ حِمیَر (قبیلہ) پر رحم کرے' ان کے منہ سلامتی والے ہیں' اُن کے ہاتھ کھانا (کھلانے والے) ہیں اور وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے (اور کہا ہے کہ) ہم اس حدیث کو صرف عبدالرزاق راوی سے جانتے ہیں اور اس میناء (راوی) سے منکر احادیث روایت کی جاتی ہیں۔

وضاحت : علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز امام ابو حاتمؒ نے میناء راوی کو کذّاب قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۶' احادیثِ ضعیفہ ۳۴۹)

۵۹۹۷ - (۱۹) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ دَوْسٍ. قَالَ: «مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۹۹۷ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کس

(قبیلہ) سے ہیں؟ (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' دوس (قبیلہ) سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' میرا خیال نہیں تھا کہ دوس (قبیلہ) میں سے کوئی شخص ایسا ہو گا جس میں کوئی فضیلت ہو گی (ترمذی)

۵۹۹۸ - (۲۰) **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَبْغُضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَبْغُضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ؟ قَالَ: «تَبْغُضُ الْعَرَبَ فَتَبْغُضَنِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۹۹۸: سلمان (فارسی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو میرے ساتھ دشمنی نہ رکھنا ورنہ تو اپنے دین سے الگ ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں کیسے آپؐ سے دشمنی کر سکتا ہوں؟ جب کہ آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو عربوں سے دشمنی کرے گا تو مجھ سے دشمنی کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۱۵۲۴' احادیثِ ضعیفہ صفحہ ۲۰۲۰)

۵۹۹۹ - (۲۱) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ، وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ.

۵۹۹۹: عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے عربوں سے دھوکہ کیا وہ (قیامت کے دن) میری شفاعت کا مستحق نہ ہو گا اور نہ ہی اسے میری محبت حاصل ہو گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اس حدیث کو صرف حُسین بن عمرؓ سے جانتے ہیں جب کہ وہ محدّثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حُصَین بن عُمر راوی محدّثین کے نزدیک کذّاب ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۰' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۴' احادیثِ ضعیفہ صفحہ ۵۴۵)

۶۰۰۰ - (۲۲) **وَعَنْ** اُمِّ الْحَرِيْرِ، مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۰۰: طلحہ بن مالک کی لونڈی اُمّ الحریر بیان کرتی ہے کہ میں نے اپنے آقا سے سنا' اس نے بیان کیا کہ

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عربوں کا ہلاک ہونا قُربِ قیامت کی علامات میں سے ہے (ترمذی)
وضاحت: علامہ ناصر الدین نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۱' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۵)

۶۰۰۱ - (۲۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُلْكُ فِیْ قُرَیْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ، وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ، وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ» یَعْنِی الْیَمَنَ. وَفِیْ رِوَایَةٍ مَوْقُوْفاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا اَصَحُّ.

۶۰۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خلافت قُریش میں ہے' فیصلہ کرنا انصار میں ہے' اذان دینا حبشیوں میں ہے اور امانت داری ازد (قبیلہ) یعنی یمنیوں میں ہے اور ایک روایت میں امام ترمذیؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کی ہے اور اس کو زیادہ صحیح کہا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۰۰۲ - (۲٤) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْعٍ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْراً بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ، اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۶۰۰۲: عبداللہ بن مطیع اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فتحِ مکہ کے دن فرمایا کہ آج کے دن کے بعد قیامت تک کسی قریشی (شخص) کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے (مسلم)

۶۰۰۳ - (۲۵) **وَعَنْ** اَبِیْ نَوْفَلٍ، مُعَاوِیَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: رَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَةِ الْمَدِیْنَةِ -، قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْهِ وَالنَّاسُ، حَتّٰی مَرَّ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَوَقَفَ عَلَیْهِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ -! اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ! اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَبَا خُبَیْبٍ! اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّاماً قَوَّاماً وَصُوْلاً لِلرَّحِمِ، اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سَوْءٍ. - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَاُمَّةُ خَیْرٍ. - ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ، فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ، فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ

الْيَهُودِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ . قَالَ: فَأَبَتْ وَقَالَتْ: وَاللهِ لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي. قَالَ: فَقَالَ: أَرُونِي سِبْتَيَّ ـ، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ ـ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! أَنَا وَاللهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ ـ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ، أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا: «إِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا»، فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ. قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰۳ : ابونوفل معاویہ بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی ایک گھاٹی پر دیکھا (جب انہیں صلیب پر لٹکایا گیا تھا) ابونوفل نے بیان کیا کہ قریش اور دیگر افراد ان کے پاس سے گزر رہے تھے' جب عبداللہ بن عمرؓ قریب سے گزرے تو وہ کھڑے ہو گئے اور (تین بار) السلام علیک یا أبا خُبَیب کہا (اور تین بار) کہا' خبردار! اللہ کی قسم! میں تجھے اس سے روکا کرتا تھا۔ خبردار! اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق تو کثرت کے ساتھ (نفلی) روزے رکھتا تھا' کثرت کے ساتھ (رات کا) قیام کرتا تھا' کثرت کے ساتھ صلۂ رحمی کرتا تھا' خبردار! اللہ کی قسم! وہ گروہ بُرا ہے جن کے خیال میں تو بُرا ہے اور ایک روایت میں استہزاء ہے کہ وہ لوگ اچھے ہیں؟ بعد ازاں عبداللہ بن عمرؓ چلے گئے۔ عبداللہ بن عمرؓ کے (وہاں) ٹھہرنے اور مذکورہ کلام کرنے کی خبر حجّاج تک پہنچی تو حجّاج نے کسی کو عبداللہ بن زبیرؓ کی (نعش) کی طرف بھیجا۔ (اس کے حکم پر) عبداللہ بن زبیرؓ کو (جہاں انہیں لٹکایا گیا تھا) وہاں سے اتار کر انہیں یہودیوں کے قبرستان میں پھینک دیا گیا۔ بعد ازاں عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ اسماء بنتِ ابوبکرؓ کی جانب کسی کو بھیجا (اور پیغام دیا) کہ وہ حجّاج کے پاس آئے لیکن انہوں نے (اس کے پاس) آنے سے انکار کر دیا۔ پھر حجّاج نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ تجھے میرے پاس ضرور آنا ہو گا ورنہ میں تیری جانب ایسے لوگوں کو بھیجوں گا جو تجھے تیری چوٹیوں سے پکڑ کر تجھے گھسیٹ کر لے آئیں گے۔ ابونوفل نے بیان کیا کہ اسماءؓ نے آنے سے انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ اللہ کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی یہاں تک کہ تو میری جانب ان لوگوں کو بھیجے جو مجھے میری چوٹیوں سے گھسیٹ لے جائیں۔ ابونوفل نے بیان کیا کہ حجّاج نے کہا' میرا جوتا لاؤ۔ اس نے جوتا پہنا اور تیز تیز چلنے لگا اور اسماءؓ کے پاس پہنچا۔ ان سے دریافت کیا کہ تیرا میرے بارے میں کیا خیال ہے جو میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا ہے؟ اسماءؓ نے جواب دیا' میری رائے یہ ہے کہ تو نے اس کی دُنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت کو برباد کر دیا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو عبداللہ بن زبیرؓ کو (بطور مذمت کے) کہا کرتا تھا کہ اے (ذاتُ النطاقین) دو کمربند والی کے بیٹے۔ اللہ کی قسم! میں ذاتُ النِّطَاقَیْن (خادمہ) ہوں البتہ ایک کمربند کے ساتھ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے کھانے کو چارپایوں کے ساتھ

باندھتی تھی اور دوسرے کمربند کو بطور پیٹی کے باندھتی تھی' جس سے کوئی عورت الگ نہیں رہ سکتی۔ خبردار! بلاشبہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ ثقیف قبیلے میں ایک کذّاب اور ظالم ہو گا۔ کذّاب کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے (کہ وہ مختار ثقفی ہے) اور ظالم کے بارے میں میرا خیال ہے کہ وہ تو ہی ہے۔ ابونوفل کہتے ہیں کہ حجاج اسماءؓ کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو کوئی جواب نہ دیا (مسلم)

٦٠٠٤ - (٢٦) وَعَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَا: اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى، وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ، وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: يَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ. قَالَا: اَلَمْ يَقُلِ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ، وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۶۰۰۴: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیرؓ کے فتنہ میں (ان کے قتل ہونے سے پہلے) عبداللہ بن عمرؓ کے پاس دو شخص آئے' انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں نے جو (اختلاف) کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور آپ عمرؓ کے بیٹے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ کو نکلنے سے (یعنی بغاوت کرنے سے) کس نے روکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' مجھے اس بات نے روکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مسلمان بھائی کے خون کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا' کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے کہ "تم اُن سے لڑائی کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دینِ (اسلام خالص اللہ کے لیئے) ہو۔" ابنِ عمرؓ نے کہا کہ بلاشبہ ہم لڑے جب تک فتنہ نہ تھا اور دین خالص اللہ کے لیئے تھا اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑائی کرو تاکہ فتنہ (رونما) ہو اور دینِ اسلام' اللہ کے غیر کے لیئے ہو (کہ دینِ اسلام میں تزلزل آ جائے) (بخاری)

٦٠٠٥ - (٢٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، عَصَتْ وَاَبَتْ، فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِمْ، فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے بیان کیا کہ بلاشبہ دوس (قبیلہ) تباہ و برباد ہو گیا' اس نے نافرمانی کی اور اطاعت سے انکار کیا آپؐ اللہ تعالیٰ سے ان پر بد دُعا کریں۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ آپؐ ان پر بد دُعا کریں گے (لیکن) آپؐ نے یہ دُعا کی' اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں (اسلام کی جانب) لا (بخاری' مسلم)

٦٠٠٦ - (٢٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ، وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ، وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۶۰۰۶ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عربوں کے ساتھ تین خصلتوں کی بناء پر محبت کرو۔ اس لئے کہ میں عربی ہوں' قرآنِ پاک عربی زبان میں (اترا) ہے اور جنتی لوگوں کا کلام بھی عربی زبان ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت : علامہ ناصرالدین اَلبانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۳' احادیثِ ضعیفہ صفحہ ۱۵۹' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۰۷)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم أَجمَعِينَ

(صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٠٧ - (١) عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِيْ، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۰۷: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میرے صحابہ کرامؓ کو برا بھلا نہ کہو' اگر تم میں سے کوئی شخص (روزانہ) اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو (ثواب میں) صحابہ میں سے کسی کے مد اور نصف مد کو بھی نہ پہنچے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیثِ پاک میں "اَصْحَابِیْ" سے مُراد صحابہ کرامؓ نہیں بلکہ ان کے بعد کے لوگ مخاطب ہیں یا ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ "اَصْحَابِیْ" سے مقصود مخصوص صحابہ کرامؓ ہیں جو کبار صحابہ تھے۔ بہرحال صحابہ کرامؓ سے محبت ہونی چاہیئے اور انہیں بُرا بھلا کہنا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہ کرامؓ کے آپس میں اختلاف کے سبب انہیں بنظرِ حقارت دیکھنا جائز نہیں۔ اس لیئے کہ ان کا اختلاف اجتہادی تھا اور وہ مغفور و مرحوم ہیں (واللہ اعلم)

٦٠٠٨ - (٢) وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَفَعَ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: «اَلنُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ؛ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي، فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی جانب بلند کیا' آپؐ اکثر دفعہ اپنا سر مبارک آسمان کی جانب بلند کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' ستارے آسمان کے لیئے امن (کا ذریعہ) ہیں جب ستارے ٹوٹ جائیں گے تو آسمان اس تبدیلی سے دوچار ہو گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کرامؓ کے لیئے امن کی علامت ہوں' جب میں (دنیا سے) رخصت ہو

جاؤں گا تو میرے صحابہ کرامؓ ان فتنوں سے دوچار ہوں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ کرامؓ میری اُمّت کے لیئے باعثِ امن ہیں' جب میرے صحابہ کرامؓ (دنیا سے) رخصت ہو جائیں گے تو میری اُمّت ان مصائب اور فتنوں سے دوچار ہو گی جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (مسلم)

٦٠٠٩ - (٣) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ - مِنَ النَّاسِ، فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: اُنْظُرُوْا، هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: اُنْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ أَحَدًا مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ».

٦٠٠٩: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں میں سے ایک جماعت جہاد کرے گی۔ جہاد کرنے والے لوگ (اپنی جماعت سے) کہیں گے کہ کیا تم میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابیؓ ہے؟ وہ کہیں گے' ہاں۔ چنانچہ وہ فتح و نصرت سے ہمکنار ہوں گے۔ پھر لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی' ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم میں صحابہ کرامؓ کا کوئی شاگرد ہے؟ وہ کہیں گے' ہاں۔ چنانچہ انہیں فتح نصیب ہو گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی' ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم میں صحابہ کرامؓ کے شاگردوں کا کوئی شاگرد ہے؟ وہ کہیں گے' ہاں۔ چنانچہ انہیں فتح نصیب ہو گی (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا' لوگ کہیں گے کہ خیال کرو' کیا تم میں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ چنانچہ صحابی موجود ہو گا تو انہیں کامیابی نصیب ہو گی۔ پھر دوسرے لشکر کو بھیجا جائے گا' لوگ کہیں گے کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھا ہو؟ چنانچہ انہیں کامیابی نصیب ہو گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا کہ خیال کرو' کیا تم اپنے لشکر میں کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس

نے ان لوگوں کو دیکھا ہو جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا پس کہا جائے گا کہ خیال کرو کیا تم اپنے (رفقاء) میں سے کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس نے ان لوگوں کو دیکھا ہو' جنہوں نے ایسے شخص کو دیکھا ہو جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ چنانچہ ایسا شخص پایا جائے گا (اور) اس سبب انہیں فتح نصیب ہو گی۔

٦٠١٠ - (٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِيْ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ ـــ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ، وَلَا يَفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۱۰: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت میں سے بہترین لوگ میرے دور کے لوگ ہیں' ان کے بعد وہ لوگ جو ان کی تابعداری کریں گے' ان کے بعد وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے ان کی گواہی قبول نہ ہو گی۔ وہ خیانت کریں گے' انہیں امین نہیں سمجھا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے (لیکن) انہیں پورا نہ کریں گے نیز ان میں موٹاپا آ جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ قسمیں اٹھائیں گے جبکہ انہیں قسم اُٹھانے کے لئے نہیں کہا جائے گا (بخاری' مسلم)

٦٠١١ - (٥) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ».

۶۰۱۱: مسلم کی ایک روایت میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو موٹاپے کو محبوب سمجھیں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٠١٢ - (٦) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ، فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، اَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ ـ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ» رَوَاهُ [النَّسَائِيُّ، وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَاِنَّهُ لَمْ يُخْرِجْ لَهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ].

دوسری فصل

۶۰۱۲: عُمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ کی عزّت

کرو' یہ لوگ تم میں بہتر ہیں۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں' پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص (خود بخود) قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم اٹھوائی نہیں جائے گی' وہ خود بخود گواہی دے گا جبکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ خبردار! جس شخص کو جنّت کا درمیانی حصہ محبوب ہے' وہ جماعت کے ساتھ ملا رہے۔ بلاشبہ شیطان اکیلے اکیلے شخص کے ساتھ ہے جبکہ شیطان دو آدمیوں سے (ان کے اتحاد کی بدولت) دور ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا نہیں ہوتا کہ شیطان ان کے ساتھ تیسرا ہوتا ہے اور جس شخص کو اپنی نیکی پسند آتی ہے اور اپنی برائی سے غم زدہ ہوتا ہے تو وہ ایماندار ہے (نسائی) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی صحیح ہیں۔ ابراہیم بن حسن خشعمیؒ کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی صحیح ہیں۔ اسی وجہ سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا۔ ابراہیم بن حسن کا درجہ ثِقَةٌ ثَبَتٌ کا ہے۔

٦٠١٣ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَآنِيْ اَوْ رَأٰى مَنْ رَآنِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اس شخص کو (دوزخ کی) آگ نہیں پہنچے گی جس نے مجھے دیکھا ہے یا ان لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے مجھے دیکھا ہے (ترمذی)

٦٠١٤ - (٨) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضاً - مِنْ بَعْدِيْ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ، وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۱۴: عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو (دو مرتبہ فرمایا) ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا (یعنی ان کو برے الفاظ سے یاد نہ کرنا) جس شخص نے ان سے محبّت کی' اس نے میری محبّت کے سبب ان سے محبّت کی اور جس شخص نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کرتے ہوئے ان سے دشمنی کی اور جس شخص نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس شخص نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی' قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مؤاخذہ کرے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦٠١٥ - (٩) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ» قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟ رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۶۰۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت میں میرے

صحابہ کرامؓ کی مثال کھانے میں نمک کی مانند ہے کہ کھانا بلا نمک اچھا نہیں لگتا۔ حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ ہمارا نمک چلا گیا تو ہم کیسے اپنی اصلاح کر سکتے ہیں؟ (شرح السنۃ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف اور حسنؒ راوی مدلس ہے نیز اس نے لفظِ عَنْ کے ساتھ روایت کیا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۹۹۹' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۸' تنقیحُ الرواۃ جلد ۴' صفحہ ۲۰۹)

٦٠١٦ - (١٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ «لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ» فِيْ بَابِ «حِفْظِ اللِّسَانِ».

۶۰۱۶: عبداللہ بن بُریدہؒ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے صحابہ کرامؓ میں سے جو شخص جس زمین میں فوت ہو گا تو قیامت کے دن وہ ان کا قائد اور روشنی (کا مینار) ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابنِ مسعودؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "میرے صحابہ کرامؓ کے بارے میں کوئی مجھ تک (غلط بات) نہ پہنچائے" کا ذکر "زبان کو محفوظ رکھنے" کے باب میں کیا گیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن مسلم راوی ناقابلِ حُجت اور عثمان بن ناجیہ راوی مستور ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۰۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠١٧ - (١١) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۶۰۱۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم میں سے جو برا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں سیف بن عمرو راوی غایت درجہ ضعیف اور نضر بن حماد راوی ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۰)

٦٠١٨ - (١٢) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ، فَاَوْحٰى اِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ، بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلٍّ نُوْرٌ، فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى» قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ، فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۶۰۱۸: عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' میں نے اپنے پروردگار سے اپنے بعد صحابہ کرامؓ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری جانب وحی فرمائی' اے محمد! بلاشبہ تیرے رفقاء میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے بعض بعض سے (مراتب کے لحاظ سے) قوی ہوں گے اور ہر ایک صحابی نور (کا مینار) ہے پس جو شخص ان کے اختلاف کے باوجود ان کی کسی بات پر عمل کرے گا تو ایسا شخص میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ عمرؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے صحابہ کرامؓ ستاروں کی مانند ہیں' ان میں سے تم جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے (رزین)

وضاحت: پہلی روایت میں عبدالرحیم بن زید العمی راوی کذّاب ہے اور دوسری روایت میں حمزہ راوی غایت درجہ ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۰' احادیثِ ضعیفہ صفحہ ۶۰' مشکوٰۃ علاّمہ اَلبانی جلد ۳ صفحہ ۱۶۹۶)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠١٩ - (١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ - وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ اَبَا بَكْرٍ - وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ - اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۱۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ مجھ پر رفاقت اور مال خرچ کرنے کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ احسانات ابوبکرؓ کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ابوبکرؓ کی جگہ پر اَبَابَکرؓ کے الفاظ ہیں اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو خلیل بناتا البتہ (اس کے ساتھ) اسلامی اخوّت اور مودت ہے' مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ (کوئی) کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں نے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوبکرؓ کی کھڑکی کو بند نہ کرنا اُن کی خلافت پر دلالت کرتا ہے جبکہ یہ حکم آپؐ نے مرضُ الموت کے دوران دیا تھا۔ مرضُ الموت کے دوران آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا تھا کہ ابوبکرؓ کے گھر کی طرف کھلنے والی کھڑکی کے علاوہ باقی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

٦٠٢٠ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهٗ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ، وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۲۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اگر میں

نے (کسی شخص کو) خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا البتہ وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے رفیق کو (اپنا) خلیل بنایا ہے (مسلم)

٦٠٢١ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ: «اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ، وَاَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَاباً؛ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا، وَلَا -؛ وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ»: «اَنَا اَوْلٰى» بَدَلَ: «اَنَا وَلَا».

٦٠٢١: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرضُ الموت میں مجھے فرمایا کہ میرے لیۓ اپنے والد ابوبکرؓ اور اپنے بھائی عبدالرحمانؓ کو بلاؤ تاکہ میں تحریر لکھوا دوں' اس لیۓ کہ مجھے ڈر ہے کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا مستحق) ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ اور ایمان دار لوگ ابوبکرؓ کے علاوہ (سبھی کا) انکار کرتے ہیں (مسلم) اور حُمیدی کی کتاب "مسند حُمیدی" میں (اَنَا وَلَا) کی جگہ "اَنَا اَوْلٰى" کے الفاظ ہیں۔

٦٠٢٢ - (٤) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ اِمْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ. قَالَ: «فَاِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٠٢٢: جُبَیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے آپؐ سے (اپنے) کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ وہ پھر آپؐ کے پاس آئے۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپؐ کو نہ پاؤں؟ گویا کہ وہ آپؐ کی وفات مراد لیتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا (اس لیۓ کہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے) (بخاری' مسلم)

٦٠٢٣ - (٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ -، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ -، فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ». قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: «اَبُوْهَا». قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «عُمَرُ» فَعَدَّ رِجَالاً، فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ فِيْ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦٠٢٣: عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں "ذاتُ السّلاسل" لشکر پر (امیر بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے بیان کیا' میں (سفر سے پہلے) آپؐ کے پاس آیا' میں نے دریافت کیا کہ کون شخص آپؐ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' عائشہ۔ میں نے دریافت کیا کہ مردوں میں سے (کون)؟

آپؐ نے فرمایا' اُن کے والد۔ میں نے دریافت کیا' پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا' عمرؓ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ اور) لوگوں کا (بھی) نام لیا۔ پھر میں اس خوف سے خاموش ہو گیا کہ (کہیں) آپؐ مجھے ان کے آخر میں نہ شمار کریں (بخاری' مسلم)

٦٠٢٤ - (٦) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ: اَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَخَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ: عُثْمَانُ قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۲۴: محمد بن حَنَفِیّۃ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے والد (علیؓ) سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے؟ انہوں نے بتایا' ابوبکرؓ۔ (محمد بن حَنَفِیّۃ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا کہ پھر کون؟ انہوں نے کہا' عمرؓ۔ (محمد بن حَنَفِیّۃ کہتے ہیں) میں ڈر گیا کہ اب آپ عثمانؓ کا نام لیں گے (اسی لئے) میں نے عرض کیا' پھر آپ ہیں۔ انہوں نے کہا' میں تو ایک عام مسلمان ہوں (بخاری)

وضاحت: محمد بن حَنَفِیّۃ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے لیکن فاطمۃ الزہراءؓ کے بطن سے نہ تھے۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۲)

٦٠٢٥ - (٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ: اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

۶۰۲۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم کسی شخص کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں سمجھتے تھے' اس کے بعد عمرؓ اور پھر عثمانؓ (کا درجہ تھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیتے۔ ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے (بخاری) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے ابنِ عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی اُمّت میں سے سب سے افضل ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں اور پھر عثمانؓ ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٠٢٦ - (٨) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا

نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلاً اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

۶۰۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارے ہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا ہم پر احسان ہو اور ہم نے اس کا بدلہ نہ دیا ہو البتہ ابوبکرؓ کے ہم پر احسانات ہیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُن کو اُن کے احسانات کا بدلہ عطا کرے گا اور مجھے کسی شخص کے مال نے کبھی کچھ فائدہ نہین دیا جس قدر مجھے ابوبکرؓ کے مال نے فائدہ دیا ہے' اگر میں نے کسی شخص کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔ آگاہ رہو! اس میں ہرگز شک نہیں کہ تمہارا ساتھی (تو) اللہ کا خلیل ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں داؤد بن یزید اودی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴)

۶۰۲۷ - (۹) وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۶۰۲۷: عُمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ ہمارے سردار تھے' ہم سے بہتر تھے اور ہم سے زیادہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے (ترمذی)

۶۰۲۸ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ: «اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ، وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۶۰۲۸: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ابوبکر کے بارے میں فرمایا کہ تو میرا غار (ثور) کا ساتھی ہے اور حوض (کوثر) پر بھی میرا ساتھی ہو گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۴۹۱)

۶۰۲۹ - (۱۱) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْہِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّہُمْ غَیْرُہٗ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۶۰۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں تو اس کے لیۓ جائز نہیں کہ (ان کے ہوتے ہوئے) اُن کے سوا کوئی (دوسرا شخص) امامت کرائے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو غایت درجہ ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۲' احادیث ضعیفہ صفحہ ۴۸۲۰)

۶۰۳۰ - (۱۲) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ، وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالاً، فَقُلْتُ: اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا. قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟» فَقُلْتُ: مِثْلَهُ. وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: «يَا اَبَا بَكْرٍ؟ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟». فَقَالَ: اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قُلْتُ: لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۶۰۳۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صدقہ کریں۔ اس دوران میرے پاس کچھ مال آ گیا۔ میں نے (دل میں) خیال کیا کہ اگر کسی روز میں ابوبکرؓ سے (صدقہ کرنے میں) سبقت لے سکوں تو آج کے دن ان سے آگے رہوں گا۔ عمرؓ نے بیان کیا کہ میں اپنا آدھا مال لے آیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ (عمرؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ اسی قدر (یعنی آدھا مال گھر چھوڑ آیا ہوں اور آدھا مال آپؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں)۔ اور ابوبکرؓ اپنا تمام مال لے آئے۔ آپؐ نے (ابوبکرؓ سے) دریافت کیا' اے ابوبکرؓ! آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے اپنے گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) کو چھوڑا ہے (عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں نے (دل میں) خیال کیا کہ میں کبھی بھی ابوبکرؓ سے سبقت نہیں لے جا سکتا (ترمذی' ابوداؤد)

۶۰۳۱ - (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ». فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوبکرؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے انہیں (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' آپؐ (اللہ کی جانب سے) دوزخ سے آزاد کیے گئے ہیں' اسی روز سے ابوبکرؓ کا لقب عتیق مشہور ہو گیا (ترمذی)

۶۰۳۲ - (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ، ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۳۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں (تمام مخلوق میں سے) پہلا شخص ہوں گا' جس سے زمین پھٹے گی' پھر ابوبکرؓ ہوں گے' پھر عمرؓ ہوں گے۔ اس کے بعد میں بقیع (قبرستان) والوں کے پاس جاؤں گا' انہیں میرے ساتھ ملا دیا جائے گا' اس کے بعد میں مکّہ مکرمہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ میں میدانِ حشر میں ان کے ساتھ حرمِ مکّہ اور حرمِ مدینہ کے درمیان ہوں گا (ترمذی)

وضاحت : علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۴، احادیث ضعیفہ ۲۹۴۹)

٦٠٣٣ - (١٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ، فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ» فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَكَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَا اِنَّكَ یَا اَبَا بَکْرٍ! اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۰۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے' انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنّت کے اس دروازے سے آگاہ فرمایا جس سے میری اُمّت جنّت میں داخل ہو گی۔ (اس پر) ابوبکرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری آرزو ہے کہ میں آپؐ کی معیّت میں ہوتا تاکہ میں (بھی) جنّت کا دروازہ دیکھتا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوبکرؓ! آگاہ رہیں' میری اُمّت میں سے جو لوگ جنّت میں داخل ہوں' آپ ان میں سے پہلے ہوں گے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٣٤ - (١٦) عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، ذُکِرَ عِنْدَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ فَبَکٰی وَقَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ یَوْماً وَاحِداً مِنْ اَیَّامِهٖ، وَلَیْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَیَالِیْهِ، اَمَّا لَیْلَتُهٗ فَلَیْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَیْهِ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُه حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَكَ، فَاِنْ کَانَ فِیْهِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَكَ، فَدَخَلَ فَکَسَحَهٗ ـــ، وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِهٖ ثُقَباً ـــ، فَشَقَّ اِزَارَهٗ وَسَدَّهَا بِهٖ، وَبَقِیَ مِنْهَا اِثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اُدْخُلْ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ وَنَامَ، فَلُدِغَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِجْلِهٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ یَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «مَالَكَ یَا اَبَا بَکْرٍ؟» قَالَ: لُدِغْتُ، فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ، فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ مَا یَجِدُهٗ، ثُمَّ انْتَقَضَ ـــ عَلَیْهِ، وَکَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ. وَاَمَّا یَوْمُهٗ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا: لَا نُؤَدِّیْ زَکَاةً فَقَالَ: لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالاً ـــ لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَیْهِ. فَقُلْتُ: یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِیْ: اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ؟ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیَنْقُصُ وَاَنَا حَیٌّ؟. رَوَاهُ رَزِیْنٌ.

تیسری فصل

۶۰۳۴: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ابوبکرؓ کا تذکرہ ہوا۔ چنانچہ عمرؓ روئے اور بیان کیا کہ میں محبوب جانتا ہوں کہ میری زندگی کے تمام اعمال ابوبکرؓ کی زندگی کے ایک دن اور ایک رات کے برابر ہو جائیں۔ ان کی رات سے مقصود وہ رات ہے، جس رات ابوبکرؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار (ثور) کی جانب روانہ ہوئے، وہ دونوں (جب) وہاں پہنچے تو ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ آپؐ غار میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک کہ آپؐ سے پہلے میں داخل نہ ہو جاؤں (بالفرض) اگر غار میں کوئی (ایذا پہنچانے والی) چیز ہو گی تو مجھے ایذا پہنچے گی، آپؐ تو محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ ابوبکرؓ (غار میں) داخل ہوئے، اسے صاف کیا اور اس کی ایک جانب کئی سوراخ تھے، چنانچہ ابوبکرؓ نے اپنے تہہ بند کو پھاڑا اور اس (کے ٹکڑوں) سے سوراخوں کو بند کر دیا البتہ دو سوراخ باقی رہ گئے، انہوں نے ان میں اپنے دونوں پاؤں داخل کر دیئے۔ پھر ابوبکرؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ اب آپؐ تشریف لائیں چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غار میں) داخل ہوئے اور اپنا سر مبارک ابوبکرؓ کی گود میں رکھا اور سو گئے (اس دوران) ابوبکرؓ کا پاؤں سوراخ سے ڈسا گیا لیکن وہ اس خدشہ کے پیش نظر نہ ہلے کہ کہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار نہ ہو جائیں۔ (درد کی شدت کے باعث) جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ابوبکرؓ کے آنسو گرے تو آپؐ نے دریافت کیا کہ اے ابوبکرؓ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا کہ آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں تو ڈسا گیا ہوں۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس جگہ) آبِ دہن ڈالا، اس سے ابوبکرؓ کا درد جاتا رہا بعد ازاں زہر کا اثر ان پر عود کر آیا، جو ان کی موت کا سبب بنا اور اُن کے دن سے مقصود وہ دن ہے جس دن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو عرب (کے کچھ لوگ) مرتد ہو گئے اور انہوں نے اعلان کیا ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے اعلان کیا کہ اگر وہ مجھے اونٹ کے پاؤں میں باندھنے والی (چھوٹی سی) رسّی بھی نہیں دیں گے تو میں اس وجہ سے اُن سے جہاد کروں گا۔ (عمرؓ کہتے ہیں) اس پر میں نے (انہیں) مشورہ دیا کہ اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! لوگوں میں اتفاق رہنے دیں اور ان کے ساتھ نرمی کریں اس پر انہوں نے (مجھے ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا، تعجب ہے جاہلیت میں (اتنے) دلیر اور اسلام میں اتنے بزدل! اس میں کچھ شک نہیں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دینِ اسلام مکمل ہو چکا ہے، دینِ اسلام میں نقص آ جائے اور میں زندہ رہوں؟ (رزین)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں فرات بن سائب راوی منکر الحدیث ہے البتہ حدیث کا آخری حصّہ کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے سے آخر تک سُنن نسائی میں موجود ہے جو صحیح ہے۔ نیز اس آخری حصّہ کے ہم معنی روایت بخاری اور مسلم میں بھی موجود ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۴)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۶۰۳۵-(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ ـ فَاِنْ یَكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۶۰۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سے پہلی اُمتوں میں الہامی لوگ ہوا کرتے تھے' اگر میری اُمت میں سے کوئی شخص الہامی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا (بخاری' مسلم)

۶۰۳۶-(۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَیْشٍ یُکَلِّمْنَهٗ وَیَسْتَکْثِرْنَهٗ، عَالِیَةً اَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَضْحَكُ، فَقَالَ: اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ» قَالَ عُمَرُ: یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ! اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِیْهٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِکًا فَجًّا ـ قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ: زَادَ الْبُرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا اَضْحَکَكَ.

۶۰۳۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مجلس میں شریک ہونے کی) اجازت طلب کی جب کہ آپؐ کی مجلس میں قریشی عورتیں تھیں' وہ آپؐ کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں اور آپؐ سے زیادہ ہی گفتگو کر رہی تھیں' اُن کی آوازیں (آپؐ کی آواز سے) بلند تھیں جب عمرؓ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھیں اور جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ (جب) عمرؓ اندر داخل ہوئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ عمرؓ نے (خوشی کا اظہار کرتے ہوئے) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہمیشہ خوش و خرّم رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جو عورتیں تھیں مجھے ان پر تعجب ہو رہا

ہے کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو وہ جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ عمرؓ نے انہیں (مخاطب کرتے ہوئے) کہا' اے عورتو! تم اپنے آپ کی دشمن ہو! تعجب ہے کہ تم مجھ سے ڈرتی ہو (لیکن) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا' ہاں کیونکہ آپ سخت گو اور سخت مزاج ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابنُ الخطاب بات کر (ان کے جواب کا انتظار نہ کر) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جب کہیں کسی راستے میں شیطان سے تیرا سامنا ہوتا ہے تو وہ تیرا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگتا ہے (بخاری' مسلم) اور امام حُمیدیؒ نے بیان کیا کہ امام برقانیؒ نے (اپنی کتاب میں) عمرؓ کے اس قول کے بعد کہ "اے اللہ کے رسول!" کے بعد یہ اضافہ کیا ہے کہ آپؐ کیوں ہنس رہے تھے؟

٦٠٣٧ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ - اِمْرَأَةِ أَبِيْ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً -، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ» فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۷ : جابرؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں (معراج کی رات) جنّت میں داخل ہوا تو میں نے ابو طلحہؓ کی بیوی "رمیصاء" کو دیکھا نیز میں نے چلنے کی آواز سنی چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلالؓ ہے۔ اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک دوشیزہ تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ (محل) کس کے لئے ہے؟ جنّتیوں نے بتایا کہ (یہ محل) عمرؓ کا ہے۔ میں نے چاہا کہ اس میں داخل ہوں اور اسے (غور سے) دیکھوں لیکن میں نے تیری غیرت کو یاد کیا۔ عمرؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان جائیں' تعجب ہے! کیا میں آپؐ (کے داخل ہونے) پر غیرت کروں گا؟ (بخاری' مسلم)

وضاحت : رمیصاء اصل میں غمیصاء ہے اور یہ انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ اور ابو طلحہؓ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ان کا پورا نام غمیصاء بنت ملحان انصاریہ ہے اور ان کی کنیت اُمّ سلیم ہے (الاصابہ جلد۸ صفحہ ۱۵۳)

٦٠٣٨ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ -، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ -، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ». قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «اَلدِّيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۸ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بار میں سویا ہوا تھا' میں نے دیکھا کہ (کچھ) لوگوں کو مجھ پر پیش کیا جا رہا ہے اور انہوں نے قمیضیں پہن رکھی ہیں' کسی کا

قمیض (اس کے) سینے تک اور کسی کا اس سے نیچے تھا اور عمرؓ مجھ پر پیش کیے گئے تو وہ قمیض کو کھینچتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس کی تاویل کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کی تاویل دین ہے یعنی ان کے دور میں دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا (بخاری' مسلم)

٦٠٣٩ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ» قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلْعِلْمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں سو رہا تھا' مجھے (خواب میں) دودھ کا پیالہ دیا گیا۔ میں نے اسے پیا' حتیٰ کہ میں نے محسوس کیا کہ (دودھ کی) سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے بقیہ (دودھ) عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اس کی کیا تاویل فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' (اس کی تعبیر) علم ہے (بخاری' مسلم)

٦٠٤٠ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ — عَلَيْهَا دَلْوٌ؟ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ — فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا — اَوْذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا — فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا — مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَنٍ».

۶۰۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نیند میں تھا میں نے خود کو ایسے کنوئیں پر پایا جس کی منڈیر نہ تھی اس پر ایک ڈول تھا' میں نے جس قدر اللہ نے چاہا کنوئیں سے ڈول نکالے۔ پھر اس ڈول کو ابنِ ابی قحافہ (ابوبکر صدیق) نے پکڑا انہوں نے کنوئیں سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی' اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف کرے۔ بعد ازاں وہ ڈول بڑے ڈول (کی شکل) میں تبدیل ہو گیا اور اُسے عمرؓ نے پکڑا۔ میں نے کسی مضبوط شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ عمرؓ کی طرح ڈول نکالتا ہو حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے (اپنے اونٹوں اور زمین کو) سیراب کیا۔

٦٠٤١ - (٧) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِيْ يَدِهٖ غَرْبًا، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ —، حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۴۱: اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' پھر اس ڈول کو ابنُ الخطابؓ نے ابوبکرؓ کے ہاتھ سے پکڑا' وہ ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے کسی مضبوط نوجوان کو نہیں دیکھا کہ وہ ان کی طرح قوّت سے ڈول نکالتا ہو حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے پانی سے تالاب بھر لیے۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٦٠٤٢ - (٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۴۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور اس کے دل پر اتارا ہے (ترمذی)

٦٠٤٣ - (٩) وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ».

۶۰۴۳: اور ابوداؤد کی روایت میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر رکھا ہے اور وہ حق کی بات کرتا ہے۔

٦٠٤٤ - (١٠) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ - أَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۶۰۴۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس بات کو بعید نہیں گردانتے کہ (نفس کو) تسکین دینے والی باتیں عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے جاری ہوتی ہیں (بیہقی دلائلُ النبوۃ)

٦٠٤٥ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ» فَأَصْبَحَ عُمَرُ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۰۴۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے دُعا فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمرؓ بن خطاب کے ساتھ غلبہ عطا کر (اس دُعا کے بعد) عمرؓ صبح سویرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور اسلام لائے بعد ازاں عمرؓ نے مسجدُ الحرام میں اعلانیہ نماز ادا کی (احمد' ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو غایت درجہ ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۴۹۴)

٦٠٤٦ - (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ، فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا' اے وہ انسان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا' خبردار! اگر تو یہ بات کہتا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' سورج ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوتا جو عمرؓ سے بہتر ہو یعنی عمرؓ تمام دنیا کے لوگوں سے بہتر ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے' کیونکہ سورج تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام پر طلوع ہوا ہے اور یہ سب یقیناً عمرؓ سے افضل ہیں (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۴۹۳' احادیثِ ضعیفہ نمبر ۱۳۵۷)

٦٠٤٧ - (١٣) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۶۰۴۷: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر میرے بعد کوئی نبی (آتا) ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦٠٤٨ - (١٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا - ! أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ، وَإِلَّا فَلَا» فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! إِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ! أَلْقَتِ الدُّفَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۴۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ میں باہر نکلے' جب آپؐ واپس لوٹے تو ایک سیاہ فام لونڈی آئی۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مان رکھی تھی کہ اگر آپؐ کو اللہ تعالیٰ صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں آپؐ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' اگر تو نے نذر مان رکھی تھی تو دف بجا وگرنہ نہ بجا' وہ دف بجانے لگی۔ ابوبکرؓ آئے تو وہ دف بجاتی رہی' پھر علیؓ آئے تو وہ دف بجاتی رہی' پھر عثمانؓ آئے تو بھی وہ دف بجاتی رہی لیکن جب عمرؓ آئے تو اس نے دف (اپنے نیچے) چھپا لی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب قرار دیا ہے۔

٦٠٤٩ - (١٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسًا، فَسَمِعْنَا لَغَطًا صَوْتَ صِبْيَانٍ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ - وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ» فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَأْسِهٖ. فَقَالَ لِيْ: «اَمَا شَبِعْتِ؟ اَمَا شَبِعْتِ؟» فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: لَا، لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ، اِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ». قَالَ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

٦٠٤٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' ہم نے شور و شغب اور چھوٹے بچوں کی آوازیں سنیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو (دیکھا کہ) ایک حبشیہ عورت رقص کر رہی تھی اور چھوٹے بچے اس کے گرد (تماشا دیکھ رہے) تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے عائشہ! آپ آئیں اور دیکھیں (عائشہؓ کہتی ہیں کہ) میں آئی اور میں نے اپنی ٹھوڑی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر رکھی' میں نے آپؐ کے کندھے اور سر کے درمیان سے حبشیہ (عورت) کی جانب دیکھنا شروع کیا۔ آپؐ نے (ذرا توقف کے بعد) مجھ سے دریافت کیا کہ ابھی تک آپ سیر نہیں ہوئیں؟ (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے نفی میں جواب دیا' اس لئے کہ میں جائزہ لینا چاہتی تھی کہ آپؐ کے نزدیک میرا کتنا مقام ہے؟ اچانک عمرؓ آئے تو لوگ منتشر ہو گئے (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ جنوں اور انسانوں میں جو شیطان ہیں وہ عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر میں (بھی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھر واپس لوٹ آئی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٥٠ - (١٦) **عَنْ** اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى؟ فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾. وَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ

اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ـ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ: ﴿عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾ . فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ.

تیسری فصل

۶۰۵۰ : انسؓ اور ابنِ عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ عُمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ تین باتوں میں میری اپنے پروردگار سے موافقت ہوئی ہے۔ عمرؓ کہتے ہیں ان میں سے ایک بات یہ تھی) میں نے عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! اگر ہم مقامِ ابراہیم کے قریب (نفل) نماز ادا کرتے تو بہتر ہوتا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”تم مقامِ ابراہیم کے قریب (نفل) نماز ادا کرو“ (اور دوسری بات یہ تھی کہ) اے اللہ کے رسول! آپؐ کی بیویوں کے ہاں اچھے اور بُرے سبھی لوگ جاتے ہیں' اگر آپؐ انہیں پردہ کرنے کا حکم دیں تو بہتر ہو گا۔ اس پر پردے کی آیات نازل ہوئیں۔ (تیسری بات یہ تھی کہ) جب آپؐ کی بیویاں غیرت کرتے ہوئے اکٹھی ہوئیں (غیرت سے مراد یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں شہد پینا شروع کیا تو دیگر ازواجِ مطہرات نے ایک محاذ قائم کر لیا تھا) تو میں نے (ازواجِ مطہرات سے) کہا تھا کہ اگر پیغمبر علیہ السلام تمہیں طلاق دیں تو اللہ تعالیٰ آپؐ کو تم سے بہتر بیویاں عطا کریں گے۔ چنانچہ اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی۔

٦٠٥١ - (١٧) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّيْ فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ، وَفِي الْحِجَابِ، وَفِي اُسَارٰى بَدْرٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۵۱ : اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے' عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے تین باتوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے۔ پہلی بات مقامِ ابراہیم کے بارے میں' دوسری بات پردے کے بارے میں اور تیسری بات بدر کے قیدیوں کے بارے میں ہے (بخاری' مسلم)

٦٠٥٢ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ: بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ، اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ . وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ، اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ: وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوْتِنَا؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْاَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ﴾ . وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ». وَبِرَاْيِهٖ فِي اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۰۵۲ : ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کو چار باتوں کے سبب لوگوں پر فضیلت حاصل ہے (پہلی فضیلت یہ ہے کہ) جنگِ بدر کے روز قیدیوں کے تذکرے پر عُمرؓ نے انہیں قتل کرنے کا

مشورہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے تحریر شدہ (حکم) لوحِ محفوظ میں ثبت نہ ہوا ہوتا تو تم نے جو (فدیہ) لیا ہے' اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب پہنچتا اور (دوسری فضیلت یہ ہے کہ) جب عورتوں کے پردے کا تذکرہ ہوا تو عمرؓ نے ازواجِ مطہرات کو پردہ کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ زینبؓ نے عمرؓ سے کہا' اے خطاب کے بیٹے! تو ہم پر حکم چلاتا ہے جبکہ وحی ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے (حکم) نازل فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "جب تم ان سے سامان طلب کرو تو ان سے پردے کے پیچھے سے طلب کیا کرو۔" اور (تیسری فضیلت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا ہے۔ آپؐ نے دُعا کی تھی کہ اے اللہ! اسلام کو عمرؓ کے ساتھ غلبہ عطا کر (چوتھی فضیلت) ابوبکرؓ (کی خلافت) کے بارے عمرؓ کی رائے تھی (اور) عمرؓ پہلے آدمی تھے جنہوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابونہشل راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۸)

٦٠٥٣ ـ (١٩) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ». قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ: وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نُرٰی ـ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۰۵۳ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت میں سے یہ شخص جنّت میں سب سے زیادہ بلند مرتبے والا ہے۔ ابوسعید خُدریؓ بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! ہم سمجھتے رہے کہ اس شخص سے مراد عمرؓ ہیں یہاں تک کہ وہ' فوت ہو گئے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عطیہ بن سعد اور عبداللہ بن ولید راوی ضعیف ہیں۔(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۰۷)

٦٠٥٤ ـ (٢٠) وَعَنْ اَسْلَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلَنِیَ ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَاْنِهٖ ـ یَعْنِیْ عُمَرَ ـ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقَالَ: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حِیْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ ـ وَاَجْوَدَ حَتّٰی انْتَهٰی ـ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۶۰۵۴ : اسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے عُمر رضی اللہ عنہ کی کسی خاص بات کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں بتایا۔ اسلمؒ کہتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب سے آپؐ فوت ہوئے ہیں' کبھی بھی کسی شخص کو (عمل کے لحاظ سے) عمرؓ سے زیادہ جدوجہد کرنے والا اور زیادہ عُمدہ انسان نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ آخر عمر کو پہنچے (بخاری)

٦٠٥٥ ـ (٢١) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ یَاْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَاَنَّهٗ یُجَزِّعُهٗ ـ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ؟! لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ

صُحْبَتَهٗ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ : اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ، وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهٖ عَلَيَّ. وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ، فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ ـ، وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ـ ذَهَبًا لَاَفْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۵۸ : مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عمرؓ کو (نیزے سے) گھائل کیا گیا تو وہ درد محسوس کرنے لگے۔ ابنِ عباسؓ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید عمرؓ جزع فزع کر رہے ہیں' اُن سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! جزع فزع نہ کریں' بلاشبہ آپ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں' آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے جُدا ہوئے اور وہ آپ سے خوش تھے۔ اس کے بعد آپ ابوبکرؓ کی صحبت میں رہے' پس آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر ابوبکرؓ آپ سے جُدا ہوئے اور وہ آپ سے خوش تھے۔ اس کے بعد آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے' پس آپ نے اچھی صحبت رکھی۔ پھر آپ ان سے جُدا ہو رہے ہیں اور وہ آپ سے خوش ہیں۔ عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ نے جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور ان کی خوشی کا تذکرہ کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو تم نے ابوبکرؓ کی رفاقت اور اس کی خوشی کا تذکرہ کیا ہے تو یہ بھی اللہ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے اور جو تم میری گھبراہٹ دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے رفقاء کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین کے بھرنے کے برابر سونا ہوتا تو تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ دے دیتا (بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(ابوبکراور عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٥٦ - (١) عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيٰى، فَرَكِبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحَرَاثَةِ الْأَرْضِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ!». فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَإِنِّى أُوْمِنُ بِهٖ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ». وَمَا هُمَا ثَمَّ. وَقَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ فِى غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا، فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا، فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِىَ لَهَا غَيْرِىْ؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟!» فَقَالَ: أُوْمِنُ بِهٖ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ». وَمَا هُمَا ثَمَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

٦٠٥٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص ایک بیل کو ہانک رہا تھا' اس دوران وہ شخص (چلنے سے) عاجز آگیا تو بیل پر سوار ہو گیا۔ بیل نے کہا' ہم سواری کیلئے پیدا نہیں ہوئے ہیں بلکہ ہم تو زمین کی کھیتی باڑی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لوگوں نے (تعجب کرتے ہوئے) کہا' سُبحَانَ اللہ! بیل کلام کر رہا ہے۔ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس (واقعہ) پر میں' ابوبکرؓ اور عمرؓ ایمان رکھتے ہیں حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ نیز فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص اپنی بکریوں میں تھا' اچانک ان میں سے ایک بکری پر بھیڑیا حملہ آور ہو گیا اور بکری کو اٹھا لیا۔ بکری کے مالک نے اسے اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیئے نے اس سے کہا کہ درندوں کے روز (یعنی جب فتنہ برپا ہو گا) جب کہ میرے علاوہ انہیں کوئی چرانے والا نہیں ہو گا' (ان کو مجھ سے کون چھڑوائے گا؟) لوگوں نے تعجب سے کہا' سُبحَانَ اللہ! بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس (واقعہ) پر بھی میرا' ابوبکرؓ اور عمرؓ کا ایمان ہے حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں نہیں تھے (بخاری' مسلم)

٦٠٥٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّى لَوَاقِفٌ فِى قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ

لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّيْ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «كُنْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ». فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۵۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں میں کھڑا تھا' انہوں نے عمرؓ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جب کہ (وفات کے بعد) ان کا جنازہ چارپائی پر رکھا گیا تھا۔ اچانک میرے پیچھے ایک شخص نے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور (عمرؓ کے لئے دعائیہ کلمات) کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے' بے شک میں اُمید رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں رفقاء کے ساتھ جمع کرے گا' اس لیے کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہا سنا کرتا تھا' آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ میں' ابوبکرؓ اور عمرؓ (فلاں جگہ) تھے' میں نے' ابوبکرؓ نے اور عمرؓ نے (فلاں کام) کیا' میں ابوبکرؓ اور عمرؓ چلے' میں ابوبکرؓ اور عمرؓ داخل ہوئے' میں ابوبکرؓ اور عمرؓ نکلے (ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ) میں نے مڑ کر دیکھا تو یہ باتیں علیؓ بن ابی طالب فرما رہے تھے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۶۰۵۸ - (۳) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعِمَا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَرَوٰى نَحْوَهٗ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ

دوسری فصل

۶۰۵۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک جنّتی لوگ (آپس میں ایک دوسرے کو) بلند مرتبہ لوگوں (کے اونچے مقام) کو دکھائیں گے جیسا کہ تم آسمان کے اُفق میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔ بلاشبہ ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی بلند مقام والوں میں سے ہوں گے اور سب سے اچھے ہوں گے (شرحُ السُّنۃ) نیز ابوداوٗد' ترمذی' ابنِ ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عطیہ بن سعد راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۲۰)

۶۰۵۹ - (۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۰۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوبکرؓ اور عمرؓ انبیاء اور رسولوں کے علاوہ اوّلین اور آخرین اُدھیڑ عمر جنّتیوں کے سردار ہوں گے (ترمذی)

٦٠٦٠ - (٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۶۰۶۰: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ترمذی کی حدیث کی سند جیّد درجہ کی ہے البتہ ابنِ ماجہ کی حدیث جو علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' اس کی سند میں حارث اعور راوی ضعیف ہے نیز جنّت میں سبھی لوگ جوان ہوں گے' اُدھیڑ عمر کے لوگوں سے مقصود وہ لوگ ہیں جو ادھیڑ عمر میں فوت ہوں گے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۰)

٦٠٦١ - (٦) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ؟ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ: اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۶۱: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں نہیں جانتا کہ میں نے تم میں کتنا (عرصہ) زندہ رہنا ہے؟ پس تم میرے بعد دو شخصوں ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا (ترمذی)

٦٠٦٢ - (٧) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ اَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، كَانَا يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے علاوہ کوئی شخص اپنا سر بلند نہیں کرتا تھا' وہ دونوں آپؐ کی زیارت کر کے مسکراتے تھے اور آپؐ انہیں دیکھ کر مسکراتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حَکَم بن عطیّہ راوی متکلّم فیہ ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱' ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۱)

٦٠٦٣ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، وَهُوَ آخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا، فَقَالَ: «هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۰۶۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز (اپنے حجرۂ مبارکہ سے) باہر آئے اور مسجد میں داخل ہوئے جب کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک آپؐ کی دائیں جانب اور دوسرا آپؐ کی بائیں جانب تھا۔ آپؐ نے ان دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا ہوا تھا اور آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن ہم اسی کیفیت

میں اُٹھائے جائیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۱)

٦٠٦٤ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: «هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا .

۶۰۶۴: عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا' یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ (کی مانند) ہیں (امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

٦٠٦٥ - (١٠) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيْلُ - وَمِيْكَائِيْلُ، وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

۶۰۶۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کے دو وزیر اہلِ آسمان میں سے اور دو وزیر اہلِ زمین میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان والے میرے دونوں وزیر جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور زمین والے (دونوں وزیر) ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۲)

٦٠٦٦ - (١١) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ، فَرَجَحْتَ اَنْتَ؛ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ؛ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، يَعْنِیْ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِی اللهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ .

۶۰۶۶: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے گویا کہ ایک ترازو آسمان سے اترا' آپؐ کا اور ابوبکرؓ کا وزن کیا گیا تو آپؐ بھاری نکلے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کا وزن کیا گیا تو ابوبکرؓ بھاری نکلے اور عُمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو عُمرؓ بھاری نکلے' پھر ترازو اُٹھا لیا گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خواب نے غمگین کر دیا۔ (آپؐ نے فرمایا' اس خواب میں) نبوت کی خلافت کی جانب اشارہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت عطا کرے گا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں دراصل دو روایات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ امام ابوداودؒ نے اس حدیث کو کتابُ السُّنَّۃ

میں اور امام ترمذیؒ نے کتابُ الرُّؤیا میں "پھر ترازو اٹھا لیا گیا" جملے تک کے الفاظ ذکر کیے ہیں (ان الفاظ کے ساتھ) یہ حدیث صحیح ہے اور "آپؐ کو اس خواب نے غمگین کر دیا" کے الفاظ صرف ابوداؤد میں ہیں' اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ناقابلِ حجت ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٦٧ - (١٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ» . فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ»، فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

تیسری فصل

۶۰۶۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے پاس اہلِ جنّت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ ابوبکرؓ آئے۔ پھر فرمایا' تمہارے پاس اہلِ جنّت میں سے ایک شخص آئے گا۔ چنانچہ عمرؓ آئے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۴)

٦٠٦٨ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ - اِذْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، عُمَرُ» . قُلْتُ: فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَ: «اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ .

۶۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چاندنی رات تھی' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ اچانک میں نے سوال کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں' آپؐ نے فرمایا' ہاں! عمرؓ کی ہیں (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے دریافت کیا' ابوبکرؓ کی نیکیاں کتنی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں (رزین)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٦٩ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعاً فِيْ بَيْتِهِ، كَاشِفاً عَنْ فَخِذَيْهِ - اَوْ سَاقَيْهِ - فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ -، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: «اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟».

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۰۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے' آپؐ کی دونوں پنڈلیوں پر کپڑا نہ تھا۔ ابوبکرؓ نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی' ان کو اجازت دی گئی' آپؐ اسی حالت میں رہے اور باتیں کرتے رہے۔ پھر عمرؓ نے اجازت طلب کی' انہیں اجازت دی گئی' آپؐ اسی حالت میں رہے اور باتیں کرتے رہے۔ بعد ازاں عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا درست کر لیا۔ جب صحابہ کرامؓ باہر چلے گئے تو عائشہؓ نے کہا' ابوبکرؓ اندر آئے' ان کے لئے بھی آپؐ نے جنبش نہ کی اور نہ ہی آپؐ نے کچھ خیال کیا۔ پھر عمرؓ اندر آئے' ان کے لئے بھی آپؐ نے جنبش نہ کی اور نہ ہی ان کی کچھ پرواہ کی۔ پھر عثمانؓ داخل ہوئے تو آپؐ درست ہو کر بیٹھ گئے اور آپؐ نے اپنے کپڑوں کو بھی درست کر لیا۔ آپؐ نے فرمایا' میں اس شخص سے کیوں حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' بے شک عثمانؓ بہت حیا والا آدمی ہے اور میں ڈر گیا کہ اگر میں

نے اسے اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اپنے (جس) کام کے سلسلہ میں میرے پاس آیا' اس کے لئے مجھ سے نظر اٹھا کر بات نہیں کرے گا اور اس کا کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچے گا (بلکہ واپس چلا جائے گا) (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٠٧٠ - (٢) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ، وَرَفِيْقِيْ - يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ - عُثْمَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۷۰: طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کا ایک خاص ساتھی ہوتا ہے' اور جنت میں عثمانؓ میرا ساتھی ہو گا (ترمذی)

٦٠٧١ - (٣) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

۶۰۷۱: اور امام ابنِ ماجہؒ نے اس حدیث کو ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیثِ غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے نیز سند بھی منقطع ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۵' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ ۱۰۹)

٦٠٧٢ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا - وَأَقْتَابِهَا - فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ، فَقَامَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: عَلَيَّ ثَلَاثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: «مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ، مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۷۲: عبدالرحمٰن بن خبّاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ تبوک کے لشکر (کے خرچ) کے لئے لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ چنانچہ عثمانؓ کھڑے ہوئے'

انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذِمّے ہیں۔ پھر (دوبارہ) آپؐ نے اسی لشکر کے لئے رغبت دلائی تو عثمانؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذِمّے ہیں۔ پھر آپؐ نے تیسری بار رغبت دلائی تو عثمانؓ (تیسری بار) کھڑے ہوئے اور کہا کہ اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذِمّے ہیں (اس حدیث کے راوی) عبدالرحمٰن بن خبّاب کہتے ہیں' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ منبر سے اتر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اس نیکی کے بعد عثمانؓ پر کچھ گناہ نہیں وہ جو چاہے عمل کرتا رہے' اس نیکی کے بعد عثمانؓ پر کچھ گناہ نہیں وہ جو چاہے عمل کرتا رہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ۴۹۶)

۶۰۷۳ - (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ: «مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۰۷۳: عبدالرحمان بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ نے تبوک کے لشکر کی تیاری فرمائی تو عثمانؓ اپنی جیب میں ایک ہزار دینار ڈال کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ دینار آپؐ کی گود میں بکھیر دیئے (عبدالرحمان بن سمرۃؓ کہتے ہیں کہ) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی گود میں انہیں اُلٹ پلٹ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ "آج کے دن کے عمل کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں' وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آج کے دن کے عمل کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں' وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا" (احمد)

۶۰۷۴ - (۶) **وَعَنْ** اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَكَّةَ، فَبَايَعَ النَّاسَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ» فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا تو لوگوں نے رسولُ اللہؐ کے ہاتھ پر بیعت کی' اس بیعت کا پسِ منظر یہ تھا کہ عثمانؓ اہلِ مکّہ کی طرف رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی بنا کر بھیجے گئے تھے (اور کسی نے یہ افواہ اڑا دی کہ عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا ہے) چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ عثمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کام گیا ہے' چنانچہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ عثمانؓ کے نائب کے طور پر دوسرے ہاتھ پر مارا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ہاتھ عثمانؓ کے لئے تھا وہ باقی صحابہ کرامؓ سے بہتر تھا جو انہوں نے اپنے لئے مارا تھا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۶)

٦٠٧٥ ـ (٧) **وَعَنْ** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ ـ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ ـ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ ـ؟ فَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ، وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟! فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟». فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ، فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ؟! فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرٍ ـ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ، فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ ـ قَالَ: «اُسْكُنْ ثَبِيْرُ! فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ»؛ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ! شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّيْ شَهِيْدٌ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۶۰۷۵: ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس دن حاضر تھا جب عثمانؓ نے لوگوں کو (اپنے گھر کی چھت کے) اوپر سے جھانکا (باغی عثمانؓ کو شہید کرنے کے درپے تھے) عثمانؓ نے کہا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں' کیا تم جانتے ہو کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو وہاں "رومہ" کنوئیں کے علاوہ کہیں میٹھا پانی نہ تھا آپؐ نے فرمایا تھا کہ جو شخص "رومہ" کنوئیں کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ رکھے گا تو اسے جنّت میں اس سے بہتر پانی ملے گا پس میں نے ہی اس کنوئیں کو خالص اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو یہاں تک کہ میں سمندر کا (کڑوا) پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے (تعجب سے) کہا' اے اللہ! بات تو درست ہے۔ پھر عثمانؓ نے کہا' میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں کیا مسجد (نبوی) اپنے نمازیوں کے لئے تنگ نہیں ہو گئی تھی اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون شخص فلاں قبیلے سے زمین کا ٹکڑا خرید کر اسے مسجد میں شامل کرتا ہے؟ (اس کے عوض) اسے جنّت میں اس سے بہتر ٹکڑا ملے گا۔ پس میں نے اس ٹکڑے کو خالص اپنے مال سے خریدا تھا لیکن آج تم مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روک رہے ہو؟ لوگوں نے تعجب سے کہا' اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے کہا' میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں' کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تبوک کے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کی تھی؟ لوگوں نے (تعجب سے) کہا'

اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے کہا' میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرمہ کے ثَبِیر پہاڑ پر تھے اور آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ' عمرؓ اور میں تھا۔ اچانک پہاڑ حرکت کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پتھر ڈھلوان کی جانب گرنے لگے۔ چنانچہ آپؐ نے پہاڑ پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا' اے ثَبِیر پہاڑ! ٹھہر جا۔ بلاشبہ تجھ پر ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا' اے اللہ! بات تو درست ہے۔ عثمانؓ نے تین بار فرمایا' اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی قسم! لوگ گواہی دے رہے ہیں کہ میں شہید ہوں (ترمذی' نسائی' دار قطنی) عثمانؓ نے تین مرتبہ کہا' اللہ اکبر! لوگ گواہی دے رہے ہیں اور کعبہ کے رب کی قسم' میں شہید ہوں (ترمذی' نسائی' دار قطنی)

٦٠٧٦ - (٨) وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ: «هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى» فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۰۷۶: مُرّہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فتنوں کا ذکر کیا اور انہیں قریب بتایا۔ چنانچہ (اسی دوران وہاں سے) ایک شخص گزرا جو چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ آپؐ نے (اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا کہ یہ شخص ہدایت پر ہو گا۔ (مُرّہ بن کعبؓ کہتے ہیں) پس میں اُٹھا اور اس کی طرف گیا تو وہ شخص عثمانؓ بن عفّان تھے۔ مُرّہ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے عُثمانؓ کے چہرے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کیا اور کہا کہ یہ شخص ہے جو ہدایت پر ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں (ترمذی' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٦٠٧٧ - (٩) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا عُثْمَانُ! إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا ـ، فَإِنْ أَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ.

۶۰۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے عثمانؓ! شاید اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کا لبادہ پہنائے۔ اگر لوگ تجھ سے خلافت کو چھیننے پر اصرار کریں تو پھر تو اسے ان کے لئے ہرگز نہ چھوڑنا (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں طویل قصّہ ہے۔

٦٠٧٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: «يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا» لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، غَرِيْبٌ إِسْنَادًا.

۶۰۷۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم فتنے کا تذکرہ کرتے

ہوئے فرمایا کہ یہ شخص مظلومانہ قتل ہو گا' آپؐ کا اشارہ عثمانؓ کی طرف تھا (ترمذی)

وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو غریب قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳)

٦٠٧٩ - (١١) **وَعَنْ** اَبِیْ سَهْلَةَ، قَالَ: قَالَ لِیْ عُثْمَانُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، يَوْمَ الدَّارِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۰۷۹: ابوسهلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عثمانؓ نے اپنے گھر کے محاصرے کے روز مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی اور میں اس کے مطابق صبر کر رہا ہوں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٨٠ - (١٢) **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰى قَوْماً جُلُوْساً، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ. قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ شَیْءٍ فَحَدِّثْنِیْ: هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اَللهُ اَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ، وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ». وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: «هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ» فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ، وَقَالَ: «هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ». ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل

۶۰۸۰: عثمان بن عبداللہ بن مَوْهَبؒ بیان کرتے ہیں کہ مصر کے باشندوں میں سے ایک شخص آیا' وہ بیت اللہ کے حج کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا' یہ قُریش کے اکابرین ہیں۔ اس نے دریافت کیا' ان میں کون بڑا عالم ہے؟ انہوں نے

بتایا' عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ اس نے کہا' اے عبداللہ بن عمرؓ! میں آپ سے ایک بات دریافت کرتا ہوں' آپ مجھے اس بات کا جواب دیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمانؓ اُحد کی جنگ میں بھاگ گئے تھے؟ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا' درست ہے۔ اس نے پوچھا' کیا آپؓ جانتے ہیں کہ وہ جنگِ بدر سے غائب تھے اور (وہاں) حاضر نہ ہوئے تھے؟ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا' درست ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعتِ رضوان کے موقعہ پر بھی موجود نہ تھے؟ اور (وہاں بھی) حاضر نہ ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے (تعجب سے) اللہ اکبر کہا (اور ساتھ ہی) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ آئیں میں آپ کے سامنے حقیقتِ حال واضح کرتا ہوں۔ جہاں تک اُحد کی جنگ میں سے ان کے فرار ہونے کا واقع ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گناہ کو معاف کر دیا ہے اور جہاں تک جنگِ بدر میں سے عثمان کا غائب ہونا ہے وہ اس لیے تھا کہ ان کے نکاح میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہؓ تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ آپ کو جنگِ بدر میں (عدمِ شرکت کے باوجود) وہاں حاضر شخص کے برابر ثواب ملے گا اور (مالِ غنیمت میں سے) حصّہ بھی ملے گا۔ اور جہاں تک ان کا بیعتِ رضوان سے پیچھے رہنے کا واقعہ ہے وہ اس سبب سے تھا کہ اگر مکّہ مکرّمہ میں کوئی شخص عثمانؓ سے زیادہ عزّت والا ہوتا تو آپؐ اسے بھیجتے' لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو بھیجا اور عثمانؓ کے مکّہ مکرّمہ جانے کے بعد بیعتِ رضوان ہوئی۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ بعد ازاں عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اب ان سوالوں کے جواب اپنے ساتھ لے جا (بخاری)

٦٠٨١ - (١٣) وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ: «یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ، وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ، فَلَمَّا كَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا: اَلَا نُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا، فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ.

۶۰۸۱: عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ابو سہلہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمانؓ کے ساتھ سرگوشی کر رہے تھے جبکہ عثمانؓ کا رنگ متغیّر ہو رہا تھا۔ جب محاصرے کا دن ہوا تو ہم نے عثمانؓ سے کہا کہ کیا ہم (ان سے) لڑائی نہ کریں؟ عثمانؓ نے کہا کہ نہ لڑو' اس لیے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا میں خود کو اس کا پابند بنا رہا ہوں (بیہقی دلائلُ النبوۃ)

٦٠٨٢ - (١٤) وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا، وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْكَلَامِ، فَاَذِنَ لَهٗ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا - اَوْ قَالَ: اِخْتِلَافًا وَفِتْنَةً - فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ اَوْمَا تَاْمُرُنَا بِهٖ؟ قَالَ: «عَلَیْكُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ» وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ. رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۶۰۸۲ : ابو جُبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عثمانؓ کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ عثمانؓ اپنے گھر میں محصور تھے۔ ابو جبیرؓ نے سنا کہ ابوہریرہؓ عثمانؓ سے گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ابوہریرہؓ کو دی' وہ کھڑے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ بعد ازاں بتایا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا' آپؐ فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات کو پاؤ گے۔ ایک شخص نے عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول! اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے یا آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تمہیں ہر حال میں امیر اور اس کے رفقاء کی اطاعت کرنا ہو گی اور آپؐ عثمانؓ کی طرف اشارہ کر رہے تھے (بیہقی دلائلُ النبوۃ)

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمْ

(ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٨٣ - (١) عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا، وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: «اُثْبُتْ اُحُدُ، فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۰۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ لرزنے لگا۔ آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں مارتے ہوئے فرمایا، ٹھہر جا، اس لئے کہ تجھ پر ایک پیغمبر، ایک صدیق اور دو شہید ہیں (بخاری)

٦٠٨٤ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ — ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ — ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَفَتَحْتُ لَهُ، فَاِذَا عُمَرُ، فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِيْ: «اِفْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ» فَاِذَا عُثْمَانُ، فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۸۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھا کہ ایک شخص آیا، اس نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اسے جنّت کی خوشخبری دو۔ (ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں) میں نے اس کے لئے دروازہ کھولا تو وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق انہیں خوشخبری سنائی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا، اس نے بھی دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور اسے جنّت کی خوشخبری

دو۔ (ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں) میں نے اس کے لیئے دروازہ کھولا تو وہ عمرؓ تھے۔ میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مطلع کیا تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی۔ بعد ازاں ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا' اس کے لیئے بھی دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنّت کی خوشخبری دو البتہ اسے عظیم مصیبت پہنچے گی (ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں نے دروازہ کھولا) تو وہ عثمانؓ تھے' میں نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے مطلع کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے تمام مصائب میں مدد طلب کی جاتی ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٦٠٨٥ - (٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَیٌّ: اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

٦٠٨٥: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب زندہ تھے تو ہم کہا کرتے تھے ابوبکر' عمر' عثمان رضی اللہ عنہم (ترمذی)

وضاحت: مراد یہ ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں جب بھی مذکورہ تین صحابہ کرامؓ میں سے کسی کا نام لیا جاتا تو ان کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" کہا جاتا تھا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۳ صفحہ ۲۵۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٠٨٦ - (٤) عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اُرِیَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ» . قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تیسری فصل

٦٠٨٦: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گزشتہ رات ایک نیک شخص کو خواب میں دکھایا گیا کہ جیسے ابوبکرؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ' عمرؓ ابوبکرؓ کے ساتھ اور عثمانؓ عمرؓ کے ساتھ معلّق ہیں۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ جب ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے تو ہم نے (محسوس کیا اور) کہا کہ نیک شخص سے مراد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے ایک دوسرے کے ساتھ معلّق ہونے سے مقصود یہ ہے کہ وہ اس شریعت کے والی ہیں' جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کو مبعوث فرمایا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۰۲)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٠٨٧ - (١) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۰۸۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک تیرا مقام وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا' البتہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر استدلال کرنا درست نہیں ہے' البتہ اس حدیث میں آپؐ کے نزدیک علی رضی اللہ عنہ کا جو مقام و مرتبہ تھا' اس کی جانب اشارہ ہے۔ سن ۹ ہجری کو آپؐ غزوۂ تبوک کے لئے روانہ ہوئے تو آپؐ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل و عیال پر خلیفہ بنایا تھا' اس وقت آپؐ نے علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تیرا مقام میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور پر گئے تھے تو اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنے گھربار اور بنی اسرائیل کا خلیفہ بنا گئے تھے لیکن ہارونؑ پیغمبر بھی تھے' جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علیؓ کے سوا کوئی خلافت کے لائق نہیں' درست نہیں ہے۔ جب کہ ہارونؑ موسیٰؑ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اس لئے قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا اور خود علیؓ نے آپؐ کی وفات کے بعد اپنے خلیفہ ہونے کا کبھی ذکر تک نہیں کیا (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۶)

٦٠٨٨ - (٢) **وَعَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ

وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبُّنِيْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِيْ إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۸۸: زِر بن حُبَیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور جس نے ہر روح والی چیز کو پیدا کیا۔ نبیُّ الاُمّی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید کی کہ میرے ساتھ صرف کامل ایمان والا شخص ہی محبت کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی دوسرا شخص میرے ساتھ دشمنی نہیں کرے گا (مسلم)

۶۰۸۹ - (۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ». فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ؟». فَقَالُوْا: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ». فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ قَالَ: «اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ - حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ، قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ» فِيْ بَابِ «بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ».

۶۰۸۹: سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل کے دن میں جھنڈا ایسے شخص کے سپرد کروں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا' وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہو گا اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے محبت کرتا ہو گا۔ صبح کے وقت صحابہ کرامؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' سبھی امیدوار تھے کہ انہیں جھنڈا عطا ہو گا لیکن آپؐ نے فرمایا' علیؓ بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں (درد کی) شکایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا' ان کی طرف کسی کو بھیجو۔ انہیں لایا گیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ چنانچہ وہ تندرست ہو گئے' گویا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہی نہیں ہے۔ آپؐ نے انہیں جھنڈا عطا کیا۔ علیؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں ان کے ساتھ جنگ کروں کہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا' نرمی اختیار کرتے ہوئے چلنا یہاں تک کہ آپ ان کی زمین پر اُتریں' پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے ان پر کون سے حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! تیرے سبب اللہ ایک شخص کو ہدایت دے تو یہ تیرے لئے اس سے کہیں بہتر ہے کہ تجھے سرخ اونٹ ملیں (بخاری' مسلم)

اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں" کا ذکر "بچوں کے بالغ ہونے" کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٦٠٩٠ - (٤) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۹۰: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ علیؓ نسب کے لحاظ سے مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ ہر مومن شخص کا دوست ہے (ترمذی)

وضاحت: اس قسم کے الفاظ آپؐ نے جبیب صحابی کے بارے میں بھی فرمائے تھے' جب جبیب شہید ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' یہ شخص مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ حدیث مسلم شریف میں ہے نیز اسی قسم کے الفاظ آپؐ نے اشعری لوگوں کے بارے میں بھی فرمائے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ یہ حدیث بھی مسلم شریف میں ہے۔ پس اس لحاظ سے علی رضی اللہ کی کچھ خصوصیت نہ ہوئی کہ جس سے ان کی خلافت بلافصل کو ثابت کیا جا سکے (واللہ اعلم)

٦٠٩١ - (٥) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۱: زید بن اَرقَم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے ساتھ میں دوستی رکھتا ہوں اس سے علیؓ بھی دوستی رکھتا ہے (احمد' ترمذی)

٦٠٩٢ - (٦) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ.

۶۰۹۲: حُبشِیّ بن جُنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور میری طرف سے کوئی ادا نہ کرے مگر میں (خود) یا علیؓ ہی ادا کرے (ترمذی)

اور امام احمدؒ نے اس حدیث کو ابوجنادہ سے روایت کیا ہے۔

٦٠٩٣ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: آخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ، وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، وَقَالَ : هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ .

۶۰۹۳ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کے درمیان رشتۂ اخوت قائم فرمایا تو علیؓ آئے' ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا' آپؐ نے صحابۂ کرامؓ میں رشتۂ اخوت قائم فرمایا ہے لیکن میرا کسی شخص کے ساتھ رشتۂ اخوت نہیں جوڑا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں جمیع بن عُمیر راوی ضعیف ہے بہرحال سیرت کی کتابوں سے اس قسم کے واقعات ثابت ہیں (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۳۵۶)

۶۰۹٤ ـ (۸) وَعَنْ اَنَسٍ ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ طَیْرٌ ، فَقَالَ : «اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیْ هٰذَا الطَّیْرَ» فَجَاءَهُ عَلِیٌّ ، فَاَكَلَ مَعَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ .

۶۰۹۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک بھنا ہوا) پرندہ تھا۔ آپؐ نے دعا کی' اے اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو لا جو تجھے تیری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس (بھنے ہوئے) پرندے سے تناول کرے۔ چنانچہ علیؓ آپؐ کے ہاں آئے' انہوں نے آپؐ کے ساتھ تناول کیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۰)

۶۰۹۵ ـ (۹) وَعَنْ عَلِیٍّ ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِیْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، وَقَالَ : هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ .

۶۰۹۵ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز طلب کرتا تو آپؐ مجھے عطا فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپؐ خود مجھے عطا کرتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : علّامہ ناصرالدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۱)

۶۰۹۶ ـ (۱۰) وَعَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ ، وَعَلِیٌّ بَابُهَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، وَقَالَ : هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ، وَقَالَ : رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ شَرِیْكٍ وَلَمْ یَذْكُرُوْا فِیْهِ عَنِ الصُّنَابِحِیِّ ، وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَیْرَ شَرِیْكٍ .

۶۰۹۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز انہوں نے کہا ہے کہ بعض رُواۃ نے اس حدیث کو شریک راوی سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس (حدیث) کو صُنابِحِیؒ سے ذکر نہیں کیا اور ہم "شریک" کے سوا کسی ثقہ راوی سے اس حدیث کا علم نہیں رکھتے ہیں۔

وضاحت: علاّمہ ناصر الدین اَلبانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۱)

۶۰۹۷ - (۱۱) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ — فَانْتَجَاهُ . فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا انْتَجَيْتُهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ نے علیؓ کو طائف بھیجنے کے لئے بلایا تو ان سے سرگوشی کی۔ لوگوں نے کہا' آپؐ نے اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ طویل سرگوشی کی ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اس کے ساتھ سرگوشی نہیں کی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے۔ (ترمذی)

وضاحت: علاّمہ ناصر الدین اَلبانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۲)

۶۰۹۸ - (۱۲) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: «يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ»، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۶۰۹۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے علی! کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اس مسجد میں میرے اور تیرے علاوہ کوئی شخص جنبی ہو۔ علی بن مُنذر کہتے ہیں کہ میں نے ضِرار بن صُرَدؒ سے دریافت کیا کہ اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے وضاحت کی (کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم یہ تھا کہ) جنابت کی حالت میں میرے اور تیرے علاوہ کوئی شخص مسجد کو راستہ بناتے ہوئے نہیں گزر سکتا (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علاّمہ ناصر الدین اَلبانیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس کی سند میں عطیہ عوفی راوی متّہم اور ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۳)

۶۰۹۹ - (۱۳) **وَعَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا

فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۹۹: اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں علیؓ تھے۔ اُمّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی' اے اللہ! مجھے (اس وقت تک) فوت نہ کرنا جب تک کہ (مرنے سے پہلے) تو مجھے علیؓ کو نہ دکھائے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام ترمذیؒ نے بھی اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۲) ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علیؓ سے کمال درجے محبّت اور شفقت تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۱۰۰ - (۱٤) **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

تیسری فصل

۶۱۰۰: اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' منافق شخص علیؓ سے محبّت نہیں کرے گا اور مومن شخص علیؓ سے دشمنی نہیں کرے گا (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس کی سند میں مساور حمیری راوی ضعیف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۹)

۶۱۰۱ - (۱۵) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۶۱۰۱: اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے علیؓ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' ابو اسحٰق سبیعی راوی کا حافظہ آخر عمر میں خراب ہو گیا تھا' امام حاکمؒ نے اپنی کتاب "مستدرک حاکم" میں بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے (مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۲۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۹)

٦١٠٢ - (١٦) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسٰى، اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ، وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهٗ». ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي — بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَآنِي — عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِي. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۱۰۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' تجھ میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کی' یہاں تک کہ ان کی والدہ پر بہتان لگایا اور عیسائیوں نے عیسیٰؑ سے اتنی محبت کی کہ اُسے وہ مقام دے دیا جو ان کے لئے لائق نہ تھا۔ بعد ازاں علیؓ نے بیان کیا کہ دو قسم کے لوگ میرے سبب تباہ ہوں گے' ایک جس نے مبالغے کے ساتھ مجھ سے محبت کی اور ایسے اوصاف کے ساتھ میری تعریف کی جو مجھ میں نہیں ہیں اور دوسرا وہ دشمن جس کو میری دشمنی نے اس قدر برانگیختہ کیا کہ اس نے مجھ پر تہمت لگائی (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حکم بن عبدالملک راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۹)

٦١٠٣ - (١٧) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ — اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: «اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ؟». قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: «اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟» قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ». فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ! اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۱۰۳: براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آتے ہوئے "غدیر خم" مقام میں اترے تو آپؐ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا' کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں تمام ایمانداروں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں ہر ایماندار شخص کے اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے' اے اللہ! اس شخص کو محبوب سمجھ جو علیؓ کو محبوب سمجھے اور اس شخص سے بغض کر جو علیؓ سے بغض رکھے۔ عمرؓ اس کے بعد علیؓ سے ملے اور انہیں کہا کہ اے ابوطالب کے بیٹے! تجھے مبارک ہو تو ہر ایماندار مرد اور عورت کا محبوب ہے (احمد)

٦١٠٤ - (١٨) وَعَنْ بُرَيْدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ» ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۶۱۰۴ : بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ منگنی کرنے کا پیغام بھجوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کی عمر تھوڑی ہے۔ پھر علیؓ نے پیغام بھجوایا تو آپؐ نے فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دیا (نسائی)

٦١٠٥ - (١٩) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۶۱۰۵ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجدِ نبوی کی جانب کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تو سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے سبھی کے دروازے بند کر دیئے' ابوبکرؓ کی کھڑکی کو بھی برقرار رکھا اور علیؓ کا دروازہ اس لئے بند نہ کیا گیا کہ ان کے باہر جانے کا دروازہ اس کے سوا کوئی اور نہ تھا اور آپؐ کی زندگی میں اس لئے بھی بند نہ کیا گیا کہ مبادا فاطمہؓ کو آپؐ سے ملاقات کرنے میں تکلیف نہ ہو جب کہ آپؐ کی وفات کے بعد اسے بند کر دیا گیا تھا (تحفۃ الاحوذی جلد ۴ صفحہ ۳۳۱' البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۳' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

٦١٠٦ - (٢٠) **وَعَنْ** عَلِيٍّ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، آتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ - فَاَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ، وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۱۰۶ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرا جو مقام تھا وہ کسی اور کا نہ تھا' میں صبح سویرے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا' اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ پر سلامتی ہو اگر آپؐ کھانستے تو میں واپس گھر چلا جاتا وگرنہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا (نسائی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن نجی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۳۰)

٦١٠٧ - (٢١) **وَعَنْهُ،** قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا ، فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ ـــ ، وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِيْ ـــ ، وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «كَيْفَ قُلْتَ؟» فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ عَافِهِ - اَوِ اشْفِهِ -» شَكَّ الرَّاوِيْ قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجْعِيْ بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۴۰۷ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار تھا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے ہوئے میرے قریب سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا' اے اللہ! اگر میری موت قریب آگئی ہے تو مجھے موت کے ساتھ راحت عطا کرنا اور اگر موت میں تاخیر ہے تو مجھے خوشحال کر اور اگر (بیماری) باعثِ تکلیف ہے تو مجھے صبر عطا کر۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا ہے؟ علیؓ نے جو کہا تھا' آپؐ پر دہرا دیا۔ آپؐ نے انہیں پاؤں مارتے ہوئے خبردار کیا اور دُعا کی' اے اللہ! اس کو عافیت عطا کر یا اس کو شفا عطا کر (راوی کا شک ہے) علیؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں کبھی بھی اس طرح بیمار نہ ہوا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
(عَشَرۂ مُبَشَّرہ رضی اللہ عنہم کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۶۱۰۸ - (۱) عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ- مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمّٰى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان صحابہ کرامؓ سے زیادہ کوئی دوسرا خلافت کا حقدار نہیں کہ جب رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ ان سے خوش تھے۔ چنانچہ عمرؓ نے علیؓ عثمانؓ زبیرؓ طلحہؓ سعدؓ اور عبدالرحمانؓ کا نام لیا (بخاری)

۶۱۰۹ - (۲) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۰۹: قیس بن اَبی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طلحہؓ کے ہاتھ کو شل دیکھا اور (اس کا سبب یہ تھا کہ) اس نے جنگِ اُحد کے روز اس ہاتھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی کوشش کی تھی۔ (بخاری)

۶۱۱۰ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟» ، يَوْمَ الْاَحْزَابِ. قَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے موقعہ پر فرمایا' مجھے کُفّار کے بارے میں کون اطلاع دے گا؟ زبیرؓ نے عرض کیا' میں اطلاع دوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہر پیغمبر کے معاون ہوتے ہیں اور میری معاونت کرنے والے زبیر ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: زبیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے اور آپ کے جاں نثاروں میں سے تھے' جنگِ احزاب کے موقع پر عرب قبائل نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا تو اس وقت سردی کا موسم تھا۔ ایک روز سخت سردی تھی' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ کون شخص عرب قبائل کی خبر لائے گا؟ زبیر نے لبیک کہا اور وہ اس مشن پر روانہ ہوئے اور یہ خبر لے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے محاصرین پر یخ بستہ ہوائیں اور طوفان بھیجا اور ان سب لوگوں کے خیمے اکھڑ گئے۔ تمام مال و اسباب اُلٹ پلٹ ہو گیا اور کفّار نامراد ہو کر بھاگ گئے۔

٦١١١ - (٤) **وَعَنِ** الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَأْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ؟» فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ فَقَالَ: «فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦١١١: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون شخص بنو قُریظہ کے ہاں جائے گا اور ان کے بارے مجھے اطلاع دے گا۔ (زبیرؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں گیا' جب میں واپس آیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرحت سے اپنے تشکّرانہ الفاظ میں) میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا' تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں (بخاری' مسلم)

٦١١٢ - (٥) **وَعَنْ** عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ: «يَا سَعْدُ! اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦١١٢: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپؐ نے سعد بن مالک کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا ہو (یعنی کہا ہو کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے جنگِ اُحد کے روز آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' اے سعد! تیر پھینک' تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ اعزاز سعد بن مالکؓ کے علاوہ زبیرؓ کو بھی حاصل ہے' شاید علیؓ کو اس کا علم نہ ہوا ہو۔ سعدؓ بڑے مشاق تیر انداز تھے جب جنگِ اُحد میں کافروں کے ایک گروہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نرغے میں لے لیا تو آپؐ نے سعد کو یہ الفاظ فرمائے اور آپ دیگر صحابہ کرامؓ سے تیر لے کر سعدؓ کو پکڑاتے جاتے تھے۔ یہ وہی سعدؓ ہیں جو سعد بن ابی وقاص کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا بیٹا عُمر بن سعد امام حسینؓ کو شہید کرنے میں ملوث تھا۔ (واللہ اعلم)

٦١١٣ - (٦) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۳ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ عربوں میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا (بخاری، مسلم)

٦١١٤ - (٧) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ ـ لَيْلَةً فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلاً صَالِحاً يَحْرُسُنِيْ» إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قَالَ: أَنَا سَعْدٌ، قَالَ: «مَا جَاءَ بِكَ؟» قَالَ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ نَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۴ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (کسی جنگ سے واپسی پر) مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار رہے۔ آپؐ نے فرمایا، کوئی صالح شخص میری حفاظت کرے۔ اچانک ہم ہتھیاروں کی جھنکار کو سنا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ کون شخص ہے؟ سعدؓ نے کہا، میں سعد ہوں۔ آپؐ نے پوچھا کہ تو کس لیئے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا، میرے دل میں آپؐ کے بارے میں خوف لاحق ہوا تھا اس لیے میں آپؐ کی حفاظت کے لیئے حاضر ہوا ہوں۔ (اس کی یہ بات سن کر) آپؐ نے اس کے حق میں دُعا کی پھر آپ سو گئے (بخاری، مسلم)

٦١١٥ - (٨) **وَعَنْ** أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ، وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۱۵ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر اُمّت میں امانت دار شخص ہوتا ہے اور اس اُمّت کا امین (قابلِ اعتماد) شخص ابُوعبیدہ بن جراحؓ ہے (بخاری، مسلم)

٦١١٦ - (٩) **وَعَنْ** ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفاً لَوِ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ: أَبُوْ بَكْرٍ. فَقِيْلَ: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ. قِيْلَ: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۱۶ : ابنِ ابی مُلَیکہؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلافت کے مرتبے پر فائز کرنا چاہتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ عائشہؓ نے فرمایا، ابوبکرؓ کو خلیفہ بناتے۔ دریافت کیا گیا کہ ابوبکرؓ کے بعد پھر کس کو؟ عائشہؓ نے کہا، عمرؓ کو۔ دریافت کیا گیا کہ عمرؓ کے بعد کس کو؟ عائشہؓ نے کہا، ابوعُبیدہ بن جَرّاحؓ کو (مسلم)

٦١١٧ - (١٠) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ». وَزَادَ بَعْضُهُمْ: وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ

وَقَّاصٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۱۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے، آپؐ کے ہمراہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ تو اچانک پتھر حرکت کرنے لگا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ساکن ہو جا۔ تجھ پر اللہ کے پیغمبر یا صِدّیق یا شہید کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ اور بعض رُواۃ نے سعد بن ابی وقاصؓ کا ذکر کیا ہے اور علیؓ کا ذکر نہیں کیا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کا پہلا حصّہ زیادہ راجح اور صحیح ہے۔ پیغمبر سے مقصود نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ہیں۔ جبکہ صدِّیق سے مراد ابوبکرؓ ہیں اور شہیدوں سے مراد عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ ہیں۔
(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۳۶۳)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۶۱۱۸ - (۱۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۱۱۸: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوبکرؓ جنّتی ہے، عمرؓ جنّتی ہے، عثمانؓ جنّتی ہے، علیؓ جنّتی ہے، طلحہؓ جنّتی ہے، زبیرؓ جنّتی ہے، عبدالرحمٰن بن عوفؓ جنّتی ہے، سعد بن ابی وقاصؓ جنّتی ہے، سعید بن زیدؓ جنّتی ہے اور ابوعُبیدہ بن جراحؓ بھی جنّتی ہے (ترمذی)

۶۱۱۹ - (۱۲) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ.

۶۱۱۹: ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو سعید بن زید سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو "رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے فضائل" کے باب میں بیان کیا ہے اور اسی طرح یہ روایت سعید بن زیدؓ سے سُنن ترمذی میں بھی ہے (ابنِ ماجہ حدیث نمبر ۳۹۲۵، ترمذی حدیث نمبر ۳۷۵۷)

۶۱۲۰ - (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ —، وَاَقْرَؤُهُمْ — اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ

وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَرَوٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ، مُرْسَلًا وَفِيْهِ: «وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ».

۶۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت کا میری اُمّت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابوبکرؓ ہے اور (احکامِ دینیہ میں) سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ ہے اور بہت زیادہ حیا والا عثمانؓ ہے اور فرائض (علمِ وراثت) کا زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابتؓ ہے اور قرأت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا اُبیّ بن کعبؓ اور حلال و حرام کا زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبلؓ ہے۔ اور ہر اُمّت میں ایک امانت دار شخص ہوتا ہے جبکہ اس اُمّت کا امانت دار شخص ابوعُبیدہ بن جراح ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

نیز یہ حدیث معمرؒ نے قتادہؓ سے مرسل روایت کی ہے' اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ "میری اُمّت میں سے سب سے زیادہ قضا کا علم رکھنے والا علیؓ ہے۔"

۶۱۲۱ - (۱۴) وَعَنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَوْجَبَ طَلْحَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہ زیب تن کر رکھی تھیں' آپؐ ایک پتھر پر کھڑے ہونا چاہتے تھے لیکن بوجہ دو زرہ کے بوجھل ہونے کے آپؐ ایسا نہ کر سکے۔ چنانچہ آپؐ کے نیچے طلحہؓ بیٹھے' پھر آپؐ پتھر پر جا سکے۔ (زبیرؓ کہتے ہیں کہ) میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' طلحہؓ کے لئے جنّت واجب ہو گئی ہے (ترمذی)

۶۱۲۲ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: «مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہؓ بن عبید اللہ کی جانب دیکھا اور فرمایا' جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جو زمین پر چلتا ہے اور اس نے اپنے ذِمّے کو پورا کر لیا ہے تو وہ اس شخص (یعنی طلحہؓ) کی جانب دیکھے اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا کہ) جس شخص کو پسند ہے کہ زمین پر کسی شہید شخص کو چلتے ہوئے دیکھے تو وہ طلحہ بن عبید اللہؓ کو دیکھے (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں صلت بن دینار راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۴)

٦١٢٣ ـ (١٦) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَيَّ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۶۱۲۳ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے' جنّت میں طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں میرے پڑوسی ہوں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۵)

٦١٢٤ ـ (١٧) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ، يَعْنِيْ يَوْمَ أُحُدٍ: «اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهُ ـ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۶۱۲۴ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن (میرے بارے میں) فرمایا' اے اللہ! اسے تیر اندازی میں قوّت عطا کر اور اس کی دُعا قبول کر (شرح السّنۃ)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۴)

٦١٢٥ ـ (١٨) **وَعَنْهُ**، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۱۲۵ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو آپ اس کی دُعا قبول کریں (ترمذی)

٦١٢٦ ـ (١٩) **وَعَنْ** عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: «اِرْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ» وَقَالَ لَهُ: «اِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۱۲۶ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعدؓ کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے لیئے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا' آپؐ نے جنگِ اُحد کے روز سعدؓ کے لیئے فرمایا کہ تیر پھینک' تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور (ایک موقع پر) اس کے لیئے فرمایا' اے مضبوط نوجوان! آپ تیر پھینکیں (ترمذی)

٦١٢٧ ـ (٢٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ اِمْرُؤٌ خَالَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . . وَقَالَ: كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، وَكَانَتْ أُمُّ

النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا خَالِيْ». وَفِي «الْمَصَابِيْحِ»: «فَلْيُكْرِمَنَّ» بَدَلَ «فَلْيُرِنِيْ».

۶۱۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ (آپؐ کی مجلس میں) آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے ان جیسا ماموں دکھائے (ترمذی)

اور امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ سعدؓ کا تعلق بنو زہرہ قبیلے سے تھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنو زہرۃ قبیلے سے تھیں، اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں اور مصابیح میں "مجھے کوئی ان جیسا ماموں دکھائے" کی بجائے یہ الفاظ ہیں "ان کی لازمی طور پر عزت کی جائے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۱۲۸ - (۲۱) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ ــ وَوَرَقُ السَّمُرِ ــ، وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خَلْطٌ ــ، ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ ــ، لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ، وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ، وَقَالُوْا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۶۱۲۸: قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا، انہوں نے بتایا کہ بلاشبہ میں عربوں میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا اور ہم صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے جبکہ ہماری خوراک کانٹے دار درختوں کے پھل اور پتے ہوا کرتے تھے، اس میں کچھ شک نہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص رفعِ حاجت کرتا تھا تو وہ بکریوں (کی مینگنیوں) کی مانند خشک کرتا تھا، جس میں کوئی آمیزش نہیں ہوئی تھی۔ پھر وہ وقت آیا کہ بنو اسد قبیلہ کے لوگ مجھے اسلام کے بارے میں ڈانٹ پلاتے، ایسی حالت میں مجھے ناامیدی ہوئی اور میرے اعمال ضائع ہوئے۔ دراصل بنو اسد قبیلے نے سعدؓ کے بارے میں عمرؓ سے شکایت کی تھی اور الزام لگایا تھا کہ یہ شخص اچھی طرح نماز ادا نہیں کرتا (حالانکہ قبیلہ بنو اسد والے اس شکایت میں جھوٹے تھے) (بخاری، مسلم)

۶۱۲۹ - (۲۲) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ ــ، وَمَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ فِيْهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّيْ لَثَالِثُ الْاِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۲۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں معلوم ہے کہ میں اسلام لانے والا تیسرا

شخص ہوں۔ (سعدؓ کہتے ہیں کہ) جس روز میں اسلام لایا اس روز کوئی اور اسلام نہیں لایا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ میں اسلام لانے کے بعد سات دن تک اس حال میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا حصہ تھا۔ (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ سابقینِ اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو وہ تیسرے شخص تھے جو مسلمان ہوئے اور اپنے ایمان لانے کے بعد ایک ہفتے تک وہ تیسرے شخص ہی تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد لوگوں نے جوق در جوق اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔

حدیث میں لفظ "اِلاَّ" کسی راوی کی غلطی سے شامل ہوا ہے۔ ہم نے حدیث کے مفہوم کو درست رکھنے کے لئے لفظ "اِلاَّ" کو ترجمہ کرتے وقت حذف کر دیا ہے (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۳ صفحہ ۳۴۶)

٦١٣٠ - (٢٣) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهِ: «اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ» قَالَتْ عَائِشَةُ: يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ، ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ —: سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ، وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے کہ بلاشبہ تمہارا معاملہ ایسا ہے جس کا مجھے فکر ہے کہ میرے مرنے کے بعد (تمہارا) کیا ہو گا اور تمہاری مشکلات پر تمہارا ساتھ صرف سچے صبر کرنے والے ہی دیں گے۔ عائشہؓ نے وضاحت کی کہ اس سے مقصود صدقہ خیرات کرنے والے لوگ ہیں۔ بعد ازاں عائشہؓ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن عوف) کے لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے والد کو جنّت کے چشمہ سے سیراب کرے۔ اس لئے کہ عبدالرحمان بن عوفؓ نے اُمّہات المؤمنین کی گزر اوقات کے لیے ایک باغ صدقہ کیا تھا' جو چالیس ہزار (درہم) میں فروخت ہوا (ترمذی)

٦١٣١ - (٢٤) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهِ: «اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۱۳۱: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ اپنی ازواجِ مطہرات کے بارے میں فرما رہے تھے کہ بلاشبہ میرے بعد جو شخص تم پر بہت زیادہ خرچ کرے گا وہ سچّا اور نیک ہو گا (پھر اُمِّ سلمہؓ نے یہ دعائیہ کلمات کہے) اے اللہ! عبدالرحمان بن عوفؓ کو جنّت کے چشمے سے سیراب کر۔ (احمد)

٦١٣٢ - (٢٥) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِبْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلاً اَمِيْناً ، فَقَالَ : «لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلاً اَمِيْناً حَقَّ اَمِيْنٍ» فَاسْتَشْرَفَ ــ لَهَا النَّاسُ ، قَالَ : فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۱۳۲ : حُذَیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے باشندے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہماری جانب کسی امانت دار شخص کو بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں تمہاری جانب ایسے شخص کو بھیجوں گا جو صحیح معنی میں امین ہو گا۔ لوگوں نے اس عہدہ کے لیے رغبت کی (کہ وہ اس اعزاز کے مستحق ٹھہریں) حُذیفہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے ابوعبیدہ بن جرّاح کو بھیجا۔
(بخاری' مسلم)

۶۱۳۳ - (۲۶) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ . قَالَ : «اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْناً زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ ، وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْناً لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا ـ وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ ـ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ، يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ .

۶۱۳۳ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے بعد کس شخص کو (اپنا) امیر بنائیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تم ابوبکرؓ کو امیر بناؤ گے تو تم اسے امانت دار اور دنیا سے بے اعتنائی برتنے والا (اور) آخرت کی جانب رجوع کرنے والا پاؤ گے اور اگر تم عمرؓ کو امیر بناؤ گے تو تم اسے مضبوط اور امانت دار پاؤ گے (اور) وہ اللہ کے (احکامات کے) بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتا ہے اور اگر تم علیؓ کو امیر بناؤ گے ...... اور میں تمہارے بارے میں رائے رکھتا ہوں کہ تم اسے امیر نہیں بناؤ گے (اور اگر تم اسے امیر بناؤ) تو تم اسے صراطِ مستقیم پر چلنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے' وہ تمہیں صرف صراطِ مستقیم پر ہی لے جائے گا (احمد)

۶۱۳۴ - (۲۷) وَعَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ ، وَحَمَلَنِيْ اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ ، وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ ، وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صَدِيْقٍ . رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ ـ ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا ، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۶۱۳۴ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم کرے' اس نے اپنی بیٹی کا میرے ساتھ نکاح کیا اور مجھے دارُالہجرۃ (مدینہ منورہ) اپنے اونٹ پر سوار کرا کے لے گیا' غار میں میرا رفیق رہا اور اس نے اپنے مال سے بلالؓ کو آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم کرے' وہ سچی بات

کہتا ہے اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو' سچائی نے اسے تنہا چھوڑ دیا ہے اور اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ عثمانؓ پر اللہ تعالیٰ رحم کرے' اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ علیؓ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے' اے اللہ جس طرف وہ پھرے حق کو اسی طرف پھیردے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے علی رضی اللہ عنہ کا اپنے وقت میں خلیفہ برحق ہونا ثابت ہے (واللہ اعلم)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۴۹۷' احادیثِ ضعیفہ ۲۱۲۵)

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦١٣٥ - (١) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾. دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۱۳۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) کہ "ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ......" تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ' فاطمہؓ' حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا' اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں (مسلم)

٦١٣٦ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً - وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ - مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (ایک روز) صبح کے وقت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے' آپؐ کے جسم مبارک پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک مُنَقَّش چادر تھی' اس دوران حسن بن علیؓ آئے' آپؐ نے انہیں چادر میں داخل کیا' پھر حسین بن علیؓ آئے وہ آپؐ کے ساتھ چادر میں داخل ہوئے بعد ازاں فاطمہؓ آئیں تو آپؐ نے اسے بھی چادر میں داخل کر دیا پھر علیؓ آئے تو آپؐ انہیں بھی چادر میں داخل کیا۔ پھر فرمایا' اے اہلِ

بیت! اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے گناہوں کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے (مسلم)

٦١٣٧ - (٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۳۷: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیمؑ فوت ہوا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جنت میں اس کے لئے دودھ پلانے والی ہے (بخاری)

٦١٣٨ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا - أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ - عِنْدَهُ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ -، فَلَمَّا رَآهَا قَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي» ثُمَّ أَجْلَسَهَا، ثُمَّ سَارَّهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي. قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ؛ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي: «إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ». فَبَكَيْتُ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟» وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپؐ کی خدمت میں حاضر تھیں' اس دوران آپ کی بیٹی فاطمہؓ چلتی ہوئی آئی' اس کا چلنا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے ملتا جلتا تھا۔ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا' میں اپنی بیٹی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پھر آپؐ نے اس کو اپنے قریب بٹھایا اور اس سے سرگوشی کی' چنانچہ فاطمہؓ شدّت سے رونے لگیں۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ وہ بہت زیادہ غمگین ہے تو آپؐ نے اس سے دوبارہ سرگوشی کی چنانچہ فاطمہؓ ہنسنے لگیں (عائشہؓ کہتی ہیں) جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ آپؐ نے تیرے ساتھ کیا سرگوشی کی۔ فاطمہؓ نے کہا' میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشاء نہیں کروں گی۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو میں نے (فاطمہؓ سے) کہا کہ میں تجھے اس حق کا واسطہ دے کر قسم دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ تم مجھے ضرور بتاؤ۔ فاطمہؓ نے کہا' اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ جب آپؐ نے مجھ سے پہلی بار سرگوشی کی تو آپؐ نے مجھے بتایا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآنِ پاک دہرایا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے میرے ساتھ دو بار قرآنِ پاک دہرایا' میرا خیال یہ ہے کہ میری موت کا وقت قریب

ہے۔ پس تو اللہ سے ڈر اور (میری جدائی) پر صبر کر' میں تیرے لئے بہترین پہلے جانے والا ہوں۔ یہ سن کر میں رونے لگی جب آپؐ نے مجھے غم ناک پایا تو آپؐ نے دوسری مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا' اے فاطمہ! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو یا ایمان دار عورتوں کی سردار ہو؟ اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپؐ اس بیماری میں فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی پھر آپؐ نے میرے ساتھ سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپؐ کے اہلِ بیت میں سے میں پہلا فرد ہوں گی جو آپؐ کے پاس جاؤں گی۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی (بخاری' مسلم)

٦١٣٩ - (٥) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِيْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يُرِيْبُنِيْ مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦١٣٩: مِسوَر بن مَخرَمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس شخص نے اسے ناراض کیا' اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے کہ جس چیز سے اسے رنج پہنچتا ہے وہ مجھے بھی بے چین کر دیتی ہے جو چیز اس کو تکلیف دیتی ہے وہ چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے (بخاری' مسلم)

٦١٤٠ - (٦) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً فِيْنَا خَطِيْباً بِمَاءٍ يُدْعَى: خُمًّا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ» فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأَهْلُ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٦١٤٠: زید بن اَرقَم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مکہ اور مدینہ کے درمیان خُم نامی پانی کے مقام پر ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! آگاہ رہو' بلاشبہ میں تمہارے جیسا انسان ہوں' قریب ہے کہ میرے پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا (کوئی موت کا پیغام) آئے' میں اس پر لبیک کہوں گا اور میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے' جس میں ہدایت اور روشنی ہے' تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑو اور اس پر مضبوطی سے عمل کرو۔ چنانچہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کا شوق دلاتے ہوئے زور دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں' میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں

نصیحت کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب' اللہ تعالیٰ کی رسّی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تابعداری کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا (مسلم)

وضاحت: اس حدیثِ مبارکہ میں اہلِ بیت کی عظمت کا بیان ہے' اہلِ بیت میں ازواجِ مطہراتؓ بھی شامل ہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں انہیں اہلِ بیت کے لقب کے ساتھ پکارا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے اہلِ بیت! بے شک اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تم سے (شرک کی) آلودگی کو ختم کر دے اور تمہیں پاک کر دے (الاحزاب: ۳۳)

٦١٤١ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ (یعنی خود ابنِ عمرؓ) عبداللہ بن جعفرؓ کو سلام کہتے تو کہتے' اے ذوالجناحین کے بیٹے! تجھ پر سلام ہو (بخاری)

وضاحت: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنگِ موتہ میں شہید ہوئے' دورانِ جنگ ان کے ہاتھ میں جھنڈا تھا' جب ان کا ایک بازو کٹ گیا تو وہ پھر بھی لڑتے رہے اور جھنڈے کو دوسرے بازو میں تھام لیا۔ دوسرا بازو بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گرنے نہ دیا بلکہ اپنی کہنیوں کی مدد سے اپنے منہ میں دبا لیا۔ انجام کار شہادت پائی۔ ان کے جسم پر تلوار اور نیزوں کے ستر زخم پائے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا کہ جنّت میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں' اس وجہ سے ان کا لقب طیّار اور ذُوالجناحَین ہو گیا (مرقات جلد۱۱ صفحہ ۷۳)

٦١٤٢ - (٨) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۴۲: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حسن بن علیؓ آپؐ کے کندھوں پر (سوار) تھے (اور) آپؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر (بخاری' مسلم)

٦١٤٣ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ ـ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: «اَثَمَّ لُكَعُ؟ اَثَمَّ لُكَعُ؟». يَعْنِيْ حَسَنًا، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى، حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ، وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا یہاں تک کہ آپؐ فاطمہ کے گھر میں آئے۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے؟ یعنی حسن ہے۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ حسنؓ بھی دوڑتا ہوا آیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے گلے

ملا۔ (مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسنؓ ہیں) پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! بلاشبہ میں اس سے محبّت کرتا ہوں تو بھی اس کو محبوب جان اور جو لوگ اس سے محبّت کریں انہیں بھی محبوب جان۔

٦١٤٤ - (١٠) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: «إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٦١٤٤: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حسن بن علیؓ آپؐ کے پہلو میں تھے' آپؐ کبھی لوگوں کی جانب متوجّہ ہوتے اور کبھی حسنؓ کی جانب متوجّہ ہوتے اور آپؐ فرما رہے تھے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان مصالحت کرائے گا (بخاری)

٦١٤٥ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ، يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ قَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَنِي عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ! . وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٦١٤٥: عبدالرحمٰن بن اَبِی نُعم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ان سے ایک شخص نے محرم کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) شعبہؒ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شخص نے سوال کیا تھا کہ کیا وہ (احرام کی حالت میں) مکھی مار سکتا ہے؟ (اور کیا مکھی مارنے سے محرم پر دم واجب ہوتا ہے یا نہیں؟) عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا' تعجب ہے کہ عراقی لوگ مجھ سے مکھی مارنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کیا محرم مکھی مار سکتا ہے؟ حالانکہ انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فاطمہؓ) کے بیٹے کو قتل کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (نواسوں) کے بارے میں فرمایا تھا کہ دنیا میں یہ دونوں میرے پھول ہیں (بخاری)

٦١٤٦ - (١٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضاً: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٦١٤٦: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن بن علیؓ سے زیادہ کوئی اور شخص مشابہت نہیں رکھتا تھا اور اسی طرح انسؓ نے حُسینؓ کے بارے میں بھی فرمایا کہ وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے (بخاری)

٦١٤٧ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «عَلِّمْهُ الْكِتَابَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ لگاتے ہوئے یہ دُعا فرمائی کہ "اے اللہ! اسے سُنّت کا علم عطا کر" اور ایک روایت میں ہے کہ اسے کتابُ اللہ کا علم عطا کر (بخاری)

٦١٤٨ - (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟» فَأُخْبِرَ. فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۴۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیتُ الخلاء گئے تو میں نے آپؐ کے وضو کے لیئے پانی رکھا، جب آپؐ باہر تشریف لائے تو آپؐ نے دریافت کیا کہ پانی کس نے رکھا ہے؟ آپؐ کو بتایا گیا۔ آپؐ نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ! پانی رکھنے والے کو دین کی سمجھ عطا کر (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے اس لیئے کہ ان الفاظ کے ساتھ مکمل حدیث بخاری اور مسلم میں نہیں ہے بلکہ مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے (مسند احمد جلدا صفحہ۳۲۶، مشکوٰۃ جلد۳ صفحہ۳۷۰)

٦١٤٩ - (١٥) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّيْ أُحِبُّهُمَا».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّيْ أَرْحَمُهُمَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۴۹: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپؐ اسے اور حسنؓ کو پکڑتے اور فرماتے کہ اے اللہ! ان دونوں سے محبّت کر اس لیئے کہ میں ان دونوں سے محبّت کرتا ہوں۔
اور ایک روایت میں ہے اُسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ لیتے اور اپنی ران پر بٹھاتے جبکہ حسن بن علیؓ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے۔ پھر ان دونوں کو ملاتے ہوئے یہ دُعا کرتے، اے اللہ! ان پر رحم کر! بلاشبہ میں ان پر خاص شفقت کرتا ہوں (بخاری)

٦١٥٠ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهِ ــ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا

لِلْاِمَارَةِ، وَاِنْ كَانَ — لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ، وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْ آخِرِهٖ: «اُوْصِيْكُمْ بِهٖ، فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ».

۶۱۵۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو بھیجا اور اُسامہ بن زیدؓ کو اس کا امیر بنایا' کچھ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم اس کی امارت پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی تم نے طعن کیا تھا۔ اللہ کی قسم! بے شک یہ شخص امارت کے لئے لائق ہے اور بلاشبہ زیدؓ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور اس کے بعد اس کا یہ بیٹا (اُسامہؓ) مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے (بخاری' مسلم)
اور مسلم میں اس حدیث کی مثل روایت ہے اور اس کے آخر میں (یہ اضافہ) ہے کہ میں تمہیں اس کے بارے میں وصیت کرتا ہوں' بلاشبہ یہ شخص تمہارے نیک لوگوں میں سے ہے۔

۶۱۵۱ - (۱۷) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ: «اَنْتَ مِنِّيْ» فِيْ «بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ».

۶۱۵۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بلاشبہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثؓ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ قرآنِ پاک میں ایک آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) کہ "تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے پکارو" (بخاری' مسلم) اور براء (بن عازبؓ) سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے علیؓ سے کہا کہ "تو مجھ سے ہے" کا ذکر "چھوٹے بچے کی بلوغت اور اس کی تربیت" کے باب میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۶۱۵۲ - (۱۸) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللّٰهِ، وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں عرفہ

کے دن قصواء اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا' میں نے آپؐ سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں' اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت ہیں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں زید بن حسن قریشی راوی منکرُ الحدیث ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۴۰)

٦١٥٣ - (١٩) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنِّيْ تَارِكٌ فِيكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ، اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۳: زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک تم اس سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ (پہلی) چیز اللہ کی کتاب ہے' وہ ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکائی گئی ہے (دوسری چیز) میرے اہلِ بیت ہیں اور وہ دونوں ہرگز جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گے پس تم غور کرو کہ تم ان دونوں کے بارے میں میرے خلیفہ کیسے بنتے ہو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند علی بن منذر کوفی شیعی راوی ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۴۰)

٦١٥٤ - (٢٠) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: «اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۴: زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ' فاطمہؓ' حسنؓ اور حسینؓ کے بارے میں فرمایا کہ میں اُن لوگوں سے لڑائی کروں گا جو اِن سے لڑائی کریں گے اور ان لوگوں کے ساتھ صلح رکھوں گا جو اِن کے ساتھ صلح رکھیں گے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اُمِّ سَلَمہؓ کا غلام صبیح غیر معروف راوی ہے (مشکوٰۃ البانی جلد۳ صفحہ۱۷۳۵)

٦١٥٥ - (٢١) **وَعَنْ** جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَاَلْتُ - اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۵۵: جُمَیع بن عُمَیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ عائشہؓ نے فرمایا' فاطمہؓ۔ پھر سوال کیا گیا کہ مردوں میں سے کون (زیادہ محبوب ہے؟) عائشہؓ نے فرمایا' فاطمہؓ کے شوہر علیؓ

میری دانست کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ روزے رکھتے اور قیام کرتے تھے (ترمذی)

٦١٥٦ - (٢٢) **وَعَنْ** عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُغْضَباً وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: «مَا أَغْضَبَكَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ – إِذْ تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ . وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ؟ . فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ» ثُمَّ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَفِي «الْمَصَابِيحِ» عَنِ الْمُطَّلِبِ .

۶۱۵۶: عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے' میں آپ کے پاس تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ تجھے کس چیز نے غصہ دلایا ہے؟ عباسؓ نے کہا' اللہ کے رسول! ہمیں قریش سے کیا وجۂ عداوت ہے یعنی (بنوہاشم اور قریش) جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو خوش خوش چہروں کے ساتھ ملتے ہیں اور جب ہمارے ساتھ ملاقات کرتے ہیں تو بغیر خوشی کے ملتے ہیں؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا کیلئے تم سے محبت نہ کرے۔ پھر آپ نے فرمایا' اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی' اس لئے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے (ترمذی) اور مصابیح کے نسخوں میں عبدالمطلب کی بجائے مطلب سے روایت ہے۔

وضاحت: مصابیح کے نسخوں میں لفظ "عَنْ مُطَّلِب" سہوا" لکھا گیا ہے جب کہ صحیح لفظ "عَنْ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ" ہے۔ اس راوی کا مکمل نام عبدُالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمی ہے' انہوں نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی' پھر دمشق منتقل ہو گئے اور سن ۶۲ ہجری میں وہیں وفات پائی نیز اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مرقات جلد۵ صفحہ۶۰۲' ضعیف ترمذی صفحہ۵۰۶)

٦١٥٧ - (٢٣) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۱۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عباسؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ۵۰۶)

٦١٥٨ - (٢٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: «إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَكَ» فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ، وَأَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ

ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوُلْدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِیْ وُلْدِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَزَادَ رَزِیْنٌ: «وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِیْ عَقِبِهٖ» وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۵۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ سے کہا کہ آپ اپنی اولاد کے ساتھ پیر کے روز صبح سویرے میرے پاس آنا' میں آپ کے لئے ایسی دعا کروں گا جس کے سبب اللہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو فائدہ عطا کرے گا۔ (ابنِ عباسؓ کہتے ہیں) چنانچہ ہم (اپنے والد) عباسؓ کے ساتھ صبح کے وقت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہمیں اپنی چادر اوڑھائی اور یہ دُعا کی' اے اللہ! عباسؓ اور اس کی اولاد کو ظاہری اور باطنی مغفرت سے نواز جو ان کے سبھی گناہوں کو ختم کر دے۔ اے اللہ! اس کی اولاد کو حفاظت سے نواز (ترمذی) اور رزین میں اضافہ ہے کہ اس کی نسل میں خلافت باقی فرما۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبدالوہاب بن عطاء راوی متکلم فیہ ہے اور رزین کے حوالہ سے اس حدیث کا آخری حصّہ منکر ہے' اس کا کچھ اصل نہیں (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۲)

۶۱۵۹ - (۲۵) **وَعَنْهُ**، اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ — مَرَّتَيْنِ، وَدَعَا لَهٗ — رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۶۱۵۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جبرائیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا نیز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دو بار دعا کی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے نیز سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۲)

۶۱۶۰ - (۲۶) **وَعَنْهُ**، اَنَّهٗ قَالَ: دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّؤْتِيَنِیَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۶۱۶۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو بار دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شریعت کا علم عطا فرمائے (ترمذی)

۶۱۶۱ - (۲۷) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِاَبِی الْمَسَاكِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۶۱۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جعفر بن ابو طالبؓ مساکین سے محبّت کرتے تھے' ان کے پاس

بیٹھتے تھے' جعفرؓ ان سے باتیں کرتے اور وہ جعفرؓ سے باتیں کرتے اور (اس لیئے) آپؐ نے جعفرؓ کو ابو المساکین کی کنیت عطا کی (ترمذی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابو اسحٰق مخزومی راوی ہے جس کا حافظہ کمزور تھا (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۷)

٦١٦٢ ـ (٢٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ جَعْفَراً يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۶۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے جنّت میں جعفرؓ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦١٦٣ ـ (٢٩) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۳ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حسنؓ اور حسینؓ اہلِ جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے (ترمذی)

وضاحت : جنّت میں سبھی لوگ جوان سال ہوں گے' اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو لوگ عالمِ شباب میں فوت ہوئے ہوں گے وہ ان کے سردار ہوں گے کیونکہ اس حدیث میں آتا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ جنّت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہوں گے۔ اس سے بھی یہ مراد ہے کہ جو لوگ ادھیڑ عمر میں فوت ہوئے ہوں گے ابوبکرؓ اور عمرؓ اُن کے سردار ہوں گے (واللہ اعلم)

٦١٦٤ ـ (٣٠) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَيَّ مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ.

۶۱۶۴ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حسنؓ اور حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں (ترمذی) اور یہ حدیث پہلی فصل میں بھی گزر چکی ہے۔

٦١٦٥ ـ (٣١) **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ: مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ، فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ. فَقَالَ: «هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۵ : اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام کے سلسلہ میں نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپ نے کسی چیز کو لپیٹا ہوا تھا' مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ نے کیا لپیٹا ہوا تھا؟ آپ نے چادر کو کھولا تو آپ کی پشت پر حسنؓ اور حسینؓ تھے۔ آپ نے فرمایا' یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میرے نواسے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اور جو لوگ ان دونوں سے محبت کرتے ہیں تو ان سے بھی محبت کر (ترمذی)

٦١٦٦ - (٣٢) وَعَنْ سَلْمٰى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ - وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۶۶: سلمیٰ بیان کرتی ہیں کہ اُمّ سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کس لئے رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی پر خاک تھی۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے جواب دیا' میں ابھی حسینؓ کے قتل کے موقعہ پر حاضر تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۵۰۸)

٦١٦٧ - (٣٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: «اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ» وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ: «اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ» فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو آپ کے اہلِ بیت میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا' حسنؓ اور حسینؓ ہیں۔ آپ فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ' آپ انہیں چومتے اور انہیں گلے لگاتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۸)

٦١٦٨ - (٣٤) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا، اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «صَدَقَ اللّٰهُ ﴿اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾. نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ

وَرَفَعَهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۶۱۶۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آ گئے' ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی' وہ دونوں چلتے تھے اور گر پڑتے تھے (انہیں دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے' آپؐ نے انہیں اٹھایا اور اپنے آگے بٹھا لیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا کلام سچا ہے کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں' میں نے دونوں بچوں کو دیکھا کہ وہ چلتے ہوئے لڑکھڑا رہے تھے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنا ارشاد مؤخر کر دیا اور انہیں اٹھا لیا۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٦١٦٩ - (٣٥) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۶۹: یعلی بن مُرّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں' اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرے جو حسینؓ سے محبت کرتا ہے' حسین میری اولاد سے ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۳۸)

٦١٧٠ - (٣٦) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيَّ ﷺ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسنؓ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے اور حسنؓ سینے سے نیچے والے حصے سے مشابہت رکھتا ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ اَلبانی صفحہ ۵۰۸)

٦١٧١ - (٣٧) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّيْ: دَعِيْنِيْ آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَسَمِعَ صَوْتِيْ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟ حُذَيْفَةُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا حَاجَتُكَ؟ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ، اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۷۱: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجھے اجازت دیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں اور آپؐ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کروں نیز آپؐ سے عرض کروں کہ آپؐ میرے اور تیرے لئے مغفرت کی دُعا کریں۔ چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی' اس کے بعد آپؐ نوافل ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے عشاء کی نماز کی امامت کرائی پھر آپؐ (اپنے گھر کی طرف) واپس لوٹے۔ میں آپؐ کے پیچھے ہو لیا۔ آپؐ نے میری آہٹ سنی اور دریافت کیا کہ کون ہے' حُذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا' جی ہاں! آپؐ نے دریافت کیا کہ تجھے کیا کام تھا؟ اللہ تجھے اور تیری ماں کو معاف کرے' بلاشبہ آج رات سے پہلے یہ فرشتہ کبھی زمین پر نہیں آیا تھا' اس نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کہے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہؓ اہلِ جنّت کی عورتوں کی سردار ہوں گی' جب کہ حسنؓ اور حسینؓ اہلِ جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦١٧٢ - (٣٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَامِلاً اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک شخص نے (حسینؓ کو مخاطب ہوتے ہوئے) کہا' اے لڑکے! تو بہترین سواری پر سوار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اور سوار بھی تو اچھا ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۹)

٦١٧٣ - (٣٩) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ -، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ: لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ. قَالَ: لِاَنَّ زَيْداً كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبِيْكَ، وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ، فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حِبِّيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۳: عُمر رضی اللہ عنہ نے اُسامہ بن زیدؓ کے لیے ساڑھے تین ہزار (درہم) وظیفہ مقرر کیا جبکہ عبداللہ بن عمرؓ کا وظیفہ تین ہزار مقرر کیا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپ نے اُسامہؓ کو مجھ پر کس وجہ سے فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے کسی معرکے میں برتری حاصل نہیں ہے۔ عمرؓ نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیدؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے والد سے زیادہ محبوب تھا اور آپؐ کو اُسامہؓ تجھ سے زیادہ محبوب تھا۔ اس لیئے میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر

برتری عطا کی ہے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۳)

٦١٧٤ - (٤٠) **وَعَنْ** جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا. قَالَ: «هُوَ ذَا، فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ» قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا. قَالَ: فَرَأَيْتُ رَأْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَأْيِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۴: جَبَلَہ بن حَارِثَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ میرے ساتھ میرے بھائی زیدؓ (بن حارثہ) کو بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا' زید یہ ہے اگر وہ تیرے ساتھ جانا چاہتا ہے تو میں اسے نہیں روکوں گا۔ زیدؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپؐ پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ جبلہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بہتر پایا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن عمر رومی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۵)

٦١٧٥ - (٤١) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اُصْمِتَ — فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا، فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُوْ لِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۷۵: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مرضُ الموت میں جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمزور ہو گئے تو میں اور سبھی صحابہ کرامؓ (اس لشکر سے جس کا آپؐ نے مجھے امیر بنایا تھا) واپس آ گئے' میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ خاموش تھے' آپؐ نے کوئی بات نہ کی البتہ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ میرے جسم پر رکھے اور انہیں اُٹھایا تو میں بھانپ گیا کہ آپؐ میرے لئے دُعا فرما رہے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٦١٧٦ - (٤٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ. قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسامہ کی ناک سے بہنے والے پانی کو صاف کرنے کا ارادہ کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی' آپؐ مجھے اجازت دیں' کہ یہ کام میں سرانجام دیتی

ہوں' آپؐ نے فرمایا' عائشہ! اس سے محبت کر' اس لئے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں طلحہ بن یحییٰ راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۴۵)

٦١٧٧ - (٤٣) وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً، اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَا لِاُسَامَةَ: اِسْتَأْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ. فَقَالَ: «اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ، اِئْذَنْ لَهُمَا» فَدَخَلَا، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: «فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ» قَالَا: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ: «اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ: اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ» قَالَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ» فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: «اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَذُكِرَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ فِيْ «كِتَابِ الزَّكَاةِ».

٦١٧٧: اُسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب بیٹھا ہوا تھا (اُسامہ رضی اللہ عنہ ان دنوں بچے تھے) اس دوران علیؓ اور عباسؓ آئے' وہ اندر جانے کے لئے اجازت طلب کر رہے تھے۔ انہوں نے اُسامہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لئے اندر آنے کی اجازت طلب کرو۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! علیؓ اور عباسؓ اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے معلوم ہے کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' البتہ مجھے علم ہے' تم انہیں اندر آنے کی اجازت دو۔ چنانچہ وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کی خدمت حاضر میں ہوئے ہیں' ہم آپؐ سے استفسار کرتے ہیں کہ آپؐ کے اہلِ بیت میں سے کون آپؐ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' فاطمہؓ بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے عرض کیا' ہم نے آپؐ کی بیویوں اور اولاد کے بارے میں استفسار نہیں کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے میرے اہل سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور جس پر میں نے احسان کیا' وہ اُسامہؓ بن زید ہے۔ انہوں نے دریافت کیا' پھر کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' پھر علی بن ابی طالبؓ ہے۔ عبّاس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک علیؓ مجھ سے پہلے ہجرت کرنے کے سبب تجھ پر سبقت لے گیا ہے (ترمذی) اور وہ حدیث جس میں ہے کہ کسی شخص کا چچا اس کے والد کے برابر ہوتا ہے' کتابُ الزکوٰۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین اَلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١٧٨ - (٤٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى اَبُوْبَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ: بِأَبِي شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۶۱۷۸: عُقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے (اپنے دورِ خلافت میں) عصر کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں وہ باہر نکلے' وہ چل رہے تھے' ان کے ساتھ علیؓ تھے۔ ابوبکرؓ نے دیکھا کہ حسن بن علیؓ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ ابوبکرؓ نے حسنؓ کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا کہ میرا باپ تم پر قربان ہو' تمہاری مشابہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے' علیؓ کے ساتھ مشابہت نہیں ہے۔ اس بات پر علیؓ (فرحت و مسرّت کے ساتھ) ہنس دیئے تھے (بخاری)

٦١٧٩ - (٤٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ - وَقَالَ فِيْ حُسْنِهِ شَيْئًا -، قَالَ اَنَسٌ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهِ وَيَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا. فَقُلْتُ: اَمَا اِنَّهُ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۱۷۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زیاد کے پاس حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا' اسے ایک تھالی میں رکھا گیا تھا۔ ابنِ زیاد نے چھڑی کے کنارے کو حسینؓ کی ناک پر لگاتے ہوئے ان کے حُسن کے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔ (انسؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر) میں نے کہا اللہ کی قسم! یہ شخص تمام صحابہ کرامؓ میں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھا اور اس کے بال خضاب (مہندی اور کتم) کے ساتھ رنگے ہوئے تھے (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں ہے' انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابنِ زیاد کے پاس تھا کہ حسین کا سر قلم کرکے اس کے ہاں لایا گیا۔ ابنِ زیاد ان کی ناک پر چھڑی سے ضرب لگا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اِس جیسا حُسن میں نے نہیں دیکھا۔ (انسؓ کہتے ہیں یہ دیکھ کر) میں نے کہا' خبردار! بلاشبہ یہ شخص تمام صحابہ کرامؓ میں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھا۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: عُبیداللہ بن زیاد نے حُسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے لئے لشکر روانہ کیا تھا' یہ شخص یزید بن معاویہ

کی جانب سے کوفہ میں گورنر مقرر تھا (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶)

٦١٨٠ - (٤٦) **وَعَنْ** أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ: «وَمَا هُوَ؟» قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ: «وَمَا هُوَ؟» قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ». فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ، فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ، ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ، فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، مَالَكَ؟ قَالَ: «أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ».

۶۱۸۰ : اُمّ الفضل بنتِ حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات ایک ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا' کیا خواب ہے؟ اس نے عرض کیا' بلاشبہ اس کا سننا بھی مشکل ہے۔ آپؐ نے فرمایا' وہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپؐ کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا خواب درست ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو فاطمہؓ ایک لڑکے کو جنم دے گی' وہ تیری سرپرستی میں ہو گا۔ چنانچہ فاطمہؓ نے حسینؓ کو جنا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ میری گود میں تھا۔ ایک دن میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے اسے آپؐ کی گود میں رکھا پھر میری توجہ آپؐ کی جانب ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے اچانک آنسو بہہ رہے ہیں۔ اُمّ الفضلؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپؐ پر قربان جائیں کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کہ میرے پاس جرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میری اُمّت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے دریافت کیا' اس کو! آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جرائیل علیہ السلام میرے پاس اس سرزمین کی مٹی لائے جو سرخ رنگ کی تھی۔

(بیہقی دلائلُ النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' شداد راوی کی اُمّ الفضلؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۴۶)

٦١٨١ - (٤٧) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، بِيَدِهِ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ،

مَا هٰذَا؟ قَالَ: «هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ، وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ» فَاَحْصِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ» وَاَحْمَدُ الْاٰخِيْرَ.

۶۱۸۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا' آپؐ کے بال پراگندہ تھے' جسم غبار آلود تھا۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی' جس میں خون تھا۔ میں نے تعجب سے عرض کیا' میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں' یہ کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' یہ حسینؓ اور اس کے رفقاء کا خون ہے اور میں آج صبح سے اس کو اٹھا رہا ہوں۔ (ابنِ عباسؓ کہتے ہیں) میں نے اس تاریخ کو محفوظ رکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حسینؓ اسی وقت قتل کیئے گئے تھے (بیہقی دلائل النبوۃ' احمد)

وضاحت: اس میں کوئی شک نہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ کو نہایت بے دردی اور شقاوتِ قلبی سے قتل کرنا تاریخِ اسلامی کا ایک خوفناک اور گھناؤنا باب ہے' جس نے مسلمانوں کے دلوں پر غم و اندوہ کے پہاڑ گرائے اور اسلامی معاشرہ کو داغدار کیا لیکن اس عظیم حادثہ کو وضّاع اور شیعانِ علی نے اس انداز سے پیش ہے کیا کہ جس سے تاریخِ اسلام میں ایسے خیالات اور نظریات نے جنم لیا جنہیں افسانہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ ہمیں اس واقعہ کے بیان کرنے میں سخت احتیاط کرنی چاہیئے اور جو بات صحیح سند کے ساتھ مل جائے' اسے بیان کیا جائے نیز ان باتوں کا رد کیا جائے جن کے رد پر صحیح دلیل موجود ہو (حاشیہ علی الخصائص الکبریٰ جلد۲ صفحہ۴۴۹' الفتح الربانی جلد ۲۳ صفحہ۱۷۷)

۶۱۸۲ - (۴۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ، فَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ، وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۱۸۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ تعالیٰ سے محبّت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں نعمتیں عطا کرتا ہے اور میرے ساتھ اللہ کی محبّت کے پیشِ نظر محبّت کرو اور میرے اہلِ بیت کے ساتھ میری وجہ سے محبّت کرو (ترمذی)

وضاحت: علاّمہ ناصرالدین آلبانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۷۴۲)

۶۱۸۳ - (۴۹) **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ .

۶۱۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب کہ انہوں نے کعبہ مکرمہ کے دروازے کو پکڑ رکھا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' خبردار! بلاشبہ تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو شخص اس پر سوار ہو گیا' وہ نجات پا گیا اور جو شخص سوار نہ ہو

سکا' وہ ہلاک ہو گیا (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ طبرانی اور بزار وغیرہ میں یہ حدیث ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے۔ امام احمدؒ نے اس حدیث کو فضائلُ الصّحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں مفضّل بن صالح راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔ امام ھیثمیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں رواۃ کی ایک جماعت ایسی ہے جو مجہول ہے۔

(تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۲۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۳ صفحہ۱۷۴۲' مجمعُ الزوائد جلد۹ صفحہ۱۶۸)

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦١٨٤ - (١) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «خَيْرُ نِسَائِهَا — مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ: وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ .

پہلی فصل

۶۱۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اپنے دور کی سب عورتوں میں سے بہتر عورت مریم بنتِ عمران علیہا السلام ہیں اور اپنے دور کی بہترین عورتوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ خدیجہ بنتِ خویلد رضی اللہ عنہا ہیں (بخاری' مسلم)

اور ایک روایت میں ہے' ابو کریبؒ نے بیان کیا کہ وکیع نے آسمان' زمین کی جانب اشارہ کیا (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کی سطح پر ان دو عورتوں سے بہتر کوئی عورت نہیں۔

٦١٨٥ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى جِبْرَئِيْلُ — النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ - ، فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے بتایا' اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہؓ مکہ مکرمہ سے (غارِ حرا کی طرف) آئی ہیں' ان کے پاس برتن ہے' جس میں سالن یا کھانا ہے۔ جب وہ آپؐ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے پروردگار اور میری جانب سے سلام کہنا اور انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دینا جس میں نہ شور و شغب ہو گا نہ اکتاہٹ ہو گی (بخاری' مسلم)

٦١٨٦ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ

النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ ـ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِمْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ، فَيَقُوْلُ: «إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ خدیجہؓ پر کیا ہے حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں تھا البتہ آپؐ کثرت کے ساتھ اس کا تذکرہ فرماتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپؐ بکری ذبح کرنے کا حکم دیتے' اس کے اعضا کے ٹکڑے کیے جاتے' پھر آپؐ خدیجہؓ کی سہیلیوں کی جانب اس کا ہدیہ بھیجتے۔ میں آپؐ سے کہا کرتی تھی گویا کہ خدیجہؓ کے علاوہ دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں ہے آپؐ فرماتے' وہ ایسی تھی' (یعنی اس کے اوصاف شمار کرتے) مزید برآں اس سے میری اولاد بھی ہے (بخاری' مسلم)

۶۱۸۷ ـ (٤) وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَائِشُ! ـ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ ـ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ». قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ: وَهُوَ ـ يَرٰى مَا لَا أَرٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۷: ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عائشہؓ! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں' تجھے سلام کہتے ہیں۔ عائشہؓ نے جواباً" وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ جن چیزوں کو دیکھتے تھے' مجھے وہ نظر نہیں آتی تھیں (بخاری' مسلم)

۶۱۸۸ ـ (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لِيَالٍ، يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ ـ، فَقَالَ لِيْ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ، فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' تین رات تک تو مجھے خواب میں دکھائی دیتی رہی۔ فرشتہ تیری تصویر کو ریشم کے ایک ٹکڑے میں (لپیٹے) لاتا رہا اور مجھے بتایا کہ یہ آپؐ کی بیوی ہے۔ میں نے جب تیرے چہرے سے نقاب الٹا تو کہا' یہ تو وہی صورت ہے۔ میں نے فرشتے کے جواب میں کہا' اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میرے پاس پہنچائے گا (بخاری' مسلم)

۶۱۸۹ ـ (٦) وَعَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ ـ، يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ: فَحِزْبٌ

فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ –، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ. فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: «لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ؛ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ». قَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ: «يَا بُنَيَّةُ! أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟». قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: «فَأَحِبِّي هٰذِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ» فِي بَابِ «بَدْءِ الْخَلْقِ» بِرِوَايَةِ أَبِي مُوسٰى.

۶۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ عائشہؓ کی باری کے دن تحائف بھیجنے کا خیال کرتے تھے' اس طرح وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کے طالب ہوتے تھے۔ نیز عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے دو گروہ تھے' ایک گروہ میں عائشہؓ' حفصہؓ' صفیہؓ اور سودہؓ تھیں اور دوسرے گروہ میں اُمّ سلمہؓ اور آپؐ کی دیگر باقی بیویاں تھیں۔ چنانچہ اُمّ سلمہؓ کے گروہ نے اُمّ سلمہؓ سے کہا کہ آپ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کریں کہ آپؐ صحابہ کرامؓ سے کہیں کہ جو شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہدیہ بھیجنے کا ارادہ کرے تو انھیں چاہیئے کہ جہاں کہیں بھی آپؐ ہوں' وہاں ہدیہ بھیجے۔ اُمّ سلمہؓ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے اس سے فرمایا' تم مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ دو اس لیے کہ عائشہؓ کے علاوہ کسی اور عورت کے لحاف میں وحی نہیں آتی (یہ سن کر) اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں آپ کو تکلیف پہنچانے کے سبب اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد ان عورتوں نے فاطمہؓ کو بلا کر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ فاطمہؓ نے آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے جواب دیا' اے میری بیٹی! کیا تجھے اس سے محبت نہیں ہے' جس سے مجھے محبت ہے؟ فاطمہؓ نے جواب دیا' ضرور ہے۔ آپؐ نے فرمایا' پس تم عائشہؓ سے محبت کرو (بخاری' مسلم)

اور انسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "عائشہؓ کی فضیلت دیگر عورتوں پر اس طرح ہے ---" کا ذکر ابو موسیٰ (اشعریؓ) سے مروی حدیث جو مخلوق کے آغاز کے باب میں ہے' ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۶۱۹۰ - (۷) عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۱۹۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہان والوں کی عورتوں میں سے تمہیں مریم بنتِ عمران" خدیجہ بنتِ خویلد" فاطمہ بنتِ محمدؐ اور فرعون کی بیوی آسیہ کافی ہیں (ترمذی)

٦١٩١ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ جِبْرَئِيلَ - جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۹۱ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام سبز ریشم کے ٹکڑے میں عائشہؓ کی تصویر لائے اور بتایا کہ یہ دنیا اور آخرت میں آپؐ کی بیوی ہیں (ترمذی)

٦١٩٢ - (٩) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ - ، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ - ، وَإِنَّ عَمَّكِ - لَنَبِيٌّ، وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ؟». ثُمَّ قَالَ: «اتَّقِي اللهَ يَا حَفْصَةُ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۶۱۹۲ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صفیہؓ کو یہ خبر پہنچی کہ حفصہؓ نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ یہ سُن کر وہ رونے لگیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے حفصہؓ نے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس میں کچھ شک نہیں کہ تو ایک پیغمبر کی بیٹی ہے اور تیرا چچا بھی پیغمبر تھا اور بلاشبہ تو بھی ایک پیغمبر کے نکاح میں ہے' وہ کس سبب سے تجھ پر فخر کر رہی ہے؟ بعد ازاں آپؐ نے حفصہؓ سے کہا' اے حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈر (ترمذی' نسائی)

وضاحت : صفیہ رضی اللہ عنہا کا والد حُیی بن اخطب' ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اور ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے' اس لحاظ سے ان کے جدِّ اعلیٰ پیغمبر ہوئے (واللہ اعلم)

٦١٩٣ - (١٠) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ - فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا. قَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۱۹۳ : اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتحِ مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو

بلایا۔ آپؐ نے اس سے سرگوشی کی' وہ رونے لگی۔ بعد ازاں آپؐ نے اس سے پھر سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں (اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے فاطمہؓ سے اس کے رونے اور ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ آپؐ جلد فوت ہو جائیں گے تو میں رونے لگی پھر آپؐ نے مجھے بتایا کہ مریم بنتِ عمران علیہا السلام کے سوا تمام جنت کی عورتوں کی سردار میں ہوں گی تو میں ہنسنے لگی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث میں مذکور واقعہ فتح مکّہ کے موقعہ کا نہیں ہے بلکہ یہ مرضُ الموت کا واقعہ ہے جیسا کہ حدیث نمبر۵۹۶۹ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ فتح مکّہ کا ذکر کرنا کسی راوی کا وہم ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۵۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١٩٤ - (١١) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا - اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ اِلاَّ وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ. وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

تیسری فصل

۶۱۹۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر جب کسی حدیث کے بارے میں کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ہم عائشہؓ سے دریافت کرتے' عائشہؓ کو اس حدیث کا علم ہوتا تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٦١٩٥ - (١٢) وَعَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۶۱۹۵: موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے فصاحت و بلاغت میں عائشہؓ سے زیادہ کسی شخص کو نہیں پایا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

(مختلف صحابہ کرامؓ کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦١٩٦ - (١) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سَرَقَةً - مِنْ حَرِيْرٍ، لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ - اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ -». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۱۹۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے (اور) میں جنت میں جس جگہ جانے کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ مجھے وہاں پہنچا دیتا ہے۔ میں نے یہ خواب (اپنی بہن) حفصہؓ کو بتایا۔ حفصہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تیرا بھائی نیک شخص ہے یا (فرمایا) بلاشبہ عبداللہؓ نیک شخص ہے (بخاری' مسلم)

٦١٩٧ - (٢) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا - وَسَمْتًا - وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ - مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَيْهِ، لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۱۹۷: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اخلاق اور سیرت میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھنے والے ابنِ اُمّ عبد یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ جب وہ گھر میں اکیلے ہوتے ہیں تو وہ گھر میں کیا کرتے ہیں (بخاری)

٦١٩٨ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۹۸ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، ہم کافی عرصہ وہاں رہے۔ ہم یہی خیال کرتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کے ایک فرد ہیں، اس لئے کہ ہم دیکھا کرتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ اکثر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

٦١٩٩ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۱۹۹ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآنِ پاک (کی تعلیم) کو چار صحابہ کرامؓ سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے ابوحذیفہؓ کے غلام سالمؓ سے، ابی بن کعبؓ سے اور معاذ بن جبلؓ سے (بخاری، مسلم)

٦٢٠٠ - (٥) وَعَنْ عَلْقَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ. يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَاَتَيْتُ قَوْمًا، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ، فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ: اِنِّيْ دَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَكَ لِيْ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ: اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ اِبْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ - ، وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ؟ يَعْنِيْ: عَمَّارًا، اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۰۰ : علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ملک) شام میں آیا، میں نے دمشق کی جامع مسجد میں دو رکعت نفل ادا کیے۔ بعد ازاں میں نے دُعا کی، اے اللہ! مجھے کسی عالمِ باعمل کی رفاقت عطا کر۔ چنانچہ میں کچھ لوگوں کے پاس آکر بیٹھ گیا تو وہاں ایک بہت بڑے بزرگ میرے پہلو میں آکر بیٹھ گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے بتایا، ابوالدرداء ہیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی کہ مجھے عالمِ باعمل کی رفاقت عطا کر، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرا رفیق بنایا ہے۔ ابوالدرداءؓ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ (علقمہؓ کہتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ میرا تعلق اہلِ کوفہ سے ہے۔ ابوالدرداء نے پوچھا کہ تمہارے پاس ابنِ اُمّ عبد یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ہیں، جو رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے، تکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والے ہیں اور کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان سے محفوظ کر لیا ہے؟ یعنی عمار بن یاسرؓ۔ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا راز دار تھا، ایسے راز کہ جن کو ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا یعنی حُذیفہ بن یمانؓ (بخاری)

٦٢٠١ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ — فَاِذَا بِلَالٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے جنت کا مشاہدہ کرایا گیا تو میں نے وہاں ابو طلحہؓ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے اپنے آگے پاؤں کی آہٹ سنی تو (دیکھا کہ وہ) بلالؓ تھے (مسلم)

٦٢٠٢ - (٧) وَعَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا. قَالَ: وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ. وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا، فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقَعَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۰۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ اشخاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' اکابرِ مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ (اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ ہم آپؐ پر ایمان لائیں تو) آپؐ ان چھ صحابہ کو اپنی صحبت سے دور رکھا کریں' کہیں وہ ہم پر دلیر نہ ہو جائیں۔ سعدؓ نے بیان کیا کہ (ان چھ اشخاص میں) میں' عبداللہ بن مسعودؓ' ہذیل قبیلہ سے ایک شخص' بلالؓ اور دو (مزید) شخص تھے (کسی مصلحت کی بناء پر) میں ان کا نام نہیں لے رہا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان کو دور رکھنے کا رجحان واقع ہوا' جس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپؐ نے اپنے دل میں یہ بات سوچی (کہ جب وہ مشرک آیا کریں تو ان کی تالیف کے لیے یہ صحابہ دور ہو جایا کریں) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) کہ "آپؐ اپنی صحبت سے ان لوگوں کو دور نہ کریں' جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں (اور) اس کی رضا کے متلاشی ہیں" (مسلم)

٦٢٠٣ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا اَبَا مُوْسٰى! لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے ابو موسیٰ! بلاشبہ تجھے آلِ داؤد کی خوش آوازی سے اچھی آواز عطا کی گئی ہے (بخاری' مسلم)

٦٢٠٤ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَبُوْ زَيْدٍ. قِيْلَ لِاَنَسٍ: مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ؟ قَالَ: اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ نبوت میں چار صحابہ کرامؓ نے تمام قرآن کو محفوظ کر کے جمع کیا تھا' ان میں اُبیّ بن کعبؓ' معاذبن جبلؓ' زید بن ثابتؓ اور ابو زیدؓ ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ابو زیدؓ کون شخص ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میرے چچاؤں میں سے ایک ہے (بخاری' مسلم)

٦٢٠٥ - (١٠) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ: قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ، فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ، وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ . وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۵ : خَبَّاب بن اَرَت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اللہ کی رضا طلب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی' بس ہمارا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہے۔ ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے' انہوں نے دنیا سے کچھ حاصل نہ کیا' ان میں مُصْعَب بن عُمَیرؓ بھی تھے جو جنگِ احد میں شہید ہوئے' ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر دستیاب ہوئی۔ جب اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چادر کے ساتھ اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس رکھ دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض ایسے لوگ تھے جن کا پھل پختہ ہوا اور وہ اس سے فوائد حاصل کرتے رہے (بخاری' مسلم)

٦٢٠٦ - (١١) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۶ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' سعد بن معاذؓ کی وفات پر عرش خوشی سے جھومنے لگا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' سعد بن معاذؓ کی موت پر رحمان کا عرش جھومنے لگا (بخاری' مسلم)

٦٢٠٧ - (١٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيْرٍ، فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا، فَقَالَ: «اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا لباس ہدیہ دیا گیا۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور اس کے باریک اور نرم ہونے پر تعجب کرتے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم اس کی باریکی اور نرمی پر تعجب کرتے ہو؟ جبکہ جنّت میں سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے بھی عمدہ اور نرم ہیں (بخاری، مسلم)

٦٢٠٨ - (١٣) **وَعَنْ** اُمِّ سُلَيْمٍ -، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَسٌ خَادِمُكَ، اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتَهُ»، قَالَ اَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ، وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۸: اُمّ سلیم (انسؓ کی والدہ) رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! انسؓ آپؐ کا خادم ہے، آپؐ اس کے لیئے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا، اے اللہ! اس کو مال اور اولاد کثرت کے ساتھ عطا کر اور جو کچھ اسے عطا کیا ہے، اس میں برکت عطا کر۔ انسؓ نے بیان کیا، اللہ کی قسم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد آج ایک سو سے متجاوز ہے (بخاری، مسلم)

٦٢٠٩ - (١٤) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ «اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ» اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۰۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپؐ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ زمین پر کسی چلنے والے کے بارے میں فرمایا ہو کہ یہ محض جنّتی ہے (بخاری، مسلم)

٦٢١٠ - (١٥) **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهِ اَثَرُ الْخُشُوْعِ، فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ: اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ، فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا - وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ، اَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ - فَقِيْلَ لِيْ: اِرْقَهْ. فَقُلْتُ: لَا اَسْتَطِيْعُ، فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ - فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ، فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ، فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيْلَ: اِسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ، وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ

الْاِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ؛ اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ، وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۰ : قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ کی مسجد میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں آیا جس کے چہرے پر وقار کے اثرات تھے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے اختصار کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ شخص مسجد سے نکلا' میں اس کے پیچھے گیا۔ میں نے اسے بتایا کہ جب تو مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں نے کہا کہ یہ شخص جنتی ہے۔ اس نے کہا' اللہ کی قسم! کسی شخص کے لیئے جائز نہیں کہ وہ ایسی بات کہے' جس کا اسے علم نہیں ہے لیکن میں تجھے بتاؤں گا کہ میں کیوں انکار کر رہا ہوں (اس نے کہا) میں نے عہدِ نبوّت میں ایک خواب دیکھا جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا۔ میں نے (خواب میں) دیکھا تھا کہ میں ایک باغ میں ہوں' انہوں نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زار کا تذکرہ کیا (اور کہا کہ) اس کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے' جس کا نچلا حصّہ زمین میں اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے۔ ستون کے اوپر کے حصے میں ایک حلقہ ہے' مجھے کہا گیا کہ آپ اس پر چڑھیں۔ میں نے کہا' میں چڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہوں۔ چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا' اس نے میرے پیچھے سے میرے کپڑوں کو اٹھایا تو میں اوپر چلا گیا یہاں تک کہ میں اس کی بلندی تک پہنچ گیا۔ میں نے حلقے کو پکڑا مجھے کہا گیا کہ آپ (حلقے کو) مضبوطی کے ساتھ پکڑیں۔ جب میں بیدار ہوا تو بلا شبہ وہ کنڈا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا' "باغ سے مقصود اسلام ہے اور ستون سے مراد اسلام کا ستون ہے اور حلقے سے مقصود مضبوط کنڈا ہے (یعنی اسلام کے احکام و ارکان ہیں) تم وفات تک اسلام پر رہو گے" اور وہ شخص عبداللہ بن اسلام تھے (بخاری' مسلم)

۶۲۱۱ - (۱۶) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ . اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَاَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: «مَا شَاْنُ ثَابِتٍ؟ اَيَشْتَكِيْ . ؟» فَاَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؛ فَقَالَ ثَابِتٌ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شمّاسؓ انصار کے خطیب تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اے ایمان والو! تم اپنی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو" تو ثابتؓ اپنے گھر میں رک گئے اور خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روکے رکھا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

سعد بن معاذؓ سے دریافت کیا کہ ثابتؓ کا کیا حال ہے؟ کیا وہ بیمار ہے؟ چنانچہ ثابتؓ کے پاس سعدؓ آئے اور ان کے سامنے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا ذکر کیا۔ ثابتؓ نے وضاحت کی کہ جب یہ (مذکورہ) آیت ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میری آواز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تم سب سے زیادہ بلند ہے۔ بس میں (سمجھتا ہوں) کہ میں دوزخ والوں میں سے ہوں۔ اس کے بعد سعدؓ نے ثابتؓ کی اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) بلکہ وہ شخص تو جنتی ہے (مسلم)

٦٢١٢ - (١٧) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ . قَالُوْا: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: «لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۲۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور ان میں کچھ لوگ اور ہیں جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے" صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم میں سلمان فارسیؓ بھی تھے۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا۔ پھر فرمایا' اگر ایمان ثریا کے (ستارے) قریب بھی ہو گا تو لوگ ان سے اسے حاصل کر لیں گے (بخاری)

٦٢١٣ - (١٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا» يَعْنِيْ: اَبَا هُرَيْرَةَ «وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! اپنے اس پیارے بندے یعنی ابو ہریرہؓ اور اس کی والدہ کو ایمان والوں کے نزدیک محبوب بنا اور ایمانداروں کو ان کا محبوب بنا (مسلم)

٦٢١٤ - (١٩) **وَعَنْ** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ، فَقَالُوْا: مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: «يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ، لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ» فَاَتَاهُمْ، فَقَالَ: يَا اِخْوَتَاهُ! اَغْضَبْتُكُمْ. قَالُوْا: لَا، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۴: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن حربؓ ایک جماعت کی ہمراہی میں سلمانؓ صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس سے گزرے۔ سلمانؓ اور ان کے رفقاء نے کہا' اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ تعالیٰ کے

دشمن کی گردن سے اپنا حق ادا نہیں کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا' کیا یہ بات تم قریش کے شیخ اور ان کے سردار کے لئے کہہ رہے ہو؟ چنانچہ ابوبکرؓ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ کو ان کی بات سے مطلع کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابوبکر! معلوم ہوتا ہے کہ تو نے انہیں ناراض کر دیا ہے' اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔ بعدازاں ابوبکرؓ ان کے پاس آئے۔ ان سے کہا' میرے بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کیا ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیتے ہوئے دعا کی' اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے (مسلم)

٦٢١٥ - (٢٠) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۵: انس رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے (بخاری' مسلم)

٦٢١٦ - (٢١) وَعَنِ الْبَرَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۶: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' انصار سے صرف ایماندار لوگ ہی محبت کرتے ہیں اور ان سے صرف منافق لوگ ہی دشمنی کرتے ہیں۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے دشمنی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی کرے گا (بخاری' مسلم)

٦٢١٧ - (٢٢) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ! فَحُدِّثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ —، فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ — وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟». فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ: اَمَّا ذَوُوْا رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا اُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْاَنْصَارَ، وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ، اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ، وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ رَضِيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۱۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (قبیلہ) ہوازن کا مال بطور غنیمت کے عطا کیا تو آپؐ نے قریش کے لوگوں کو سو سو اونٹ دینے شروع کیے' کچھ انصاریوں نے کہا' اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے' آپؐ قریش کو (بہت کچھ) عطا کرتے ہیں لیکن ہمیں (زیادہ) نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں نے لڑائیوں میں ان کے خون گرائے ہیں۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی گفتگو سے آگاہ کر دیا گیا۔ آپؐ نے انصار کی جانب پیغام ارسال کیا' انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا اور وہاں ان کے علاوہ کسی کو جانے کی اجازت نہ دی۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ آپؐ نے ان سے تعجب کے ساتھ دریافت کیا کہ مجھے تمہاری جانب سے کیسی باتیں پہنچ رہی ہیں؟ ان کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم میں سے سمجھدار لوگوں نے ہرگز کوئی بات نہیں کی ہے البتہ نوجوانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف کرے' آپؐ قریش کو بہت زیادہ عطیات دے رہے ہیں اور انصار کو محروم کر رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں نے لڑائیوں میں ان کے خون بہائے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا' میں کچھ لوگوں کو عطیات سے اس لیے نوازتا ہوں کہ ان کا کفر کے ساتھ تعلق تازہ ہوتا ہے' میں ان کی تالیفِ قلبی کرتا ہوں اور انہیں عطیات دیتا ہوں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ لوگ تو اپنے گھروں میں مال و دولت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بالکل درست ہے ہمیں یہ پسند ہے (بخاری' مسلم)

٦٢١٨ - (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ — ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ — ، اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۶۲۱۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر (میں نے دینِ اسلام کے سبب) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں خود کو انصاری کہلانا پسند کرتا' اگر لوگ کسی ایک وادی پر جائیں اور انصار دوسری وادی اور گھاٹی پر جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی والا راستہ اختیار کروں گا اور انصار ہماری پہچان ہیں اور دوسرے لوگ اوپر کا کپڑا ہیں۔ (اے انصار!) اگر تم میرے بعد تکلیف دیکھو تو تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھ سے حوضِ کوثر میں ملو گے (بخاری)

٦٢١٩ - (٢٤) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: «مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ». فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ. وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ

فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ؛ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ، اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ. وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ» قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: «فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۱۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتحِ مکّہ کے دن ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپؐ نے اعلان فرمایا' جو شخص ابو سُفیانؓ کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ امن والا ہے اور جو شخص لڑائی کے ہتھیار رکھ دے گا' اسے بھی امن ہے۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قبیلے کی شفقت اور اپنی بستی کی رغبت نے ایسا کہنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس اثناء میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی (اور) جن بعض انصار نے باتیں کی تھیں' آپؐ نے ان سے دریافت کیا' کیا تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس شخص کو اس کے قبیلے کی شفقت اور اپنی بستی کی محبت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ ہرگز! نہیں! بلا شبہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیئے اور تمہارے ساتھ تعلّق کی وجہ سے ہجرت کی ہے۔ اور جب تک میں زندہ رہا تمہارے ساتھ زندہ رہوں گا اور جب میری موت آئے گی تو تمہارے ساتھ آئے گی۔ یعنی میں تم سے زندگی بھر جُدا نہیں ہوں گا اور مجھے تمہارے ہی شہر میں مرنا ہے۔ انصار نے معذرت خواہانہ انداز میں عرض کیا کہ ہم نے تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی رفاقت کے حصول کے لیئے یہ کلمات کہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' بلا شبہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں صحیح گردانتے ہیں اور تمہاری معذرت قبول کرتے ہیں (مسلم)

٦٢٢٠ - (٢٥) **وَعَنْ** اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ، اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ» يَعْنِي: الْاَنْصَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۰ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بچوں اور خواتین کو دیکھا' وہ کسی دعوتِ ولیمہ سے آ رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کے لیئے کھڑے ہوئے اور دُعا فرمائی' اے اللہ! تو جانتا ہے کہ انصار کے لوگ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں (بخاری' مسلم)

٦٢٢١ - (٢٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: مَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا: مَا يُبْكِيْكُمْ؟ فَقَالُوْا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: «اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ، فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ - ، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۲۱ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عباسؓ انصاریوں کی مجلس کے پاس سے گزرے جب کہ مجلس میں شریک لوگ آپؐ کی مرض الموت کے دوران رو رہے تھے' ابوبکرؓ اور عباسؓ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے بتایا' ہمیں یاد آیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں بیٹھا کرتے تھے' ہم ڈرتے ہیں کہ اب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں گے تو ہم آپؐ سے محروم ہو جائیں گے چنانچہ ان دونوں میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپؐ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپؐ نے اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھ رکھا تھا۔ آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے' اس کے بعد آپؐ منبر پر تشریف نہ لا سکے' آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا' میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں' بلا شبہ انصار میرے راز دار اور خاص لوگ ہیں۔ انہوں نے اپنا حق پورا کر دکھایا لیکن ان کے حقوق باقی ہیں تم ان میں سے احسان کرنے والوں (کے عذر) کو قبول کرو اور بوجہِ غفلت کے لغزش کرنے والوں کو معاف کرو (بخاری)

٦٢٢٢ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئاً يَضُرُّ فِيهِ قَوْماً وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۲۲ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں باہر تشریف لائے جس میں آپؐ فوت ہوئے' آپؐ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی بعد ازاں فرمایا' حمد و ثناء کے بعد! خیال کرو' عام لوگ زیادہ تعداد میں ہو رہے ہیں جب کہ انصار کی تعداد کم ہو رہی ہے یہاں تک کہ وہ دیگر لوگوں کے مقابلہ میں کھانے میں نمک کے برابر ہیں۔ پس تم میں سے اگر کوئی شخص کسی عہدہ پر مقرر ہو جائے' جس میں وہ بعض لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہو اور بعض دوسروں کو فائدہ دے سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ انصار کے نیک لوگوں (کے عذر) کو قبول کرے اور ان کے (نا دانستہ) غلط کاموں کو معاف کرے (بخاری)

٦٢٢٣ - (٢٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۲۳ : زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی' اے اللہ! انصار کو' ان کے بیٹوں اور ان کے پوتوں کو معاف کر (مسلم)

٦٢٢٤ - (٢٩) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ دُوْرِ

الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۴: ابو اُسَید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انصار کے قبائل میں سے بہترین قبیلہ بنو نجار ہے' اس کے بعد بنو عبدالاشہل ہے' پھر بنو حارث ہے اور پھر بنو ساعدہ ہے جبکہ انصار کے تمام قبائل میں دیگر قبائل کے مقابلے میں زیادہ فضائل ہیں (بخاری' مسلم)

٦٢٢٥ - (٣٠) **وَعَنْ** عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ، وَالْمِقْدَادَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ - فَقَالَ: «اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ -، فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً - مَعَهَا كِتَابٌ - فَخُذُوْهُ مِنْهَا، فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا - حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ، فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ، فَقُلْنَا: اَخْرِجِي الْكِتَابَ، قَالَتْ: مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَاِذَا فِيْهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟!». فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، اِنِّيْ كُنْتُ امْرَءًا مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ، وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ، فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ، وَمَا فَعَلْتُ - كُفْرًا، وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ، وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ» فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ» فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے' زبیرؓ اور مقدادؓ (اور ایک روایت میں مقدادؓ کی بجائے ابو مرثدؓ کا ذکر ہے) کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجتے ہوئے فرمایا' کہ تم روانہ ہو جاؤ یہاں تک کہ تم روضۂ خاخ مقام میں پہنچو گے' وہاں اونٹ کے کجاوے میں ایک عورت بیٹھی ہو گی' اس کے پاس ایک خط ہو گا' تم اس سے وہ خط لے لینا۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے' ہمارے گھوڑے ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے حتیٰ کہ ہم روضۂ خاخ تک پہنچ گئے' وہاں ہم اس عورت سے ملے۔ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط نکال کر ہمارے حوالے کر

دے۔ اس نے جواب دیا' میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے زور دے کر کہا کہ تجھے خط نکالنا ہو گا یا تجھے اپنے کپڑے اتارنے ہوں گے (تاکہ تلاشی لی جائے) چنانچہ اس عورت نے اپنی مینڈھیوں میں سے خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس خط میں لکھا تھا کہ یہ تحریر حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مکہ کے مشرک لوگوں کی جانب ہے۔ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کے بارے میں اطلاع دیتا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے دریافت کیا' اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ میرے خلاف جلدی کفر کا فیصلہ صادر نہ فرمائیں۔ میں قریش کا حلیف ہوں' ان میں سے نہیں ہوں اور آپؐ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں' ان کی (اہلِ مکہ کے ساتھ) قرابت داری ہے جو مکہ مکرمہ میں ان کے مال اور اہل کی حفاظت کرتے ہیں۔ بس جب میرا ان کے ساتھ نسبی تعلق نہیں تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان کے ساتھ احسان کروں' جس کے عوض وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں گے اور میں نے یہ کام نہ کافر ہو کر کیا ہے اور نہ ہی میں دینِ اسلام سے مرتد ہوا ہوں اور نہ ہی میں نے اسلام کے بعد کفر کو پسند کیا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حاطب نے تمہیں سچ سچ بتا دیا ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا' آپؐ مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ حاطب جنگِ بدر میں حاضر تھا اور (اے عمرؓ) تمہیں معلوم نہیں کہ شائد اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو نظرِ رحمت سے دیکھا ہے اور ان کے حق میں فرمایا ہے کہ "تم جو چاہو عمل کرو تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی ہے" اور ایک روایت میں یہ ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ" (بخاری' مسلم)

٦٢٢٦ - (٣١) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ جِبْرَئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ». قَالَ: «مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ» أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: «وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٦٢٢٦: رِفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپؐ بدر کی جنگ میں شریک لوگوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ تمام مسلمانوں سے افضل ہیں یا اس مفہوم کا کلمہ آپؐ نے فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اسی طرح وہ فرشتے بھی افضل ہیں جو جنگِ بدر میں حاضر تھے (بخاری)

٦٢٢٧ - (٣٢) وَعَنْ حَفْصَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾. قَالَ: «فَلَمْ تَسْمَعِيهِ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا﴾».

وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ـ اَحَدٌ ـ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۲۷: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں کہ جو شخص بھی جنگِ بدر اور حُدیبیہ میں شریک تھا' وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ میں نے سوال کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ "تم میں سے ہر شخص دوزخ سے گزرنے والا ہے۔" آپؐ نے فرمایا' کیا تو نے اللہ کا کلام نہیں سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے" اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ انشاء اللہ دوزخ میں ان لوگوں میں سے ایک شخص بھی داخل نہیں ہو گا' جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی (مسلم)

٦٢٢٨ - (٣٣) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَمِائَةٍ. قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۲۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو تھے۔ ہمارے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آج تمام زمین والوں میں سے تم بہتر ہو (بخاری' مسلم)

٦٢٢٩ - (٣٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ — فَاِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ» . وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهُ، اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ» . فَاَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «اِنَّ اللهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ» فِي «بَابٍ» بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۶۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مُرار نامی گھاٹی پر بلند ہو گا تو اس سے اسی طرح گناہ معاف ہو جائیں گے جس طرح بنو اسرائیل (کے لوگوں) سے گناہ معاف ہوتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو لوگ اس پر گئے وہ بنو خزرج کے شاہ سوار تھے' پھر اور لوگ ان کی متابعت کرتے ہوئے اس پر چڑھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سرخ اُونٹ کے مالک انسان کے علاوہ سبھی کو معاف کر دیا گیا ہے (اس سے مراد رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبیّ تھا (صحابہ کرامؓ سے کہتے ہیں) ہم اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ آؤ تاکہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمہارے لئے مغفرت کی

درخواست کریں۔ اس نے جواب دیا' مجھے میری گُم شدہ اونٹنی مل جائے' مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارا پیغمبر میرے لئے مغفرت طلب کرے (مسلم) اور انسؓ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبَیّ بن کعبؓ سے کہا "بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں" کا ذکر فضائلُ القرآن کے بعد والے باب میں کیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

٦٢٣٠ - (٣٥) وَعَن ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِقْتَدُوا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ أَصْحَابِيْ: أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

دوسری فصل

۶۲۳۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میرے بعد میرے صحابہ کرامؓ میں سے ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں کی اقتداء کرو اور عمّار (بن یاسرؓ) کی سیرت کے مطابق چلو اور عبداللہ بن مسعودؓ کی وصیّت کے ساتھ تمسک اختیار کرو اور حُذیفہؓ کی روایت میں ہے کہ خلافت وغیرہ کے بارے میں جو حدیث تمہیں ابنِ مسعودؓ بیان کریں' اسے صحیح سمجھو۔ یہ الفاظ ان الفاظ کی جگہ ہیں کہ تم عبداللہ بن مسعودؓ کی وصیّت کے ساتھ تمسک اختیار کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی پہلی روایت کی سند ضعیف ہے' اس میں یحیٰ بن سلمٰی راوی ضعیف ہے' جب کہ دوسری روایت صحیح ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد۴ صفحہ۲۵۸)

٦٢٣١ - (٣٦) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ، لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۶۲۳۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر میں نے بلا مشورہ کسی شخص کو امیر نامزد کرنا ہوتا تو میں عبداللہ بن مسعودؓ کو امیر نامزد کر دیتا (ترمذی' ابنِ ماجہ' ضعیف ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۲' ضعیف ابنِ ماجہ صفحہ۱۳۷)

٦٢٣٢ - (٣٧) وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِيْ سَبْرَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَ لِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَوُفِّقْتَ لِيْ — فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ، جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ — مُجَابُ الدَّعْوَةِ؟ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ؟ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَعَمَّارُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ؟ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ؟ يَعْنِى الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْآنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۲: خَیثمہ بن اَبی سَبرۃ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا' میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر۔ چنانچہ مجھے ابو ہریرہؓ جیسے ساتھی میسر آئے۔ میں ان کے پاس بیٹھا' میں نے انہیں بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین عطا کر۔ چنانچہ میرے لیے آپ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے دریافت کیا' آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں کوفہ سے ہوں۔ میں تحصیلِ علم کے لیے آیا ہوں۔ ابو ہریرہؓ نے پوچھا کہ کیا آپ میں سعد بن مالکؓ (ابی وقاص) ہیں جو مستجاب الدعوت ہیں؟ اور عبداللہ بن مسعودؓ ہیں جو رسول اللہؐ کے وضو کا برتن اور آپؐ کے جوتے اٹھانے والے ہیں؟ اور حُذیفہؓ ہیں' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان ہیں؟ اور عمارؓ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان سے محفوظ فرمایا؟ اور سلمان (فارسیؓ) ہیں' جو انجیل اور قرآنِ پاک پر ایمان لانے والے ہیں (ترمذی)

۶۲۳۳ - (۳۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۲۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابو بکرؓ اچھے آدمی ہیں' عمرؓ اچھے آدمی ہیں' ابو عبیدہ بن جراحؓ اچھے آدمی ہیں' اُسَید بن حُضَیر اچھے آدمی ہیں' ثابت بن قیس بن شماسؓ اچھے آدمی ہیں' معاذ بن جبلؓ اچھے آدمی ہیں' اور معاذ بن عمرو بن جموحؓ بھی اچھے آدمی ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۶۲۳۴ - (۳۹) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ، عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک جنت تین اشخاص کی جانب شوق رکھتی ہے' وہ علیؓ' عمارؓ اور سلمانؓ ہیں (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۵۹' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۰)

۶۲۳۵ - (۴۰) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ائْذَنُوْا لَهٗ، مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۳۵ : علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمارؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اجازت دو (اور) خوش آمدید کہو۔ وہ نہایت پاکیزہ اور اچھے اخلاق والے آدمی ہیں (ترمذی)

٦٢٣٦ - (٤١) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۲۳۶ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عمارؓ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو اس نے ان دونوں کاموں میں سے بہتر کام کا انتخاب کیا (ترمذی)

٦٢٣٧ - (٤٢) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ: مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهُ! وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۲۳۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا' تعجب ہے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا پھلکا ہے؟ اس لیے کہ اس نے بنو قُریظہؓ کے بارے میں غلط فیصلہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا'چونکہ فرشتوں نے اس جنازے کو اٹھایا ہوا تھا اس لئے وہ ہلکا پھلکا تھا۔ (ترمذی)

٦٢٣٨ - (٤٣) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۲۳۸ : عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ زمین نے ایسے شخص کو اٹھایا ہے جو ابوذرؓ سے زیادہ سچ بولنے والا ہو (ترمذی)

٦٢٣٩ - (٤٤) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ» يَعْنِيْ فِي الزُّهْدِ [فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ] .

۶۲۳۹ : ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے کسی ایسے شخص کو اٹھایا ہے جو ابو ذرؓ سے زیادہ سچی بات کرنے والا اور

وعدہ پورا کرنے والا ہو' ابو ذرؓ زہد میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مشابہ تھے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۰)

٦٢٤٠ - (٤٥) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ. قَالَ: اِلْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ، وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ اَلَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًا فَاَسْلَمَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۰: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر جب موت کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ کتاب و سُنّت کا علم چار آدمیوں سے حاصل کرو۔ عُوَیمر ابو الدرداء سے' سلمان فارسیؓ سے' ابنِ مسعودؓ سے' عبداللہ بن اسلامؓ سے' جو یہودی تھے اور پھر مسلمان ہوئے (معاذؓ کہتے ہیں) میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسواں ہے (ترمذی)

٦٢٤١ - (٤٦) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ؟ قَالَ: «اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ، وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ، وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللهِ فَاقْرَاُوْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۱: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کاش آپؐ کسی شخص کو خلیفہ مقرر فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں نے تم پر (کسی کو) خلیفہ مقرر کر دیا اور تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم عذاب میں مبتلا کیے جاؤ گے لیکن حذیفہؓ تمہیں جو بات بتائیں' اسے تم سچّا سمجھو اور عبداللہ بن مسعودؓ جس طرح تمہیں پڑھائیں تم اسی طرح پڑھو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیحُ الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۱)

٦٢٤٢ - (٤٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ، اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ». رَوَاهُ [اَبُوْ دَاوُدَ].

۶۲۴۲: حُذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس پر دنیوی مصائب آئیں اور مجھے ان کی وجہ سے خطرہ نہ ہو البتہ محمد بن مسلمہؓ کے بارے میں خطرہ نہیں ہے۔ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ (محمد بن مَسْلَمہؓ کے بارے میں) فرماتے تھے کہ تجھے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا (ابوداؤد)

٦٢٤٣ - (٤٨) **وَعَنْ** عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحاً — فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا اَرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ —، وَلَا تُسَمُّوهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ» فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا' اے عائشہ! میرا خیال ہے کہ اسماء نفاس والی ہو گئی ہے' تم بچّے کا نام نہ رکھنا بلکہ میں ہی اس کا نام رکھوں گا چنانچہ آپؐ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا اور آپؐ نے اس کو اپنے ہاتھ کے ساتھ کھجور کی گھٹی دی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں عبداللہ بن مؤمل راوی منکرالحدیث ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۱)

٦٢٤٤ - (٤٩) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمِيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِياً مَهْدِيًّا، وَاهْدِ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۴: عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے معاویہؓ کے بارے میں دعا کی' اے اللہ! اس کو ہدایت دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور معاویہؓ کے ساتھ لوگوں کو بھی ہدایت عطا کر (ترمذی)

٦٢٤٥ - (٥٠) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَسْلَمَ النَّاسُ، وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۶۲۴۵: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ اسلام لائے جبکہ عمرو بن عاصؓ ایمان لائے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ نیز اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند صحیح ہے جیسا کہ علاّمہ ناصرالدین البانی نے وضاحت کی ہے۔ امام ترمذیؒ کا حکم صحیح نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۱' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۸۳)

٦٢٤٦ - (٥١) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا جَابِرُ! مَا لِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِراً؟» قُلْتُ: اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالاً وَدَيْناً. قَالَ: «اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللهُ بِهِ اَبَاكَ؟» قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «مَا كَلَّمَ اللهُ اَحَداً قَطُّ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَاَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحاً. قَالَ: يَا عَبْدِيْ! تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ

فِيْكَ ثَانِيَةً. قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ» فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَمْوَاتاً . . . ﴾ . اَلْآيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۶ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے جابرؓ سے فرمایا' اے جابرؓ! کیا بات ہے کہ میں تجھے غمگین دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اہل و عیال اور قرض چھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا میں تجھے خوشخبری نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تیرے والد سے ملاقات کی ہے؟ میں نے عرض کیا' ضرور! اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی شخص سے بلا پردہ کلام نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کر کے آمنے سامنے گفتگو کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے میرے بندے! جو تو چاہتا ہے مجھ سے طلب کر' میں تجھے عطا کروں گا۔ جابرؓ کے والد نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! تو مجھے زندہ کر دے' میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا' یہ بات میری جانب سے طے شدہ ہے کہ فوت شدہ انسانوں کو واپس نہیں کیا جائے گا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں انہیں آپؐ مرے ہوئے نہ سمجھیں" (ترمذی)

٦٢٤٧ - (٥٢) وَعَنْهُ، قَالَ اِسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَمْساً وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۴۷ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار مغفرت کی دعا کی۔ (ترمذی)

٦٢٤٨ - (٥٣) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ — لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۶۲۴۸ : انس رضی اللہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کتنے ہی لوگ ہیں جن کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں' غبار آلودہ ہیں' وہ دو بوسیدہ چادریں زیب تن کیئے ہوئے ہیں جن کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی' اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرماتا ہے' ان میں سے براء بن مالک بھی ہیں (ترمذی' بیہقی دلائل النبوۃ)

٦٢٤٩ - (٥٤) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِيْ آوِيْ إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِيْ، وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ، فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۶۲۴۹ : ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! بلا شبہ میرے خاص لوگ جن کی جانب میں رجوع کرتا ہوں وہ میرے اہل بیت ہیں اور بلاشبہ میرے رازدار انصار ہیں تم ان میں سے غلطی کرنے والوں کی غلطیوں کو معاف کرو اور ان میں نیکو کار لوگوں کو قریب کرو (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت : علامہ ناصرالدین اَلبانی نے کہا ہے کہ اہلِ بیت کے لفظ کے سبب یہ حدیث منکر ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۳)

٦٢٥٠ ـ (٥٥) **وَعَنِ** ابنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲۵۰ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انصار کے ساتھ وہ شخص دشمنی نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٦٢٥١ ـ (٥٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۵۱ : انس رضی اللہ عنہ ابو طلحہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کہنا۔ بلاشبہ جہاں تک مجھے علم ہے وہ لوگ پاکباز اور صابر ہیں (ترمذی)

وضاحت : علامہ ناصرالدین البانی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا پہلا جملہ منکر ہے البتہ دوسرا جملہ صحیح ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۲)

٦٢٥٢ ـ (٥٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ ـ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا اِلَيْهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۵۲ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حاطب کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ حاطب کے بارے میں شکوہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! حاطب یقیناً دوزخ میں داخل ہو گا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو جھوٹ بول رہا ہے' وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا اس لئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ کی جنگ میں حاضر تھا (مسلم)

٦٢٥٣ ـ (٥٨) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا اَمْثَالَكُمْ﴾. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللّٰهُ، اِنْ تَوَلَّيْنَا اُسْتُبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا اَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلَى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ

ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۲۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اگر تم اعراض کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے علاوہ لوگ لائے گا' وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے" انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم نے اعراض کیا تو ہمارے عوض انہیں لایا جائے گا' پھر وہ ہمارے جیسے نہیں ہوں گے؟ آپؐ نے سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا' وہ یہ شخص ہے اور اس کی قوم ہے۔ اگر دینِ اسلام ثریّا ستارے کے پاس ہو گا تو فارس کے لوگ وہاں سے بھی اسے اخذ کر لیں گے (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۳)

٦٢٥٤ - (٥٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ: ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَأَنَا بِهِمْ - أَوْ بِبَعْضِهِمْ - أَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ - أَوْ بِبَعْضِكُمْ -» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۶۲۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا تو آپؐ فرمایا' بلاشبہ میں ان کے ساتھ یا ان کے بعض کے ساتھ تمہارے یا تمہارے بعض کے مقابلے میں زیادہ بااعتماد ہوں (ترمذی' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۲۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٢٥٥ - (٦٠) **عَنْ** عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ، وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ» قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «أَنَا - وَابْنَايَ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَأَبُوْ ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

تیسری فصل

۶۲۵۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہر پیغمبر کے ساتھ بہترین حفاظت کرنے والے رفقاء ہوتے ہیں' جبکہ مجھے چودہ بہترین رفقاء عطا کیے گئے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا وہ کون ہیں؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں' میرے دونوں بیٹے' جعفرؓ' حمزہؓ' ابوبکرؓ' عمرؓ' مصعب بن عمیرؓ' بلالؓ' سلمانؓ' عمارؓ' عبداللہ بن مسعودؓ' ابو ذرؓ اور مقدادؓ ہیں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں کثیر بن اسماعیل النّواء راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۲' ضعیف ترمذی صفحہ ۵۰۹)

٦٢٥٦ - (٦١) **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ، فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ خَالِدٌ - وَهُوَ - يَشْكُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا غِلْظَةً — ، وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلَا تَرَاهُ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهٗ وَقَالَ: «مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللهُ». قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ، فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ.

۶۲۵۶: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے اور عمّار بن یاسرؓ کے درمیان کسی بات پر اختلاف تھا' میں نے اس کے ساتھ سخت کلامی کی۔ عمّارؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری شکایت لگانے چلے گئے۔ خالدؓ (بھی آپؐ کے پاس) آگئے اور عمّارؓ ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خالدؓ کی شکایت کر رہے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ خالدؓ نے عمّارؓ کے بارے میں سخت الفاظ کہے اور ان کے غُصّے میں اضافہ کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے' آپؐ نے کوئی بات نہ کی۔ عمّارؓ نے نہایت ناراضگی کے عالم میں رونا شروع کردیا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ دیکھتے نہیں ہیں کہ خالدؓ کس قدر تند و تیز گفتگو کر رہا ہے؟ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا' جو شخص عمّارؓ کے ساتھ دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرے گا اور جو شخص عمّارؓ کے ساتھ بغض رکھے گا' اللہ تعالیٰ اس کو برا جانے گا۔ خالدؓ نے کہا کہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ وہاں سے باہر آگیا۔ اس کے بعد میرے نزدیک عمّارؓ کی رضامندی سے زیادہ کوئی اور چیز محبوب نہ تھی۔ پھر میں نے عمّارؓ کو نہایت تواضع کرتے ہوئے خوش کیا تو وہ خوش ہو گئے (مسند احمد)

٦٢٥٧ - (٦٢) **وَعَنْ** اَبِيْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ». رَوَاهُمَا اَحْمَدُ.

۶۲۵۷: ابو عُبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' خالدؓ اللہ عزّوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور وہ قبیلے کا بہترین جوان ہے (مسند احمد)

٦٢٥٨ - (٦٣) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ: سَمِّهِمْ لَنَا. قَالَ: «عَلِيٌّ مِنْهُمْ» يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا «وَاَبُوْ ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۲۵۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار انسانوں سے محبّت کرنے کا حکم دیا ہے نیز مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبّت کرتا ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ ہمیں ان کے نام بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا' علیؓ ان میں سے ہیں۔ یہ بات آپؐ نے تین بار فرمائی نیز ابو ذرؓ مقدادؓ اور سلمانؓ بھی ان میں سے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ محبّت کرنے کا حکم دیا گیا ہے نیز مجھے خبر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبّت کرتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں شریک بن عبداللہ قاضی راوی کا حافظہ درست نہ تھا (تنقیح الرواۃ جلد۴ صفحہ ۲۶۵)

۶۲۵۹ - (٦٤) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: اَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي بِـلَالًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۵۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کہا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ ہم سے افضل ہیں اور انہوں نے ہمارے افضل انسان یعنی بلالؓ کو آزاد کرایا (بخاری)

۶۲۶۰ - (٦٥) **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِي، وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۰: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلالؓ نے ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ نے مجھے اپنی ذات کے لئے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس روک لیں اور اگر آپ نے مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خریدا ہے تو مجھے اس کام کے لئے چھوڑ دیں جس کو آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پسند کیا ہے (بخاری)

۶۲۶۱ - (٦٦) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي مَجْهُودٌ. فَاَرْسَلَ اِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي اِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى اُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يُضِيفُهُ؟ وَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ» فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو طَلْحَةَ، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَانْطَلَقَ بِهِ اِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ، فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيهِ اَنَّا نَاْكُلُ، فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهِ لِيَاْكُلَ، فَقُومِي اِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَاَطْفِئِيهِ، فَفَعَلَتْ، فَقَعَدُوا، وَاَكَلَ الضَّيْفُ، وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ - اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ - مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ»

وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُهُ، وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ، وَفِيْ آخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۶۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ میں ضرورت مند ہوں۔ آپؐ نے اپنی کسی بیوی کی جانب پیغام بھیجا۔ انہوں نے جواب بھجوایا' اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ پھر آپؐ نے دوسری بیوی کی جانب پیغام بھیجا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کا پیغام بھجوایا بلکہ تمام بیویوں نے اسی طرح کا پیغام بھجوایا۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "اس شخص کی مہمان نوازی کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا" چنانچہ ایک انصاری شخص کھڑا ہوا' اس کا نام ابو طلحہ تھا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں کروں گا۔ چنانچہ وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا' میرے بچوں کی خوراک کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس نے بیوی سے کہا کہ تو انہیں کسی چیز سے بہلا کر سلا دے' جب ہمارا مہمان آئے تو اسے باور کرانا کہ ہم کھانا کھا چکے ہیں (اور) جب وہ اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے تو تم چراغ کو درست کرنے کے بہانے اسے بجھا دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ تینوں بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھا لیا۔ خاوند اور بیوی رات بھر بھوکے رہے۔ صبح کے وقت وہ مہمان رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فلاں انسان اور فلاں عورت سے متعجب ہے یا خوش ہے۔ ایک دوسری روایت میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں' اس روایت میں آپؐ نے ابو طلحہؓ کا نام نہیں لیا۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) کہ "یہ لوگ اپنے آپ پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ بھوک ستا رہی ہو" (بخاری' مسلم)

۶۲۶۲ - (۶۷) وَعَنْهُ، قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ، فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ. فَيَقُوْلُ: «نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا» وَيَقُوْلُ: «مَنْ هٰذَا؟» فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ. فَيَقُوْلُ: «بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا» حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقُلْتُ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ. فَقَالَ: «نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ! سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۶۲ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ پر اترے' لوگ گزر رہے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے ابو ہریرہ! یہ شخص کون ہے؟ میں جواب دیتا کہ فلاں ہے۔ تو آپؐ فرماتے' یہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اچھا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ گزرے۔ آپؐ نے دریافت کیا یہ شخص کون ہے؟ میں نے جواب دیا' خالد بن ولیدؓ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اچھا انسان ہے' اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے (ترمذی)

۶۲۶۳ - (۶۸) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا بِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انصار نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی! ہر پیغمبر کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے آپؐ کی اتباع کی ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تابعداروں کو (بھی ہم جیسا بنائے) چنانچہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کے تابعداروں کے حق میں دعا فرمائی (بخاری)

۶۲۶۴ - (۶۹) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ. قَالَ: وَقَالَ اَنَسٌ: قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ -، وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ -، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۴: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کو نہیں جانتے کہ وہ قیامت کے دن انصار کے شہداء سے زیادہ والے ہوں۔ قتادہؓ کہتے ہیں کہ انسؓ نے بتایا کہ اُحد کے دن انصار کے ستّر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے بئرِ معونہ کے دن ستّر اور ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں جنگِ یمامہ کے دن بھی ستّر شہید ہوئے (بخاری)

۶۲۶۵ - (۷۰) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ. وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۶۵: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں) بدری صحابہ کرامؓ کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار (دینار) تھا اور عمرؓ فرماتے تھے کہ میں انہیں ان کے بعد آنے والے دوسرے لوگوں پر فضیلت دیتا ہوں (بخاری)

تَسۡمِيَةُ مَنۡ سُمِّيَ مِنۡ اَهۡلِ الۡبُدۡرِ فِی الۡجَامِعِ لِلۡبُخَارِیِّ

(جنگِ بدر میں شریک صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی)

اَلنَّبِیُّ مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ الۡهَاشِمِیُّ ﷺ ۔، عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ عُثۡمَانَ اَبُوۡ بَكۡرِ الصِّدِّيۡقُ الۡقُرَشِیُّ ـــــ عُمَرُ بۡنُ الۡخَطَّابِ الۡعَدَوِیُّ ، ۔ عُثۡمَانُ بۡنُ عَفَّانَ الۡقُرَشِیُّ خَلَّفَهُ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی اِبۡنَتِهٖ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهۡمِهٖ . ۔ عَلِیُّ بۡنُ اَبِیۡ طَالِبِ الۡهَاشِمِیُّ ، ۔ اِيَاسُ بۡنُ بُكَيۡرٍ . ۔ بِلَالُ بۡنُ رِبَاحٍ مَوۡلٰی اَبِیۡ بَكۡرِ الصِّدِّيۡقِ ، ۔ حَمۡزَةُ بۡنُ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ الۡهَاشِمِیُّ ، حَاطِبُ بۡنُ اَبِیۡ بَلۡتَعَةَ حَلِيۡفٌ لِقُرَيۡشٍ ، اَبُوۡ حُذَيۡفَةَ بۡنُ عُتۡبَةَ بۡنِ رَبِيۡعَةَ الۡقُرَشِیُّ . حَارِثَةُ بۡنُ الرُّبَيِّعِ الۡاَنۡصَارِیُّ ، قُتِلَ يَوۡمَ بَدۡرٍ ، وَهُوَ حَارِثَةُ بۡنُ سُرَاقَةَ ، كَانَ فِی النَّظَّارَةِ . خُبَيۡبُ بۡنُ عَدِیٍّ الۡاَنۡصَارِیُّ ، خُنَيۡسُ بۡنُ حُذَافَةَ السَّهۡمِیُّ ، رِفَاعَةُ بۡنُ رَافِعِ الۡاَنۡصَارِیُّ ، رِفَاعَةُ بۡنُ عَبۡدِ الۡمُنۡذِرِ اَبُوۡ لُبَابَةَ الۡاَنۡصَارِیُّ ، اَلزُّبَيۡرُ بۡنُ الۡعَوَّامِ الۡقُرَشِیُّ زَيۡدُ بۡنُ سَهۡلٍ اَبُوۡ طَلۡحَةَ الۡاَنۡصَارِیُّ ، اَبُوۡ زَيۡدٍ الۡاَنۡصَارِیُّ ، سَعۡدُ بۡنُ مَالِكٍ الزُّهۡرِیُّ ، سَعۡدُ بۡنُ خَوۡلَةَ الۡقُرَشِیُّ ، سَعِيۡدُ بۡنُ زَيۡدِ بۡنِ عَمۡرِو بۡنِ نُفَيۡلٍ الۡقُرَشِیُّ ، سَهۡلُ بۡنُ حُنَيۡفٍ الۡاَنۡصَارِیُّ ، ظُهَيۡرُ بۡنُ رَافِعٍ الۡاَنۡصَارِیُّ . وَاَخُوۡهُ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مَسۡعُوۡدٍ الۡهُذَلِیُّ ، عَبۡدُ الرَّحۡمٰنِ بۡنُ عَوۡفٍ الزُّهۡرِیُّ ، عُبَيۡدَةُ بۡنُ الۡحَارِثِ الۡقُرَشِیُّ ، عُبَادَةُ بۡنُ الصَّامِتِ الۡاَنۡصَارِیُّ ، عَمۡرُو بۡنُ عَوۡفٍ حَلِيۡفُ بَنِیۡ عَامِرِ بۡنِ لُؤَیٍّ ، عُقۡبَةُ بۡنُ عَمۡرٍو الۡاَنۡصَارِیُّ ، عَامِرُ بۡنُ رَبِيۡعَةَ الۡعَنَزِیُّ ، عَاصِمُ بۡنُ ثَابِتٍ الۡاَنۡصَارِیُّ ، عُوَيۡمُ بۡنُ سَاعِدَةَ الۡاَنۡصَارِیُّ ، عِتۡبَانُ بۡنُ مَالِكٍ الۡاَنۡصَارِیُّ ، قُدَامَةُ بۡنُ مَظۡعُوۡنٍ ، قَتَادَةُ بۡنُ النُّعۡمَانِ الۡاَنۡصَارِیُّ ، مُعَاذُ بۡنُ عَمۡرِو بۡنِ الۡجَمُوۡحِ ، مُعَوِّذُ بۡنُ عَفۡرَاءَ وَاَخُوۡهُ ، مَالِكُ بۡنُ رَبِيۡعَةَ اَبُوۡ اُسَيۡدٍ الۡاَنۡصَارِیُّ . مِسۡطَحُ بۡنُ اُثَاثَةَ بۡنِ عَبَّادِ بۡنِ الۡمُطَّلِبِ بۡنِ عَبۡدِ مُنَافٍ . مُرَارَةُ بۡنُ الرَّبِيۡعِ الۡاَنۡصَارِیُّ . مَعۡنُ بۡنُ عَدِیٍّ الۡاَنۡصَارِیُّ . مِقۡدَادُ بۡنُ عَمۡرٍو الۡكِنۡدِیُّ حَلِيۡفُ بَنِیۡ زُهۡرَةَ . هِلَالُ بۡنُ اُمَيَّةَ الۡاَنۡصَارِیُّ ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ .

ذیل میں ان صحابہ کرامؓ کے اسمائے گرامی ہیں جنہیں امام بخاریؒ نے اپنی کتاب "صحیح بخاری" میں اہلِ بدر کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ہمارے آخری نبی محمد بن عبداللہ ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) عبداللہ بن عثمانؓ ابوبکر صدیق قرشیؓ عمر بن خطاب العدویؓ عثمان بن عفان قرشیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی بیٹی رقیہؓ کی تیمارداری کے لئے پیچھے چھوڑا لیکن غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا تھا' علی بن ابی طالب ہاشمیؓ' ایاس بن بکیرؓ بلال بن رباح۔ یہ ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کردہ غلام تھے' حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمیؓ حاطب بن ابی بلتعہؓ۔ یہ قریش کے حلیف تھے' ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشیؓ حارثہ بن ربیع انصاری۔ یہ بدر کے دن شہید ہوئے اور یہی حارثہ بن سراقہ ہیں۔ یہ جاسوسی کرنے کے لئے بلند مقام پر کھڑے تھے' خُبیب بن عدی انصاریؓ خنیس بن حذافہ سہمیؓ رفاعہ بن رافع انصاریؓ رفاعہ بن عبدالمنذر ابو لبابہ انصاریؓ زبیر بن عوام قرشیؓ زید بن سہل ابو طلحہ انصاریؓ ابو زید انصاریؓ سعد بن مالک زہریؓ سعد بن خولہ قرشیؓ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی' سہیل بن حنیف انصاری' ظہیر بن رافع انصاریؓ اور ان کے بھائی عبداللہ بن مسعود ہذلیؓ عبدالرحمٰن بن عوف زہریؓ عبیدہ بن حارث قرشیؓ عبادہ بن صامت انصاریؓ عمرو بن عوفؓ۔ یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے' عقبہ بن عمرو انصاریؓ عامر بن ربیعہ عنزیؓ عاصم بن ثابت انصاریؓ عویم بن ساعدہ انصاریؓ عتبان بن مالک انصاریؓ قتادہ بن نعمان انصاری' معاذ بن عمرو بن جموح' معوذ بن عفراء اور اس کا بھائی' مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری' قدامہ بن مظعونؓ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد منافؓ مرارہ بن ربیع انصاری' معن بن عدی انصاریؓ مقداد بن عمرو کندی۔ یہ بنو زہرہ کے حلیف تھے' ھلال بن اُمیہ انصاریؓ۔

وضاحت: اس حدیث پاک میں ان تمام صحابہ کرامؓ کے اسماءِ گرامی شامل نہیں ہیں جو جنگِ بدر میں شریک ہوئے تھے بلکہ یہاں چند مشہور اور کبار صحابہ کے اسمائے مبارک درج ہیں۔ مزید معلومات کے لئے سیرت ابنِ ہشام کا مطالعہ کیجئے۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسِ الْقَرْنِيِّ

(یمن، شام اور اویس قرنی کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٢٦٦ - (١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ رَجُلاً يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: اُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ -، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: اُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ، فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۲۶۶: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا اسے اویس کہا جاتا ہو گا' وہ اپنی والدہ کے سوا کسی کو یمن میں چھوڑ کر نہیں آئے گا' اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے' وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم سے ایک دینار یا ایک درہم کی جگہ کے سوا برص کے تمام داغ ختم کر دے گا۔ تم میں سے جو شخص اسے ملے تو اسے چاہیئے کہ وہ اس سے تمہارے لئے مغفرت کی دعا (کی درخواست) کرے۔

اور ایک روایت میں ہے عمرؓ نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تابعینؒ میں سے بہتر شخص وہ ہو گا جسے اویس کہا جاتا ہو گا' اس کی والدہ ہو گی اور اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے۔ پس تم اس سے گزارش کرنا کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے (مسلم)

وضاحت: اویس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے لیکن ملاقات نہیں کی کیونکہ وہ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے آپؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے۔ تابعین میں علوم شرعیہ کے لحاظ سے سعید بن مسیبؒ اور زہد و ورع کے لحاظ سے اویس قرنیؒ افضل ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ جو تابعین سے افضل ہیں وہ کسی تابعی سے دعا کرا سکتے ہیں۔ اس حدیث سے جہاں اویس قرنی کی فضیلت اور کرامت ظاہر ہوتی ہے' وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی ثابت ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۶۹)

٦٢٦٧ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ، هُوَ اَرَقُّ اَفْئِدَةً، وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا، اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ، وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ، وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ، وَالسَّکِیْنَةُ وَالْوَقَارُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۶۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے پاس ملکِ یمن سے لوگ آئے ہیں انکے دل تمام آنے والوں سے نرم ہیں اور وہ خیر خواہی زیادہ قبول کرنے والے ہیں' ایمان یمن میں ہے اور اطاعت بھی یمنیوں کا شیوہ ہے' وہاں حکمت کے چشمے ہیں۔ فخر اور تکبر ان لوگوں میں ہو گا جو اونٹ اور گھوڑے رکھیں گے اور علم اور وقار ان لوگوں میں ہو گا جو بھیڑ بکریاں رکھیں گے (بخاری و مسلم)

٦٢٦٨ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ، وَالْفَدَّادِیْنَ — اَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۶۲۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کفر کا سرچشمہ مشرق کی جانب ہے' فخر اور تکبر ان لوگوں میں ہو گا جو گھوڑے اور اونٹ رکھتے ہوں گے اور وہ زمیندار جو اونٹوں کے بالوں کے خیموں میں رہتے ہیں (ان میں بھی فخر و تکبر ہو گا) نرمی ان لوگوں میں ہو گی جو بکریاں رکھنے والے ہوں گے (بخاری' مسلم)

٦٢٦٩ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ - نَحْوَ الْمَشْرِقِ - وَالْجَفَاءُ، وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ — ، فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۶۲۶۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' فتنے مشرق کی طرف سے ظاہر ہوں گے' زبان کی تیزی اور دلوں کی قساوت ان لوگوں میں ہو گی جو جنگل میں رہنے والے خیمہ نشین ہوں گے جو ربیعہ اور مضر قبیلے میں اونٹوں اور بیلوں کی دموں کے پیچھے لگ رہے ہیں (بخاری' مسلم)

٦٢٧٠ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِی الْمَشْرِقِ، وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَهْلِ الْحِجَازِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قساوتِ قلبی اور زبان کی تیزی مشرق کے لوگوں میں ہو گی نیز ایمان اہلِ حجاز میں ہو گا (صحیح مسلم)

وضاحت: حجاز میں مکّہ مکرّمہ' مدینہ منورہ اور اس کے اطراف کے علاقے شامل ہیں (واللہ اعلم)

٦٢٧١ - (٦) وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا

فِيْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَفِيْ نَجْدِنَا ؟ فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۷۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت عطا کر' اے اللہ ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت عطا کر۔ صحابۂ کرامؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ یہ بھی دعا کریں کہ (اللہ) ہمارے نجد میں برکت عطا کرے۔ (ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپؐ نے تیسری دفعہ میں فرمایا' مشرق میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہو گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٦٢٧٢ - (٧) عَنْ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ -، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۲۷۲: انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھا۔ آپؐ نے دعا کی' اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری جانب متوجہ کر اور ہمارے لئے ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا کر (ترمذی)

٦٢٧٣ - (٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «طُوْبٰى لِلشَّامِ» قُلْنَا: لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۲۷۳: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اہلِ شام کے لیۓ مبارک ہو۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپؐ نے فرمایا' رحمٰن کے فرشتے اپنے پروں کو حفاظت کے لیۓ ملک شام پر پھیلائے ہوئے ہیں (احمد' ترمذی)

٦٢٧٤ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ، اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، تَحْشُرُ النَّاسَ» قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۲۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مستقبل قریب میں حضر موت کی جانب سے آگ ظاہر ہو گی۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جب صورتِ حال یہ ہو تو

ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تم شام میں ہی رہنا (ترمذی)

٦٢٧٥ - (١٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ، وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ اَرَضُوْهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ، تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۶۲۷۵ : عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' عنقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہو گی یعنی شام کی جانب ہجرت ہو گی۔ پس بہترین لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی جانب ہجرت کریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ تمام زمین والوں سے بہتر لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو اختیار کریں گے اور زمین میں زمین کے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے' جنہیں ان کی زمین وہاں سے نکال دے گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات بھی برا سمجھے گی۔ آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی۔ آگ ان کے ساتھ وہاں رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے اور ان کے ساتھ وہاں قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے (ابو داؤد)

٦٢٧٦ - (١١) **وَعَنِ** ابْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً، جُنْدٌ بِالشَّامِ، وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ، وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ» فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ . فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَاِنَّهَا خِيْرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ، يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيْرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ، فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ، وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ — ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۶۲۷۶ : ابنِ حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب اسلام کا معاملہ یہاں تک ہو جائے گا کہ تمہارے اسلامی لشکر' اسلام کے پرچم لئے جمع ہوں گے۔ ایک لشکر شام میں' ایک لشکر یمن میں اور ایک عراق میں ہو گا۔ ابنِ حوالہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگر میں اس حد کو پا لوں تو میرے لئے آپؐ لشکر کا انتخاب فرمائیں (کہ میں کس لشکر میں رہوں؟) آپؐ نے فرمایا' تم شام کے لشکر میں شریک ہونا' اس لئے کہ شام کا علاقہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ علاقہ ہے' اس میں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے جمع ہوں گے۔ اگر تم (شام میں رہنے سے) انکاری ہو تو تم ملکِ یمن میں رہنا اور تم اپنے آپ کو اور اپنے جانوروں کو اپنے حوض سے پانی پلانا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اس کے باشندوں کی حفاظت کی ضمانت دی ہے (احمد' ابو داؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٢٧٧ - (١٢) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيلَ اِلْعَنْهُمْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: لَا، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْاَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ اَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ».

تیسری فصل

۶۲۷۷: شُریح بن عُبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علیؓ کے پاس شام کے باشندوں کا تذکرہ کیا گیا اور ان سے کہا گیا' اے امیر المؤمنین! آپؓ ان پر لعنت بھیجیں۔ علیؓ نے کہا' ان پر لعنت بھیجنا جائز نہیں۔ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' ابدال شام میں ہوں گے اور ان کی تعداد چالیس ہے' جب ان میں سے ایک ابدال فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر دوسرے ابدال کو لے آتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے کفّار پر غلبہ ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے ہی شام کے باشندوں پر سے عذاب پھیرا جاتا ہے (احمد)

وضاحت: ابدال کے متعلق جس قدر احادیث مروی ہیں ان میں سے کوئی ایک حدیث بھی صحیح نہیں ہے۔ تمام کی تمام معلول ہیں (الاحادیث الضعیفہ صفحہ ۳۳۹۔ ۳۴۱' تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۳)

٦٢٧٨ - (١٣) وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «سَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا، مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ». رَوَاهُمَا اَحْمَدُ.

۶۲۷۸: صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب ملکِ شام فتح ہو گا' دمشق شہر لڑائیوں کے وقت مسلمانوں کی پناہ گاہ ہو گی اور یہ مرکزی شہر ہو گا۔ سرزمین شام میں ایک علاقہ کا نام غُوطَہ ہو گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث میں ابوبکر بن مریم راوی ضعیف ہے۔ البتہ اس روایت کی تائید صحیح احادیث سے ہوتی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۴)

٦٢٧٩ - (١٤) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ، وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ».

۶۲۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خلافتِ صحیحہ مدینہ

منورہ میں اور بادشاہت ملک شام میں ہو گی (بیہقی' دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلمان بن ابی سلمان مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۴)

٦٢٨٠ - (١٥) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ، خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۶۲۸۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے روشنی کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے ظاہر ہوا جو اُفق کے کناروں تک چمکتا رہا حتیٰ کہ وہ شام میں ٹھہر گیا (بیہقی دلائلُ النّبوۃ)

٦٢٨١ - (١٦) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ، اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۶۲۸۱: ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک بڑی جنگ کے دن مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع غُوطہ شہر میں ہو گا' یہ شہر کی ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے (اور یہ) شام کے بہترین شہروں میں سے ہے (ابو داؤد)

٦٢٨٢ - (١٧) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ، فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۶۲۸۲: عبدالرحمان بن سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غالب آجائے گا (ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند مقطوع درجہ کی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۵)

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
(اُمّتِ مسلمہ کے ثواب کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٦٢٨٣ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ – مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ –، وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ؟ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوْا: نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا، وَاَقَلُّ عَطَاءً! قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَاِنَّهُ فَضْلِيْ، اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۶۲۸۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تمہاری مدّتِ حیات ان لوگوں کی مدّتِ حیات کے مقابلے میں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں' اس قدر ہے کہ جس قدر وقت عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک کا ہے (یعنی تمہاری عمرِ حیات کم ہے اور اجر و ثواب زیادہ ہے) بلا شبہ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص جیسی ہے' جس نے کچھ مزدوروں کو کام پر لگایا' اس نے مزدوروں سے کہا کہ میرے لیے کون شخص دوپہر تک مزدوری کرے گا۔ چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون شخص دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط مزدوری پر کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون شخص عصر کی نماز سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک دو دو قیراط پر کام کرے گا۔ آگاہ رہو! تم ہی ہو جنہوں نے عصر کی نماز سے

لے کر سورج کے غروب ہونے تک کام کیا۔ آگاہ رہو تمہارا ثواب دو گنا ہے۔ یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے۔ انہوں نے کہا، ہمارا کام زیادہ ہے اور ہمیں مزدوری کم ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا میں نے تمہاری مزدوری سے کم دیا ہے؟ انہوں نے اعتراف کیا کہ بالکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بلاشبہ یہ میرا انعام ہے، میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں (بخاری)

اس حدیث کا مفہوم قرآنِ پاک کی اس آیت پر دلالت کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول کی تصدیق کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا اجر عطا کرے گا۔ معلوم ہوا کہ اعمال کا ثواب محنت و مشقت کی کثرت پر موقوف نہیں، نہ یہ کسی استحقاق پر مبنی ہے، اس لیے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اجرت کا استحقاق نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جس شخص کو جتنا چاہتا ہے عطا کرتا ہے نیز اس اُمّت کا دین قیامت تک جاری رہے گا (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۰، مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳)

٦٢٨٤ - (٢) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۲۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میری اُمّت میں سے میرے ساتھ شدید قسم کی محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد ہوں گے، وہ آرزو کریں گے کہ کاش! وہ اپنے اہل اور مال کو قربان کر دیں اور انہیں میری زیارت حاصل ہو جائے (مسلم)

٦٢٨٥ - (٣) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ «اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ» فِیْ «كِتَابِ الْقِصَاصِ».

۶۲۸۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، میری اُمّت میں سے ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے دین کو ہمیشہ قائم رکھے گی، جو شخص ان کی مدد کرنا چھوڑ دے گا یا ان کی مخالفت کرے گا تو وہ اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ ان پر موت طاری ہو گی اور وہ اسی حالت پر ہوں گے (بخاری، مسلم)

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس شان کے ہوتے ہیں" کا ذکر کتابُ القصاص میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٢٨٦ - (٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ آخِرُهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت کی مثال بارش کی ہے کچھ معلوم نہیں کہ بارش کے پہلے قطرات زیادہ مفید ہیں یا آخری قطرات (ترمذی)

وضاحت: علامہ توربشتیؒ فرماتے ہیں' اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اُمتِ محمدیہ کے شروع زمانے کے لوگ افضل نہیں ہیں۔ بلکہ وہی اُمت میں افضل ہیں' اس میں ہرگز تردّد نہیں ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ ہر دور میں اُمت کے علماء شریعتِ مطہرہ کو پھیلاتے رہیں گے۔ اس لحاظ سے ان میں ہرگز تضاد نہیں ہو گا۔ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تعلیم و تربیت حاصل کی اور معجزات کا مشاہدہ کیا۔ ظاہر ہے کہ اس لحاظ سے ان کا مقام بہت اونچا ہے اور بعد میں آنے والے لوگ جو غائبانہ ایمان لائے اور انہوں نے متقدمین کے نقوش پر چل کر دینِ اسلام کی اشاعت کی اور اپنی قیمتی عمر کو احکامِ شریعت کی تلخیص و تجرید میں صرف کیا' ان کی مساعی بھی قابلِ قدر ہیں' جس طرح بارش کے قطرات میں امتیاز نہیں کیا جا سکتا کہ کون سے قطرات زیادہ منفعت بخش ہیں۔ اس حدیث میں دراصل متاخرین کو یک گونہ تسلی دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنی قیمتی زندگی کو شریعتِ مطہرہ کی اشاعت میں صرف کریں بہرحال تمام اُمت بہتر ہے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٢٨٧ - (٥) عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا، اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ، لَا يُدْرٰى آخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ؟ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا، وَاَحْسَنَهَا حُسْنًا، كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا، وَالْمَسِيْحُ آخِرُهَا، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ ـ، لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

تیسری فصل

۶۲۸۷: جعفر اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے دادا زین العابدین سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خوش ہو جاؤ' خوش ہو جاؤ۔ بلاشبہ میری اُمت کی مثال بارش کی ہے کچھ معلوم نہیں کہ بارش کے

آخری قطرات بہتر ہیں یا پہلے بہتر ہیں یا (میری اُمت کی مثال) باغ کی ہے کہ جس سے ایک فوج کو ایک سال تک کی خوراک دی گئی' پھر اس سے ایک فوج کو دوسرے سال تک خوراک دی گئی' شائد آخری فوج پہنائی کے لحاظ سے بھی زیادہ وسیع ہو اور گہرائی کے لحاظ سے بھی زیادہ گہری ہو اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو۔ وہ اُمت مکمل طور پر کیسے تباہ ہو سکتی ہے جس کے شروع میں ہوں' درمیان میں مہدی علیہ السلام ہیں اور اس کے آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں البتہ درمیان میں ایک جماعت راہِ اعتدال سے دور ہو گی' وہ مجھ سے نہیں اور میں ان سے نہیں ہوں (رزین)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے' زینُ العابدین کا شمار تابعین میں ہوتا ہے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۸)

۶۲۸۸ - (٦) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيمَانًا؟» قَالُوا: اَلْمَلَائِكَةُ. قَالَ: «وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟». قَالُوا: فَالنَّبِيُّونَ. قَالَ: «وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟» قَالُوا: فَنَحْنُ. قَالَ: «وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟» قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُونَ بِمَا فِيهَا».

۶۲۸۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ ایمان لانے کے لحاظ سے تمہیں کون سی مخلوق بہتر دکھائی دیتی ہے؟ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا' فرشتے۔ آپؐ نے فرمایا' انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں' اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں قریب ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' انبیاء علیہ السلام ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بعض نے عرض کیا' پھر ہم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تمہیں کیا ہے کہ تم ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک تمام مخلوق سے زیادہ بہتر لوگ میرے نزدیک وہ ہیں جو میرے بعد ہوں گے' وہ ایسے اوراق کو پائیں گے جن میں احکامِ الٰہی لکھے ہوں گے' وہ اس کتاب کے مضامین پر ایمان لائیں گے (بیہقی دلائلُ النبوۃ)

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۷)

۶۲۸۹ - (٧) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۶۲۸۹: عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اس اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں اُمت کے پہلے لوگوں

کی مانند اجر و ثواب حاصل ہو گا' وہ نیک کاموں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے اور باغیوں سے جہاد کریں گے (بیہقی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس سند کی حدیث میں متعدد راوی مجہول ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

٦٢٩٠ - (٨) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «طُوْبٰی لِمَنْ رَآنِیْ [وَآمَنَ بِیْ] - ، وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِیْ وَآمَنَ بِیْ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ .

۶۲۹۰ ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کے لئے خوشی ہے جس نے میرا مشاہدہ کیا اور سات بار ایسے لوگوں کے لئے خوشی ہے جنہوں نے میرا دیدار نہیں کیا لیکن مجھ پر ایمان لائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جمیع بن ثوب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

٦٢٩١ - (٩) **وَعَنْ** اَبِیْ مُحَيْرِيْزٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ جُمْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ: حَدِّثْنَا حَدِيْثاً سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: نَعَمْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثاً جَيِّدًا، تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ اَسْلَمْنَا، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ . قَالَ: «نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ يَرَوْنِیْ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِیُّ .

وَرَوٰی رَزِيْنٌ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهٖ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اِلٰی . . آخِرِهٖ.

۶۲۹۱ : ابن مُحَیریزؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جُمُعَہ نامی ایک صحابی سے کہا ہمیں ایسی حدیث بتائیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے بتایا کہ میں تمہیں بہت عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں صبح کا کھانا تناول کیا' ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جرّاحؓ بھی شریک تھے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کوئی شخص ہم سے بھی بہتر ہے؟ جبکہ ہم اسلام لائے اور ہم نے جہاد کیا۔ آپؐ نے فرمایا' ہاں! وہ لوگ بہتر ہوں گے جو تمہارے بعد آئیں گے' مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا (احمد' دارمی) اور رزین نے ابو عبیدہؓ سے اس کے اس قول کہ اس نے دریافت کیا "اے اللہ کے رسول! کوئی شخص ہم سے بہتر ہے؟" سے آخر حدیث تک بیان کیا ہے۔

٦٢٩٢ - (١٠) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ. وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ» قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِیِّ: هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۲۹۲ : معاویہ بن قرّہؒ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب شام کے لوگ خراب ہو جائیں گے تو تمہارا وہاں رہنا بہتر نہیں ہے اور میری اُمّت میں سے ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی' انہیں وہ لوگ کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو ان کی مدد نہ کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو گی۔ ابن المدینیؒ بیان کرتے ہیں کہ ان سے مقصود اہلِ حدیث ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اہلِ حدیث کا دوسرا نام اہل السُّنّۃ و الجماعۃ ہے (مرقات جلد۱۱ صفحہ۱۷۴)

٦٢٩٣ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيَ الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ.

۶۲۹۳ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالی نے میری اُمّت کی خطا اور بھول کو معاف کر دیا ہے نیز وہ غلط کام بھی معاف ہیں' جن پر انہیں مجبور کیا گیا ہو۔

(ابنِ ماجہ' بیہقی)

٦٢٩٤ - (١٢) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: «اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً، اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ [تَعَالٰى]» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۶۲۹۴ : بَہز بن حَکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ارشادِ ربّانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "تم بہترین اُمّت ہو جنہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے مقرر کیا گیا ہے" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ستّر اُمّتوں کی تکمیل کر رہے ہو لیکن تم ان سب سے بہتر اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزّت ہو (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

فہرست آیات

(جلد پنجم)

سورت کا نام	آیت نمبر	حدیث نمبر
سورۃ الاحزاب	۴۵	۵۷۵۲
سورۃ آلِ عمران	٦٨	۵۷٦۹
سورۃ الانبیاء	۲۹	۵۷۷۳
سورۃ الفتح	۱ ۔ ۲	〃
سورۃ ابراہیم	۴	〃
سورۃ سبا	۲۸	〃
سورۃ الانعام	۳۳	۵۸۳۴
سورۃ العلق	۱ ۔ ۵	۵۸۴۱
سورۃ المدثر	۱ ۔ ۵	۵۸۴۳
سورۃ الشعراء	۲۱۴	۵۸۴٦
سورۃ المسد	۱	〃
سورۃ المدثر	۱	۵۸۵۱
سورۃ العلق	۱	〃
سورۃ المدثر	۱ ۔ ۵	〃
سورۃ النجم	۱۲	۵۸٦۵
سورۃ القمر	۴۵	۵۸۷۲
سورۃ الاعلیٰ	۱	۵۹۵٦
سورۃ النصر	۱	۵۹٦۹
سورۃ البقرۃ	۱۹۳	٦۰۰۴
سورۃ البقرۃ	۱۲۵	٦۰۵۰

سورت کا نام	آیت نمبر	حدیث نمبر
سورۃ التحریم	۵	〃
سورۃ الانفال	٦٨	٦٠٥٢
سورۃ الاحزاب	۵۳	〃
سورۃ آلِ عمران	٦١	٦١٣۵
سورۃ الاحزاب	۳۳	٦١٣٦
سورۃ الاحزاب	۵	٦١۵١
سورۃ التغابن	١۵	٦١٦٨
سورۃ الانعام	۵۲	٦٢٠٢
سورۃ الحجرات	۲	٦٢١١
سورۃ الجمعہ	۳	٦٢١٢
سورۃ الممتحنہ	١	٦٢٢۵
سورۃ مریم	۷١	٦٢٢۷
سورۃ مریم	۷۲	〃
سورۃ آلِ عمران	١٦٩	٦٢٣٦
سورۃ محمد	۳٨	٦٢۵۳
سورۃ الحشر	۹	٦٢٦١
سورۃ آلِ عمران	١١٠	٦٢۹۳

☆ ☆ ☆

الفهارس العامة

١ ـ فهرس الأعلام

٢ ـ فهرس الأحاديث القولية

٣ ـ فهرس الأحاديث الفعلية

٤ ـ فهرس الأوامر

٥ ـ فهرس النواهي

٦ ـ فهرس الآثار

٧ ـ فهرس الأحاديث القدسية

فهرس الأعلام

إبراهيم الأشهلي عن أبيه: ١٦٧٦ .
إبراهيم بن عبد الرحمن العذري: ٢٤٨ .
إبراهيم بن ميسرة: ١٨٩ .
أبيض بن حمَّال المازني: ٣٠٠٠ .
أبيّ بن كعب: ١٢٢، ٤١٩، ٤٤٨، ٧٧١، ٩٢٩، ١٠٦٦، ١١١٦، ١٢٧١، ١٢٧٤، ١٢٩٣، ١٤٩٢، ١٥١٨، ٢١٠٣، ٢١٢٢، ٢٢١٣، ٢٢١٥، ٢٢٥٨، ٤٧٨٤، ٤٩٠٢، ٥٣٥١، ٥٧١١، ٥٧٦٨ .
الأحوص بن حكيم عن أبيه: ٢٦٧ .
الأزرق بن قيس: ٩٧٢ .
أسامة بن زيد: ٦٩٠، ١٥٤٨، ١٧٢٣، ٢٣٨٠، ٢٦٠٤، ٢٦٠٦، ٢٨٢٤، ٣٠٢٤، ٣٠٤٣، ٣٠٨٥، ٣٤٥٠، ٣٩٥٣، ٤٦٣٩، ٥١٣٩، ٥٢٣٣، ٥٣٨٧، ٥٩٤٠، ٦١٤٩، ٦١٦٥، ٦١٧٥، ٦١٧٧ .
أسامة بن شريك: ٢٦٥٨، ٣٥٥٢، ٤٥٣٢، ٥٠٧٨ .
أسامة بن أخدري: ٤٧٧٥ .
أسلم: ٤٠٤١، ٤٨٦٩، ٦٠٥٤ .
أسمر بن مطرس: ٣٠٠٢ .
أسيد بن حضير: ٤٦٨٥ .
الأشعث بن قيس: ٣٧٧٥، ٣٧٧٦ .
الأعمش: ٢٦٥ .
الأغر المزني: ٢٣٢٤، ٢٣٢٥ .
أمية بن خالد بن عبد الله بن أسيد: ٥٢٤٧ .
أمية بن صفوان عن أبيه: ٢٩٥٥ .
أمية بن مخشي: ٤٢٠٣ .
أنس بن مالك رضي الله عنه: ٧، ٨، ١٣، ٢٥، ٥١، ٥٩، ٦٨، ٧٦، ١٠٢، ١٢٦، ١٤٥، ١٧٥، ١٨١، ٢٠٨، ٢١٨، ٢٢٠، ٢٢٤، ٢٥٩، ٢٦٠، ٣٢٩، ٣٣٧، ٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٦، ٣٦٩، ٣٧٤، ٣٨٧، ٤٠٨، ٤٢٥، ٤٣٩، ٤٥٥، ٤٩٢، ٥٤٥، ٥٦٧، ٥٨٩، ٥٩٢، ٥٩٣، ٥٩٩، ٦٠٣، ٦٢٠، ٦٤١، ٦٦٠، ٦٧١، ٧٠٨، ٧١٩، ٧٢٠، ٧٢٢، ٧٤٥، ٧٤٦، ٧٥٢، ٧٥٨، ٨١٤، ٨٢٤، ٨٦٨، ٨٧٠، ٨٨٣، ٨٨٨، ٩٢٢، ٩٤٥، ٩٥٤، ٩٧٠، ٩٧١، ٩٩٦، ٩٩٧، ١٠٨٦، ١٠٨٧، ١٠٩٣، ١٠٩٤، ١٠٩٨، ١١٠٠، ١١٠٨، ١١٠٩، ١١٢١، ١١٢٩، ١١٣٧، ١١٣٩، ١١٤٤، ١١٧٩، ١١٨٠، ١٢٠٨، ١٢٤١، ١٢٤٤، ١٢٨٩، ١٢٩١، ١٢٩٤، ١٣١٦، ١٣٣٣، ١٣٣٦، ١٣٤٥، ١٣٦٠، ١٣٦٩، ١٤٠١، ١٤٠٣، ١٤٣٣، ١٤٣٩، ١٤٥٣، ١٤٩٨، ١٤٩٩، ١٥٠١، ١٥٠٩، ١٥٤٥، ١٥٤٩، ١٥٥٢، ١٥٦٠، ١٥٦٥، ١٥٦٦، ١٥٧٤، ١٥٨٥، ١٥٨٧، ١٥٩٠، ١٦٠٠، ١٦١٢، ١٦٦٢، ١٦٧٩، ١٦٨٦، ١٧١٥،

١٧٢٢، ١٧٢٨، ١٧٣٤، ١٧٩٦،
١٨٠١، ١٨٢١، ١٨٥١، ١٩٠٠،
١٩٠٩، ١٩٢٣، ١٩٤٥، ١٩٤٦،
١٩٦٤، ١٩٨٢، ١٩٩١، ٢٠١٠،
٢٠١٦، ٢٠٢٢، ٢٠٧٦، ٢٠٩٦،
٢١٠٢، ٢١٣٠، ٢١٤٧، ٢١٥٨،
٢١٥٩، ٢١٩١، ٢١٩٦، ٢٢٢١،
٢٢٣١، ٢٢٥١، ٢٢٥٣، ٢٢٧١،
٢٢٩٠، ٢٣١٨، ٢٣٣٢، ٢٣٣٦،
٢٣٤١، ٢٣٥١، ٢٣٨٦، ٢٣٩٨،
٢٤٣٧، ٢٤٤٠، ٢٤٤٣، ٢٤٥٤،
٢٤٥٨، ٢٤٧٠، ٢٤٧٨، ٢٤٨٧،
٢٤٩٠، ٢٥٠٢، ٢٥١٨، ٢٥٤٤،
٢٥٩٢، ٢٦٥٠، ٢٦٦٤، ٢٦٦٥،
٢٦٩٤، ٢٧١٨، ٢٧٤٢، ٢٧٤٤،
٢٧٤٥، ٢٧٦٩، ٢٧٧٦، ٢٨٣١،
٢٨٣٢، ٢٨٤٠، ٢٨٦٢، ٢٨٦٦،
٢٨٧٣، ٢٨٩٤، ٢٩٤٠، ٢٩٤٣،
٣٠١٧، ٣٠٢٦، ٣٠٤٤، ٣٠٤٥،
٣٠٧٨، ٣٠٩٤، ٣٠٩٦، ٣١٢٠،
٣١٣٩، ٣٢٠٩، ٣٢١٠، ٣٢١١،
٣٢١٢، ٣٢١٣، ٣٢١٤، ٣٢٢٠،
٣٢٣٣، ٣٢٤٨، ٣٢٥٤، ٣٤٣١،
٣٤٥٩، ٣٥٣٩، ٣٥٤١، ٣٥٤٣،
٣٦١٤، ٣٦١٥، ٣٦٣٦، ٣٦٤١،
٣٦٦٣، ٣٦٩٢، ٣٧٢٣، ٣٧٢٦،
٣٧٣٤، ٣٧٩٢، ٣٨٠٣، ٣٨٠٩،
٣٨١٠، ٣٨١٥، ٣٨٢١، ٣٨٦٥،
٣٨٦٦، ٣٨٧١، ٣٨٨٤، ٣٨٩٠،
٣٩٠١، ٣٩٠٢، ٣٩٠٩، ٣٩١٧،
٣٩٢٨، ٣٩٣١، ٣٩٤٠، ٣٩٥٥،
٣٩٦٦، ٤٠٠٢، ٤٠٢٩، ٤٠٣٨،
٤٠٤٤، ٤٠٧٩، ٤٠٨٠، ٤١٠٩،

٤١٦٩، ٤١٧٠، ٤١٨٠، ٤١٨٧،
٤٢٠٠، ٤٢١٧، ٤٢٢٦، ٤٢٣٩،
٤٢٤٠، ٤٢٤٩، ٤٢٦٣، ٤٢٦٦،
٤٢٧٣، ٤٢٨٦، ٤٣٠٤، ٤٣١٦،
٤٣٢٦، ٤٣٦٠، ٤٣٨٦، ٤٣٨٧،
٤٣٨٨، ٤٣٨٩، ٤٤٠٨، ٤٤٢٢،
٤٤٣٤، ٤٤٤٤، ٤٤٤٥، ٤٤٦٢،
٤٤٧٨، ٤٥٢٢، ٤٥٢٣، ٤٥٢٦،
٤٥٣٤، ٤٥٤٦، ٤٥٥٩، ٤٥٨٧،
٤٥٨٩، ٤٦٠٨، ٤٦١٧، ٤٦٣٤،
٤٦٣٧، ٤٦٥٢، ٤٦٧٧، ٤٦٨٠،
٤٦٩٨، ٤٧٣٤، ٤٧٥٠، ٤٧٧٣،
٤٨٠١، ٤٨٠٧، ٤٨١٨، ٤٨٣٢،
٤٨٤٢، ٤٨٥٤، ٤٨٥٩، ٤٨٦٧،
٤٨٧٦، ٤٨٧٧، ٤٨٨٤، ٤٨٨٦،
٤٨٨٧، ٤٨٨٨، ٤٨٨٩، ٤٨٩٦،
٤٩١٨، ٤٩٤٢، ٤٩٥٠، ٤٩٥٧،
٤٩٦١، ٤٩٦٣، ٤٩٧١، ٤٩٨٠،
٤٩٩٦، ٤٩٩٧، ٤٩٩٨، ٥٠٠٩،
٥٠١٧، ٥٠٤٥، ٥٠٥٠، ٥٠٥٦،
٥٠٩١، ٥١٢١، ٥١٤٩، ٥١٥٩،
٥١٦٧، ٥١٨٣، ٥١٨٤، ٥١٩٥،
٥٢٠٥، ٥٢٣٩، ٥٢٤٤، ٥٢٥٣،
٥٢٦١، ٥٢٦٩، ٥٢٧٠، ٥٢٧٧،
٥٢٨٨، ٥٣٠٨، ٥٣٢٠، ٥٣٢٦،
٥٣٤٩، ٥٣٥٥، ٥٣٦٧، ٥٣٩٢،
٥٤٣٣، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٤٧،
٥٤٤٨، ٥٤٧١، ٥٤٧٨، ٥٥٠٩،
٥٥١٥، ٥٥١٦، ٥٥٣٧، ٥٥٥٤،
٥٥٦٦، ٥٥٦٩، ٥٥٧٢، ٥٥٧٣،
٥٥٨٤، ٥٥٨٨، ٥٥٩٥، ٥٥٩٨،
٥٦٠٣، ٥٦٠٤، ٥٦١٤، ٥٦١٨،
٥٦٣٦، ٥٦٤١، ٥٦٦٩، ٥٦٧٠،

٥٧٤٤، ٥٧٦٥، ٥٧٨٢، ٥٧٨٦، ٥٧٨٧، ٥٧٩٩، ٥٨٠١، ٥٨٠٢، ٥٨٠٣، ٥٨٠٤، ٥٨٠٦، ٥٨٠٨، ٥٨٠٩، ٥٨١٠، ٥٨١١، ٥٨١٩، ٥٨٢١، ٥٨٢٤، ٥٨٢٥، ٥٨٣١، ٥٨٣٩، ٥٨٤٠، ٤٨٤٩، ٥٨٥٢، ٥٨٥٤، ٥٨٥٩، ٥٨٦٣، ٥٨٦٤، ٥٨٧٠، ٥٨٧١، ٥٨٨١، ٥٨٨٧، ٥٨٩٨، ٥٩٠٢، ٥٩٠٥، ٥٩٠٨، ٥٩٠٩، ٥٩١٣، ٥٩٢٠، ٥٩٢٤، ٥٩٣٨، ٥٩٤٤، ٥٩٦١، ٥٩٦٢، ٥٩٦٧، ٥٩٩١، ٦٠١٥، ٦٠٥٠، ٦٠٥٩، ٦٠٦٢، ٦٠٧٤، ٦٠٨٣، ٦٠٩٤، ٦١١٥، ٦١٢٠، ٦١٤٦، ٦١٦٧، ٦١٧٩، ٦١٩٠، ٦١٩٢، ٦٢٠٤، ٦٢١١، ٦٢١٥، ٦٢١٧، ٦٢٢٠، ٦٢٢١، ٦٢٣٤، ٦٢٣٧، ٦٢٤٨، ٦٢٦٤، ٦٢٧٢، ٦٢٨٦.

أنس بن مالك الكعبي: ٢٠٢٥.

أوس بن أوس: ١٣٦٠، ١٣٨٨.

أوس بن شرحبيل: ٥١٣٥.

إياس بن عبد الله: ٣٢٦١.

أيفع بن عبد الكلاعي: ٢١٦٩.

أيمن بن خريم: ٣٧٨٠.

أيوب بن موسى عن أبيه عن جده: ٤٩٧٧.

بجالة كاتب جزء بن معاوية: ٤٠٣٥.

البراء بن عازب: ١٢٥، ١٣١، ٥١٥، ٨٣٤، ٨٦٩، ٨٨٩، ٩٤٧، ١٠٩٥، ١١٣٦، ١٣٥٢، ١٤٠٠، ١٤٣٥، ١٤٣٧، ١٤٤٤، ١٤٦٥، ١٥٢٦، ١٦٣٠، ١٧١٣، ١٩١٧، ٢١١٧، ٢١٩٩، ٢٢٠٨، ٢٣٨٣، ٢٣٨٥، ٢٤٠١، ٢٥١٩، ٢٨٠٠، ٢٩١٦، ٣١٧٢، ٣٣٨٤، ٣٤٦٣، ٣٨٨٨، ٤٠٤٣، ٤٠٤٩، ٤٣٥٨، ٤٦٧٩، ٤٦٩٠، ٤٦٩٤، ٤٧٨٩، ٤٧٩٢، ٤٨٩٥، ٥٧٨٣، ٥٨٧٦، ٥٨٨٣، ٥٨٨٩، ٥٨٩٠، ٥٩٥٦، ٦١٠٣، ٦١٣٧، ٦١٤٢، ٦٢٠٧، ٦٢١٦.

بريدة: ٣٠٨، ٥٧٤، ٥٩٥، ٧٢١، ١٢٧٨، ١٣١٥، ١٣٢٦، ١٤٤٠، ١٦١٠، ١٧٦٢، ١٧٦٤، ١٩٥٥، ٢٠٨٢، ٢٢١٧، ٢٢٨٩، ٢٢٩٣، ٢٤١١، ٢٤٥٦، ٣٠٤٩، ٣٠٥٦، ٣١١٠، ٣٤٢٠، ٣٤٢١، ٣٥٦٢، ٣٧٣٥، ٣٧٤٨، ٣٧٩٨، ٣٩١٨، ٣٩٢٩، ٤١٥٨، ٤٢٩١، ٤٣٩٦، ٤٤١٨، ٤٥٠٠، ٤٥٥٨، ٤٥٨٨، ٤٨٠٤، ٥٤٣١، ٥٦٤٢، ٥٦٤٤، ٥٩٢١، ٦٠١٦، ٦٠٤٨، ٦١٠٤، ٦١٦٨، ٦٢٥٨.

بسر بن أرطأة: ٣٦٠١.

بسر بن محجن عن أبيه: ١١٥٣.

بسرة: ٣١٩، ٣٢٢.

بشير بن الخصاصية: ١٧٨٤.

بلال: ٦٤٦.

بلال بن الحارث المزني: ١٦٨، ٤٨٣٤.

بلال بن سعد: ٤٧٤٩.

بلال بن يسار بن زيد (مولى رسول الله ﷺ): ٢٣٥٣.

بهز بن حكيم عن أبيه عن جده: ٣١١٧، ٣٧٨٥، ٤٨٣٥، ٤٩٢٩، ٥١١٨، ٦٢٩٤.

البياضي: ٨٥٦

تميم الداري: ٣٣٣، ٣٠٦٤، ٤٩٦٦، ٥٤٨٤.

ثابت بن أبي صفية: ٣٢٢.

ثابت البناني مرسلاً: ٢٢٥٢.

ثابت بن الضحّاك: ٣٤١٠، ٣٤٣٧.

ثوبان: ٢٩٢، ٩٦١، ١٠٧٠، ١٢٨٦، ١٥٢٧، ١٥٨٢، ١٦٧٢، ١٨٥٧، ١٩٣٢، ٢٢٧٧، ٢٣٦٠، ٢٣٧٩، ٢٣٩٩، ٢٩٢١، ٣٢٧٩، ٤٤٧١، ٤٩٢٥، ٥٣٦٩، ٥٣٩٤، ٥٤٠٦، ٥٤٦١، ٥٥٧٠، ٥٥٩٢، ٥٧٥٠.

ثوبان بن يزيد: ٣٩٥٩.

ثور بن زيد الديلمي: ٣٦٢٤.

جابر بن سمرة: ٣٠٥، ٦١٧، ٨٣٠، ٨٣٥، ٨٤٩، ١٠٩١، ١٤٠٥، ١٤١٥، ١٤٢٧، ١٦٦٦، ٢٠٦٨، ٢٧٣٨، ٣٣٤٣، ٣٧١٢، ٣٨٠١، ٤٧١٢، ٤٧١٥، ٤٧٢٤، ٤٧٢٨، ٤٧٤٧، ٤٩٧٦، ٥٤١٧، ٥٤٣٨، ٥٧٧٩، ٥٧٨٤، ٥٧٨٩، ٥٧٩٤، ٥٧٩٦، ٥٨٢٦، ٥٨٥٣، ٥٩٨٣.

جابر بن عبد الله: ٣٨، ٧١، ٧٢، ١٣٥، ١٣٨، ١٤١، ١٤٤، ١٧٧، ١٩٤، ١٩٥، ٢٣٣، ٢٩٤، ٣٤٤، ٣٦٩، ٤٧٥، ٤٨٤، ٥١٦، ٥٣١، ٥٦٩، ٦٤٧، ٦٥٩، ٦٧٤، ٧٠٠، ٧٠٧، ٧٣٥، ٧٧٠، ٨٠٠، ٨٢٠، ٨٣٣، ٨٦١، ٩١٦، ٩٥٦، ١٠١١، ١٠٧١، ١١٠٧، ١١٥٠، ١١٥١، ١٢٢٤، ١٢٦٠، ١٢٩٧، ١٣٢٣، ١٣٤٦، ١٣٨٠، ١٣٨٦، ١٤٠٧، ١٤١١، ١٤١٨، ١٤٢٢، ١٤٢٣، ١٤٢٤، ١٤٣٤، ١٤٤٦، ١٤٥١، ١٤٥٥، ١٤٥٨، ١٤٦١، ١٤٨٥، ١٥٠٧، ١٥٤٣، ١٥٧٠، ١٥٨١، ١٥٩٧، ١٦٠٥، ١٦١٣، ١٦٣٦، ١٦٤٥، ١٦٤٩، ١٦٦٥، ١٦٩١، ١٦٩٧، ١٧٠٤، ١٧٠٩، ١٧١٠، ١٨٦٥، ١٨٩٣، ١٩٠١، ١٩١٠، ١٩١٦، ١٩٢٧، ١٩٤٤، ٢٠٢١، ٢٠٢٤، ٢٠٢٧، ٢١٥٥، ٢٢٠٦، ٢٢٢٩، ٢٢٣٦، ٢٣٠٤، ٢٣٠٦، ٢٣٧٢، ٢٤٥٣، ٢٥١٧، ٢٥٥٣، ٢٥٥٥، ٢٥٥٩، ٢٥٦٦، ٢٥٧٤، ٢٥٩٣، ٢٥٩٦، ٢٦٠١، ٢٦١١، ٢٦١٨، ٢٦١٩، ٢٦٢٠، ٢٦٢٢، ٢٦٢٩، ٢٦٣٠، ٢٦٣٤، ٢٦٣٦، ٢٦٣٩، ٢٧٠٠، ٢٧٠٣، ٢٧٠٤، ٢٧١٧، ٢٧١٩، ٢٧٣٩، ٢٧٦٦، ٢٧٦٨، ٢٧٧٢، ٢٧٩٠، ٢٨٠٦، ٢٨٠٧، ٢٨١٥، ٢٨١٦، ٢٨٣٥، ٢٨٣٦، ٢٨٤١، ٢٨٤٢، ٢٨٥٢، ٢٨٥٧، ٢٨٥٨، ٢٨٦١، ٢٨٧٦، ٢٩٢٥، ٢٩٣٥، ٢٩٤٢، ٢٩٦١، ٢٩٦٢، ٢٩٦٧، ٢٩٨٤، ٣٠١٠، ٣٠١١، ٣٠١٢، ٣٠١٣، ٣٠١٤، ٣٠١٥، ٣٠٢٣، ٣٠٣١، ٣٠٤٠، ٣٠٤٧، ٣٠٥٠، ٣٠٥٨، ٣٠٧٦، ٣٠٨٨، ٣١٠١، ٣١٠٣، ٣١٠٥، ٣١٠٦، ٣١١٩، ٣١٣٥، ٣١٨٣، ٣١٨٤، ٣١٨٥، ٣٢٠٥، ٣٢١٧، ٣٢٤٩، ٣٢٧١، ٣٣٢٧، ٣٣٦٤، ٣٣٩٢، ٣٣٩٥، ٣٤٤٠، ٣٤٥٦، ٣٤٧٩، ٣٥٢٧، ٣٥٧٣، ٣٥٧٧، ٣٥٩٦، ٣٥٩٧، ٣٦٠٣، ٣٦١٧، ٣٦٣٩، ٣٦٤٥، ٣٧٧١، ٣٧٧٨، ٣٨١٦، ٣٨٥٧، ٣٨٨٩، ٣٩٠٣، ٣٩٠٤، ٣٩٠٥، ٣٩١٣، ٣٩٢١، ٣٩٣٧، ٣٩٣٩، ٤٠٥٣، ٤٠٧٧، ٤٠٧٨، ٤٠٨٥، ٤٠٩١، ٤٠٩٧، ٤١٠٠،

٤١٠٧، ٤١١٤، ٤١٢٨، ٤١٢٩، ٤١٣٣، ٤١٦١، ٤١٦٥، ٤١٦٧، ٤١٧٨، ٤١٨٣، ٤١٨٦، ٤١٩٧، ٤٢٧٠، ٤٢٨٩، ٤٢٩٤، ٤٢٩٥، ٤٢٩٦، ٤٢٩٧، ٤٢٩٨، ٤٢٩٩، ٤٣٠٢، ٤٣١٠، ٤٣١٥، ٤٣٥١، ٤٣٦٥، ٤٣٧٧، ٤٤٠٩، ٤٤١٢، ٤٤٢٤، ٤٤٧٧، ٤٥١٥، ٤٥١٧، ٤٥١٨، ٤٥١٩، ٤٥٢٩، ٤٥٤٣، ٤٥٥٣، ٤٥٨٠، ٤٥٨٥، ٤٦١٣، ٤٦١٦، ٤٦٥٣، ٤٦٥٧، ٤٦٦٥، ٤٦٦٩، ٤٦٧٦، ٤٧٠٩، ٤٧١٠، ٤٧٢١، ٤٧٥١، ٤٧٥٤، ٤٧٧٠، ٤٧٩٨، ٤٨١٠، ٤٨٧٥، ٤٨٧٨، ٤٩٨٣، ٥٠٥١، ٥٠٦٠، ٥٠٦٢، ٥١٥٢، ٥١٥٧، ٥١٧٣، ٥٢١٤، ٥٢٣١، ٥٣٠٤، ٥٣٠٥، ٥٣٤١، ٥٣٤٥، ٥٤٤١، ٥٤٦٣، ٥٥٠٠، ٥٥٠٢، ٥٥٠٤، ٥٥٠٧، ٥٥١٠، ٥٥٩٩، ٥٦١٠، ٥٦٢٠، ٥٦٥٤، ٥٦٦٤، ٥٧١٤، ٥٧٢٤، ٥٧٣٢، ٥٧٤٧، ٥٧٦٤، ٥٧٧٠، ٥٧٩٢، ٥٨٠٥، ٥٨٢٧، ٥٨٤٣، ٥٨٥١، ٥٨٦٧، ٥٨٧٧، ٥٨٨٢، ٥٨٨٥، ٥٩٠٠، ٥٩٠٣، ٥٩٠٦، ٥٩٠٧، ٥٩١٤، ٥٩٣١، ١٩٤١، ٥٩٤٥، ٥٩٨٠، ٥٩٩٥، ٦٠١٣، ٦٠٣٧، ٦٠٤٦، ٦٠٨٦، ٦٠٩٧، ٦١١٠، ٦١٢٢، ٦١٢٧، ٦١٥٢، ٦٢٠١، ٦٢٠٦، ٦٢٢٨، ٦٢٢٩، ٦٢٤٦، ٦٢٤٧، ٦٢٥٢، ٦٢٥٩، ٦٢٧٠.

جابر بن عتيك: ١٥٦١، ١٧٨٢، ٣٣١٩.

الجارود: ٣٠٣٨.

جبلة بن حارثة: ٦١٧٤.

جبير بن مطعم: ٨١٧، ٨٣١، ١٠٤٥، ٣٩٦٥، ٣٩٩٣، ٤٠٢٧، ٤٩٠٧، ٤٩٢٢، ٥٧٢٧، ٥٧٧٦، ٥٨٠٧، ٦٠٢٢.

جبير بن نفير: ٢١٧٣، ٥٢٠٦.

جرهد: ٣١١٢.

جرير بن عبد الله: ٢١٠، ١٧٠٢، ١٧٧٦، ١٧٨٣، ٢٧٥٢، ٣١٠٤، ٣٣٥٠، ٣٥٣٧، ٣٥٤٧، ٣٥٤٩، ٣٨٦٧، ٤٦٤٧، ٤٧٤٦، ٤٩٤٧، ٤٩٦٧، ٥٠٦٨، ٥١٤٣، ٥٦٥٥، ٥٨٩٧.

جعفر بن أبي طالب: ٤٦٨٦، ٤٦٨٧.

جعفر بن محمد مرسلاً: ١٤٤٢، ١٧٠٨.

جعفر بن محمد عن أبيه (مرسلاً): ٤٢٥٥، ٥٠٩٨، ٥٩٧٢.

جعفر بن محمد عن أبيه عن جده: ٦٢٨٧.

جندب: ٢٣٥، ٢٣٣٤، ٤٧٨٨، ٤٨٥٨، ٥٣١٦، ٥٣٢٧.

جندب بن سمرة: ٧١٣.

جندب بن عبد الله البجلي: ١٤٣٦، ١٤٧٢، ٢١٩٠، ٣٤٥١، ٣٤٥٥، ٣٥٥١.

جندب القسري: ٦٢٧.

الحارث الأشعري: ٣٦٩٤.

الحارث بن سويد: ٢٣٥٨.

الحارث بن مسلم التميمي عن أبيه: ٢٣٩٦.

حارثة بن وهب الخزاعي: ١٣٣٤، ١٨٦٦، ٥٠٧٩، ٥١٠٦.

حبشي بن جنادة: ١٨٥٠، ٦٠٩٢.

حبيش بن خالد: ٥٩٤٣.

حبيب بن مسلم: ٤٠٠٧، ٤٠٠٨.

حجاج الأسلمي: ٣١٧٤.

الحجاج بن حسان عن أخته: ٤٤٨٤.

الحجاج بن عمرو الأنصاري: ٢٧١٣.

حذيفة بن أسيد الغفاري: ٥٤٦٤.

حذيفة بن اليمان: ٦٢، ٢٧٤، ٣٦٤، ٣٧٨، ٥٢٦، ٨٨١، ٨٨٤، ٩٠١، ١١١٢، ١١٨٥، ١٢٠٠، ١٣٢٥، ١٣٥٥، ١٤٤٣، ١٨٩٣، ٢٢٠٧، ٢٣٨٢، ٢٤٠٠، ٢٥٠٣، ٢٧٩١، ٤١٦٠، ٤٢٣٧، ٤٢٧٢، ٤٣٢١، ٤٧٢٢، ٤٧٧٧، ٤٧٧٨، ٤٧٧٩، ٤٧٨٠، ٤٨٢٤، ٥١٢٩، ٥١٤٠، ٥٢١٢، ٥٣٦٤، ٥٣٦٥، ٥٣٧٨، ٥٣٧٩، ٥٣٨٠، ٥٣٨١، ٥٦٠٨، ٥٩١٧، ٦٠٦١، ٦١٣٢، ٦١٧١، ٦١٩٧، ٦٢٤١، ٦٢٤٢.

حرام بن سعد بن محيصة: ٢٩٥١.

حرب بن عبيد الله عن جده أبي أمه عن أبيه: ٤٠٣٩.

حسان: ١٨٨.

الحسن البصري مرسلاً: ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٧٠، ٧٤٣، ١٢٩٣، ١٦٩٠، ٢١٨٦، ٣١٢٥، ٤٦٥٥، ٥٢١٣.

الحسن بن عليّ بن أبي طالب: ١٢٧٣، ١٦٨٤، ٢٧٧٣.

الحسين بن علي بن أبي طالب: ١٧٥٩، ٢٩٨٨.

حصين بن وحوح: ١٦٢٥.

الحكم بن سفيان: ٣٦١.

الحكم بن عمرو: ٤٧١.

حكيم بن حزام: ٧٣٤، ١٨٤٢، ١٩٢٩، ٢٨٠٢، ٢٨٦٧، ٢٩٣٧.

حكيم بن معاوية: ٥٦٥٠.

حمزة بن عمرو الأسلمي: ٢٠٢٩.

حميد الحميري: ٤٧٢.

حميد بن عبد الرحمن بن عوف: ١٢٠٩.

حنظلة بن الربيع الأسدي: ٢٢٦٨.

خارجة بن حذافة: ١٢٦٧.

خارجة بن الصلت عن عمه: ٢٩٨٦.

خالد بن معدان/ مرسلاً: ٢١٥٢، ٢١٧٦.

خالد بن هوذة: ٢٥٩٧.

خالد بن الوليد: ٤١١١، ٤١٣٠، ٤١٣١، ٦٢٥٦.

خبّاب بن الأرت: ١٦١٥، ٥١٨٢، ٥٧٥٤، ٥٨٥٨، ٦٢٠٥.

خريم بن فاتك: ٣٧٧٩، ٣٨٢٦.

خزيمة بن ثابت: ٢٥٥٢، ٣١٩٢.

خزيمة بن جزي: ٢٧٠٥.

خلاد بن السائب عن أبيه: ٢٥٤٩.

خيثمة بن أبي سبرة: ٦٢٣٢.

داود بن صالح بن دينار: ٤٨٣.

دحية بن خليفة: ٤٣٦٦.

ديلم الحميري: ٣٦٥١.

دينار: ٥٦٠.

رافع بن خديج: ١٤٧، ٥٩٦، ٦١٥، ١٧٨٥، ٢٧٦٣، ٢٧٨٣، ٢٩٧٤، ٢٩٧٥، ٢٩٧٩، ٣٥٣١، ٣٥٣٢، ٣٥٩٢، ٤٠٣٢، ٤٠٧١، ٤٥٢٥.

رافع بن عمرو الغفاري: ٢٩٥٧.

رافع بن عمرو المزني: ٢٦٧١.

رافع بن مكيث: ٣٣٥٩.

رباح بن الربيع: ٣٩٥٥.

الربيع: ٤٦٠٣.

ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن غير واحد: ١٨١٢.

ربيعة بن كعب الأسلمي: ٨٩٦، ١٢١٨.

ربيعة الجرشي: ١٦١.

رفاعة بن رافع: ٨٠٤، ٨٧٧، ٩٩٢، ٦٢٢٦.

ركانة بن عبد يزيد: ٣٢٨٣.

ركانة: ٤٣٤٠.

رويفع بن ثابت الأنصاري: ٣٥١، ٩٣٦، ٣٣٣٩، ٤٠١٩.

زارع بن عامر بن عبد قيس: ٤٦٨٨.

زاهر الأسلمي: ٤١٤٧.

الزبير بن العوّام: ١٨٤١، ٢٣٠٥، ٢٧٤٩، ٤٤٥٦، ٤٤٥٧، ٥٠٣٨، ٦١١١، ٦١٢١.

زرارة بن أوفى: ٥٧٢٩.

زهرة بن معبد: ٢٩٣٠.

الزهري مرسلاً: ٤٥٥٠، ٤٥٥١.

زياد بن الحارث الصدائي: ٦٤٨، ١٨٣٥.

زياد بن حدير: ٢٦٩.

زياد بن لبيد: ٢٧٧.

زيد بن أرقم: ٣٥٧، ١٣١٢، ١٤٧٦، ١٥٥١، ١٦٥٣، ٢٤٦٠، ٤٤٣٨، ٤٥٣٥، ٤٥٣٦، ٤٨٨١، ٤٨٨٣، ٥٥٩٣، ٥٩٣٩، ٦٠٩١، ٦١٠٣، ٦١٤٠، ٦١٥٣، ٦١٥٤، ٦٢٢٣، ٦٢٦٣.

زيد بن أسلم: ٥٥٥، ٦٨٧، ١٢٦٨، ١٨٣٦، ٢٧٨٨.

زيد بن ثابت: ١٢٩، ٢٢٩، ٦٣٦، ٦٣٧، ٩٧٣، ١٠٢٦، ١٢٩٥، ١٣٠٠، ٢٢٢٠، ٢٥٤٧، ٣٣٣٥، ٤٦٥٨، ٤٦٥٩، ٥٣٢١، ٥٨٢٣، ٦٢٧٢، ٦٢٧٣.

زيد بن حارثة: ٣٦٦.

زيد بن خالد الجهني: ٥٧٧، ١١٩٧، ١٩٩٢، ٢٠٤٧، ٣٠٣٣، ٣٠٣٤، ٣٥٥٦، ٣٧٩٧، ٤١٣٥، ٤١٣٦، ٤٥٩٦.

زيد بن طلحة: ٥٠٩٠.

السائب بن خلاد: ٧٤٧.

السائب بن يزيد عن أبيه: ٤٧٦، ٧٤٤، ١٣٠٢، ١٤٠٤، ٢٢٥٥، ٢٩٤٨، ٣٦١٦، ٣٨٨٦.

سالم بن أبي الجعد: ١٢٥٣.

سالم بن عبيد: ٤٧٤١.

سبرة بن معبد: ٥٧٣.

سخبرة الأزدي: ١٤٢١.

سراقة بن مالك بن جعشم: ٤٩٠٦، ٥٠٠٢.

سعد بن أبي وقاص: ١٥٣، ٦٦١، ٩٦٤، ١٤٩٦، ١٥٦٢، ١٦٩٣، ١٧٣٣، ١٩٥٢، ٢٢٩٢، ٢٢٩٩، ٢٣١١، ٢٣١٧، ٢٧٢٩، ٢٧٣٣، ٢٧٤٣، ٢٧٤٧، ٢٧٤٨، ٢٨٢٠، ٣٠٧١، ٣٠٧٢، ٣٠٨١، ٣١٨٨، ٣٣١٤، ٤٠٣٠، ٤١٢٠، ٤١٩٠، ٤٢٢٤، ٤٥٨٦، ٤٧٩٩، ٤٨٦١، ٥٠٥٧، ٥٢٣٢، ٥٢٨٤، ٥٣٠٣، ٥٥١٤، ٥٦٣٧، ٥٧٥١، ٥٨٧٥، ٥٩٨٨، ٦٠٣٦، ٦٠٨٧، ٦١١٣، ٦١٢٤، ٦١٢٥، ٦١٢٨، ٦١٢٩، ٦١٣٥، ٦٢٠٢، ٦٢٠٩.

سعد بن الأطول: ٢٩٢٨.

سعد بن عبادة: ١٣٦٤، ١٩١٢، ٢٢٠٠، ٣٤٠٣، ٣٥٧٤.

سعيد بن حريث: ٢٩٦٦.

سعيد بن زيد: ٤٠٢، ٢٩٣٨، ٢٩٤٤، ٣٥٢٩، ٤١٨٤، ٥٠٤٤، ٥٩٥٣، ٦١١٩.

سعيد بن العاص: ٤٩٤٦.

سعيد بن المسيب مرسلاً: ١٥٩١، ٢١٨٥، ٢٨٢١، ٢٨٨٧، ٣٣٢٦، ٣٤٤٣، ٣٤٨١، ٣٥٠٨، ٣٧٤٢، ٤٤٨٧، ٤٤٨٨، ٤٧٨١، ٥٤٠٩، ٥٩٥١.

سفيان: ٢٦٦.

سفيان بن أبي زهير: ٢٧٣٦.

سفيان بن أسد الحضرمي: ٤٨٤٥.

سفيان بن عبد الله الثقفي: ١٥، ٤٨٤٣.

سفيان التمار: ١٦٩٥.

سفيان الثوري: ٥٢٨٢، ٥٢٩١.

سفينة: ٣٢٢١، ٣٣٩٨، ٤١٢٥، ٥٣٩٥، ٥٩٤٩.

سلمان الفارسي: ٣٣٦، ٣٧٠، ٦٤٠، ١٣٨١، ١٩٦٥، ٢٢٣٣، ٢٢٤٤، ٢٣٦٦، ٣٧٩٣، ٤١٣٤، ٤٢٠٨، ٤٢٢٨، ٥٩٩٨.

سلمان بن عامر الضبي: ١٩٣٩، ١٩٩٠، ٤١٤٩.

سلمة بن الأكوع: ٧٦٠، ٢٦٤٤، ٢٩٠٩، ٣١٤٨، ٣٥٢١، ٣٨٦٤، ٣٩٥٠، ٣٩٦١، ٣٩٦٢، ٣٩٨٩، ٤٧٣٦، ٥١١١، ٥٨٨٦، ٥٨٩١، ٥٩٠٤.

سلمة بن صخر: ٣٢٩٩، ٣٣٠٠، ٣٣٠١.

سلمة بن قيصر: ٢٠٧٤.

سلمة بن المحبق: ٥١١، ٢٠٢٦.

سليمان بن صرد: ١٥٧٣، ٢٤١٨، ٥٨٧٩.

سليمان بن يسار: ١٥٧٣، ٣٢٩٨.

سمرة بن جندب: ١٩٩، ٥٤٠، ٦٣٤، ٦٨١، ٨١٨، ٩٤٤، ٩٥٨، ١١١١، ١٣٧٤، ١٣٩١، ١٤٩٠، ١٦٥٧، ١٨١١، ١٨٤٦، ٢٢٩٤، ٢٨٢٢، ٢٩٤٩، ٢٩٥٠، ٢٩٥٣، ٢٩٩٦، ٣٠٠٦، ٣١٥٦، ٣٣٨٧، ٣٣٩٣، ٣٤٧٣، ٣٥٢٨، ٣٩٤٩، ٣٩٥٢، ٤٠١٤، ٤١٥٣، ٤٣٣٧، ٤٦٢١، ٤٦٢٥، ٤٧٥٣، ٤٨٤٩، ٤٩٠١، ٥٥٩٤، ٥٦٧١، ٥٩٢٨.

سنان بن سنة عن أبيه: ٤٢٠٦.

سهل: ١٩٨٤.

سهل بن أبي حثمة: ٧٨٢، ١٤٢١، ١٨٠٥، ٢٨٣٧، ٣٣٨٦، ٣٥٣١.

سهل بن الحنظلية: ١٨٣٨، ٣٣٧٠، ٥٩٣٢.

سهل بن حنيف: ٣٨٠٨.

سهل بن سعد الساعدي: ٨٣، ٦٧٢، ٧٢٢، ٧٩٨، ٩٨٨، ١١١٣، ١٤٠٢، ١٩٥٧، ٢٢٥٤، ٢٥٥٠، ٢٧٤٦، ٣٢٠٢، ٣٣٠٤، ٣٥١٥، ٣٧٩١، ٣٩٢٥، ٤١٧١، ٤٢٧٤، ٤٧٥٩، ٤٨١٢، ٤٩٥٢، ٥٠٥٤، ٥١٧٧، ٥١٨٧، ٥٢٠٨، ٥٢٣٦، ٥٥٣٢، ٥٥٧١، ٦٠٨٩.

سويد بن قيس: ٢٩٢٤.

سويد بن النعمان: ٣٠٩.

سويد بن وهب عن رجل: ٤٣٤٨، ٥٠٨٩.

سيار بن سلامة: ٥٨٧.

شبيب بن أبي روح عن رجل: ٢٩٥.

شداد بن أوس: ٧٦٥، ٩٥٥، ١٥٧٩، ٢٠١٢، ٢٣٣٥، ٢٤٠٥، ٤٠٧٣، ٥٢١٧، ٥٢٨٩، ٥٣٣١، ٥٣٣٢.

شريح بن هانىء: ٣٧٧، ٥١٧، ٤٧٦٦.

شريح بن عبيد: ٦٢٧٧.

الشريد: ٢٦١٦، ٢٩١٩، ٣٦١٩، ٤٥٨١، ٤٧٣٠، ٤٧٨٧.

شعبة: ٤٦٩.

الشعبي: ٤٦٨٦.

شكل بن حميد: ٢٤٧٢.

صالح بن خوات عمن صلى مع الرسول ﷺ: ١٤٢١.

صخر بن وداعة الغامدي: ٣٩٠٨.

الصعب بن جثامة: ٢٦٩٦، ٣٩٤٣.

صفوان بن أمية: ٣٥٩٨، ٣٥٩٩.

صفوان بن سليم: ١٣٧٢، ٤٠٤٧، ٤٨٦٢.

صفوان بن عسال: ٥٨، ٥٢٠، ٢٣٤٦.

صهيب: ٢٢٠٣، ٢٩٣٦، ٥٢٩٧، ٥٦٥٦.

الضحاك بن سفيان: ٣٠٦٣.
الضحاك بن فيروز الديلمي: ٣١٧٨.
طارق بن شهاب: ١٣٧٧، ٣٧٠٦.
طاوس: ٢٢٠٩، ٣٠٠٣، ٣٠٠٤.
طخفة بن قيس الغفاري: ٤٧١٩.
الطفيل بن أبي بن كعب: ٤٦٦٤.
طلحة بن عبد الله بن عوف: ١٦٥٤.
طلحة بن عبيد الله: ١٦، ٧٧٥، ٢٤٢٨، ٢٥٩٩، ٦٠٧٠.
طلحة بن عبيد الله بن كريز: ٢٦٠٠.
طلحة بن مالك: ٦٠٠٠.
طلق بن علي: ٣٢٠، ٧١٦، ٩٠٤، ١٠٠٦، ٣٢٥٧.
عائذ بن عمرو: ٣٦٨٨، ٦٢١٤.
عابس بن ربيعة: ٢٥٨٩.
عاصم بن عدي: ٢٦٧٧.
عاصم بن كليب عن أبيه عن رجل من الأنصار: ٥٩٤٢.
عامر الرام: ١٥٧١، ٢٣٧٧.
عامر بن ربيعة: ٢٠٠٩، ٣٢٠٦.
عامر بن سعد عن أبيه: ٩٤٣، ٢٧٣٣.
عامر بن عبد الله بن الزبير: ١٥٢٢.
عامر بن مسعود: ٢٠٦٥.
عباد بن تميم عن جدِّه: ٤٧٠٨.
عبادة بن الصامت: ١٨، ٢٧، ٣٦، ٩٤، ٥٧٠، ٦٢١، ٨٢٢، ٨٥٤، ١٢١٣، ١٦٠١، ١٦٤١، ١٦٨١، ٢٠٩٥، ٢٨٠٨، ٢٨١٩، ٢٩٩٠، ٣٥٥٨، ٣٥٨٧، ٣٦٦٦، ٣٨٥٠، ٤٠٢٣، ٤٣٧١، ٤٨٧٠، ٥٤٨٥، ٥٦١٧، ٥٨٤٥.
العباس بن عبد المطلب: ٩، ٦١٠، ٤١٤١، ٥٧٢٦، ٥٧٥٧، ٥٨٨٨.
عباس بن مرداس: ٢٦٠٣.
عبد الرحمن بن أبزى: ١٢٧٠، ١٢٧٥، ٢٤١٥.
عبد الرحمن بن أبي بكر: ٥٩٤٦.
عبد الرحمن بن أبي عميرة: ٣٨٥٥، ٦٢٤٤.
عبد الرحمن بن أبي قراد: ٤٩٩٠.
عبد الرحمن بن أبي ليلى: ٩١٩، ٣٥٤٥.
عبد الرحمن بن الأزهر: ٣٦٢٠.
عبد الرحمن بن حسنة: ٣٧١.
عبد الرحمن بن خبَّاب: ٦٠٧٢.
عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد: ٦٥٣.
عبد الرحمن بن سمرة: ١٤٨٨، ٣٤٠٨، ٣٤١٢، ٣٦٨٠، ٦٠٧٣.
عبد الرحمن بن سليمان: ٦٢٨٢.
عبد الرحمن بن شبل: ٩٠٢، ٤١٢٧.
عبد الرحمن بن عائش: ٧٢٥.
عبد الرحمن بن عبد الله عن أبيه: ٣٥٤٢.
عبد الرحمن بن عبد القاري: ١٣٠١.
عبد الرحمن بن عثمان التيمي: ٢٧٠٦، ٣٠٣٥، ٤٥٤٥.
عبد الرحمن بن العلاء الحضرمي عمَّن سمع رسول الله ﷺ: ٦٢٨٩.
عبد الرحمن بن عوف: ٩٣٧، ١٠٢٢، ١٦٤٤، ٢٠٢٨، ٢١٣٣، ٣٩٤٧، ٤٠٢٨، ٤٣٣٩، ٤٩٣٠، ٦١١٨.
عبد الرحمن بن غنم: ٩٧٥، ٤٨٧١.
عبد الرحمن بن كعب عن أبيه: ١٦٣١، ١٦٣٢، ٢٩١٨.
عبد الرحمن بن يعمر الديلي: ٢٧١٤.
عبد الرحمن بن أبي أوفى: ٨٥٨، ٨٧٥، ١٣٢٧، ١٧٧٧، ٢٤١٤، ٢٤٢٦، ٣٧٤١، ٣٩٣٠، ٤٠٢٠، ٤١١٣، ٤٢٩٣، ٤٩٣١، ٥٨٣٣.

عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم: ٤٦٥.
عبد الله بن ابي الجدعاء: ٥٦٠١.
عبد الله بن أبي الحسماء: ٤٨٨٠.
عبد الله بن أبي ربيعة: ٢٩٢٦.
عبد الله بن أبي مليكة: ١٧١٨، ١٧٤٢، ٢٩٦٩.
عبد الله بن أرقم: ١٠٦٩.
عبد الله بن أم مكتوم: ١٠٧٨.
عبد الله بن أنيس: ٢٠٨٧، ٢٠٩٤، ٣٧٧٧.
عبد الله بن بحينة: ١٠١٨.
عبد الله بن بسر: ٢٢٧٠، ٢٢٧٩، ٢٣٥٦، ٢٤٢٧، ٤٢٥١، ٤٦٧٣، ٥٤٢٦.
عبد الله بن ثعلبة أو ثعلبة بن عبد الله بن أبي صعير عن أبيه: ١٨٢٠.
عبد الله بن جعفر: ١٦٢٦، ١٧٣٩، ٣٩٠٠، ٤١٨٥، ٤٣٩١، ٤٤٦٣.
عبد الله بن الحارث بن جزء: ٤٢١٣، ٤٧٤٨، ٥٦٩١، ٥٨٢٩.
عبد الله بن حبشي: ٢٩٧٠، ٣٨٣٣.
عبد الله بن حنطب: ٦٠٦٤.
عبد الله بن حنظلة بن أبي عامر الغسيل: ٤٢٦، ٢٨٢٥.
عبد الله بن حوالة: ٥٤٤٩.
عبد الله بن خبيب: ٢١٦٣.
عبد الله بن الزبير: ٩٠٨، ٩١٢، ٩٦٣، ٣٧٨٦، ٤٣١٦، ٤٣١٧، ٤٣١٨، ٤٣١٩.
عبد الله بن زمعة: ٣٢٤٢.
عبد الله بن زيد: ٣٩٦، ٤١٢، ٤١٥، ٤٢٣، ١٤٩٧، ١٥٠٢، ١٥٠٣.
عبد الله بن زيد بن عاصم: ٣٩٤.
عبد الله بن زيد بن عبد ربه: ٦٥٠.
عبد الله بن السائب: ٨٣٧، ١١٦٩، ٢٥٨١.
عبد الله بن سرجس: ٣٥٤، ٤٧٣، ٢٤٢١، ٥٠٥٨، ٥٧٨٠.
عبد الله بن سلام: ١٣٨٩، ١٩٠٧، ٢٨٣٣، ٥٧٥٣، ٥٧٧٢، ٥٨٣٠، ٥٨٧٠.
عبد الله بن الشخير: ١٠٠٠، ١٥٦٩، ٤٩٠٠.
عبد الله بن شداد: ٥٢٩٣، ٦٢٧٦.
عبد الله بن شقيق: ٥٧٩، ١١٦٢.
عبد الله الصنابحي: ٢٩٧، ١٠٤٨، ١٥٧٩.
عبد الله بن عامر بن ربيعة: ٨٦٥، ٤٨٨٢.
عبد الله بن عباس: ١٧، ٢١، ٥٤، ٧٣، ١٠٥، ١٢١، ١٤٢، ١٨٣، ١٩٠، ٢١٧، ٢٣٢، ٢٣٤، ٢٥٦، ٢٦٢، ٣٠٤، ٣٠٧، ٣١٨، ٣٢٤، ٣٣٨، ٣٩٥، ٤٠٦، ٤١٣، ٤٣٢، ٤٣٦، ٤٥٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٣٢، ٥٥٣، ٥٥٤، ٥٦٣، ٦٣٩، ٦٦٤، ٦٨٩، ٧١٨، ٧٢٦، ٧٤٠، ٧٨٠، ٧٨٩، ٨٠٧، ٨٤٣، ٨٤٤، ٨٥٩، ٨٧٣، ٨٨٧، ٩٠٠، ٩١٠، ٩٤١، ٩٥٩، ٩٩٨، ١٠٢٣، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ١٠٣٤، ١٠٣٦، ١٠٣٨، ١٠٦٨، ١٠٧٧، ١٠٩٩، ١١٠٦، ١١١٩، ١١٢٨، ١١٤٧، ١١٧٦، ١١٨٣، ١١٩٥، ١١٩٦، ١٢٠٣، ١٢١١، ١٢٣٩، ١٢٧٢، ١٢٧٧، ١٢٩٠، ١٣٢٨، ١٣٣٧، ١٣٣٩، ١٣٤٩، ١٣٥٠، ١٣٥١، ١٣٦٨، ١٣٧٩، ١٣٩٧، ١٣٩٩، ١٤٢٩، ١٤٣٠، ١٤٥١، ١٤٦٠، ١٤٦٩، ١٤٨٢، ١٤٨٦، ١٤٩١، ١٥٠٥، ١٥١١، ١٥١٧، ١٥١٩، ١٥٢٩، ١٥٣٥، ١٥٥٣، ١٥٥٤، ١٥٧٦، ١٥٧٧، ١٥٨٩، ١٥٩٢، ١٥٩٤، ١٦٣٧، ١٦٣٨، ١٦٤٣، ١٦٥٨، ١٦٦٠، ١٦٨٣، ١٦٩٤، ١٧٠١،

١٧٠٥، ١٧٠٦، ١٧٣٥، ١٧٤٢،
١٧٤٨، ١٧٦٥، ١٧٧٢، ١٧٨١،
١٨١٧، ١٨١٨، ١٨٨١، ١٩٢٠،
١٩٤١، ١٩٦٦، ١٩٧٨، ٢٠٠٢،
٢٠٢٣، ٢٠٤٠، ٢٠٤١، ٢٠٦٦،
٢٠٧٠، ٢٠٨٥، ٢٠٩٨، ٢١٠٨،
٢١٢٤، ٢١٣٥، ٢١٥٤، ٢١٥٦،
٢٢١٤، ٢٢١٨، ٢٢٢٢، ٢٢٤٣،
٢٢٥٦، ٢٢٦٠، ٢٢٨١، ٢٣٠٨،
٢٣٣٨، ٢٣٣٩، ٢٣٤٩، ٢٣٥٥،
٢٣٧٤، ٢٣٩٤، ٢٤١٦، ٢٤١٧،
٢٤٦٣، ٢٤٨٨، ٢٥٠٩، ٢٥١٠،
٢٥١١، ٢٥١٢، ٢٥١٣، ٢٥١٦،
٢٥٢٠، ٢٥٢٢، ٢٥٢٣، ٢٥٢٩،
٢٥٣٠، ٢٥٣٣، ٢٥٥٤، ٢٥٥٨،
٢٥٦٩، ٢٥٧٠، ٢٥٧٦، ٢٥٧٧،
٢٥٧٨، ٢٥٨٥، ٢٦٠٥، ٢٦٠٦،
٢٦٠٩، ٢٦١٣، ٢٦١٥، ٢٦٢٧،
٢٦٣١، ٢٦٣٥، ٢٦٤٠، ٢٦٤٧،
٢٦٥٤، ٢٦٥٦، ٢٦٦٣، ٢٦٦٨،
٢٦٧٢، ٢٦٧٣، ٢٦٧٥، ٢٦٧٦،
٢٦٧٩، ٢٦٨٢، ٢٦٨٥، ٢٧٠٧،
٢٧١٢، ٢٧١٥، ٢٧٢٢، ٢٧٢٤،
٢٧٥٨، ٢٧٨٢، ٢٨٤٥، ٢٨٤٦،
٢٨٨٣، ٢٨٩٠، ٢٩٦٨، ٢٩٧٦،
٢٩٨٢، ٢٩٨٥، ٢٩٩٢، ٣٠٠١،
٣٠١٨، ٣٠٢١، ٣٠٤٢، ٣٠٦٥،
٣٠٧٤، ٣٠٩٣، ٣١٢٧، ٣١٣٢،
٣١٣٦، ٣١٣٨، ٣١٥٥، ٣١٥٨،
٣١٧٩، ٣١٨١، ٣١٩١، ٣١٩٥،
٣١٩٩، ٣٢٢٥، ٣٢٢٩، ٣٢٣٧،
٣٢٥٣، ٣٢٧٣، ٣٢٧٤، ٣٢٧٧،
٣٢٩٧، ٣٣٠٢، ٣٣٠٧، ٣٣١٧،

٣٣٢٢، ٣٣٧١، ٣٣٩٤، ٣٤٠٢،
٣٤٣٠، ٣٤٣٣، ٣٤٣٦، ٣٤٤١،
٣٤٦٥، ٣٤٧٠، ٣٤٧٦، ٣٤٧٨،
٣٤٨٦، ٣٤٩٤، ٣٤٩٥، ٣٤٩٩،
٣٥٣٣، ٣٥٣٤، ٣٥٦١، ٣٥٦٦،
٣٥٧٥، ٣٥٧٦، ٣٥٧٨، ٣٥٨٣،
٣٥٨٤، ٣٥٨٥، ٣٥٨٦، ٣٦٠٠،
٣٦٢٢، ٣٦٣٢، ٣٦٥٧، ٣٦٦٨،
٣٧٠١، ٣٧٥٨، ٣٧٦٣، ٣٧٧٤،
٣٨١٨، ٣٨٢٩، ٣٨٥٣، ٣٨٧٩،
٣٨٨٢، ٣٨٨٧، ٣٩١٢، ٣٩٢٣،
٣٩٢٦، ٣٩٢٧، ٣٩٨٨، ٤٠١٨،
٤٠٣٧، ٤٠٥٢، ٤٠٧٦، ٤٠٩٠،
٤١٠٣، ٤١٠٥، ٤١١١، ٤١٢٤،
٤١٣٨، ٤١٤٥، ٤١٤٦، ٤١٥٥،
٤١٦٦، ٤٢٠٩، ٤٢١١، ٤٢٢٠،
٤٢٥٩، ٤٢٦٠، ٤٢٦٤، ٤٢٦٨،
٤٢٧٧، ٤٢٧٨، ٤٢٨٣، ٤٢٨٨،
٤٣٠٣، ٤٣٧٠، ٤٣٧٨، ٤٣٨٠،
٤٣٨٥، ٤٤٠٥، ٤٤١٣، ٤٤١٧،
٤٤٢٥، ٤٤٢٨، ٤٤٢٩، ٤٤٣٧،
٤٤٥٢، ٤٤٥٤، ٤٤٦٨، ٤٤٧٢،
٤٤٧٣، ٤٤٩٠، ٤٤٩٨، ٤٤٩٩،
٤٥٠٣، ٤٥٠٧، ٤٥٠٩، ٤٥١٦،
٤٥٣١، ٤٥٤٧، ٤٥٨٢، ٤٥٩٨،
٤٦٠١، ٤٦٠٤، ٤٧٥٧، ٤٨٥١،
٤٨٧٣، ٤٨٩٢، ٤٩٤٣، ٤٩٤٤،
٤٩٧٠، ٤٩٧٥، ٤٩٧٩، ٤٩٩١،
٥٠١٤، ٥٠٥٣، ٥٠٥٩، ٥٠٩٢،
٥٠٩٤، ٥١١٧، ٥١٥٥، ٥٢٣٤،
٥٢٦٤، ٥٢٧٣، ٥٢٧٦، ٥٢٩٢،
٥٢٩٥، ٥٢٩٦، ٥٣٠٢، ٥٣٥٤،
٥٣٧٠، ٥٣٧٢، ٥٥٢٩، ٥٥٣٥،

٥٦٦٠، ٥٦٦٨، ٥٦٨٣، ٥٧١٥،
٥٧١٧، ٥٧٣١، ٥٧٣٨، ٥٧٦٢،
٥٧٧٣، ٥٧٧٥، ٥٧٩٧، ٥٨٣٦،
٥٨٣٧، ٥٨٣٨، ٥٨٤٦، ٥٨٦٠،
٥٨٦١، ٥٨٧٢، ٥٨٧٣، ٥٨٧٤،
٥٩٢٣، ٥٩٢٦، ٥٩٣٤، ٥٩٦٦،
٥٩٦٩، ٥٩٨٩، ٦٠٠٦، ٦٠٤٥،
٦٠٥٧، ٦١٠٥، ٦١٤٧، ٦١٤٨،
٦١٥٧، ٦١٥٨، ٦١٥٩، ٦١٦٠،
٦١٧٢، ٦١٨١، ٦١٨٢، ٦٢٢٢،
٦٢٥٠، ٦٢٩٣.

عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين المكي: ٣٥٩٥.

عبد الله بن عتبة بن مسعود: ٨٦٧.

عبد الله بن عدي بن حمراء: ٢٧٢٥.

عبد الله بن عكيم: ٥٠٨، ٤٥٥٦.

عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: ٤، ١٢، ٥٧،
٨٠، ١٠٦، ١٠٧، ١٢٧، ١٣٦، ١٧٣،
١٧٤، ١٩٦، ٢٢٦، ٢٦٤، ٢٩٣، ٣٠١،
٣٣٠، ٣٣٢، ٣٣٥، ٣٨٥، ٤٥٠، ٤٥٢،
٤٦١، ٤٦٦، ٤٧٧، ٥١٤، ٥٣٧، ٥٩٤،
٦٠٦، ٦١٦، ٦٣١، ٦٣٢، ٦٣٩، ٦٤٣،
٦٤٩، ٦٦٦، ٦٧٨، ٦٧٩، ٦٨٠، ٦٨٨،
٦٩١، ٦٩٥، ٧١٤، ٧٧٢، ٧٧٤، ٧٩٣،
٧٩٤، ٨٣٧، ٨٥٠، ٨٥٦، ٩٠٥، ٩٠٦،
٩٠٧، ٩١٤، ٩١٧، ٩٩١، ١٠٠٣،
١٠١٣، ١٠٢٥، ١٠٣١، ١٠٣٢،
١٠٣٩، ١٠٥٢، ١٠٥٥، ١٠٥٦،
١٠٥٩، ١٠٦٢، ١٠٨٢، ١٠٨٣،
١٠٨٤، ١١٠٢، ١١٢٧، ١١٣٥،
١١٥٦، ١١٥٧، ١١٥٨، ١١٦٠،
١١٦١، ١١٧٠، ١١٨٧، ١٢٤٠،
١٢٥٤، ١٢٥٥، ١٢٥٨، ١٢٥٩،
١٢٨٠، ١٢٨٢، ١٣٢١، ١٣٣٨،
١٣٤٠، ١٣٤٣، ١٣٤٧، ١٣٥٠،
١٣٥٣، ١٣٧٠، ١٣٩٤، ١٣٩٥،
١٤١٣، ١٤٢٠، ١٤٢٨، ١٤٣٨،
١٤٥٧، ١٤٧٣، ١٤٧٥، ١٥١٤،
١٥٢١، ١٦٠٤، ١٦٦٨، ١٦٧٨،
١٧٠٧، ١٧١٧، ١٧٢٤، ١٧٤٢،
١٧٥١، ١٧٨٧، ١٧٩٧، ١٨٠٧،
١٨١٥، ١٨٣٩، ١٨٤٣، ١٩٠٣،
١٩٤٣، ١٩٦٧، ١٩٦٩، ١٩٧١،
١٩٧٩، ١٩٩٣، ٢٠١٧، ٢٠٣٤،
٢٠٣٥، ٢٠٨٤، ٢٠٩٣، ٢١٠١،
٢١٠٧، ٢١١٣، ٢١٦٨، ٢١٨٤،
٢١٨٩، ٢١٩٧، ٢٢٣٤، ٢٢٣٩،
٢٢٥٧، ٢٢٧٦، ٢٢٨٦، ٢٣٢٢،
٢٣٤٣، ٢٣٥٢، ٢٣٧٨، ٢٣٩٧،
٢٤١٠، ٢٤٢٠، ٢٤٢٥، ٢٤٣٠،
٢٤٣٥، ٢٤٣٩، ٢٤٦١، ٢٤٩٢،
٢٥٢٦، ٢٥٢٧، ٢٥٣٨، ٢٥٤١،
٢٥٤٢، ٢٥٤٦، ٢٥٤٨، ٢٥٥١،
٢٥٥٧، ٢٥٦١، ٢٥٦٤، ٢٥٦٥،
٢٥٦٧، ٢٥٦٨، ٢٥٧٩، ٢٥٨٠،
٢٥٨٦، ٢٥٨٧، ٢٦٠٧، ٢٦١٧،
٢٦٢٦، ٣٦٣٧، ٢٦٤٦، ٢٦٤٨،
٢٦٥٢، ٢٦٦٠، ٢٦٦١، ٢٦٦٢،
٢٦٧٨، ٢٦٨٩، ٢٦٩١، ٢٦٩٢،
٢٦٩٨، ٢٧٠٨، ٢٧١٠، ٢٧٣٥،
٢٧٥٠، ٢٧٧٧، ٢٧٨٩، ٢٧٩٧،
٢٨٠١، ٢٨٠٣، ٢٨٣٤، ٢٨٣٩،
٢٨٤٣، ٢٨٤٤، ٢٨٤٩، ٢٨٥٠،
٢٨٥٥، ٢٨٥٦، ٢٨٦٣، ٢٨٧١،
٢٨٧٥، ٢٨٧٨، ٢٨٨٩، ٢٨٩٦،
٢٩٣٩، ٢٩٥٤، ٢٩٥٨، ٢٩٧٢،

٢٩٧٣، ٢٩٨٧، ٢٩٩٨، ٣٠٠٨، ٣٠٢١، ٣٠٢٩، ٣٠٦٧، ٣٠٧٠، ٣٠٨٧، ٣١١٥، ٣١٤٦، ٣١٧٦، ٣٢١٦، ٣٢٢٢، ٣٢٧٥، ٣٢٨٠، ٣٢٩١، ٣٣٠٥، ٣٣٠٦، ٣٣٤١، ٣٣٤٨، ٣٣٥٢، ٣٣٦٧، ٣٣٧٦، ٣٣٨٨، ٣٣٩٦، ٣٤٠٥، ٣٤٠٦، ٣٤٠٧، ٣٤١٩، ٣٤٢٤، ٣٤٢٦، ٣٤٤٧، ٣٤٨٢، ٣٤٨٥، ٣٤٩١، ٣٥٢٠، ٣٥٣٠، ٣٥٥٩، ٣٥٨٨، ٣٥٩١، ٣٦٠٨، ٣٦١١، ٣٦١٩، ٣٦٣٥، ٣٦٣٨، ٣٦٤٣، ٣٦٥٥، ٣٦٦٤، ٣٦٦٧، ٣٦٧٤، ٣٦٨٥، ٣٧١٨، ٣٧٢٥، ٣٨٥٧، ٣٨٧٠، ٣٨٩٣، ٣٩٤٢، ٣٩٤٤، ٣٩٥٨، ٣٩٧٦، ٣٩٨٧، ٣٩٩٠، ٣٩٩١، ٣٩٩٢، ٣٩٩٩، ٤٠٢١، ٤٠٣١، ٤٠٥١، ٤٠٥٤، ٤٠٥٨، ٤٠٧٤، ٤٠٧٥، ٤٠٩٨، ٤١٠١، ٤١١٠، ٤١١٧، ٤١٢٦، ٤١٣٢، ٤١٦٢، ٤١٦٣، ٤١٧٤، ٤١٧٥، ٤١٨٨، ٤٢٢٧، ٤٢٢٩، ٤٢٥٤، ٤٢٧٥، ٤٢٨٥، ٤٢٩٠، ٤٣٠٠، ٤٣١٢، ٤٣١٣، ٤٣٢٠، ٤٣٣٢، ٤٣٣٥، ٤٣٣٨، ٤٣٤٦، ٤٣٤٧، ٤٣٦٨، ٤٣٦٩، ٤٣٨٣، ٤٣٩٣، ٤٤٠٧، ٤٤٢١، ٤٤٢٦، ٤٤٢٧، ٤٤٣٠، ٤٤٣٣، ٤٤٣٦، ٤٤٥٣، ٤٤٥٦، ٤٤٥٧، ٤٤٧٩، ٤٥٠٤، ٤٥٥٤، ٤٥٧٣، ٤٦٢٦، ٤٦٣٦، ٤٦٦٤، ٤٦٩٦، ٤٧٠٧، ٤٧٢٨، ٤٧٤٤، ٤٧٤٩، ٤٧٥٢، ٤٧٥٨، ٤٧٨٣، ٤٨٠٠، ٤٨١١، ٤٨١٥، ٤٨٤٤، ٤٨٤٨، ٤٨٩٤، ٤٩١٧، ٤٩٣٥، ٤٩٣٨، ٤٩٤٠، ٤٩٥٨، ٤٩٦٤، ٥٠٤٣، ٥٠٦٤، ٥٠٦٦، ٥٠٦٩، ٥٠٨٧، ٥٠٩٣، ٥١١٦، ٥١٢٣، ٥١٢٥، ٥١٩٣، ٥٢١٠، ٥٢٦٧، ٥٢٧٤، ٥٣٢٤، ٥٣٤٤، ٥٣٥٧، ٥٣٦٠، ٥٣٦٣، ٥٤٠٣، ٥٤٢٧، ٥٤٨٣، ٥٤٩٤، ٥٤٩٧، ٥٤٩٩، ٥٥٠١، ٥٥٢٣، ٥٥٤٧، ٥٥٥١، ٥٥٩١، ٥٦٠٧، ٥٦٤٥، ٥٦٥٧، ٥٦٧٦، ٥٦٩٠، ٥٩٢٥، ٥٩٥٤، ٥٩٨١، ٥٩٨٤، ٥٩٩٣، ٦٠٠٣، ٦٠٠٤، ٦٠١٧، ٦٠٢٥، ٦٠٢٨، ٦٠٣٢، ٦٠٣٩، ٦٠٤١، ٦٠٤٢، ٦٠٥٠، ٦٠٥١، ٦٠٦٣، ٦٠٧٨، ٦٠٨٠، ٦٠٨٥، ٦٠٩٣، ٦١٤١، ٦١٤٥، ٦١٥٠، ٦١٥١، ٦١٦٤، ٦١٩٦، ٦٢٧١، ٦٢٧٤، ٦٢٨٣.

عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما: ٦، ٥٠، ٥٦، ٧٩، ٨٩، ٩٦، ١٠١، ١٥٢، ١٦٧، ١٧١، ١٩٨، ٢٠٦، ٢٣٩، ٢٥٧، ٣٩٨، ٤٢٧، ٥٧٨، ٦٥٧، ٦٧٣، ٧٤٩، ٩٣٥، ١٠٠٨، ١١٢٣، ١٢٠١، ١٢٢٥، ١٢٣٤، ١٢٥٢، ١٣٠٧، ١٣٦٧، ١٣٧٥، ١٣٩٦، ١٤٧٩، ١٥٥٦، ١٥٥٩، ١٥٩٣، ١٦٠٩، ١٨٣٠، ١٩٠٨، ١٩٦٣، ٢٠٥٤، ٢١٣٤، ٢١٨٣، ٢٢٠١، ٢٢٤٧، ٢٣٠٧، ٢٣١٣، ٢٤٠٦، ٢٤٦٥، ٢٥٠٠، ٢٦٥٥، ٢٨٢٣، ٣٠٢٠، ٣٠٤٦، ٣٠٨٣، ٣٣٤٦، ٣٣٦٨، ٣٤٥٢، ٢٤٦٢، ٣٤٩٠، ٣٤٩١، ٣٥١٢، ٣٦٤٤، ٣٦٥٢، ٣٦٥٣، ٣٦٧٩،

٣٦٩٠، ٣٧٢٠، ٣٧٣٢، ٣٧٥٣، ٣٨٠٦، ٣٨١٢، ٣٨١٧، ٣٨٣٨، ٣٨٤١، ٣٨٤٢، ٣٨٤٧، ٣٨٥٧، ٣٩٩٨، ٤٠١٢، ٤٠٩٤، ٤٢١٢، ٤٣٢٧، ٤٣٥٣، ٤٣٦٢، ٤٤٧٦، ٤٦٢٩، ٤٧٠٣، ٤٨٣٧، ٤٩١٦، ٤٩٢٣، ٤٩٢٧، ٤٩٣٣، ٤٩٦٩، ٤٩٨٧، ٥٠٧٣، ٥٠٧٤، ٥١٦٥، ٥٢٢١، ٥٢٢٢، ٥٢٣٥، ٥٢٤٩، ٥٢٥٧، ٥٢٥٨، ٥٢٧٥، ٥٣١٩، ٥٣٩٨، ٥٤٠١، ٥٤٢٩، ٥٤٦٦، ٥٥٠٨، ٥٥٢٠، ٥٥٢٨، ٥٥٥٩، ٥٥٦٧، ٥٥٧٧، ٥٦٨٨، ٥٩٢٩، ٦١٩٩، ٦٢٣٨، ٦٢٧٥.

عبد الله بن عون: ٣٩٤٥.

عبد الله بن غنام: ٢٤٠٧.

عبد الله بن قرط: ٢٦٤٣.

عبد الله بن مالك بن بحينة: ٨٩١، ٢٦٩٣، ٣٤٤٢.

عبد الله بن مسعود: ٤٩، ٦٧، ٧٤، ٨٢، ١١٢، ١٥٧، ١٦٦، ١٩١، ١٩٣، ٢٠٢، ٢٠٧، ٢١١، ٢٢٨، ٢٣٠، ٢٣٣، ٢٣٨، ٢٦٣، ٢٧٢، ٢٧٩، ٣٣١، ٣٥٠، ٣٧٥، ٤٨٠، ٤٨١، ٥١٣، ٥٦٦، ٥٦٨، ٥٧٥، ٥٨٤، ٥٨٦، ٦٣٤، ٨٠٩، ٨٥١، ٨٨٠، ٩٠٩، ٩١٥، ٩١٨، ٩٤٦، ٩٥٠، ٩٥٢، ٩٧٩، ٩٨٩، ٩٩٠، ١٠١٦، ١٠٣٧، ١٠٦٣، ١٠٧٢، ١٠٨٩، ١١٩٩، ١٢٢١، ١٢٥١، ١٣٧٨، ١٤١٤، ١٥٣٨، ١٥٨٦، ١٦٠٨، ١٦٦٩، ١٧٢٥، ١٧٣٧، ١٧٥٥، ١٧٦٩، ١٧٩٢، ١٨٤٧، ١٨٥٢، ١٩٢١، ١٩٢٦، ٢٠٥٨، ٢١٣٧، ٢١٧٩، ٢١٨١، ٢١٨٨، ٢١٩٥، ٢٢١٢، ٢٢١٩، ٢٢٣٧، ٢٣١٥، ٢٣٦٣، ٢٣٦٨، ٢٣٨١، ٢٣٩٢، ٢٤٥٢، ٢٤٨٤، ٢٥٢٤، ٢٦٠٨، ٢٦٢١، ٢٧٧١، ٢٧٨١، ٢٨٢٧، ٢٨٨٠، ٣٠٦٢، ٣٠٨٠، ٣٠٩٩، ٣١٠٨، ٣١٠٩، ٣١٤٩، ٣١٥٧، ٣٢٠٧، ٣٢١٩، ٣٢٢٤، ٣٢٩٦، ٣٣٧٣، ٣٤٤٦، ٣٤٤٨، ٣٤٩٧، ٣٦٧٢، ٣٧٣٩، ٣٧٥٩، ٣٧٦٧، ٣٩١٥، ٣٩٧٢، ٣٩٨٤، ٤٠٠٤، ٤١٤٠، ٤١٤٢، ٤٣٩٧، ٤٤٣١، ٤٤٩٧، ٤٥٤٤، ٤٥٧١، ٤٥٨٤، ٤٦٦٩، ٤٦٦٨، ٤٧٨٥، ٤٨١٤، ٤٨٢٥، ٤٨٤٧، ٤٨٥٢، ٤٨٦٣، ٤٩٠٤، ٤٩٨٨، ٤٩٩٤، ٤٩٩٩، ٥٠٠٨، ٥٠٧١، ٥٠٨٤، ٥١٠٧، ٥١٠٨، ٥١٣١، ٥١٤٨، ٥١٦٨، ٥١٧٨، ٥١٨٨، ٥١٩٧، ٥٢٢٨، ٥٢٦٨، ٥٣٠٠، ٥٣٠٧، ٥٣١٣، ٥٣٥٩، ٥٤٠٧، ٥٤٥٢، ٥٤٧٠، ٥٥١٧، ٥٥٢٤، ٥٥٨٢، ٥٥٨٦، ٥٥٩٦، ٥٦٠٦، ٥٦٦٢، ٥٦٦٦، ٥٧٦٩، ٥٨٤٧، ٥٨٥٥، ٥٨٦٥، ٥٩١٠، ٥٩٣٠، ٥٩٣٧، ٦٠٢٠، ٦٠٥٢، ٦٠٦٧، ٦٢٣٠.

عبد الله بن مطيع عن أبيه: ٦٠٠٢.

عبد الله بن مغفل: ٣٥٣، ٤١٨، ٦٦٢، ١١٦٥، ٢٩٨١، ٣٥١٦، ٤٠٠٠، ٤١٠٢، ٤٤٤٨، ٥٢٥٢، ٦٠١٤.

عبد الله بن يزيد الخطمي: ٢٤٣٦، ٢٤٩١، ٢٩٤١.

عبد خير: ٤١١.

عبد المطلب بن أبي وداعة: ١٧١١.

عبد المطلب بن ربيعة: ١٨٢٣، ٦١٥٦.

عبد الملك بن عمير مرسلاً: ٢١٧٠.

عبيد الله بن أبي رافع: ٨٣٩.

عبيد الله بن خالد: ٥٢٨٦.

عبيد بن السباق مرسلاً: ١٣٩٨.

عبيد الله بن عدي بن الخيار: ٦٢٣، ١٨٣٢.

عبيد الله بن محصن: ٥١٩١.

عبيد بن رفاعة: ٢٧٩٩، ٤٧٤٢.

عبيدة الملكي: ٢٢١٠.

عتاب بن أسيد: ١٨٠٤.

عتبة بن السلمي: ٣٨٥٩، ٣٨٨٠.

عتبة بن عويم بن ساعدة الأنصاري: ٣٠٩٢.

عتبة بن غزوان: ٥٦٢٩.

عتبة بن المنذر: ٢٩٨٩.

عثمان بن أبي العاص: ٧٧، ٦٦٨، ١١٣٤، ١٢٣٥، ١٥٣٣.

عثمان بن عبد الله بن أوس الثقفي عن جده: ٢١٦٧.

عثمان بن عبد الله بن موهب: ٤٨٨٠، ٤٥٦٨، ٦٠٨٠.

عثمان بن عفّان: ٣٧، ٤١، ١٣٢، ١٣٣، ٢٨٤، ٢٨٦، ٢٨٧، ٣٩٧، ٤٠٩، ٤٢٤، ٦٣٠، ٦٩٧، ١٠٧٦، ٢١٠٩، ٢١٧١، ٢٣٩١، ٢٦٨١، ٢٦٨٦، ٢٩٧١، ٣٤٦٦، ٣٨٣١، ٥١٨٦، ٥٣٣٦، ٥٦١١، ٥٩٩٩، ٦٠٧٥، ٦٠٧٩، ٦٠٨١.

عثمان بن مظعون: ٧٢٤.

العداء بن خالد بن هوذة: ٢٨٧٢.

عدي بن ثابت عن أبيه عن جده: ٩٩٩.

عدي بن حاتم: ٤٠٦٤، ٤٠٦٥، ٤٠٨١، ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٥٥٥٠، ٥٨٥٧.

عدي بن عدي الكندي عن مولى لهم عن جد عدي: ٥١٤٧.

عدي بن عميرة: ١٧٨٠، ٣٧٥٢.

العرباض بن سارية: ١٦٤، ١٦٥، ١٥٩٦، ١٩٩٧، ٢١٥١، ٤٠٨٩، ٥٧٥٩.

العرس بن عميرة: ٥١٤١.

عرفجة بن أسعد: ٣٦٧٧، ٣٦٧٨، ٤٤٠٠.

عروة بن أبي الجعد البارقي: ٢٩٣٢.

عروة بن الزبير: ٥٥٨، ٨٦٣، ١٧٠٠، ٢٩٤٥، ٢٩٩٣.

عروة بن عامر: ٤٥٩١.

عصام المزني: ٣٩٣٥.

عطاء بن أبي رباح مرسلاً: ٢١٧٧.

عطاء بن السائب عن أبيه: ٢٤٩٧.

عطاء بن يسار مرسلاً: ٥٣٤، ٧٥٠، ١٠١٠، ١٤٥٥، ١٨٣٣، ١٨٤٩، ٤٤٨٦، ٤٦٠٧، ٤٦٧٤، ٥٧٥٢.

عطاء الخراساني: ٤٦٩٣.

عطية بن عروة السعدي: ٥١١٣.

عطية السعدي: ٢٧٧٥.

عطية القرظي: ٣٩٧٤.

عقبة بن الحارث: ١٨٨٣، ٣١٦٩، ٦١٧٨.

عقبة بن عامر: ٢٨٨، ٦٦٥، ٧٥٩، ٨٤٨، ٨٧٩، ٩٦٩، ١٠٣٠، ١٠٤٠، ١٤٥٦، ٢١١٠، ٢١٣١، ٢١٤١، ٢١٦٢، ٢١٦٤، ٢٢٠٢، ٢٣٧٥، ٢٧٩٢، ٣١٠٢، ٣١٤٣، ٣٢٩٧، ٣٤٢٩، ٣٤٤٢، ٣٧٠٣، ٣٨٢٤، ٣٨٦١، ٣٨٦٢، ٣٨٦٣، ٣٨٧٢، ٤٠٤٠، ٤٢٤٥، ٤٤٠٤، ٤٥٣٣، ٤٨٣٨، ٤٩١٠، ٤٩٨٤، ٥٠٠٠، ٥٢٠١، ٥٩٥٨، ٦٠٤٧، ٦٢٤٥.

عقبة بن مالك: ٣٨٤٨.

عقبة الجهني (ابن عامر): ١١٨١.

عكراش بن ذؤيب: ٤٢٣٣.

عكرمة: ٢٥٢، ٥٤٤، ٣٢٢٥.

عكرمة بن أبي جهل: ٤٦٨٤.

عكرمة بن وهب: ٥٠٨٠.

العلاء الحضرمي: ٤٦٥٦.

علقمة: ٦٢٠٠.

علقمة بن أبي علقمة عن أمه: ٤٣٧٥.

علقمة بن وائل: ٣٧٦٤.

علقمة بن وقاص: ٦٧٥.

علي بن أبي طالب: ٨٥، ١٠٤، ٢٥١، ٢٧٦، ٣٠٢، ٣١١، ٣١٢، ٣١٦، ٣٥٨، ٤٤٤، ٤٤٩، ٤٦٠، ٤٦٣، ٥٢٥، ٦٠٥، ٦٣٣، ٨١٣، ٩٠٣، ٩٣٣، ٩٧٤، ١١٤٢، ١١٧١، ١١٧٢، ١٢٣٣، ١٢٦٦، ١٢٧٦، ١٢٨١، ١٣٠٨، ١٣٢٤، ١٤٦٢، ١٤٦٣، ١٤٦٤، ١٤٧٤، ١٤٨٧، ١٥٥٠، ١٦٣٩، ١٦٥٠، ١٦٨٢، ١٦٩٦، ١٧٥٧، ١٧٨٧، ١٧٩٩، ١٨٥٥، ١٨٨٧، ٢١٣٨، ٢١٤١، ٢١٨٠، ٢١٨٢، ٢٣٥٩، ٢٣٨٧، ٢٤٠٣، ٢٤٣٤، ٢٤٤٩، ٢٤٨٥، ٢٥٢١، ٢٦٣٨، ٢٦٥٣، ٢٦٥٧، ٢٧٢٨، ٢٨٢٩، ٢٨٦٥، ٣٠٥٧، ٣١١٣، ٣١٤٧، ٣١٦٣، ٣٢٨١، ٣٢٨٧، ٣٢٩٧، ٣٣٥٧، ٣٣٦٢، ٣٣٦٣، ٣٤٧٥، ٣٥٠٦، ٣٥٣٥، ٣٥٥٠، ٣٥٦٤، ٣٦٢٣، ٣٦٢٩، ٣٦٦٥، ٣٧٣٨، ٣٨٥٧، ٣٨٨٣، ٣٨٩١، ٣٩٥٧، ٣٩٧٣، ٣٩٧٥، ٤٠٧٠، ٤١٥٤، ٤٢٣٠، ٤٢٦٩، ٤٣٢٢، ٤٣٥٦، ٤٣٧٣، ٤٣٨٤، ٤٣٩٠، ٤٣٩٢، ٤٣٩٤، ٤٤٨٥، ٤٥١٠، ٤٥٦٧، ٤٦٤٣، ٤٦٤٨، ٤٦٥٥، ٤٧٧٢، ٥١٣٤، ٥٢٠٩، ٥٢١٥، ٥٢٦٣، ٥٣٦٦، ٥٤٥١، ٥٤٥٨، ٥٤٦٢، ٥٦٤٦، ٥٦٤٩، ٥٧٩٠، ٥٧٩١، ٥٨٣٢، ٥٨٣٤، ٥٩١٩، ٦١٠٢، ٦١٠٦، ٦١٠٧، ٦١١٢، ٦١٢٣، ٦١٢٦، ٦١٣٣، ٦١٣٤، ٦١٧٠، ٦١٨٤، ٦٢٢٥، ٦٢٣١، ٦٢٣٥، ٦٢٥٥، ٦٢٧٧.

علي بن الحسين: ٨٠٨، ٤٨٤٠.

علي بن شيبان: ٤٧٢٠.

علي بن طلق: ٣١٤.

عمار بن ياسر: ٣٨٠، ٤٦٤، ٥٢٨، ٥٣٦، ٩٥١، ١١١٢، ١٤٠٦، ١٩٧٧، ٤٤٤٢، ٤٨٤٦، ٥١٥٠.

عمارة بن رويبة: ٦٢٤، ١٤١٧.

عمران بن الحصين: ٨٧، ٥٢٧، ١٠١٩، ١٠٢١، ١٢٤٨، ١٢٤٩، ١٣٤٢، ١٧٥٠، ٢٠٣٨، ٢٢١٦، ٢٤٧٦، ٢٩٢٧، ٢٩٤٧، ٣٠٦٠، ٣٢٢٧، ٣٣٩٠، ٣٤٢٨، ٣٥٠٥، ٣٤٤٤، ٣٥٤٠، ٣٨١٩، ٣٨٥٧، ٣٨٧٦، ٣٩٦٩، ٣٩٨٦، ٤٣٥٤، ٤٣٧٩، ٤٥٥٧، ٤٦٤٤، ٤٦٥٤، ٤٨٦٥، ٥٠٧٠، ٥٢٦٥، ٥٤٦٩، ٥٤٨٨، ٥٥٨٥، ٥٦٩٨، ٥٨٨٤، ٥٩٩٢، ٦٠١٠، ٦٠٩٠.

عمر بن أبي سلمة: ٧٥٤، ٤١٥٩.

عمر بن الخطاب رضي الله عنه: ١، ٢، ١٠٨، ٢٨٩، ٣٦٣، ٤٨٧، ٤٨٩، ٥٨٥، ٦٥٨، ٩٣٨، ٩٧٧، ١٠٨٠، ١١٧٧، ١٢٤٧، ١٢٩٣، ١٣٠١، ١٣٣٥، ١٥٨٨،

١٦٦٣، ١٨٤٥، ١٨٥٤، ١٨٥٦، ١٩٥٤، ١٩٨٥، ٢١١٥، ٢٢١١، ٢٢٤٥، ٢٢٤٨، ٢٣٧٠، ٢٤٢٩، ٢٤٣١، ٢٤٦٦، ٢٤٩٤، ٢٥٠٤، ٢٥٢٥، ٢٥٨٩، ٢٧٦٧، ٢٨١٢، ٢٨٣٠، ٢٨٩٣، ٢٨٩٥، ٣٠٦٨، ٣٠٦٩، ٣١١٨، ٣١٣٩، ٣١٩٧، ٣٢٠٤، ٣٢٦٨، ٣٣٣٦، ٣٥٠٧، ٣٥٥٧، ٣٦٢٥، ٣٦٣٣، ٣٧١٩، ٣٧٣٠، ٣٧٤٩، ٣٨٥٨، ٤٠٣٤، ٤٠٥٥، ٤٠٥٦، ٤٠٦٠، ٤٠٦١، ٤٠٦٢، ٤٢٥٧، ٤٣١٦، ٤٣١٧، ٤٣١٨، ٤٣١٩، ٤٣٢٣، ٤٣٢٤، ٤٣٧٤، ٤٦٤٢، ٤٧٦٧، ٤٨٩٧، ٥٠٢٢، ٥١١٩، ٥١٥١، ٥٢٤٠، ٥٢٦٦، ٥٢٩٩، ٥٣٢٨، ٥٣٣٧، ٥٦٩٩، ٦٠١٢، ٦٠١٨، ٦٠٢٧، ٦٠٣٠، ٦٠٣٤، ٦٠٥٠، ٦٠٥١، ٦١٠٨، ٦١٧٣، ٦٢٦٦، ٦٢٨٠.

عمرو بن الأحوص: ٢٦٧٠.

عمرو بن أخطب الأنصاري: ٥٩٣٦.

عمرو بن أمية: ٤١٨١.

عمرو بن تغلب: ٥٤١٣.

عمرو بن الحارث: ٥٩٧٤.

عمرو بن حريث: ٨٣٦، ١٤١٠.

عمرو بن حزم: ١٧٢١، ٣٤٩٢.

عمرو بن الحمق: ٣٩٧٩.

عمرو بن سلمة: ١١٢٦.

عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده (أي عن عبد الله بن عمرو): ٩٩، ٢٣٧، ٢٤١، ٤١٧، ٥٧٢، ٧٣٢، ٧٦٩، ٨٦٦، ١٥٠٦، ١٧٨٦، ١٧٨٩، ١٨٠٩، ١٨١٩، ٢٣١٢، ٢٤٤٦، ٢٤٧٧، ٢٥٩٨، ٢٨٠٤، ٢٨٦٤، ٢٨٦٩، ٢٨٧٠، ٣٠٠٥، ٣٠٣٦، ٣٠٥٤، ٣٠٦٦، ٣٠٧٧، ٣١١١، ٣١٨٢، ٣٢٨٢، ٣٣١٨، ٣٣٢٠، ٣٣٢١، ٣٣٥٤، ٣٣٥٥، ٣٣٧٨، ٣٣٩٩، ٣٤٠١، ٣٤٣٨، ٣٤٧٢، ٣٤٧٤، ٣٤٩٢، ٣٤٩٦، ٣٤٩٨، ٣٥٠٠، ٣٥٠١، ٣٥٠٢، ٣٥٠٤، ٣٥٦٨، ٣٥٩٤، ٣٧٦٩، ٣٧٨٢، ٣٩١٠، ٣٩٨٣، ٤٠١٣، ٤٠٢٤، ٤٠٢٥، ٤١٥٦، ٤٢٧٦، ٤٣٥٠، ٤٣٨١، ٤٤٣٩، ٤٤٥٨، ٤٦٤٩، ٤٧٠٤، ٥١١٢، ٥٢٥٦، ٥٢٨١، ٦٢٨٨.

عمرو بن العاص: ٢٨، ١٠٢٩، ١٧١٦، ١٩٨٣، ٣٥٨٢، ٣٧٥٦، ٤٨٠٣، ٤٩١٤، ٥٢١٦، ٥٣٠٩، ٦٠٢٣.

عمرو بن عبسة: ٤٦، ١٠٤٢، ١٢٢٩، ٣٣٨٥، ٣٩٨٠، ٤٠٢٦.

عمرو بن عون: ١٧٠، ٢٩٢٣، ٥١٦٣.

عمرو بن مرة: ٣٧٢٨.

عمرو بن ميمون الأودي: ٥١٧٤.

عمير مولى آبي اللحم: ١٥٠٤، ١٩٥٣، ٤٠٠٥.

عوف بن مالك الأشجعي: ٢٤٠، ٨٨٢، ١٦٥٥، ٣٦٧٠، ٣٧٨٤، ٤٠٠٣، ٤٠٥٧، ٤٥٣٠، ٤٨٩٠، ٤٩٧٨، ٥٤٢٠، ٥٦٠٠، ٥٧٥٦.

عوف بن مالك (أبو الأحوص) عن أبيه: ٣٤٢٥.

عون: ٢٦١.

عياش بن أبي ربيعة المخزومي: ٢٧٢٧.

عياض بن حمار المجاشعي: ٣٠٣٩، ٤٨٩٨، ٤٩٦٠، ٥٣٧١.

غالب بن قطان عن رجل: ٣٦٩٩.

غضيف بن الحارث الثمالي: ١٨٧.
الفجاع العامري: ٤٢٦١.
الفرُاسي: ١٨٥٣.
الفرافصة بن عمير الحنفي: ٨٦٤.
فروة بن مسيك: ٤٥٩٠.
فروة بن نوفل عن أبيه: ٢١٦١.
فضالة بن عبيد: ٢٨١٧، ٣٦٠٥، ٣٨٢٣، ٤٤٤٩.
الفضل بن عباس: ٧٨٤، ٨٠٥، ٢٦٠٦، ٢٦١٠.
نضالة بن عبيد: ٣٥، ٩٣٠.
القاسم بن محمد: ٧٨، ١٧١٢.
القاسم مولى عبد الرحمن عن بعض أصحاب النبيّ ﷺ: ٤٠٢٢.
قبيصة بن ذؤيب: ٣٠٦١، ٣٦١٨.
قبيصة بن مخارق: ١٨٣٧.
قبيصة بن هلب عن أبيه: ٨٠٣، ٤٠٨٧.
قبيصة بن وقاص: ٦٢٢.
قتادة بن دعامة السدوسي: ٨٢٧.
قتادة بن النعمان: ٥٢٥٠.
قتادة: ٢٤٥١، ٤٦٠٢، ٤٦٥١، ٤٦٧٧، ٦٢٦٤.
قدامة: ٢٥٨٣، ٢٦٢٣.
قرة المزني: ٧٣٦، ١٧٥٦.
قرظة بن كعب: ٣٠٥٩.
قطن بن قبيصة عن أبيه: ٤٥٨٣.
قطبة: ٢٤٧١.
قيس بن أبي حازم: ٦١٠٩، ٦٢٦٠، ٦٢٦٥.
قيس بن أبي غرزة: ٢٧٩٨.
قيس بن سعد: ١٦٨٠، ٣٢٦٦.
قيس بن عاصم: ٥٤٣.
قيس بن عباد: ١١١٦، ٦٢١٠.
قيس بن عمرو: ١٠٤٤.
كبشة: ٤٢٨١.
كثير بن عبد الله بن عمرو عن أبيه عن جده: ١٦٩، ١٤٤١، ٣٠٥١.
كثير بن قيس: ٢١٢.
كريب: ١٠٤٣.
كعب: ٢١٧٤.
كعب الأحبار: ٧٨٨، ٢٤٧٩، ٥٧٧١، ٥٩٥٥.
كعب بن عجرة: ٩٦٦، ٩٩٤، ١١٨٢، ١٤١٦، ٢٦٨٨، ٣٧٠٠.
كعب بن عياض: ٥١٩٤.
كعب بن مالك: ٢٢٥، ٧٠٥، ١٥٤١، ٢٩٠٨، ٣٤٣٤، ٣٨٩٢، ٣٩٠٦، ٣٩٣٨، ٤٠٧٢، ٤١٦٤، ٤٧٩٥، ٥١٨١، ٥٧٩٨.
كعب بن مرة: ٤٤٥٩.
كلدة بن حنبل: ٤٦٧١.
لقيط بن صبرة: ٤٠٥، ٣٢٦٠.
مالك بن أنس: ١٨٦، ٢٨٣، ٦٣٨، ٦٥٢، ٢٢٨٢، ٢٢٨٣، ٣٢٩٣، ٣٣٤٠، ٤٤٠٦، ٥٠٩٦، ٥٢٢٠، ٥٢٢٣، ٥٢٨٣، ٥٦٦٣.
مالك بن الحويرث: ٦٨٢، ٦٨٣، ٧٩٥، ٧٩٦، ١١٢٠.
مالك بن صعصعة: ٥٨٦٢.
مالك بن هبيرة: ١٦٨٧.
مالك بن يسار: ٢٢٤٢.
مجاشع من بني سليم: ١٤٦٧.
مجمع بن جارية: ٤٠٠٦.
محمد بن أبي عميرة: ٥٢٩٤.
محمد بن حاطب الجمحي: ٣١٥٣.
محمد بن الحنفية: ٦٠٢٤.
محمد بن خالد السلمي عن أبيه عن جده: ١٥٦٨.

محمد بن عبد الله بن جحش : ٢٩٢٩ .
محمد بن عبيد الله عن أبيه : ٣٦٥٩ .
محمد بن قيس بن مخرمة : ٢٦١٢ .
محمد بن مسلمة : ٨٢١ .
محمد بن المنتشر : ٣٤٤٥ .
محمد بن المنكدر : ٧٧٠، ١٦٣٣ .
محمد بن النعمان : ١٧٦٨ .
محمود بن لبيد : ٣٢٩٢، ٥٢٥١، ٥٣٣٤ .
محيصة : ٢٧٧٨ .
مخلد بن خفاف : ٢٨٧٩ .
مخنف بن سليم : ١٤٧٨ .
مرثد بن عبد الله عن بعض أصحاب الرسول ﷺ : ١٩٢٥ .
مرداس الأسلمي : ٥٣٦٢ .
مروان الأصفر : ٣٧٣ .
مروان بن الحكم : ٣٩٦٨، ٤٠٤٢، ٤٠٤٦ .
مرة بن كعب : ٦٠٧٦ .
مزيدة : ٣٨٨٥ .
المستورد بن شداد : ٤٠٧، ٣٧٥١، ٥٠٤٦، ٥١٥٦، ٥٥١٣ .
مسروق : ٣٨٠٤ .
مسلم القرشي : ٢٠٦١ .
مسلم بن يسار : ٩٥ .
المسور بن مخرمة : ٢٧٠٩، ٣١٢٢، ٣٣٢٨، ٣٩٦٨، ٤٠٤٢، ٤٠٤٦، ٦٠٥٥، ٦١٣٩ .
مطر بن عكامس : ١١٠ .
مطرف عن أبيه : ٥١٦٩ .
معاذ : ٢٤، ٢٩، ٦١، ٣٥٥، ٥٥٢ .
معاذ بن أنس : ٣١، ١٣١٧، ١٣٩٢، ١٣٩٣، ٢١٣٩، ٤٣٤٣، ٤٣٤٩، ٤٦٤٥، ٤٩٨٦ .
معاذ بن جبل : ٤٠، ٤٧، ٤٨، ١٨٤، ٤٢٠، ٦١٢، ٧٢٦، ٧٤٨، ٧٥١، ٩٤٩، ١١٤٢، ١٢١٥، ١٣٤٤، ١٦٠٦، ١٦٢١، ١٧٥٤، ١٨٠٠، ١٨٠٣، ١٨١٤، ٢٢٣٥، ٢٢٨٤، ٢٤٣٢، ٢٤٧٤، ٢٨٩٧، ٢٩١٧، ٣٢٥٨، ٣٢٦٧، ٣٢٩٤، ٣٧٣٧، ٣٧٥٠، ٣٨٢٥، ٣٨٤٦، ٣٩٢٠، ٤٠٣٦، ٤٨٥٥، ٥٠١١، ٥٠٨٨، ٥٠٩٥، ٥٢٢٧، ٥٢٦٢، ٥٣٣٠، ٥٣٧٦، ٥٤٢٤، ٥٤٢٥، ٥٦٣٩، ٦٢٤٠ .
معاذ بن زهرة : ١٩٩٤ .
معاذ بن عبد الله الجهني : ٨٦٢ .
معاوية : ١٧٢، ٢٠٠، ٢٤٣، ٣١٥، ٦٥٤، ١٠٥٠، ٢٣٤٦، ٢٤٨٩ .
معاوية بن أبي سفيان : ١١٨٦، ١٨٤٠، ٢٦٤٧، ٣٤٦٩، ٣٦١٩، ٣٧٠٩، ٣٧١٥، ٤٣٥٧، ٤٣٩٥، ٤٦٩٩، ٥٢٠٣، ٥٦٥١، ٥٩٨٢، ٦٢٨٥ .
معاوية بن جاهمة : ٤٩٣٩ .
معاوية بن الحكم : ٩٧٨، ٣٣٠٣، ٤٥٩٢ .
معاوية بن قرة عن أبيه : ٤٣٣٦، ٦٢٩٢ .
معاوية القشيري : ٣٢٥٩ .
معدان بن طلحة : ٨٩٧ .
معقل بن يسار : ١٦٢٢، ٢١٥٧، ٢١٧٨، ٣٠٩١، ٣٦٨٦، ٣٦٨٧، ٤٥٧٤، ٥٣٩١ .
معمر بن عبد الله : ٢٨١١، ٢٨٩٢ .
معيقيب : ٩٨٠ .
المغيرة بن شعبة : ١٩٩، ٣٩٩، ٥١٨، ٥٢١، ٥٢٢، ٥٢٣، ٥٢٤، ٩٥٣، ٩٦٢، ١٠٢٠، ١٢٢٠، ١٦٦٧، ١٧٤٠، ٣١٠٧، ٣٣٠٩، ٣٤٨٩، ٤٠٦٣،

٤٢٣٦، ٤٣٠٥، ٤٥٥٥، ٤٩١٥، ٥٤٩٢، ٥٥٩٧.
المقداد بن الأسود: ٤٢، ٧٨٣، ٣٤٤٩، ٤٨٢٧، ٥٤٠٥، ٥٥٤٠.
المقداد بن معد يكرب: ٢٧٥٩، ٣٧٠٢.
المقدام بن معد يكرب: ١٦٣، ٥٠٥، ٢٧٨٤، ٣٠٥٣، ٣٨٣٤، ٤١٩٨، ٤٢٤٧، ٥٠١٦، ٥١٩٢.
مكحول: ٢١٤، ١١٨٤، ٢١٧٢، ٥٠٨٦.
المهاجر بن حبيب: ٥٣٣٨.
المهاجر بن منقذ: ٤٦٧.
المهلب: ٣٩٤٨.
موسى بن طلحة: ٦١٩٥.
ناجية الأسلمي: ٢٦٤٢.
ناجية الخزاعي: ٢٦٤١.
نافع بن عتبة: ٥٤١٩.
نافع: ٣٧٤٤.
نبيشة الهذلي: ٢٠٥٠، ٢٦٤٥، ٤٢١٨، ٤٢٤٢.
النعمان بن بشير: ٦١٣، ٨٤٠، ١٠٨٥، ١٠٩٧، ١٤٩٣، ١٧٤٥، ٢١٤٥، ٢٢٣٠، ٢٧٦٢، ٣٠١٩، ٣٦٤٧، ٤١٩٥، ٤٨٩١، ٤٩٥٣، ٤٩٥٤، ٥١٣٨، ٥٦٦٨، ٥٦٨٧.
النعمان بن مرة: ٨٨٦.
النعمان بن مقرن: ٣٩٣٢، ٣٩٣٣، ٣٩٣٤.
نعيم بن مسعود: ٣٩٨٢.
نعيم بن همّاز الغطفاني: ١٣١٤.
النواس بن سمعان: ١٩٢، ٢١٢١، ٣٦٩٦، ٥٠٧٢، ٥٤٧٥.
نوفل بن معاوية: ٣١٧٧.
هزيل بن شرحبيل: ٣٠٥٩.
هشام بن حكيم: ٣٥٢٢.
هشام بن عامر: ١٧٠٣.
هلال بن عامر عن أبيه: ٤٣٦٣.
وائل بن حجر: ٣٥٧١، ٣٥٧٢، ٣٦٧٣، ٤٧٦٢.
وائل الحضرمي: ٣٦٤٢.
وابصة بن معبد: ١١٠٥، ٢٧٧٤.
واثلة بن الأسقع: ٢٥٣، ١٦٧٧، ٢٨٧٤، ٣٠٥٣، ٤٨٥٦، ٤٩٠٥، ٥٧٤٠.
واثلة بن الخطاب: ٤٧٠٦.
وحشي بن حرب عن أبيه عن جده: ٤٢٥٢.
الوليد بن عقبة: ٤٤٨٢.
يحيى بن الحصين عن جدته: ٢٦٤٩، ٢٩١٢.
يحيى بن سعيد: ١٣٩٠، ١٥٧٨، ٣٤٠٤.
يحيى بن عبد الرحمن: ٤٨٦،
يزيد بن الأسود: ١١٥٢.
يزيد بن خالد: ٤٠١١.
يزيد بن شيبان: ٢٥٩٥.
يزيد بن عامر: ١١٥٥.
يزيد بن نعامة: ٥٠٢٠.
يزيد بن نعيم بن هزال: ٣٥٦٧، ٣٥٨١.
يعلى: ٤٤٧.
يعلى بن أمية: ١٤٠٨، ٢٥٨٤، ٢٦٨٠، ٢٧٢٣، ٣٥١١، ٣٨٤٤، ٤٦٩٢.
يعلى بن مرة: ٢٩٥٩، ٢٩٦٠، ٤٤٤٠، ٥٩٢٢، ٦١٦٩.
يوسف بن عبد الله بن سلّام: ٤٢٢٣.

كنى الرجال المبتدىء بأب

أبو الأحوص الجشمي عن أبيه: ٤٢٤٨، ٤٣٥٢.

أبو الأزهر الأنماري: ٢٤٠٩.

أبو إسحاق: ٣٧١٧.

أبو أسيد: ٧٠٣، ٣٩٤٦، ٣٩٥٤.

أبو أسيد الأنصاري: ٤٢٢١، ٤٧٢٧، ٦٢٢٤.

أبو أسيد الساعدي: ٤٩٣٦.

أبو أمامة رضي الله عنه: ٣٠، ٤٥، ١٨٠، ٢١٣، ٢٧٨، ٣٨٦، ٤١٦، ٥٧١، ٦٧٠، ٧٢٧، ٧٢٨، ٧٤١، ٩٦٨، ١١٠١، ١١٢٢، ١٢٢٧، ١٢٣١، ١٢٥٠، ١٢٨٧، ١٣٣٢، ١٦١٤، ١٦٤٢، ١٧٥٨، ١٨٦٣، ١٩٢٨، ١٩٥١، ٢٠٦٤، ٢١٢٠، ٢٥٣٥، ٢٧٨٠، ٢٨٩٨، ٢٩٥٦، ٣٠٧٣، ٣٠٩٥، ٣١٢٤، ٣٣٦٥، ٣٥٥٤، ٣٦٥٤، ٣٧٠٨، ٣٧١٤، ٣٧٥٧، ٣٧٦٠، ٣٨٢٠، ٣٨٢٧، ٣٨٣٧، ٣٨٤٩، ٣٨٥٧، ٤٠٠١، ٤٠١٦، ٤١٩٩، ٤٣١٦، ٤٣١٧، ٤٣١٨، ٤٣١٩، ٤٦٤٦، ٤٦٨١، ٤٧٠٠، ٤٧٩٦، ٤٨٦٠، ٤٩٤١، ٤٩٧٤، ٥٠٢٢، ٥١٣٢، ٥١٨٩، ٥١٩٠، ٥٢٠٢، ٥٥٥٦، ٥٦٨٠، ٥٧٦٠، ٦٢٩٠.

أبو أمامة إياس بن ثعلبة: ٤٣٤٥.

أبو أمامة بن سهل بن حنيف: ٤٥٦٢، ٤٥٦٣.

أبو أمية المخزومي: ٣٦١٢.

أبو أيوب الأنصاري: ٣٣٤، ٣٦٩، ٣٨٢، ٦٠٩، ١١٥٤، ١١٦٨، ١٢٦٥، ٢٦٨٤، ٣٣٦١، ٣٨٤٣، ٤١٩٦، ٤٢٠١، ٤٢٠٧، ٤٧٣٩، ٥٠٢٧، ٥٢٢٦، ٥٦٤٣، ٥٨٩٩.

أبو البختري عن رجل: ٥١٤٦.

أبو البختري: ١٩٨١.

أبو بردة بن نيار: ٣٦٣٠.

أبو برزة: ١٧٣٨، ١٧٥٠، ١٩٠٦، ٣٥٥٣.

أبو بشير الأنصاري: ٣٨٩٦.

أبو بصرة الغفاري: ١٠٤٩.

أبو بكر الصدّيق رضي الله عنه: ٨٦٣، ٩٤٢، ١٣٠٤، ١٨٧٣، ٢٣٤٠، ٢٧٨٧، ٣٣٥٨، ٣٣٧٥، ٥٠٤٢، ٥١٤٢، ٥٣٥٤، ٥٤٨٧، ٥٨٦٨، ٥٨٦٩، ٥٩٧٦.

أبو بكر بن سليمان بن أبي حثمة: ١٠٨٠.

أبو بكر بن عبد الرحمن: ٣٢٣٤.

أبو بكرة: ٥١٩، ٦٥١، ١١١٠، ١٤٩٤، ١٩٧٢، ٢٠٩٢، ٢٤١٣، ٢٤٤٧، ٢٤٨٠، ٢٦٥٩، ٣٣١٤، ٣٥٣٨، ٣٦٩٢، ٣٦٩٥، ٣٧٣١، ٤٥٤٩، ٤٧٠١، ٤٨٢٨، ٤٩٣٢، ٤٩٤٥، ٥٢٨٥، ٥٣٨٥، ٥٤٣٢، ٥٤٨١، ٥٥٠٣، ٥٩٨٦، ٦٠٦٦، ٦١٤٤.

أبو ثعلبة الخشني: ١٩٧، ٣٩١٤، ٤٠٦٦، ٤٠٦٧، ٤٠٦٨، ٤٠٨٦، ٤١٠٦، ٤١٤٨، ٤٧٩٧، ٥١٤٤.

أبو جحيفة: ٧٧٣، ٢٧٦٥، ٣٤٦١، ٤١٦٨، ٤٨٧٩، ٥٣٥٣.

أبو جري (جابر بن سليم): ١٩١٨.

أبو الجعد الضمري: ١٣٧١.

أبو جعفر: ١٤٩٥، ٢٩٨٠.

أبو الجهيم بن الحارث بن الصمّة: ٥٢٩، ٥٣٥، ٧٧٦.

أبو الجوزاء: ٥٩٥٠.

أبو الجويرية الجرمي: ٤٠٠٩.

أبو حرة الرقاشي: ٢٩٤٦.

أبو حميد الساعدي: ٧٩٢، ٨٠١، ٨١٠، ٩٢٠، ١٧٧٩، ٥٩١٥.

أبو الحويرث: ١٤٤٩.

أبو حية: ٤١٠.

أبو خراش السلمي: ٥٠٣٥.

أبو خزامة: ٩٧.

أبو خزيمة: ٤٦٢٤.

أبو خلاد: ٥٢٣٠.

أبو خلدة الزرقي: ٢٩١٤.

أبو الدرداء: ١١٩، ١٢٣، ٢٣١، ٢٤٥، ٢٥٨، ٢٦٨، ٢٩٩، ٥٨٠، ١٠١٢، ١٠٦٧، ١٠٧٩، ١٣١٣، ١٣٦٦، ١٥٥٥، ١٧٦١، ١٨٧١، ٢٠٠٨، ٢١٢٦، ٢١٢٧، ٢١٤٦، ٢٢٢٨، ٢٢٦٩، ٢٣٧٦، ٢٤٩٦، ٣٣٣٧، ٣٤٦٧، ٣٤٦٨، ٣٤٨٠، ٣٥٤٦، ٣٧٢١، ٣٨٥٧، ٤٠٨٨، ٤٣٨٢، ٤٥٣٨، ٤٧٠٢، ٤٧٦٨، ٤٨٢١، ٤٨٥٠، ٤٩٠٨، ٤٩٢٨، ٤٩٨٢، ٥٠٣٧، ٥٠٨١، ٥٢٠٤، ٥٢١٨، ٥٢٤٦، ٥٣١٢، ٥٦٨٦، ٦٢٨١.

أبو ذر الغفاري رضي الله عنه: ٢٦، ٣٢، ١٨٥، ٥٣٠، ٥٧٦، ٦٠٠، ٧٠٩، ٧٥٣، ٩٧٦، ٩٩٥، ١٠٠١، ١٠٥١، ١٢٠٥، ١٢٩٨، ١٣١١، ١٧٧٥، ١٨٥٨، ١٨٦٨، ١٨٨٢، ١٨٩٤، ١٨٩٨، ١٩١١، ١٩٢٢، ١٩٢٤، ١٩٣٧، ٢٠٥٧، ٢٢٦٥، ٢٣٠٠، ٢٣٢٦، ٢٣٣٧، ٢٣٥٠، ٢٣٦١، ٢٣٦٢، ٢٧٩٥، ٣٣٤٥، ٣٣٤٩، ٣٣٧٧، ٣٣٨٣، ٣٥٢٦، ٣٦٠٩، ٣٦٨٢، ٣٧١٠، ٣٧١٣، ٣٧٦٥، ٤٤٥١، ٤٦٨٣، ٤٧٣١، ٤٨١٦، ٤٨١٧، ٤٨٦٤، ٤٨٦٦، ٥٠٢١، ٥٠٦٥، ٥٠٨٣، ٥١١٤، ٥١٩٨، ٥١٩٩، ٥٢٠٠، ٥٢٥٩، ٥٣٠١، ٥٣٠٦، ٥٣١٧، ٥٣٤٧، ٥٣٩٧، ٥٤٦٨، ٥٥٤٨، ٥٥٨٧، ٥٦٥٩، ٥٧٣٧، ٥٧٧٤، ٥٩١٦، ٦٠٤٣، ٦١٨٣، ٦٢٣٩.

أبو رافع: ١٦٢، ٣٢٦، ٣٢٧، ٤٢٩، ٤٧٠، ١٣٢٩، ١٧١٩، ١٨٢٩، ٢٦٩٥، ٢٩٠٥، ٢٩٦٣، ٣٩٨١، ٤١٥٧.

أبو رزين العقيلي: ٢٥٢٨، ٤٦٢٢، ٥٠٢٥، ٥٥٣١، ٥٦٥٨، ٥٧٢٥.

أبو رمثة التيمي: ٣٤٧١، ٣٦١٣، ٤٣٥٩.

أبو ريحانة: ٤٣٥٥.

أبو زهير النميري: ٨٤٦.

أبو سعد بن أبي فضالة: ٥٣١٨.

أبو سعيد الخدري رضي الله عنه: ١٩، ١٣٤، ١٧٨، ٢١٥، ٢٢٢، ٣١٣، ٣٥٦، ٤٠٤، ٤٣١، ٤٥٤، ٤٧٨، ٤٨٨، ٥٣٣، ٥٣٨، ٥٩١، ٦١٨، ٦٥٦، ٦٩٣، ٧٢٣، ٧٣٧، ٧٦٦، ٧٦٨، ٧٧٧، ٧٨٥، ٨٠٦، ٨١٦، ٨٢٩، ٨٧٦، ٩٨٥، ١٠١٥، ١٠٤١، ١٠٩٠، ١١١٨، ١١٤٦، ١٢١٧، ١٢٢٨، ١٢٣٨، ١٢٧٩، ١٣٢٠، ١٣٨٧، ١٤٢٦، ١٤٥٢، ١٤٦٦، ١٥٣٤، ١٥٣٧، ١٥٧٢، ١٦١٦، ١٦٤٠، ١٦٤٧، ١٦٤٨، ١٧٣٢، ١٧٥٣، ١٧٩٤، ١٨٠٢، ١٨١٦، ١٨٣٤، ١٨٤٤، ١٨٧٠، ١٨٧٢، ١٩١٣، ١٩٢٧، ٢٠١٥، ٢٠٢٠، ٢٠٤٨، ٢٠٤٩، ٢٠٥٣، ٢٠٨٦، ٢١١٦، ٢١٢٨، ٢١٣٦، ٢١٧٥،

٢١٩٨، ٢٢٥٩، ٢٢٧٨، ٢٢٨٠، ٢٣٠٩، ٢٣١٠، ٢٣٢٧، ٢٣٤٤، ٢٣٧٣، ٢٤٠٤، ٢٤٤٨، ٢٤٥٥، ٢٤٨١، ٢٥٤٣، ٢٧٠٢، ٢٧٣٢، ٢٧٩٦، ٢٨٠٩، ٢٨١٠، ٢٨١٣، ٢٨١٤، ٢٨٥٣، ٢٨٩١، ٢٩٠٠، ٢٩٢٠، ٣٠٣٧، ٣٠٨٦، ٣١٠٠، ٣١٣٨، ٣١٧٠، ٣١٨٦، ٣١٨٧، ٣١٩٠، ٣٢٦٩، ٣٣٣٨، ٣٣٦٠، ٣٤٢٢، ٣٤٦٤، ٣٥٣٦، ٣٥٤٣، ٣٦٤٨، ٣٦٧٦، ٣٦٩١، ٣٧٠٤، ٣٧٠٥، ٣٧٢٧، ٣٨٠٠، ٣٨٥١، ٣٨٥٤، ٣٨٩٨، ٣٩١١، ٣٩٦٣، ٤٠١٥، ٤٠٩٢، ٤٠٩٣، ٤١١٨، ٤١٤٤، ٤٢٠٤، ٤٢٥٠، ٤٢٦٥، ٤٢٧٩، ٤٢٨٠، ٤٣٣١، ٤٣٤٢، ٤٥٢١، ٤٥٦٤، ٤٦٠٥، ٤٦٢٧، ٤٦٤٠، ٤٦٦٧، ٤٦٩٥، ٤٧١٣، ٤٧٢٣، ٤٧٣٧، ٤٨٠٩، ٤٨٣٩، ٤٨٧٤، ٥٠١٨، ٥٠٥٥، ٥١٣٧، ٥١٤٥، ٥١٥٣، ٥١٦٢، ٥٢٤٥، ٥٢٧٨، ٥٣٣٣، ٥٣٣٥، ٥٣٥٢، ٥٣٦١، ٥٣٨٦، ٥٤٥٤، ٥٤٥٥، ٥٤٥٧، ٥٤٥٩، ٥٤٧٦، ٥٤٧٩، ٥٤٩٠، ٥٤٩٥، ٥٤٩٦، ٥٤٩٨، ٥٥١١، ٥٥٢٧، ٥٥٣٠، ٥٥٣٣، ٥٥٤١، ٥٥٤٢، ٥٥٥٣، ٥٥٦٣، ٥٥٦٤، ٥٥٧٨، ٥٥٨٣، ٥٥٨٩، ٥٦٠٢، ٥٦٢٢، ٥٦٢٤، ٥٦٢٦، ٥٦٣٣، ٥٦٣٤، ٥٦٣٥، ٥٦٣٨، ٥٦٤٨، ٥٦٥٢، ٥٦٧٧، ٥٦٧٨، ٥٦٨١، ٥٦٨٢، ٥٦٨٤، ٥٧٠٩، ٥٧٦١، ٥٨١٣، ٥٨٩٤، ٥٩٠١. ٥٩٥٧، ٥٩٦٨، ٦٠٠٧، ٦٠٠٩، ٦٠١٩، ٦٠٣٨، ٦٠٥٣، ٦٠٥٨، ٦٠٦٥، ٦٠٩٨، ٦١٦٣، ٦٢٤٩.

أبو سعيد بن المعلى: ٢١٦٨.

أبو سلمة: ٣٩٠، ٣٢٩٩.

أبو السمح: ٥٠٢.

أبو سهلة (مولى عثمان): ٦٠٨١.

أبو شريح الخزاعي: ٣٤٧٧.

أبو شريح العدوي: ٢٧٢٦.

أبو شريح الكعبي: ٣٤٥٧، ٤٢٤٤.

أبو الشعثاء: ١٠٧٥.

أبو الشماخ الأزدي عن ابن عم له: ٣٧٢٩.

أبو صرمة: ٥٠٤١.

أبو الطفيل الغنوي: ٢٥٧١، ٣١٧٥، ٤٠٧٠، ٤٩٣٧، ٥٧٨٥.

أبو طلحة: ٩٢٨، ٣٦٤٩، ٣٩٦٧، ٤٤٨٩، ٥٢٥٤، ٦٢٥١.

أبو عامر الأشعري: ٥٣٤٣، ٥٩٩٠.

أبو عبس: ٣٧٩٤.

أبو عبيد: ٣٢٨.

أبو عبيدة الجراح: ٥٣٧٥، ٥٤٧٦، ٦٢٥٧.

أبو عثمان النهدي: ٣٠٣٠.

أبو عسيب: ٤٢٥٣.

أبو العشراء عن أبيه: ٤٠٨٢.

أبو عقبة: ٤٩٠٣.

أبو عمير بن أنس عن عمومة له: ١٤٥٠.

أبو عياش: ٢٣٩٥.

أبو قتادة: ٣٤٠، ٦٠٤، ٦٨٥، ٧٠٤، ٨٢٨، ٨٨٥، ٩٨٤، ١٠٤٧، ١١٣٠، ١٢٠٤، ١٣٧٣، ١٦٠٣، ٢٠٤٤، ٢٠٤٥، ٢٦٩٧، ٢٧٩٣، ٢٩٠٢، ٢٩٠٣، ٢٩١١، ٣٦٤٠، ٣٨٠٥، ٣٨٧٧،

٣٩٢٢، ٤٤٨٣، ٤٦١٠، ٤٦١٢، ٤٧١٦، ٥٤٦٠، ٥٨٧٨، ٥٩١١.
أبو كبشة الأنماري: ٤٣٣٣، ٤٥٤٢، ٤٥٧٢، ٥٢٨٧.
أبو لبابة بن عبد المنذر: ١٣٦٣، ٣٤٣٩.
أبو ليلى: ٤١٣٧.
أبو مالك الأشجعي: ١٢٩٢، ٢٤٨٦.
أبو مالك الأشعري: ٢٨١، ١١١٥، ١٢٣٢، ١٧٢٧، ٢٤١٢، ٢٤٤٤، ٣٨٤٠، ٤٢٩٢، ٥٣٤٣، ٥٧٥٥.
أبو مالك: ٥٠١٣.
أبو محذورة: ٦٤٢، ٦٤٤، ٦٤٥.
أبو محيريز عن أبي جمعة رجل من الصحابة: ٦٢٩١.
أبو مرثد الغنوي: ١٦٩٨.
أبو مسعود الأنصاري رضي الله عنه: ٢٠٩، ٨٧٨، ١٠٨٨، ١١١٧، ١١٣٢، ١٦٩٢، ١٩٣٠، ٢١٢٥، ٢٧٦٤، ٢٧٩٢، ٣١٥٩، ٣٣٥٣، ٣٧٩٩، ٤٧٧٧، ٦٢٦٩.
أبو المليح بن أسامة عن أبيه: ٥٠٦، ٥٠٧، ٣٣٩٧.
أبو موسى الأشعري رضي الله عنه: ١١، ٢٣، ٩١، ١٠٠، ١٠٣، ١٤٨، ١٥٠، ٣٤٥، ٣٧٢، ٦٢٥، ٦٩٩، ٨٢٦، ١٠٦٥، ١٠٨١، ١٣٠٦، ١٣٥٨، ١٤٤٣، ١٤٨٤، ١٥٢٣، ١٥٤٤، ١٥٥٨، ١٦٨٥، ١٧٢٦، ١٧٣٦، ١٧٤٦، ١٨٩٥، ١٩٤٩، ٢١١٤، ٢١٨٧، ٢٢٦٣، ٢٣٠٣، ٢٣٢٩، ٢٤٤١، ٢٤٨٢، ٢٩٢٢، ٣١٣٠، ٣١٣٤، ٣٣٧٢، ٣٤١١، ٣٥١٧، ٣٦٥٦، ٣٦٦٠، ٣٦٨٣، ٣٧٢٢، ٣٧٧٢، ٣٨١٤، ٣٨٥٢، ٤٠١٠، ٤١١٢، ٤١٧٤، ٤١٧٥، ٤٣٠١، ٤٣٤١، ٤٤٤١، ٤٥٠٥، ٤٥١١، ٤٥١٢، ٤٦١٨، ٤٧٣٥، ٤٧٤٠، ٤٩٥٥، ٤٩٥٦، ٤٩٧٢، ٥٠١٠، ٥١٢٤، ٥١٥٤، ٥١٧٩، ٥٣٧٤، ٥٣٩٩، ٥٥٥٢، ٥٥٥٨، ٥٦١٦، ٥٦٨٩، ٥٧٢٤، ٥٧٧٧، ٥٩١٨، ٥٩٧٧، ٦٠٠٨، ٦٠٨٤، ٦١٩٤، ٦١٩٨، ٦٢٠٣.
أبو نجيح السلمي: ٣٨٧٣.
أبو نضرة: ١٢٠.
أبو هاشم بن عتبة: ٥١٨٥.
أبو هريرة رضي الله عنه: ٣، ٥، ١٠، ١٤، ٢٠، ٢٢، ٣٣، ٣٩، ٤٤، ٥٢، ٥٣، ٥٥، ٦٠، ٦٣، ٦٤، ٦٥، ٦٦، ٦٩، ٧٠، ٧٥، ٨١، ٨٦، ٨٨، ٩٠، ٩٢، ٩٣، ٩٨، ١١٨، ١٣٠، ١٣٩، ١٤٣، ١٤٩، ١٥٤، ١٥٥، ١٥٦، ١٥٨، ١٥٩، ١٦٠، ١٧٦، ١٧٩، ١٨٢، ٢٠١، ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥، ٢١٦، ٢١٩، ٢٢٣، ٢٢٧، ٢٣٦، ٢٤٢، ٢٤٤، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٥٤، ٢٧١، ٢٧٥، ٢٨٠، ٢٨٢، ٢٨٥، ٢٩٠، ٢٩١، ٢٩٨، ٣٠٠، ٣٠٣، ٣٠٦، ٣١٠، ٣٢١، ٣٣٩، ٣٤١، ٣٤٧، ٣٥٢، ٣٦٠، ٣٦٧، ٣٧٦، ٣٩١، ٣٩٢، ٤٠١، ٤٠٣، ٤٢٨، ٤٣٠، ٤٤٣، ٤٥١، ٤٧٤، ٤٧٩، ٤٩٠، ٤٩١، ٥٠٣، ٥٣٩، ٥٤١، ٥٥١، ٥٦٤، ٥٦٥، ٥٩٠، ٦٠١، ٦٠٢، ٦١١، ٦٢٦، ٦٢٨، ٦٢٩، ٦٣٥، ٦٥٥، ٦٦٣، ٦٦٧، ٦٧٦، ٦٨٤، ٦٨٦، ٦٩٢، ٦٩٤، ٦٩٦، ٦٩٨، ٧٠١، ٧٠٢، ٧٠٦، ٧١٠، ٧١١، ٧١٥، ٧٢٩، ٧٣٠، ٧٣٣، ٧٣٩، ٧٤٢، ٧٥٥، ٧٥٦،

٧٦١، ٧٦٤، ٧٦٧، ٧٧٨، ٧٨١، ٧٨٧،
٧٩٠، ٧٩٩، ٨١١، ٨١٢، ٨١٩، ٨٢٣،
٨٢٥، ٨٢٧، ٨٣٨، ٨٤٢، ٨٥٢، ٨٥٣،
٨٥٥، ٨٥٧، ٨٦٠، ٨٧٤، ٨٩٢، ٨٩٤،
٨٩٥، ٨٩٩، ٩١٣، ٩٢١، ٩٢٥، ٩٢٦،
٩٢٧، ٩٣٢، ٩٣٤، ٩٤٠، ٩٦٥، ٩٦٧،
٩٨١، ٩٨٣، ٩٨٦، ٩٨٧، ٩٩٣،
١٠٠٤، ١٠٠٩، ١٠١٤، ١٠١٧،
١٠٢٤، ١٠٤٦، ١٠٥٣، ١٠٥٤،
١٠٥٨، ١٠٦١، ١٠٦٤، ١٠٧٣،
١٠٧٤، ١٠٧٥، ١٠٩٢، ١١٠٣،
١١٢٥، ١١٣١، ١١٣٣، ١١٣٨،
١١٤١، ١١٤٣، ١١٤٥، ١١٤٨،
١١٤٩، ١١٦٦، ١١٧٣، ١١٩٤،
١٢٠٢، ١٢٠٦، ١٢١٩، ١٢٢٣،
١٢٣٠، ١٢٣٦، ١٢٣٧، ١٢٣٨،
١٢٤٦، ١٢٦٢، ١٢٨٨، ١٢٩٦،
١٣١٨، ١٣٢٢، ١٣٣٠، ١٣٥٤،
١٣٥٥، ١٣٥٦، ١٣٥٧، ١٣٥٩،
١٣٦٢، ١٣٦٥، ١٣٧٠، ١٣٧٦،
١٣٨٢، ١٣٨٣، ١٣٨٤، ١٣٨٥،
١٣٨٧، ١٤١٢، ١٤١٩، ١٤٢٥،
١٤٤٧، ١٤٤٨، ١٤٦٨، ١٤٧١،
١٤٧٧، ١٥١٠، ١٥١٥، ١٥١٦،
١٥٢٤، ١٥٢٥، ١٥٢٨، ١٥٣٦،
١٥٣٧، ١٥٤٢، ١٥٤٦، ١٥٦٧،
١٥٧٥، ١٥٨٣، ١٥٨٤، ١٥٩٥،
١٥٩٨، ١٥٩٩، ١٦٠٧، ١٦١٦،
١٦٢٧، ١٦٢٨، ١٦٢٩، ١٦٤٦،
١٦٥١، ١٦٥٢، ١٦٥٩، ١٦٧٠،
١٦٧٤، ١٦٧٥، ١٦٨٨، ١٦٨٩،
١٦٩٩، ١٧٢٠، ١٧٢٨، ١٧٣٠،
١٧٣١، ١٧٤٧، ١٧٥٢، ١٧٦٠،
١٧٦٣، ١٧٧٠، ١٧٧٣، ١٧٧٤،
١٧٧٨، ١٧٩٠، ١٧٩١، ١٧٩٥،
١٧٩٨، ١٨٢٢، ١٨٢٤، ١٨٢٧،
١٨٣١، ١٨٣٨، ١٨٥٩، ١٨٦٠،
١٨٦٢، ١٨٦٤، ١٨٦٧، ١٨٦٩،
١٨٧٤، ١٨٧٦، ١٨٧٧، ١٨٧٨،
١٨٨٥، ١٨٨٦، ١٨٨٨، ١٨٨٩،
١٨٩٠، ١٨٩١، ١٨٩٢، ١٨٩٦،
١٨٩٩، ١٩٠٢، ١٩٠٣، ١٩٠٤،
١٩٠٥، ١٩٢٧، ١٩٢٩، ١٩٣١،
١٩٣٨، ١٩٤٠، ١٩٤٨، ١٩٥٦،
١٩٥٨، ١٩٥٩، ١٩٦٠، ١٩٦٢،
١٩٦٨، ١٩٧٠، ١٩٧٣، ١٩٧٤،
١٩٧٥، ١٩٨٦، ١٩٨٨، ١٩٨٩،
١٩٩٥، ١٩٩٨، ١٩٩٩، ٢٠٠٣،
٢٠٠٤، ٢٠٠٦، ٢٠٠٧، ٢٠١٣،
٢٠٣٩، ٢٠١٤، ٢٠٣١، ٢٠٥١،
٢٠٥٢، ٢٠٥٦، ٢٠٦٢، ٢٠٧١،
٢٠٧٢، ٢٠٧٣، ٢٠٧٧، ٢٠٩٩،
٢١١١، ٢١١٩، ٢١٢٣، ٢١٤٢٠،
٢١٤٣، ٢١٤٤، ٢١٤٨، ٢١٤٩،
٢١٥٠، ٢١٥٣، ٢١٦٠، ٢١٦٥،
٢١٩٢، ٢١٩٣، ٢١٩٤، ٢٢٢٣،
٢٢٢٤، ٢٢٢٥، ٢٢٢٦، ٢٢٢٧،
٢٢٣٢، ٢٢٣٨، ٢٢٤٠، ٢٢٤١،
٢٢٤٩، ٢٢٥٠، ٢٢٦١، ٢٢٦٢،
٢٢٦٤، ٢٢٦٦، ٢٢٦٧، ٢٢٧٢،
٢٢٧٣، ٢٢٧٤، ٢٢٨٥، ٢٢٨٧،
٢٢٨٨، ٢٢٩٥، ٢٢٩٦، ٢٢٩٧،
٢٢٩٨، ٢٣٠٢، ٢٣١٠، ٢٣١٤،
٢٣١٩، ٢٣٢٠، ٢٣٢١، ٢٣٢٣،
٢٣٢٨، ٢٣٣١، ٢٣٣٣، ٢٣٤٢،
٢٣٤٧، ٢٣٥٤، ٢٣٦٤، ٢٣٦٥،

٢٣٦٧، ٢٣٦٩، ٢٣٧١، ٢٣٨٤،
٢٣٨٨، ٢٣٨٩، ٢٣٩٠، ٢٤٠٨،
٢٤١٩، ٢٤٢٣، ٢٤٢٤، ٢٤٢٩،
٢٤٣٣، ٢٤٣٨، ٢٤٤٥، ٢٤٥٧،
٢٤٦٤، ٢٤٦٧، ٢٤٦٨، ٢٤٦٩،
٢٤٨٣، ٢٤٩٣، ٢٤٩٩، ٢٥٠٥،
٢٥٠٦، ٢٥٠٧، ٢٥٠٨، ٢٥١٥،
٢٥٣٦، ٢٥٣٧، ٢٥٣٩، ٢٥٧٣،
٢٥٧٥، ٢٥٩٠، ٢٥٩١، ٢٦٣٣،
٢٧٠١، ٢٧١٦، ٢٧٢١، ٢٧٣٠،
٢٧٣١، ٢٧٣٧، ٢٧٤٠، ٢٧٤١،
٢٧٥١، ٢٧٦٠، ٢٧٦١، ٢٧٧٩،
٢٧٩٤، ٢٨٠٥، ٢٨١٣، ٢٨١٨،
٢٨٢٦، ٢٨٢٨، ٢٨٣٨، ٢٨٤٧،
٢٨٤٨، ٢٨٥١، ٢٨٥٤، ٢٨٥٩،
٢٨٦٠، ٢٨٦٨، ٢٨٨١، ٢٨٨٦،
٢٨٨٨، ٢٨٩٩، ٢٩٠١، ٢٩٠٦،
٢٩٠٧، ٢٩١٠، ٢٩١٣، ٢٩١٥،
٢٩٣١، ٢٩٣٣، ٢٩٣٤، ٢٩٥٢،
٢٩٦٤، ٢٩٦٥، ٢٩٨٣، ٢٩٩٤،
٢٩٩٥، ٣٠٠٩، ٣٠١٦، ٣٠٢٢،
٣٠٢٥، ٣٠٢٨، ٣٠٣٢، ٣٠٤١،
٣٠٤٨، ٣٠٧٥، ٣٠٧٩، ٣٠٨٢،
٣٠٨٤، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٣٠٩٨،
٣١٢٦، ٢١٣٣، ٣١٣٧، ٣١٤٤،
٣١٤٥، ٣١٥٠، ٣١٥١، ٣١٦٠،
٣١٧١، ٣١٩٣، ٣١٩٤، ٣٢١٨،
٣٢٢٦، ٣٢٢٨، ٣٢٣٦، ٣٢٣٨،
٣٢٣٩، ٣٢٤٠، ٣٢٤١، ٣٢٤٦،
٣٢٥٥، ٣٢٦٢، ٣٢٦٤، ٣٢٧٢،
٣٢٨٤، ٣٢٨٦، ٣٢٩٠، ٣٣٠٨،
٣٣١٠، ٣٣١١، ٣٣١٥، ٣٣١٦،
٣٣٤٤، ٣٣٤٧، ٣٣٤٩، ٣٣٥١،

٣٣٧٤، ٣٣٧٩، ٣٣٨٠، ٣٣٨١،
٣٣٨٢، ٣٣٨٩، ٣٣٩١، ٣٤٠٩،
٣٤١٣، ٣٤١٤، ٣٤١٥، ٣٤١٦،
٣٤١٨، ٣٤٢٣، ٣٤٢٦، ٣٤٣٢،
٣٤٥٣، ٣٤٥٤، ٣٤٥٨، ٣٤٦٤،
٣٤٨٣، ٣٤٨٧، ٣٤٨٨، ٣٥٠٣،
٣٥٠٩، ٣٥١٠، ٥٣١٣، ٣٥١٤،
٣٥١٨، ٣٥١٩، ٣٥٢٠، ٣٥٢٣،
٣٥٢٤، ٣٥٢٥، ٣٥٤٨، ٣٥٥٥،
٣٥٦٠، ٣٥٦٣، ٣٥٦٥، ٣٥٨٩،
٣٥٩٢، ٣٦٠٢، ٣٦٠٦، ٣٦١٩،
٣٦٢١، ٣٦٢٦، ٣٦٢٧، ٣٦٣١،
٣٦٣٤، ٣٦٥٨، ٣٦٦١، ٣٦٦٩،
٣٦٧٥، ٣٦٨١، ٣٦٨٤، ٣٦٩٧،
٣٦٩٨، ٣٧١٦، ٣٧٣٢، ٣٧٣٣،
٣٧٤٥، ٣٧٥٤، ٣٧٦٨، ٣٧٧٣،
٣٧٨٣، ٣٧٨٧، ٣٧٨٨، ٣٧٨٩،
٣٧٩٠، ٣٧٩٥، ٣٧٩٦، ٣٨٠٢،
٣٨٠٧، ٣٨١١، ٣٨١٣، ٣٨٢٢،
٣٨٢٨، ٣٨٣٠، ٣٨٣٢، ٣٨٣٥،
٣٨٣٦، ٣٨٤٥، ٣٨٥٧، ٣٨٦٨،
٣٨٦٩، ٣٨٧٤، ٣٨٧٥، ٣٨٩٤،
٣٨٩٥، ٣٨٩٧، ٣٨٩٩، ٣٩١٦،
٣٩١٩، ٣٩٢٤، ٣٩٦٠، ٣٩٦٤،
٣٩٧٨، ٣٩٨٥، ٣٩٩٤، ٣٩٩٦،
٣٩٩٧، ٤٠٣٣، ٤٠٥٠، ٤٠٩٠،
٤٠٩٩، ٤١٠٤، ٤١١٥، ٤١٢١،
٤١٢٢، ٤١٢٣، ٤١٣٩، ٤١٤٣،
٤١٧٢، ٤١٧٣، ٤١٧٦، ٤١٧٧،
٤٢٠٥، ٤٢١٠، ٤٢١٤، ٤٢١٩،
٤٢٣٥، ٤٢٤٣، ٤٢٤٦، ٤٢٥٨،
٤٢٥٩، ٤٢٦٧، ٤٣١١، ٤٣١٤،
٤٣٣٠، ٤٤٠١، ٤٤١٠، ٤٤١١،

٤٤١٥، ٤٤٢٠، ٤٤٢٣، ٤٤٣٢،
٤٤٤٣، ٤٤٥٠، ٤٤٥٥، ٤٤٦٩،
٤٤٨١، ٤٤٩٦، ٤٥٠١، ٤٥٠٢،
٤٥٠٦، ٤٥١٣، ٤٥١٤، ٤٥٢٠،
٤٥٣٩، ٤٥٤٨، ٤٥٦٦، ٤٥٦٩،
٤٥٧٠، ٤٥٧٥، ٤٥٧٦، ٤٥٧٧،
٤٥٧٨، ٤٥٧٩، ٤٥٩٧، ٤٥٩٩،
٤٦٠٠، ٤٦٠٦، ٤٦٠٩، ٤٦١١،
٤٦١٤، ٤٦١٥، ٤٦١٩، ٤٦٢٨،
٤٦٣٠، ٤٦٣١، ٤٦٣٢، ٤٦٣٣،
٤٦٣٥، ٤٦٤١، ٤٦٥٠، ٤٦٦٠،
٤٦٦١، ٤٦٦٢، ٤٦٧٠، ٤٦٧٢،
٤٦٧٨، ٤٦٩٧، ٤٧٠٥، ٤٧١١،
٤٧١٨، ٤٧٢٥، ٤٧٢٦، ٤٧٣٢،
٤٧٣٣، ٤٧٣٨، ٤٧٥٥، ٤٧٦٠،
٤٧٦١، ٤٧٦٣، ٤٧٦٤، ٤٧٦٩،
٤٧٨٦، ٤٧٩٤، ٤٨٠٢، ٤٨١٣،
٤٨١٩، ٤٨٢٠، ٤٨٢٢، ٤٨٢٣،
٤٨٢٩، ٤٨٣١، ٤٨٣٣، ٤٨٣٦،
٤٨٤١، ٤٨٨٥، ٤٨٩٣، ٤٨٩٩،
٤٩١١، ٤٩١٢، ٤٩١٩، ٤٩٢٠،
٤٩٢٤، ٤٩٣٤، ٤٩٥١، ٤٩٥٩،
٤٩٦٢، ٤٩٦٨، ٤٩٧٣، ٤٩٨٥،
٤٩٩٢، ٤٩٩٣، ٤٩٩٥، ٥٠٠١،
٥٠٠٤، ٥٠٠٥، ٥٠٠٦، ٥٠٠٧،
٥٠١٥، ٥٠١٩، ٥٠٢٤، ٥٠٢٦،
٥٠٢٨، ٥٠٢٩، ٥٠٣٠، ٥٠٣٤،
٥٠٣٦، ٥٠٣٩، ٥٠٤٠، ٥٠٤٧،
٥٠٤٩، ٥٠٥٢، ٥٠٦١، ٥٠٦٣،
٥٠٧٦، ٥٠٨٥، ٥٠٩٧، ٥١٠٠،
٥١٠١، ٥١٠٢، ٥١٠٤، ٥١٠٥،
٥١٠٩، ٥١١٠، ٥١٢٠، ٥١٢٢،
٥١٢٦، ٥١٢٧، ٥١٢٨، ٥١٣٦،

٥١٥٨، ٥١٦٠، ٥١٦١، ٥١٦٤،
٥١٦٦، ٥١٧٠، ٥١٧١، ٥١٧٢،
٥١٧٥، ٥١٧٦، ٥١٨٠، ٥١٩٦،
٥٢٠٧، ٥٢١٩، ٥٢٢٤، ٥٢٢٩،
٥٢٢٣٨، ٥٢٤١، ٥٢٤٢، ٥٢٤٣،
٥٢٤٨، ٥٢٥٥، ٥٢٧١، ٥٢٧٢،
٥٢٧٩، ٥٢٨٠، ٥٢٩٨، ٥٣١٠.
٥٣١١، ٥٣١٤، ٥٣١٥، ٥٣٢٢،
٥٣٢٣، ٥٣٢٥، ٥٣٢٩، ٥٣٣٩،
٥٣٤٦، ٥٣٤٨، ٥٣٥٨، ٥٣٦٨،
٥٣٧٣، ٥٣٨٣، ٥٣٨٤، ٥٣٨٨،
٥٣٨٩، ٥٣٩٠، ٥٤٠٢، ٥٤٠٤،
٥٤١٠، ٥٤١١، ٥٤١٢، ٥٤١٤،
٥٤١٥، ٥٤١٦، ٥٤١٨، ٥٤٢١،
٥٤٢٣، ٥٤٣٤، ٥٤٣٩، ٥٤٤٠،
٥٤٤٢، ٥٤٤٣، ٥٤٤٤، ٥٤٤٥،
٥٤٤٦، ٥٤٥٠، ٥٤٦٥، ٥٤٦٧،
٥٤٧٢، ٥٤٨٠، ٥٤٩٣، ٥٥٠٥،
٥٥٠٦، ٥٥١٨، ٥٥٢١، ٥٥٢٢،
٥٥٢٦، ٥٥٣٤، ٥٥٣٨، ٥٥٣٩،
٥٥٤٣، ٥٥٤٤، ٥٥٤٥، ٥٥٤٦،
٥٥٥٥، ٥٥٥٧، ٥٥٦٨، ٥٥٧٤،
٥٥٧٥، ٥٥٧٩، ٥٥٨٠، ٥٥٨١،
٥٥٩٠، ٥٦٠٥، ٥٦٠٩، ٥٦١٢،
٥٦١٣، ٥٦١٥، ٥٦١٩، ٥٦٢١،
٥٦٢٣، ٥٦٢٥، ٥٦٢٧، ٥٦٢٨،
٥٦٣٠، ٥٦٣١، ٥٦٣٢، ٥٦٤٧،
٥٦٥٣، ٥٦٦٥، ٥٦٧٢، ٥٦٧٣،
٥٦٧٤، ٥٦٧٥، ٥٦٧٩، ٥٦٩٢،
٥٦٩٣، ٥٦٩٤، ٥٦٩٦، ٥٧٠٠،
٥٧٠٣، ٥٧٠٤، ٥٧٠٥، ٥٧٠٦،
٥٧٠٧، ٥٧٠٨، ٥٧١٠، ٥٧١٢،
٥٧١٣، ٥٧١٦، ٥٧١٨، ٥٧١٩،

٥٧٢٠، ٥٧٢١، ٥٧٢٢، ٥٧٢٣، ٥٧٣٣، ٥٧٣٤، ٥٧٣٥، ٥٧٣٦، ٥٧٣٩، ٥٧٤١، ٥٧٤٥، ٥٧٤٦، ٥٧٤٨، ٥٧٤٩، ٥٧٥٨، ٥٧٦٦، ٥٧٦٧، ٥٧٧٨، ٥٧٩٥، ٥٨٠٠، ٥٨١٢، ٥٨٥٠، ٥٨٥٦، ٥٨٦٦، ٥٨٩٢، ٥٨٩٥، ٥٨٩٦، ٥٩١٢، ٥٩٢٧، ٥٩٣٣، ٥٩٣٥، ٥٩٧٥، ٥٩٧٨، ٥٩٧٩، ٥٩٨٥، ٥٩٨٧، ٥٩٩٦، ٥٩٩٧، ٦٠٠١، ٦٠٠٥، ٦٠١١، ٦٠٢٦، ٦٠٣٣، ٦٠٣٥، ٦٠٤٠، ٦٠٥٦، ٦٠٧١، ٦٠٨٢، ٦١١٧، ٦١٤٣، ٦١٦١، ٦١٦٢، ٦١٨٥، ٦٢١٢، ٦٢١٣، ٦٢١٨، ٦٢١٩، ٦٢٣٣، ٦٢٥٣، ٦٢٥٤، ٦٢٦١، ٦٢٦٢، ٦٢٦٧، ٦٢٦٨، ٦٢٧٩، ٦٢٨٤.

أبو وائل: ٣٩٣٦.

أبو واقد الليثي: ٨٤١، ٤٠٩٥، ٤٢٦٢، ٥٤٠٨.

أبو وهب الجشمي: ٣٨٧٨، ٣٨٨١، ٤٧٨٢.

أبو اليسر: ٢٤٧٣، ٢٩٠٤.

كنى الرجال المبتدىء بابن

ابن أبي بردة: ٣٧٢٤.

ابن الحنظلية: ٤٤٦١.

ابن حنيف (عثمان): ١٦٨٠، ٢٤٩٥.

ابن سيرين: ٢٧٣.

ابن عائذ: ٣٨٦٠.

ابن موهب: ٣٧٤٣.

ابنا بسر السلميان: ٤٢٣٢.

ذو مخبر: ٥٤٢٨.

مجاهيل الرجال

رجل من بني سليم: ٢٩٦.

رجل: ١٩٦١.

بعض أصحاب النبيّ ﷺ: ٢٠١١.

رجل: ١٣٣١.

الأعرج: ١٣٠٣.

مولى لعثمان: ١٨٨٠.

رجل من أصحاب الرسول ﷺ: ٣٢٢٣.

رجل من بني حارثة: ٤٠٩٦.

رجل من مزينة: ٥٠٧٧.

رجل من أصحاب النبيّ ﷺ: ٥٢٩٠.

رجل: ٥٤٣٠.

رجل من الصحابة: ٦٢٧٨.

اعلام النساء

أسماء بنت أبي بكر: ١٣٧، ٤٩٣، ١٤٨٩، ١٨٦١، ٢٩٩٧، ٣٢٤٧، ٤١٥١، ٤٢٤١، ٤٣٢٥، ٤٩١٣، ٥٩٩٤.

أسماء بنت عميس: ٥٦٢، ٤٥٣٥، ٤٥٦٠، ٥١١٥.

أسماء بنت يزيد: ٢٢٩١، ٢٣٤٨، ٣١٩٦،

٤٢٥٦، ٤٣٢٩، ٤٤٠٢، ٤٦٦٣، ٤٨٧٢، ٤٩٨١، ٥٠٢٣، ٥٠٣٢، ٥٤٩١، ٥٥٦٥.

أسماء بنت يزيد بن السكن: ٥٤٨٩.

أم كلثوم: ٤٨٢٦، ٥٠٣١.

أميمة بنت رقيقة: ٣٦٢، ٤٠٤٨.

بهيسة عن أبيها: ١٩١٥.

جذامة بنت وهب: ٣١٨٩.

جويرية: ٢٣٠١.

حسناء بنت معاوية عن عمها: ٣٨٥٦.

حفصة بنت عمر (أم المؤمنين) رضي الله عنها: ١٩٨٧، ٢٤٠٢، ٤٥٩٥، ٦٢٢٧.

حمنة بنت جحش: ٥٦١.

خنساء بنت خزام: ٣١٢٨.

خولة الأنصارية: ٣٧٤٦، ٣٩٩٥.

خولة بنت حكيم: ٢٤٢٢.

خولة بنت قيس: ٤٠١٧.

الربيع بنت معوذ بن عفراء: ٤١٤، ٣١٤٠، ٥٧٩٣.

زينب امرأة عبد الله بن مسعود: ١٠٦٠، ١٨٠٨، ١٩٣٤، ٤٥٥٢.

زينب بنت أبي سلمة: ٤٧٥٦.

زينب بنت جحش (أم المؤمنين): ٥٣٤٢.

سلامة بنت الحر: ١١٢٤.

سلمة خادمة النبيّ ﷺ: ٤٥٤٠، ٤٥٤١.

سودة: ٥٠٠.

الشفاء بنت عبد الله: ٤٥٦١.

صفية بنت أبي عبيد: ٣٥٨٠.

صفية بنت شيبة: ٣٢١٥.

الصماء: ٢٠٦٣.

عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها: ٨٤، ١٠٩، ١١١، ١٢٨، ١٤٠، ١٤٦، ١٥١، ٢٥٥، ٣٢٣، ٣٤٨، ٣٤٩، ٣٥٩، ٣٦٥، ٣٦٨، ٣٧٩، ٣٨١، ٣٨٣، ٣٨٤، ٣٨٨، ٣٨٩، ٤٠٠، ٤٢١، ٤٣٥، ٤٣٧، ٤٤١، ٤٤٢، ٤٤٥، ٤٤٦، ٤٥٣، ٤٥٦، ٤٥٩، ٤٦٢، ٤٩٥، ٥٠٩، ٥٤٢، ٥٤٦، ٥٤٧، ٥٤٨، ٥٤٩، ٥٥٦، ٥٥٧، ٥٩٧، ٥٩٩، ٦٠٨، ٦٣٦، ٦٧٧، ٧١٢، ٧١٧، ٧٥٧، ٧٦٢، ٧٧٩، ٧٨٦، ٧٩١، ٨١٥، ٨٤٧، ٨٧١، ٨٧٢، ٨٩٣، ٩٣٩، ٩٥٧، ٩٦٠، ٩٨٢، ١٠٠٥، ١٠٠٧، ١٠٣٥، ١٠٥٧، ١٠٩٦، ١١٠٤، ١١١٤، ١١٤٠، ١١٤٧، ١١٦٢، ١١٦٣، ١١٦٤، ١١٧٤، ١١٧٥، ١١٧٨، ١١٨٨، ١١٨٩، ١١٩٠، ١١٩١، ١١٩٢، ١١٩٣، ١١٩٨، ١٢٠٧، ١٢١٢، ١٢١٤، ١٢١٦، ١٢٢٦، ١٢٤٢، ١٢٤٣، ١٢٤٥، ١٢٥٦، ١٢٥٧، ١٢٦١، ١٢٦٣، ١٢٦٤، ١٢٦٩، ١٢٨٣، ١٢٨٥، ١٢٩٩، ١٣٠٥، ١٣١٠، ١٣١٩، ١٣٤١، ١٣٤٨، ١٤٣٢، ١٤٥٤، ١٤٧٠، ١٤٨٠، ١٤٨١، ١٤٨٣، ١٥٠٠، ١٥٠٨، ١٥١٢، ١٥١٣، ١٥٢٠، ١٥٣٠، ١٥٣١، ١٥٣٢، ١٥٣٩، ١٥٤٠، ١٥٤٧، ١٥٥٧، ١٥٦٣، ١٦٢٤، ١٦٣٥، ١٦٥٦، ١٦٦١، ١٦٦٤، ١٧١٤، ١٧١٨، ١٧٤١، ١٧٤٢، ١٧٤٣، ١٧٦٦، ١٧٦٧، ١٧٧١، ١٧٩٣، ١٨٠٦، ١٨٢٥، ١٨٢٦، ١٨٧٥، ١٨٨٤، ١٨٩٧، ١٩١٩، ١٩٣٦، ١٩٤٧، ١٩٥٠، ١٩٨٠، ١٩٩٦، ٢٠٠٠، ٢٠٠١، ٢٠٠٥، ٢٠١٩، ٢٠٣٠، ٢٠٣٢، ٢٠٣٣، ٢٠٣٦، ٢٠٣٧، ٢٠٤٣، ٢٠٤٦

٢٠٥٥، ٢٠٥٩، ٢٠٧٥، ٢٠٧٩، ٢٠٨٠، ٢٠٨٣، ٢٠٨٩، ٢٠٩٠، ٢٠٩١، ٢٠٩٧، ٢١٠٠، ٢١٠٤، ٢١٠٥، ٢١٠٦، ٢١١٢، ٢١٢٩، ٢١٣٢، ٢١٦٦، ٢٢٤٦، ٢٣٣٠، ٢٣٥٧، ٢٤٥٠، ٢٤٥٩، ٢٤٦٢، ٢٤٧٥، ٢٥١٤، ٢٥٣١، ٢٥٣٤، ٢٥٤٠، ٢٥٤٥، ٢٥٥٦، ٢٥٦٠، ٢٥٦٢، ٢٥٦٣، ٢٥٧٢، ٢٥٩٤، ٢٦٠٢، ٢٦١٤، ٢٦٢٤، ٢٦٢٥، ٢٦٢٨، ٢٦٣٢، ٢٦٥١، ٢٦٥٣، ٢٦٦٦، ٢٦٦٧، ٢٦٦٩، ٢٦٧٢، ٢٦٧٤، ٢٦٩٠، ٢٦٩٩، ٢٨٨٤، ٢٨٨٥، ٢٩٩١، ٣٠٠٧، ٣٠٢٧، ٣٠٥٥، ٣٠٩٧، ٣١٢٣، ٣١٢٩، ٣١٣١، ٣١٤١، ٣١٤٢، ٣١٥٢، ٣١٥٤، ٣١٦١، ٣١٦٢، ٣١٦٥، ٣١٦٧، ٣١٦٨، ٣١٩٨، ٣٢٠٠، ٣٢٠١، ٣٢٠٣، ٣٢٣٠، ٣٢٣١، ٣٢٣٢، ٣٢٣٥، ٣٢٤٣، ٣٢٤٤، ٣٢٤٥، ٣٢٥٠، ٣٢٥١، ٣٢٥٢، ٣٢٦٣، ٣٢٦٥، ٣٢٧٠، ٣٢٧٦، ٣٢٧٨، ٣٢٨٥، ٣٢٨٨، ٣٤٢٧، ٣٤٣٥، ٣٥٤٤، ٣٥٦٩، ٣٥٧٠، ٣٥٧٩، ٣٥٩٠، ٣٦٠٧، ٣٦١٠، ٣٦٣٧، ٣٦٤٦، ٣٦٨٩، ٣٧٠٧، ٣٧١١، ٣٧٤٠، ٣٧٤٧، ٣٧٦٢، ٣٧٨١، ٣٩٧٠، ٣٩٧١، ٤٠٤٥، ٤٠٥٩، ٤٠٦٩، ٤١٥٠، ٤١٧٩، ٤١٨٢، ٤١٨٩، ٤١٩١، ٤١٩٢، ٤١٩٣، ٤١٩٤، ٤٢٠٢، ٤٢١٥، ٤٢٢٥، ٤٢٣١، ٤٢٣٤، ٤٢٣٨، ٤٢٨٢، ٤٢٨٤، ٤٢٨٧، ٤٣٠٦، ٤٣٠٧، ٤٣٠٨، ٤٣٠٩، ٤٣٤٤، ٤٣٦١، ٤٣٦٤، ٤٣٧٢، ٤٣٧٦، ٤٣٩٩، ٤٤١٦، ٤٤١٩، ٤٤٣٥، ٤٤٤٧، ٤٤٦٠، ٤٤٦٥، ٤٤٦٦، ٤٤٦٧، ٤٤٧٠، ٤٤٧٤، ٤٤٧٥، ٤٤٩١، ٤٤٩٢، ٤٤٩٣، ٤٤٩٤، ٤٤٩٥، ٤٥٠٨، ٤٥٢٥، ٤٥٢٧، ٤٥٦٥، ٤٥٩٣، ٤٥٩٤، ٤٦٢٣، ٤٦٣٨، ٤٦٨٢، ٤٦٨٩، ٤٦٩١، ٤٧٤٥، ٤٧٦٥، ٤٧٧١، ٤٧٧٤، ٤٧٩٠، ٤٧٩١، ٤٨٠٥، ٤٨٠٨، ٤٨٣٠، ٤٨٥٣، ٤٨٥٧، ٤٨٦٨، ٤٩٢١، ٤٩٢٦، ٤٩٤٨، ٤٩٤٩، ٤٩٦٤، ٤٩٨٩، ٥٠٠٣، ٥٠٣٣، ٥٠٤٨، ٥٠٦٧، ٥٠٧٥، ٥٠٨٢، ٥٠٩٩، ٥١٠٣، ٥١٣٠، ٥١٣٣، ٥٢١١، ٥٢٢٥، ٥٢٣٧، ٥٢٦٠، ٥٣٥٠، ٥٣٥٦، ٥٣٧٧، ٥٥١٢، ٥٥١٩، ٥٥٢٥، ٥٥٣٦، ٥٥٤٩، ٥٥٦٠، ٥٥٦١، ٥٥٦٢، ٥٦٦١، ٥٧٠١، ٥٨١٤، ٥٨١٥، ٥٨١٦، ٥٨١٧، ٥٨١٨، ٥٨٢٠، ٥٨٢٢، ٥٨٢٨، ٥٨٣٥، ٥٨٤١، ٥٨٤٢، ٥٨٤٤، ٥٨٤٨، ٥٨٨٠، ٥٨٩٣، ٥٩٤٧، ٥٩٤٨، ٥٩٥٩، ٥٩٦٠، ٥٩٦٣، ٥٩٦٤، ٥٩٦٥، ٥٩٧٠، ٥٩٧١، ٥٩٧٣، ٦٠٢١، ٦٠٢٩، ٦٠٣١، ٦٠٤٩، ٦٠٦٨، ٦٠٦٩، ٦٠٧٧، ٦١١٤، ٦١١٦، ٦١٣٠، ٦١٣٦، ٦١٣٨، ٦١٥٥، ٦١٧٦، ٦١٨٦، ٦١٨٧، ٦١٨٨، ٦١٨٩، ٦١٩١، ٦٢٣٦، ٦٢٤٣.

فاطمة بنت أبي حبيش: ٥٥٨.

فاطمة بنت الرسول ﷺ: ٧٣١.
فاطمة بنت قيس: ١٩١٤، ٣٣٢٤، ٥٤٧٢، ٥٤٨٤.
الفريعة بنت مالك بن سنان: ٣٣٣٢.
فسيلة عن أبيها: ٤٩٠٩.
قيلة بنت مخرمة: ٤٧١٤.
كبشة بنت كعب بن مالك: ٤٨٢.
لبابة بنت الحارث: ٥٠١.
معاذة: ٤٤٠.
ميمونة بنت الحارث (أم المؤمنين): ٤٥٨، ٥١٠، ٥٥٠، ٨٩٠، ١٩٣٥، ٢٦٨٣، ٤١١٦، ٤٤٩٠.
يسيرة: ٢٣١٦.

كنى النساء

أم بجيد: ١٨٧٩، ١٩٤٢.
أم حبيبة (رملة بنت أبي سفيان) رضي الله عنها: ١١٥٩، ١١٦٧، ٢٢٧٥، ٣٢٠٨، ٣٣٣٠.
أم حرام: ٣٨٣٩.
أم الحصين: ٢٦٨٧، ٣٦٦٢.
أم خالد بنت خالد بن سعيد: ٥٧٨١.
أم الدرداء: ١٠٧٩.
أم سلمة (أم المؤمنين): ١٢٤، ٣٢٥، ٤٣٣، ٤٣٨، ٤٦٨، ٥٠٤، ٥٥٩، ٦١٩، ٦٦٩، ٧٦٣، ٩٤٢، ١٠٠٢، ١٢١٠، ١٢٢٢، ١٢٨٤، ١٤٥٩، ١٦١٧، ١٦١٨، ١٦١٩، ١٧٤٤، ١٨١٠، ١٩٣٣، ١٩٧٦، ٢٠٦٠، ٢٠٦٧، ٢٢٠٤، ٢٢٠٥، ٢٤٤٢، ٢٤٩٨، ٢٥٣٢، ٢٥٨٨، ٣١١٦، ٣١٢١، ٣١٧٣، ٣٢٥٦، ٣٣٢٩، ٣٣٣٣، ٣٣٣٤، ٣٣٥٦، ٣٤٠٠، ٣٦٥٠، ٣٦٧١، ٣٧٦١، ٣٧٧٠، ٤٢٧١، ٤٣٢٨، ٤٣٣٤، ٤٣٦٧، ٤٤٨٠، ٤٥٢٨، ٥٤٥٣، ٥٤٥٦، ٦١٠٠، ٦١٠١، ٦١٣١، ٦١٦٦، ٦١٩٣.
أم سليم: ٤٣٤، ٥٧٨٨، ٦٢٠٨.
أم شريك: ٤١١٩، ٥٤٧٧.
أم عطية الأنصارية: ١٤٣١، ١٦٣٤، ٣٣٣١، ٣٩٤١، ٤٤٦٤، ٦٠٩٩.
أم العلاء الأنصارية: ٤٦٢٠، ٥٣٤٠.
أم عمارة بنت كعب: ٢٠٨١.
أم الفضل بنت الحارث: ٨٣٢، ٢٠٤٢، ٣١٦٤، ٣١٦٦، ٦١٨٠.
أم فروة: ٦٠٧.
أم قيس: ٤٩٧، ٤٥٢٤.
أم كرز: ٤١٥٢.
أم مالك البهزية: ٥٤٠٠.
أم معبد: ٢٥٠١.
أم المنذر: ٤٢١٦.
أم هانىء بنت أبي طالب: ٤٨٥، ١٣٠٩، ٢٠٧٨، ٣٩٧٧، ٤٢٢٢، ٤٤٤٦.
أم هشام بنت حارثة بن النعمان: ١٤٠٩.

كنى النساء المبتدئة بـ بنت

بنت أبي تجراة: ٢٥٨٢ .

مجاهيل النساء

عن بعض بنات النبيّ ﷺ: ٢٣٩٣ .
أخت لحذيفة: ٤٤٠٣ .
بعض آل سلمة: ٤٧١٧ .
امرأة من بني عبد الأشهل: ٥١٢ .

فهرس الأحاديث القولية

حرف الألف

آتي باب الجنة يوم القيامة ٥٧٤٣
آخر قرية من قرى الإسلام خراباً المدينة ... ٢٧٥١
آخر من يدخل الجنة رجل يمشي مرة ٥٥٨٢، ٥٥٨٣
آدم . (أي الأنبياء كان أول) ٥٧٣٧
آفة العلم النسيان ٢٦٥
آمركم بخمس : ٣٦٩٤
آية الإيمان حب الأنصار ٦٢١٥
آية الكرسي ﴿الله لا إله إلا هو الحي القيوم﴾ ٢١٦٩
آية المنافق ثلاث ٥٥
ابدأ بنفسك فتصدق عليها ٣٣٩٢
ابسط رجلك (فمسحها فكأنما لم أشتكها قط) ٥٨٧٦
أبشروا وأبشروا ٦٢٨٧
أبعدهم منه مجلساً إمام جائر ٣٧٠٤
أبغض الحلال إلى الله الطلاق .. ٣٢٨٠
أبغض الناس إلى الله ثلاثة ١٤٢
ابغوني في ضعفائكم ٥٢٤٦
أبفعل الجاهلية تأخذون؟ أو بصنيع الجاهلية ١٧٥٠
أبك جنون؟ أحصنت؟ ٣٥٦٠
ابن أخت القوم منهم ٣٠٤٥
أبهذا أمرتم أم بهذا أرسلت إليكم .... ٩٨، ٩٩
أبا هر! الحق بأهل الصفة فادعهم إلى.... ٤٦٧٠
أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة ... ٦١١٨، ٦١١٩
أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة ٦٠٥٩، ٦٠٦٠
أبيني ! لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس .. ٢٦١٣
أتاكم أهل اليمن ، هم أرق ٦٢٦٧
أتاكم رمضان شهر مبارك ، فرض الله عليكم ١٩٦٢
أتاني آت من عند ربي ٥٦٠٠
أتاني الليلة آت من ربي ٢٧٥٨
أتاني جبرئيل عليه السلام قال : أتيتك البارحة ٤٥٠١
أتاني جبرئيل فأخذ بيدي فأراني........ ٦٠٣٣
أتاني جبريل فأمرني أن آمر أصحابي ٢٥٤٩
اتبعوا السواد الأعظم ١٧٤
أتحبه؟ ... أما تحب الا تأتي باباً ١٧٥٦
أتخوف على أمتي ٥٣٣٢
أتدرون أي الأعمال أحب إلى الله تعالى؟ ... ٥٠٢١
أتدرون ما أخبارها؟ فإن أخبارها أن ٥٥٤٤
أتدرون ما أكثر ما يدخل الناس الجنة؟ ٤٨٣٣
أتدرون ما الغيبة؟ ٤٨٢٩
أتدرون ما المفلس؟ ... إن المفلس ٥١٢٧
أتدرون ما هذا؟ ٥٢٧٨
أتدرون ما هذان الكتابان ٩٦
أتدرون من السابقون إلى ظل الله عز وجل يوم القيامة؟ ٣٧١١
أتدري أين تذهب هذه؟ ٥٤٦٨

أتدري لم بعثت إليك؟ لا تصيبن شيئاً بغير إذني ٣٧٥٠
أتدري ما جاء بهما؟ (قلت: لا) ٦١٧٧
أتردين عليه حديقته؟ ٣٢٧٤
اتركوا الحبشة ما تركوكم ٥٤٢٩
أترون هذه طارحة ولدها في النار؟ ٢٣٧٠
أتريدين أن تدخلي الشيطان بيتاً ١٧٤٤
أتريدين أن ترجعي إلى رفاعة؟ ٣٢٩٥
أتشفع في حد من حدود الله؟ ٣٦١٠
أتشهد أن لا إله إلا الله ١٩٧٨
أتشهد أني رسول الله؟ آمنت بالله ٥٤٩٥
أتشهد أني رسول الله؟ ... ماذا ترى؟ ... ٥٤٩٤
أتشهدان أني رسول الله؟ ٣٩٨٤
أتعجبون من غيرة سعد؟ ٣٣٠٩
أتعجبون من لين هذه؟ ٦٢٠٧
اتقاء فحشه ٤٨٣٠
اتق الله حيثما كنت ٥٠٨٣
أتقعد قعدة المغضوب عليهم ٤٧٣٠
اتقوا الحديث عني إلا ما علمتم ٢٣٢
اتقوا الحرام ٥٢١٠
اتقوا الظلم، فإن الظلم ظلمات يوم القيامة ١٨٦٥
اتقوا الملاعن الثلاث ٣٥٥
اتقوا اللاعنين ٣٣٩
اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة ٣٣٧٠
أتقولون هو أضل أم بعيره؟ ٤٨٥٨
اتقي الله واصبري ١٧٢٨
أتموا الصف المقدم ١٠٩٤
أتؤذيك هوامك؟ ٢٦٨٨
أتيت النبيّ ﷺ فنفث فيه ثلاث نفثات ... ٥٨٨٦
أتيت بالبراق وهو دابة أبيض ٥٨٦٣
أتيت ليلة أسري بي على قوم ٢٨٢٨
اتي نبيّ الله ﷺ فقيل له: لتنم عينك ١٦١
اثبت أحد فإنما عليك نبي ٦٠٨٣
أثم لكع؟ اللهم إني أحبه فأحبه ٦١٤٣
اثنان فما فوقهما جماعة ١٠٨١
اثنتان يكرههما ٥٢٥١
اجتمعن في يوم كذا وكذا في مكان كذا وكذا ١٧٥٣
اجتنبوا السبع الموبقات ٥٢
أجدني يا جبرئيل! مغموماً وأجدني ٥٩٧٢
اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وتراً ١٢٥٨
اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ٧١٤
اجعلوها في ركوعكم ٨٧٩
أجل، إنها صلاة رغبة ورهبة ٥٧٥٤
أجل، إني أوعك كما يوعك رجلان منكم .. ١٥٣٨
اجلسوا ... تعال يا عبد الله بن مسعود .. ١٤١٨
اجمعوا لي من كان ههنا من اليهود ٥٩٣٥
أحب الأعمال إلى الله أدومها وإن قل ١٢٤٢
أحب البلاد إلى الله ٦٩٦
أحب الصلاة إلى الله صلاة داود ١٢٢٥
أحبوا العرب لثلاث: ٦٠٠٦
أحبوا الله لما يغذوكم من نعمه ٦١٨٢
احتج آدم وموسى ٨١
احتجبا منه ٣١١٦
احتجم. اختضبها ٤٥٤٠
احتكار الطعام في الحرم إلحاد فيه ٢٧٢٣
أحد أحد ٩١٣
أحد جبل يحبنا ونحبه ٢٧٤٦
أحسنها الفأل، ولا ترد مسلماً ٤٥٩١
أحسن الكلام كلام الله ٩٥٦
أحسنت ٣٥٦٤
أحسنت. (والله لقرأتها على عهد رسول الله ﷺ فقال:) ٢٢١٩
أحصوا هلال شعبان لرمضان ١٩٧٥
احضروا الذكر وادنوا من الإمام ١٣٩١
احفظ عورتك إلا من زوجتك ٣١١٧
احفروا وأوسعوا وأعمقوا وأحسنوا ١٧٠٣

أحق الشروط أن توفوا به ما استحللتم ٣١٤٣
أحق ما بلغني عنك؟ ٣٥٦٦
أحل الذهب والحرير للإناث من أمتي، وحرم
على ذكورها ٤٣٤١
أحلت لنا ميتتان ودمان ٤١٣٢
احلف بالله الذي لا إله إلا هو ماله عندك شيء ٣٧٧٤
احلق أو قصر ولا حرج ٢٦٥٧
احلقوا كله أو اتركوا كله ٤٤٢٧
احلقوا هذين أو قصوهما، فإن هذا زي اليهود ٤٤٨٤
أحيٌّ والداك؟ ففيهما فجاهد ٣٨١٧
أحيٌّ والديك؟ فارجع إلى والديك ٣٨١٧
أحياناً يأتيني مثل صلصلة الجرس ٥٨٤٤
أخبرني بهن جبرئيل آنفاً، أمّا أول أشراط .. ٥٨٧٠
اختتن إبراهيم النبيّ وهو ابن ثمانين ٥٧٠٣
اختر أيتهما شئت ٣١٧٨
أخذ الراية زيد فأصيب ثم أخذ ٥٨٨٧
أخذ الله الميثاق ١٢١
اخرجوا فإذا أتيتم أرضكم ٧١٦
أخرجوا المشركين من جزيرة العرب ٤٠٥٢
أخرجوهم من بيوتكم (المخنثين والمترجلات) ٤٤٢٨
اخرصوها... أحصيها حتى نرجع إليك .. ٥٩١٥د
أخنى الأسماء يوم القيامة ٤٧٥٥
إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم ٣٣٤٥
أد الأمانة إلى من ائتمنك، ولا تخن من خانك ٢٩٣٤
إدبار النجوم ١١٧٦
أدخل علي عشرة (حتى عد أربعين) ٥٩٠٨د
ادخل. كلك ٤٨٩٠
ادخل المسجد فصلِّ فيه ركعتين ٣٩٠٧
ادرؤوا عن المسلمين ما استطعتم ٣٥٧٠
ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة، واعلموا . ٢٢٤١
ادعي لي أبا بكر أباك وأخاكِ ٦٠٢١
ادفعي في يده ولو ظلفاً محرقاً ١٨٧٩
أدنى أهل الجنة الذي له ثمانون ٥٦٤٨
أدوا إليهم حقهم، وسلوا الله حقكم ٣٦٧٢
أدوا الخياط والمخيط، وإياكم
والغلول .... ٤٠٢٣، ٤٠٢٤
إذا آخى الرجل الرجل فليسأله ٥٠٢٠
إذا ابتلي المسلم ببلاء في جسده ١٥٦٠
إذا أبق العبد إلى الشرك فقد حل دمه ٣٥٤٩
إذا أبق العبد لم تقبل له صلاة ٣٣٥٠
إذا أتى أحدكم الصلاة ١١٤٢
إذا أتى أحدكم أهله ٤٥٤
إذا أتى أحدكم على ماشية ٢٩٥٣
إذا أتاكم المصدق، فليصدر عنكم وهو عنكم
راض ١٧٧٦
إذا اتخذ الفيء دولاً والأمانة ٥٤٥٠
إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا ٣٣٤
إذا أتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقاً .. ٢٩٣٥
إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما ٣٢٢٣
إذا أحب الرجل أخاه فليخبره أنه يحبه ٥٠١٦
إذا أحب الله ٥٢٥٠
إذا أحدث أحدكم في صلاته ١٠٠٧
إذا أحدث أحدكم وقد جلس ١٠٠٨
إذا أحسن أحد إسلامه ٤٤
إذا اختلف البيعان، فالقول ٢٨٨٠
إذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبعة
أذرع ٢٩٦٥
إذا أدخل الميت القبر ١٣٨
إذا أدرك أحدكم سجدة ٦٠٢
إذا اذنت فترسل ٦٤٧
إذا أراد أحدكم أن يبول ٣٤٥
إذا أراد الله بالأمير خيراً جعل له وزير صدق ٣٧٠٧
إذا أراد الله تعالى بعبده الخير ١٥٦٥
إذا أرسلت كلبك فاذكر اسم الله ٤٠٦٤

إذا استأذن أحدكم ثلاثاً فلم يؤذن له ٤٦٦٧
إذا استأذنت امرأة أحدكم ١٠٥٩
إذا استهل الصبي صلي عليه، وورث ٣٠٥٠
إذا استيقظ أحدكم من منامه ٣٩٢
إذا استيقظ أحدكم من نومه ٣٩١
إذا أسلم العبد فحسن إسلامه ٢٣٧٣
إذا اشتد الحر فأبردوا ٥٩٠
إذا اشتد الحر فأبردوا بالظهر ٥٩١
إذا أصاب أحدكم الحمى، فإن الحمى ١٥٨٢
إذا أصاب المكاتب حداً ٣٤٠٢
إذا أصاب ثوبها الدم ٤٩٣
إذا أصبح أحدكم فليقل: ٢٤١٢
إذا أصبح ابن آدم فإن الأعضاء كلها ٤٨٣٩
إذا أعطى أحدكم خيراً فليبدأ بنفسه وأهل بيته ٣٣٤٣
إذا أعطي أحدكم الريحان فلا يرده ٣٠٣٠
إذا أعطيت شيئاً من غير أن تسأله فكل ١٨٥٤
إذا أفضى أحدكم بيده .... ٣٢٢،٣٢١
إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر، فإنه بركة ١٩٩٠
إذا أقبل الليل من ههنا وأدبر النهار ١٩٨٥
إذا اقترب الزمان لم يكد يكذب ٤٦١٤
إذا أقرض أحدكم قرضاً فأهدى إليه ٢٨٣١
إذا أقرض الرجل الرجل ٢٨٣٢
إذا أقيمت الصلاة ١٠٥٨
إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون ٦٨٦
إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى ٦٨٥
إذا أقيمت الصلاة ووجد أحدكم ١٠٦٩
إذا أكثبوكم فارموهم واستبقوا نبلكم ٣٩٤٦
إذا أكثبوكم فارموهم، ولا تسلوا السيوف ٣٩٥٤
إذا أكثبوهم فعليكم بالنبل ٣٩٤٦
إذا أكل أحدكم طعاماً فلا يأكل من أعلى الصحفة ٤٢١١
إذا أكل أحدكم طعاماً فليقل: اللهم بارك لنا فيه ٤٢٨٣
إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده حتى يلعقها ٤١٦٦
إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه ٤١٦٢
إذا أكل أحدك فنسي أن يذكر ٤٢٠٢
إذا التقى المسلمان بسيفيهما ٣٥٣٨
إذا التقى المسلمان حمل أحدهما على أخيه السلاح ٣٥٣٨
إذا التقى المسلمان فتصافحا ٤٦٧٩
إذا الرجل دعا زوجته لحاجته ٣٢٥٧
إذا أمسك الرجل الرجل وقتله الآخر ٣٤٨٥
إذا أم الرجل القوم فلا يقم ١١١٢
إذا أممت قوماً فأخف بهم ١١٣٤
إذا أمَّن الإمام فأمِّنوا ٨٢٥
إذا أمَّن القارىء فأمِّنوا ٨٢٥
إذا انتصف شعبان فلا تصوموا ١٩٧٤
إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنى ٤٤١٠
إذا انتهى أحدكم إلى مجلس فليسلم ٤٦٦٠
إذا أنزل الله بقوم ٥٣٤٤
إذا انصرفت من صلاة المغرب ٢٣٩٦
إذا أنفق المسلم نفقة على أهله، وهو ١٩٣٠
إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة ١٩٤٧
إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها من ١٩٤٨
إذا انقطع شسع أحدكم فليسترجع ١٧٦٠
إذا انقطع شسع نعله فلا يمش في نعل واحدة ٤٤١٢
إذا أوى أحدكم إلى فراشه فلينفض فراشه ٢٣٨٤
إذا أويت إلى فراشك فقل: ٢٤١١
إذا أيقظ الرجل أهله من الليل ١٢٣٨
إذا بايعت فقل: لا خلابة ٢٨٠٣
إذا بويع لخليفتين، فاقتلوا الآخر منهما ٣٦٧٦
إذا تثاءب أحدكم فليكظم ٩٨٥
إذا تثاءب أحدكم فليمسك بيده على فمه ٤٧٣٧

إذا تثاءب أحدكم في الصلاة ٩٨٦
إذا تزوج أحدكم امرأة ٢٤٤٦
إذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين .. ٣٠٩٦
إذا توضأ أحدكم فأحسن ٩٩٤
إذا توضأ العبد المسلم ٢٨٥
إذا توضأ العبد المؤمن ٢٩٧
إذا توضأت فخلل بين ٤٠٦
إذا جاء أحدكم الجمعة ٥٣٧
إذا جاء أحدكم يوم الجمعة والإمام ١٤١١
إذا جاء الرجل يعود مريضاً فليقل ١٥٥٦
إذا جاوز الختان الختان ٤٤٢
إذا جلس أحدكم بين شعبها ٤٣٠
إذا جمع الله الناس يوم القيامة ٥٣١٨
إذا جئتم إلى الصلاة ونحن سجود ١١٤٣
إذا حدّث الرجل ٥٠٦٠
إذا حضر المؤمن أتت ملائكة الرحمة ١٦٢٩
إذا حضرتم المريض أو الميت فقولوا خيراً .. ١٦١٧
إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب، فله أجران ٣٧٣٢
إذا خرج الرجل من بيته ٢٤٤٣
إذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان ١٦٢٨
إذا خرصتم فخذوا، ودعوا الثلث ١٨٠٥
إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع ٣١٠٦
إذا خطب إليكم من ترضون دينه ٣٠٩٠
إذا دبغ الإهاب فقد طهر ٤٩٨
إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ٧٠٤
إذا دخل أحدكم المسجد فليقل ٧٠٣
إذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله .. ٤١٦١
إذا دخل العشر وأراد بعضكم أن يضحي .. ١٤٥٩
إذا دخل أحدكم على أخيه المسلم ٣٢٢٨
إذا دخل أهل الجنة الجنة .... ٥٥٨٠، ٥٦٥٦
إذا دخلت على مريض فمره يدعولك ١٥٨٨
إذا دخلت ليلاً فلا تدخل على أهلك ٣٩٠٤
إذا دخلتم بيتاً فسلموا على أهله ٤٦٥١
إذا دخلتم على المريض فنفسوا له ١٥٧٢
إذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب السماء . ١٩٥٦
إذا دعا أحدكم فلا يقل: اللهم اغفر لي إن شئت ٢٢٢٥
إذا دعا أحدكم فلا يقل: اللهم اغفر لي ... ٢٢٢٦
إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت ٣٢٤٦
إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها ٣٢١٦
إذا دعي أحدكم إلى طعام فليجب ٣٢١٧
إذا دعي أحدكم إلى طعام وهو صائم فليقل: إني صائم ٢٠٧٧
إذا دعي أحدكم فجاء مع الرسول ٤٦٧٢
إذا ذهب أحدكم إلى الغائط ٣٤٩
إذا رأى أحدكم الرؤيا يكرهها ٤٦١٣
إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا ٥١٤٢
إذا رأيت الله عز وجل ٥٢٠١
إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع ٧٣٣
إذا رأيتم آية فاسجدوا ١٤٩١
إذا رأيتم الجنازة فقوموا، فمن تبعها ١٦٤٨
إذا رأيتم الرايات السود قد جاءت ٥٤٦١
إذا رأيت الرجل يتعاهد المسجد ٧٢٣
إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا ٦٠١٧
إذا رأيتم العبد .... ٥٢٢٩، ٥٢٣٠
إذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب ٤٨٢٧
إذا رأيتم مسجداً أو سمعتم مؤذناً فلا تقتلوا أحداً ٣٩٣٥
إذا ركع أحدكم ٨٨٠
إذا رمى الجمرة فقد حل له كل شيء إلا النساء ٢٦٧٥
إذا رميت بسهمك فغاب عنك ٤٠٦٧
﴿إذا زلزلت﴾ تعدل نصف القرآن، و﴿قل هو الله أحد﴾ ٢١٥٦
إذا زنى العبد خرج منه الإيمان ٦٠

إذا زنت أمة أحدكم، فتبين زناها ٣٥٦٣
إذا زوج أحدكم عبده أمته ٣١١١
إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل حقها . ٣٨٩٧
إذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها ٣٨٩٧
إذا سافرتما فأذنا ٦٨٢
إذا سألتم الله فاسألوه ببطون أكفكم ٢٢٤٢
إذا سبب الله لأحدكم رزقاً من وجه فلا يدعه ٢٧٨٥
إذا سجد أحدكم فلا يبرك ٨٩٩
إذا سجدت فضع كفيك ٨٨٩
إذا سرتك حسنتك ٤٥
إذا سرق المملوك فبعه ولو بنش ٣٦٠٦
إذا سلم على أحدكم وهو يصلي ١٠١٣
إذا سلم عليكم اليهود فإنما يقول أحدهم .. ٤٦٣٦
إذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا: وعليكم ٤٦٣٧
إذا سمع النداء أحدكم والإناء في يده ١٩٨٨
إذا سمعت جيرانك يقولون ٤٩٨٨
إذا سمعتم المؤذن فقولوا ٦٥٧
إذا سمعتم بجبل زال ١٢٣
إذا سمعتم صياح الديكة ٢٤١٩
إذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمير..... ٤٣٠٢
إذا سميتم باسمي فلا تكتنوا بكنيتي ٤٧٧٠
إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء ٣٤٠
إذا شرب الكلب في إناء ٤٩٠
إذا شك أحدكم في صلاته ١٠١٥
إذا شهدت إحداكن المسجد ١٠٦٠
إذا صار أهل الجنة إلى الجنة ٥٥٩١
إذا صلى أحدكم إلى سترة ٧٨٢
إذا صلى أحدكم إلى شيء ٧٧٧
إذا صلى أحدكم إلى غير السترة ٧٨٩
إذا صلى أحدكم فليجعل ٧٨١
إذا صلى أحدكم ركعتي الفجر ١٢٠٦
إذا صلى أحدكم فلا يضع ٧٦٧
إذا صلى أحدكم للناس فليخفف ١١٣١
إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء... ١٦٧٤
إذا صليتم فأقيموا صفوفكم ٨٢٦
إذا صنع لأحدكم خادمه طعامه ٣٣٤٧
إذا ضرب أحدكم خادمه فذكر الله ٣٣٦٠
إذا ضرب أحدكم فليتق الوجه ٣٦٣١
إذا ضيعت الأمانة فانتظروا الساعة ٥٤٣٩
إذا طال أحدكم الغيبة فلا يطرق أهله ليلاً .. ٣٩٠٣
إذا طبخت مرقة فأكثر ماءها، وتعاهد جيرانك ١٩٣٧
إذا طلع حاجب الشمس ١٠٣٩
إذا ظهرت الحية في المسكن فقولوا لها ٤١٣٧
إذا عاد المسلم أخاه أو زاره ٥٠١٥
إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمتوه ٤٧٣٥
إذا عطس أحدكم فليقل: الحمد لله ٤٧٣٣
إذا عطس أحدكم فليقل: الحمد لله على كل حال ٤٧٣٩
إذا علمت أن سهمك قتله ولم........ ٤٠٨٤
إذا عملت الخطيئة في الأرض......... ٥١٤١
إذا غضب أحدكم وهو قائم ٥١١٤
إذا فسا أحدكم في الصلاة ١٠٠٦
إذا فسا أحدكم فليتوضأ ٣١٤
إذا فسد أهل الشام ٦٢٩٢
إذا فرغ أحدكم من التشهد......... ٩٤٠
إذا فزع أحدكم في النوم، فليقل: ٢٤٧٧
إذا فعلت أمتي خمسة عشرة خصلة ٥٤٥١
إذا قاتل أحدكم فليجتنب الوجه........ ٣٥٢٥
إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده ٨٧٤
إذا قال الإمام ﴿غير المغضوب... ﴾.... ٨٢٥
إذا قال الرجل للرجل: يا يهودي! فاضربوه عشرين ٣٦٣٢
إذا قال الرجل: هلك الناس ٤٨٢٢
إذا قال المؤذن: الله أكبر........... ٦٥٨

إذا قام الإمام في الركعتين ١٠٢٠
إذا قام أحدكم إلى الصلاة . . ٧١٠، ٧١١، ١٠٠١
إذا قام أحدكم من الليل ١١٩٤
إذا قبر الميت أتاه ملكان ١٣٠
إذا قرأ ابن آدم السجدة ٨٩٥
إذا قضى أحدكم الصلاة في مسجده ١٢٩٧
إذا قضى الله لعبد أن يموت ١١٠
إذا قضى الله الأمر في السماء ٤٦٠٠
إذا قلت لأخيك ما فيه ٤٨٢٩
إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة ١٣٨٥
إذا قمت في صلاتك ٥٢٢٦
إذا كان أحدكم في الفيء فقلص عنه الظل . ٤٧٢٥
إذا كان أحدكم في الفيء فقلص عنه فليقم . ٤٧٢٦
إذا كان الدرع سابغاً ٧٦٣
إذا كان الماء قلتين ٤٧٧
إذا كان أمراؤكم ٥٣٦٨
إذا كان أول ليلة من شهر رمضان
صفدت . . . . ١٩٦٠، ١٩٦١
إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمر أحدهم ٣٩١١
إذا كانت عند الرجل امرأتان ٣٢٣٦
إذا كانت ليلة النصف من شعبان ١٣٠٨
إذا كان جنح الليل أو أمسيتم ٤٢٩٤
إذا كان دماً أحمر ٥٥٤
إذا كان دم الحيض ٥٥٨
إذا كان عند مكاتب إحداكن وفاء ٣٤٠٠
إذا كن غداة الاثنين فأتني ٦١٥٨
إذا كان ليلة القدر نزل جبرئيل عليه السلام . ٢٠٩٦
إذا كانوا ثلاثة فليؤمهم أحدهم ١١١٨
إذا كان يوم الجمعة، وقفت الملائكة ١٣٨٤
إذا كان يوم القيامة دفع الله ٥٥٥٢
إذا كان يوم القيامة ماج الناس ٥٥٧٣
إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيين ٥٧٦٨
إذا كان يوم القيامة يحسب ٥٥٦١
إذا كان يوم عرفة، إن الله ينزل إلى السماء
الدنيا ٢٦٠١
إذا كتب أحدكم كتاباً فليتربه ٤٦٥٧
إذا كثرت ذنوب العبد، ولم يكن ١٥٨٠
إذا كذب العبد تباعد عنه الملك ٤٨٤٤
إذا كفن أحدكم أخاه فليحسن كفنه ١٦٣٦
إذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون الآخر . . ٤٩٦٥
إذا وضع الطعام فاخلعوا نعالكم ٤٢٤٠
إذا وقع الذباب في الطعام فامقلوه ٤١٤٤
إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فامقلوه ٤١٤٣
إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فليغمسه كله ٤١١٥
إذا وقعت الفأرة في السمن . . . . . ٤١٢٣، ٤١٢٤
اذكروا أنتم اسم الله وكلوا ٤٠٦٩
إذا لبستم وإذا توضأتم ٤٠١
إذا لعب الشيطان بأحدكم في منامه فلا . . . ٤٦١٦
إذا لقي أحدكم أخاه فليسلم عليه ٤٦٥٠
إذا لقيت الحاج فسلم عليه، وصافحه ٢٥٣٨
إذا لم يبارك ٥٢٠٩
إذا لم يجد المحرم نعلين لبس خفين ٢٦٧٩
إذا مات أحدكم فلا تحبسوه ١٧١٧
إذا مات الإنسان انقطع ٢٠٣
إذا مات الميت ٥٢١٩
إذا مات ولد العبد، قال الله تعالى ١٧٣٦
إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى ٤٨٥٩
إذا مر أحدكم في مسجدنا وفي سوقنا ٣٥١٧
إذا مرت بك جنازة يهودي أو نصراني ١٦٨٥
إذا مررتم برياض الجنة ٧٢٩
إذا مررتم برياض الجنة فارتعوا ٢٢٧١
إذا مرض العبد أو سافر ١٥٤٤
إذا مس أحدكم ذكره ٣١٩
إذا مشت أمتي ٥٣٦٣
إذا نظر أحدكم ٥٢٤٢

إذا نعس أحدكم وهو يصلي فليرتد ١٢٤٥
إذا نعس أحدك يوم الجمعة ١٣٩٤
إذا نمتم فأطفئوا سرجكم ٤٣٠٣
إذا نودي للصلاة ٦٥٥
إذا همَّ أحدكم بالأمر ١٣٢٣
إذا وجد أحدكم في بطنه ٣٠٦
إذا وجدتم الرجل قد غل في سبيل الله ٣٦٣٣
إذا وضع أحدكم بين يديه ٧٧٥
إذا وضعت الجنازة، فاحتملها الرجال ١٦٤٧
إذا وضع السيف في أمتي ٥٤٠٦
إذا وضعت المائدة فلا يقوم رجل ٤٢٥٤
إذا وضع عشاء أحدكم ١٠٥٦
إذا وطىء أحدكم بنعله ٥٠٣
إذا وعد الرجل أخاه ومن نيته أن يفي له ٤٨٨١
إذا وقع الرجل بأهله ٥٥٣
إذا ولج الرجل بيته ٢٤٤٤
إذا ولدت أمة الرجل منه فهي معتقة ٣٣٩٤
إذاً يكفى همك ويكفر لك ذنبك ٩٢٩
اذبح ولا حرج ٢٦٥٥
اذكروا محاسن موتاكم، وكفوا عن ١٦٧٨
إذنك علي أن ترفع الحجاب ٤٦٦٨
أذن لي أن أحدث عن ملك ٥٧٢٨
اذهبا فابتغيا الماء (فانطلقا فتلقيا) ٥٨٨٤
أذهب البأس رب الناس ١٥٣٠
أذهب البأس، رب الناس واشف ٤٥٥٢
اذهب فاغسل هذا عنك ٤٤٤٢
اذهب فبيدر كل تمر على ناحية ٥٩٠٦
اذهبوا بخميصتي هذه ٧٥٧
اذهبوا به فارجموه ٣٥٦٠
اذهبي حتى تلدي ٣٥٦٢
اذهبي فقد غفر الله لك ٣٥٧٢
أرى رؤياكم، قد تواطأت في السبع الأواخر ٢٠٨٤
أراني في المنام أتسوك ٣٨٥
أرأيت لو أن رجلاً له خيل ٢٩٨
أرأيت لو مررت بقبري أكنت تسجد له؟ ٣٢٦٦، ٣٢٦٧
أرأيتم إن أخبرتكم أن خيلاً ٥٨٤٦
أرأيتم لو أن نهراً ٥٦٥
أربعاً: العرجاء البين ظلعها ١٤٦٥
أربع إذا كن فيك ٥٢٢٢
أربع ركعات قبل الظهر بعد الزوال ١١٧٧
أربع في أمتي من أمر الجاهلية ١٧٢٧
أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم ١١٦٨
أربع من أعطيهن، فقد أعطي ٣٢٧٣
أربع من النساء لا ملاعنة بينهن ٣٣٢١
أربع من سنن المرسلين ٣٨٢
أربع من كن فيه كان منافقاً ٥٦
أربعون... هكذا تكون الفضائل ٤٦٤٥
ارتبطوا الخيل، وامسحوا بنواصيها ٣٨٨١
ارتفاعها لكما بين السماء والأرض ٥٦٣٤
ارجع، فقل: السلام عليكم أأدخل! ٤٦٧١
ارحم أمتي بأمتي أبو بكر ٦١٢٠
أرسلك أبو طلحة؟ (قلت: نعم، قال:)
بطعام؟ ٥٩٠٨
أرسله، اقرأ ٢٢١١
أرضوا مصدقيكم ١٧٨٣
أرضيت من نفسك ومالك بنعلين؟ ٣٢٠٦
ارفعوا أيديكم (وأرسل إلى اليهودية فدعاها) ٥٩٣١
اركب أيها الشيخ! فإن الله غني عنك ٣٤٣٢
اركبها... اركبها ويلك ٢٦٣٣
اركبها بالمعروف إذا ألجئت إليها ٢٦٣٤
ارم فداك أبي وأمي، ارم أيها الغلام ٦١٢٦
ارموا بني إسماعيل! فإن أباكم كان رامياً ٣٨٦٤
أرواحهم في أجواف طير خضر ٣٨٠٤
أري الليلة رجل صالح كأن ٦٠٨٦
أريت الجنة فرأيت امرأة ٦٢٠١

أريتك في المنام ثلاث ليال ٦١٨٨
أريته في المنام وعليه ثياب بيض ٤٦٢٣
إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقيه ٤٣٣١
ازهد في الدنيا ٥١٨٧
أسبغ الوضوء، وخلّل بين الأصابع ٤٠٥
استأخرن فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق . ٤٧٢٧
استأذنت ربي في أن أستغفر لها ١٧٦٣
استحيوا من الله حق الحياء ١٦٠٨
استرقوا لها، فإن بها النظرة ٤٥٢٨
استعيذوا بالله من طمع يهدي إلى طبع ٢٤٧٤
استعيذوا بالله من عذاب القبر ١٦٣٠
استغفروا لأخيكم ثم سلوا له بالتثبيت.... ١٣٣
استغفروا لماعز بن مالك، لقد تاب توبة ... ٣٥٦٢
استقيموا ولن تحصوا ٢٩٢
استقرئوا القرآن من أربعة: ٦١٩٩
استكثروا من النعال، فإن الرجل لا يزال راكباً ما انتعل ٤٤٠٩
استهما على اليمين ٣٧٧٣
استهما عليه ٣٣٨١
أستودع الله دينكم، وأمانتكم، وخواتيم أعمالكم ٢٤٣٦
أستودع الله دينك وأمانتك وآخر عملك ... ٢٤٣٥
استوصوا بالنساء خيراً ٣٢٣٨
استووا (ثلاثاً) فوالذي نفسي بيده ١١٠٠
استووا ولا تختلفوا ١٠٨٨
أسرعكن لحوقاً بي أطولكن يداً ١٨٧٥
أسرعوا بالجنازة، فإن تك صالحة فخير ... ١٦٤٦
أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة ٥٥٧٤
اسعوا فإن الله كتب عليكم السعي ٢٥٨٢
اسفروا بالفجر............... ٦١٤
اسقني . . لولا أن تغلبوا لنزلت......... ٢٦٦٣
اسقه عسلاً. صدق الله، وكذب بطن أخيك ٤٥٢١
اسق يا زبير! ثم أرسل الماء إلى جارك..... ٢٩٩٣
أسكت حتى يجيء جبريل ٧٤١
أسلم . . . الحمد لله الذي أنقذه ١٥٧٤
أسلم الناس، وآمن ٦٢٤٥
أسلم وغفار ومزينة وجهينة خير ٥٩٨٦
اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: ﴿وإلهكم إله ٢٢٩١
أسمعت بلالاً نادى ثلاثاً؟ ٤٠١٢
اسمعوا إلى ما يقول سيدكم ٣٣٠٨
اسمعوا وأطيعوا، فإنما عليهم ما حملوا.... ٣٦٧٣
اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل عليكم عبد حبشي ٣٦٦٣
أسوأ الناس سرقة ٨٨٥
اشتد غضب الله على قوم ٥٨٥٠
اشترى رجل ممن كان قبلكم عقاراً ٢٨٨٢
أشد بياضاً من اللبن وأحلى ٥٥٧٠
أشد الناس عذاباً عند الله المصورون ٤٤٩٧
أشد الناس عذاباً يوم القيامة الذين ٤٤٩٥
أشراف أمتي حملة القرآن، وأصحاب الليل ١٢٣٩
أشركنا يا أخي في دعائك ولا تنسنا ٢٢٤٨
أشعرت يا عائشة! أن الله قد أفتاني ٥٨٩٣
اشفعوا فلتؤجروا ويقضي الله على لسان رسوله ما شاء ٤٩٥٦
اشهدوا (إنشق القمر على عهد رسول الله ﷺ) ٥٨٥٥
أصاب الله بك يا ابن الخطاب ٩٧٢
أصبت السنّة، وأجزأتك صلاتك ... ٥٣٣، ٥٣٤
أصبتَ (قالت: نرجو بركته لصبياننا) ٥٧٨٨
أصبحنا على فطرة الإسلام ٢٤١٥
أصبحنا وأصبح الملك لله ٢٤١٤
أصبروا فإنه لا يأتي ٥٣٩٢
أصحابي كالنجوم فبأيهم اقتديتم ٦٠١٨

أصدق الرؤيا بالأسحار ٤٦٢٧
أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد ٤٧٨٦
اصدعها صدعين، فاقطع أحدهما قميصاً .. ٤٣٦٦
أصدق هذا؟ ١٠٢١
اصطبر ٤٦٨٥
أصلي الناس ١١٤٧
اصنعوا كل شيء إلا النكاح ٥٤٥
اصنعوا لآل جعفر طعاماً، فقد ١٧٣٩
اضربوه ٣٦٢٠
اضربوه (أتي النبيّ ﷺ برجل قد شرب) .. ٣٦٢٦
اضربوه، بكتوه، لا تقولوا هكذا ٣٦٢١
أضعاف مضاعفة، وعند الله المزيد ١٩٢٨
اضمنوا لي ستاً من أنفسكم أضمن لكم الجنة ٤٨٧٠
أطعمه أهلك ٢٠٠٤
أطعموا الجائع، وعودوا المريض ١٥٢٣
اطلبوا فضلة من ماء (فجاؤوا بإناء) ٥٩١٠
اطلبوه واقتلوه ٣٩٦١
اطلعت في الجنة ٥٢٣٤
اعبدوا الرحمن، وأطعموا الطعام، وأفشوا . ١٩٠٨
اعبدوا ربكم، وأكرموا أخاكم ٣٢٧٠
اعتدلوا، سووا صفوفكم ١٠٩٨
اعتدلوا في السجود ٨٨٨
أعتق رقبة ٣٢٩٩
أعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه ٣٣٨٦
أعتموا بهذه الصلاة ٦١٢
أعجزتم إذا بعثت رجلاً فلم يمض ٣٨٤٨
اعدد ستاً بين يدي الساعة ٥٤٢٠
أعد صلاتك فإنك لم تصلّ ٨٠٤
أعذر الله إلى امرىء ٥٢٧٢
أعربوا القرآن، واتبعوا غرائبه، وغرائبه
فرائضه ٢١٦٥
اعرف عفاصها ووكاءها، ثم عرفها سنة .. ٣٠٣٣
اعرضوا علي رقاكم ٤٥٣٠
اعزل الأذى عن طريق المسلمين ١٩٠٦
اعزل عنها إن شئت ٣١٨٥
أعطه إياه، فإن خير الناس أحسنهم قضاء .. ٢٩٠٥
أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه ٢٩٨٧
أعطوا ميراثه رجلاً عن أهل قريته ٣٠٥٥
أعطوني ردائي، لو كان لي عدد ٥٨٠٧
أعطها إياه ٢٩٩٩
أعطوه من حيث بلغ السوط ٢٩٩٨
أعطيت خمساً لم يعطهن أحد قبلي ٥٧٤٧
أعطيها بعيراً ٥٠٤٨
أعظم الناس أجراً ٦٩٩
اعفوا عنه كل يوم سبعين مرة .... ٣٣٦٧، ٣٣٦٨
اعلفه ناضحك، وأطعمه رقيقك ٢٧٧٨
اعلم أبا مسعود! لله أقدر عليك منك عليه .. ٣٣٥٣
أعلم بها قبر أخي ١٧١١
أعلمته؟ ٥٠١٧
أعلنوا هذا النكاح ٣١٥٢
أعمار أمتي ما بين ٥٢٨٠
أعندك شيء؟ ٤٢٢٢
أعوذ بالله العظيم ٧٤٩
أعوذ بالله من الشيطان، من نفخه ٨١٧
أعوذ بالله من الكفر والدين ٢٤٨١
أعيدا سمنكم في سقائه، وتمركم في وعائه . ٢٠٧٦
أعيدوا وضوءكما وصلاتكما ٤٨٧٣
أعيذك بالله من إمارة السفهاء ٣٧٠٠
أعيذكما بكلمات الله التامة ١٥٣٥
أغبط أوليائي عندي ٥١٨٩
اغتنم خمساً ٥١٧٤
أغر على أبنى صباحاً وحرق ٣٩٥٣
اغزوا بسم الله، في سبيل الله ٣٩٢٩
اغسلنها ثلاثاً أو خمساً أو أكثر ١٦٣٤

اغسلوا بماء وسدر، وكفنوه ١٦٣٧
أغيظ رجل على الله يوم القيامة وأخبثه ... ٤٧٥٥
افتح له وبشره بالجنة ٦٠٨٤
افشوا السلام، وأطعموا الطعام ٣٨٢٢
أفضل الأعمال الحب في الله ٣٢
أفضل الجهاد من قال كلمة حق عند سلطان جائر .... ٣٧٠٥، ٣٧٠٦
أفضل الذكر: لا إله إلا الله ٢٣٠٦
أفضل الصدقات ظل فسطاط في سبيل الله . ٣٨٢٧
أفضل الصدقة الشفاعة. بها تفك الرقبة . ٣٣٨٧
أفضل الصدقة أن تشبع كبداً جائعاً ١٩٤٦
أفضل الصلاة بعد المفروضة صلاة في جوف الليل ١٢٣٦
أفضل الصلاة طول القنوت ٨٠٠
أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم ٢٠٣٩
أفضل العيادة سرعة القيام ١٥٩١
أفضل الكلام أربع: سبحان الله، والحمد لله ٢٢٩٤
أفضل دينار ينفقه الرجل دينار ينفقه ١٩٣٢
أفضله لسان ذاكر، وقلب شاكر، وزوجة مؤمنة ٢٢٧٧
أفطر الحاجم والمحجوم ٢٠١٢
أفعلها؟ ٣٦٢٢
أفلا أعلمك كلاماً إذا قلته ٢٤٤٨
أفلا أعلمكم شيئاً تدركون به ٩٦٥
أفلا أكون عبداً شكوراً ١٢٢٠
أفلا كسوته بعض أهلك؟ فإنه لا بأس به للنساء ٤٣٦٢
أفلا كنتم آذنتموني؟ ١٦٥٩
أفلحت يا قديم إن مت ولم تكن أميراً ٣٧٠٢
إقامة حد من حدود الله خير من مطر .... ٣٥٨٨، ٣٥٨٩

أقامها الله وأدامها ٦٧٠
اقبلوا البشرى يا بني تميم ٥٦٩٨
أقبل وادبر واتق الدبر ٣١٩١
اقتدوا باللذين من بعدي ٦٢٣٠
أقتلته وقد شهد أن لا إله إلا الله؟ ٣٤٥٠
اقتله. (لابن خطل) ٢٧١٨
اقتلوا الأسودين ١٠٠٤
اقتلوا الحيات، واقتلوا ذا الطفيتين ٤١١٧
اقتلوا الحيات كلها إلا الجان الأبيض ٤١٤٢
اقتلوا الحيات كلهن، فمن خاف ثأرهن فليس مني ٤١٤٠
اقتلوا شيوخ المشركين، واستحيوا ٣٩٥٢
اقرأ ثلاثاً من ذوات ﴿الّر﴾ ٢١٨٣
اقرأ علي ٢١٩٥
اقرأ ﴿قل يا أيها الكافرون﴾، فإنها براءة من الشرك ٢١٦١
اقرأني جبريل على حرف، فراجعته ٢٢١٤
اقرأوا القرآن بلحون العرب وأصواتها، وإياكم ٢٢٠٧
اقرأوا القرآن، فإنه يأتي يوم القيامة شفيعاً ٢١٢٠
اقرأوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم، فإذا ٢١٩٠
اقرأوا سورة ﴿هود﴾ يوم الجمعة ٢١٧٤
اقرأوا سورة ﴿يس﴾ على موتاكم ١٦٢٢
اقرأوا فكل حسن، وسيجيء أقوام يقيمونه كما ٢٢٠٦
اقرأ يا ابن حضير! اقرأ يا ابن حضير! ... ٢١١٦
أقرب ما يكون الرب من العبد ١٢٢٩
أقرب ما يكون العبد ٨٩٤
أقروا الطير على مكناتها ٤١٥٢
أقرىء قومك السلام ٦٢٥١
اقسمه بين الناس ٢٦٥٠
أقصر من جشائك ٥١٩٣
اقضيا يوماً آخر مكانه .... ٢٠٧٩، ٢٠٨٠

اقطعوه ٣٦٠٣
اقطعوه ثم احسموه ٣٦٠٤
أقم الصلاة يا بلال! أرحنا بها ١٢٥٣
أقم حتى تأتينا الصدقة، فنأمر لك بها . . . ١٨٣٧
أقيلوا ذوي الهيئات عثراتهم إلا الحدود . . ٣٥٦٩
أقيموا الركوع والسجود ٨٦٨
أقيوا الصفوف وحاذوا ١١٠٢
أقيموا حدود الله في القريب والبعيد ٣٥٨٧
أقيموا صفوفكم وتراصوا ١٠٨٦
اكتلحوا بالإثمد، فإنه يجلو البصر ٤٤٧٢
أكثر جنود الله، لا آكله ولا أحرمه ٤١٣٤
أكثر من قول: لا حول ولا قوة إلا بالله . . ٢٣١٩
أكثروا الصلاة علي يوم الجمعة ١٣٦٦
أكثروا ذكر هاذم اللذات الموت ١٦٠٧
أكرمهم عند الله أتقاهم ٤٨٩٣
أكرموا أصحابي فإنهم خياركم، ثم ٦٠١٢
أكل طعامكم الأبرار، وصلت عليكم الملائكة ٤٢٤٩
اكلأ لنا الليل ٦٨٤
أكل تمر خيبر هكذا؟ ٢٨١٣
أكل ولدك نحلت مثله؟ ٣٠١٩
أكما يقول ذو اليدين؟ ١٠١٧
أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً ٣٢٦٤
أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم ٥١٠١
أكنت تخافين أن يحيف الله عليك ١٢٩٩
أكنت تقضين شيئاً؟ ٢٠٧٨
ألا أحدثكم حديثاً عن الدجال؟ ٥٤٧٢
ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصدقة ٥٠٣٧
ألا أخبرك بما هو أيسر عليك ٢٣١١
ألا أخبركم بأهل الجنة ٥١٠٦
ألا أخبركم بخير الشهداء؟ ٣٧٦٦
ألا أخبركم بخير الناس؟ رجل ممسك بعنان ١٩٤١
ألا أخبركم بما هو ٥٣٣٣
ألا أخبركم بمن يحرم على النار ٥٠٨٤
ألا أدلك على كلمة من ٢٣٢١
ألا أخبركم بخيركم من شركم؟ ٤٩٩٣
ألا أخبركم بشر الناس منزلاً ١٨٨١
ألا أدلك على ما هو خير من خادم؟ تسبحين الله ٢٣٨٨
ألا أدلك على ملاك هذا الأمر الذي تصيب به ٥٠٢٥
ألا أدلكما على خير مما سألتما؟ إذا أخذتما . . ٢٣٨٧
ألا أدلكم على أفضل الصدقة؟ ٥٠٠٢
ألا أدلكم على قوم أفضل ٩٧٧
ألا أدلكم على ما يمحو الله به . . . . . ٢٨٢، ٢٨٣
ألا أستحيي من رجل تستحيي منه ٦٠٦٩
إلى أقربها منك باباً ١٩٣٦
ألا إن الدنيا عرض حاضر ٥٢١٦
ألا إن الدنيا ملعونة ٥١٧٦
ألا أنبئكم بخياركم؟ (قالوا: بلى يا رسول الله ﷺ) ٥٠٢٣
ألا أنبئكم بخياركم؟ . . . خياركم ٥١٠٠
ألا أنبئكم بخير أعمالكم وأزكاها عند مليككم؟ ٢٢٦٩
ألا أنبئكم بشراركم؟ ٣٣٧٤
ألا إن دية الخطأ شبه العمد . . . . ٣٤٩٠، ٣٤٩١
ألا إن ربي أمرني ٥٣٧١
إلا أن شر الشر شرار العلماء ٢٦٧
ألا إن صدقة الفطر واجبة ١٨١٩
ألا إن عيبتي التي آوي إليها ٦٢٤٩
ألا إن مثل أهل بيتي فيكم ٦١٨٣
الآن نغزوهم ولا يغزونا ٥٨٧٩
ألا إنها ستكون فتنة ٢١٣٨
ألا إني أوتيت القرآن ومثله معه ١٦٣
ألا إني نهيت أن ٨٧٣

الآيات بعد المائتين ٥٤٦٠
الآيتان من آخر سورة البقرة، من قرأ بهما في ليلة ٢١٢٥
الأبدال يكونون بالشام ٦٢٧٧
ألا تريحني من ذي الخلصة......... ٥٨٩٧
ألا تستحيون ١٦٧٢
ألا تسمعون؟ ألا تسمعون أن البذاذة من الإيمان............... ٤٣٤٥
ألا تسمعون، إن الله لا يعذب بدمع ... ١٧٢٤
ألا تعجبون كيف يصرف الله عني ٥٧٧٨
ألا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتيها .. ٤٥٦١
الأجدع شيطان............... ٤٧٦٧
الاختصار في الصلاة........... ١٠٠٣
ألا خمرته ولو أن تعرض عليه عوداً...... ٤٢٩٩
ألا رجل يتصدق على هذا فيصلي معه ... ١١٤٦
الأرض كلها مسجد ٧٣٧
الأرواح جنود مجندة، فما تعارف منها ائتلف .... ٥٠٠٣، ٥٠٠٤
الأزد أزد الله في الأرض ٥٩٩١
الإسبال في الإزار والقميص والعمامة.... ٤٣٣٢
الاستجمار تو، ورمي الجمار تو ٢٦٢٢
الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله..... ٢
الأصابع سواء، والأسنان سواء........ ٣٤٩٥
ألا صلّوا في الرحال.............. ١٠٥٥
الاقتصاد في النفقة ٥٠٦٦
ألا كلكم راع، وكلكم مسؤول عن رعيته ٣٦٨٥
ألا لا تظلموا، ألا لا يحل مال امرىء ... ٢٩٤٦
ألا لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب إلا ٣١٠١
ألا لا يحج بعد العام مشرك.......... ٢٥٧٣
الا لا يحل أموال المعاهدين إلا بحقها ٤١٣١
الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن ٦٦٣
الأمر ثلاثة.................. ١٨٣
الا من ظلم معاهداً، أو انتقصه ٤٠٤٧
ألا من ولي يتيماً له مال فليتجر فيه...... ١٧٨٩
الأناة من الله ٥٠٥٤
الأنبياء، ثم الأمثل، يبتلى........... ١٥٦٢
الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن ٦٢١٦
الا وإن من كان قبلكم ٧١٣
ألا وطيب الرجال ريح لا لون له....... ٤٣٥٤
ألا يستطيع أحدكم أن يقرأ ألف آية في كل يوم ٢١٨٤
الأيم أحق بنفسها من وليها.......... ٣١٢٧
الإيمان بضع وسبعون شعبة.......... ٥
الإيمان قيد الفتك، لا يفتك مؤمن...... ٣٥٤٨
الأيمن فالأيمن............... ٤٢٧٣
الأيمنون الأيمنون، ألا فيمنوا ٤٢٧٣
البسوا الثياب البيض ٤٣٣٧
البسوا من ثيابكم البياض، فإنها من.... ١٦٣٨
التمسوا الساعة التي ترجى في يوم ١٣٦٠
التمسوا له وارثاً أو ذا رحم ٣٠٥٦
التمسوها في العشر الأواخر من رمضان، ليلة القدر............... ٢٠٨٥
التمسوها ـ يعني ليلة القدر ـ في تسع يبقين ٢٠٩٢
التي تسره إذا نظر، وتطيعه إذا أمر ٣٢٧٢
ألحقوا الفرائض بأهلها، فما بقي....... ٣٠٤٢
الذي تفوته صلاة العصر ٥٩٤
الذي يخنق نفعه يخنقها في النار....... ٣٤٥٤
الذي يرفع رأسه ويخفضه ١١٤٩
الذي يشرب في آنية الفضة إنما يجرجر... ٤٢٧١
ألستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين ٦١٠٣
ألقوها وما حولها وكلوه ٤١١٦
ألك امرأة؟
فاغسله، ثم اغسله ثم اغسله، ثم لا تعد ٤٤٤٠
ألك بينة؟ احلف ٣٧٧٥
ألك بينة؟... فلك يمينه.......... ٣٧٦٤
ألك مال؟................ ٤٣٥٢

ألكم شاهدان يشهدان على قاتل صاحبكم؟ ٣٥٣٢
اللحد لنا، والشق لغيرنا ...... ١٧٠١، ١٧٠٢
الله أعلم بما كانوا عاملين ٩٣
الله أكبر ١٢٠٠
الله أكبر الله أكبر، خربت خيبر ٣٩٣١
الله أكبر كبيراً ٨١٧
الله أكبر، وجهت وجهي ٨٢١
الله الله في أصحابي ٦٠٠٤
اللهم آتنا في الدنيا حسنة ٢٤٨٧
اللهم اجعل بالمدينة، ضعفي ما جعلت بمكة من البركة ٢٧٥٤
اللهم اجعل رزق آل محمد ٥١٦٤
اللهم اجعل في قلبي نوراً ١١٩٥
اللهم اجعلني أعظم شكرك ٢٤٩٩
اللهم اجعلني من الذين إذا أحسنوا استبشروا ٢٣٥٧
اللهم اجعلها رحمة، ولا تجعلها عذاباً ١٥١٩
اللهم اجعله لنا سلفاً وفرطاً ١٦٩٠
اللهم اجعله هادياً ٦٢٤٤
اللهم أحبها فإني أحبها ٦١٤٩
اللهم أحيني مسكيناً .... ٥٢٤٤، ٥٢٤٥
اللهم أذقت أول قريش نكالاً فأذق ٥٩٨٩
اللهم ارحم المحلقين ٢٦٤٨
اللهم ارحمها فإني أرحمها ٦١٤٩
اللهم ارزقني حبك وحب من ينفعني ٢٤٩١
اللهم استجب لسعد إذا دعاك ٦١٢٥
اللهم اسق عبادك وبهيمتك ١٥٠٦
اللهم سقنا غيثاً مغيثاً، مريئاً ١٥٠٧
اللهم أسلمت نفسي إليك، ووجهت وجهي ٢٣٨٥
اللهم اشدد رميته وأجب دعوته ٦١٢٤
اللهم أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري ٢٤٨٣
اللهم أعذه من عذاب القبر.......... ١٦٨٩
اللهم أعز الإسلام بأبي جهل بن هشام أو بعمر بعمر ٦٠٤٥
اللهم أعني على منكرات الموت، أو سكرات ١٥٦٤
اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا ... ١٦٧٥، ١٦٧٦
اللهم اغفر لقومي ٥٣١٣
اللهم اغفر للأنصار ٦٢٢٣
اللهم اغفر له وارحمه، وعافه، واعف عنه .. ١٦٥٥
اللهم اغفر لي خطيئتي، وجهلي ٢٤٨٢
اللهم اغفر لي وارحمني، واهدني ... ٩٠٠، ٢٤٨٦
اللهم أقبل بقلوبهم ٦٢٧٢
اللهم اقسم لنا ٢٤٩٢
اللهم اكتب لي بها عندك أجراً ١٠٣٦
اللهم أكثر ماله وولده ٦٢٠٨
اللهم اكفني بحلالك عن حرامك ٢٤٤٩
اللهم أمتي أمتي ٥٥٧٧
اللهم انج الوليد بن الوليد ١٢٨٨
اللهم إنا نجعلك في نحورهم ٢٤٤١
اللهم أنت السلام .... ٩٦٠، ٩٦١
اللهم أنت ربها وأنت خلقتها ١٦٨٨
اللهم أنت عضدي ونصيري، بك أحول .. ٢٤٤٠
اللهم أنتم من أحب الناس إليّ......... ٦٢٢٠
اللهم أنشدك عهدك ووعدك ٥٨٧٢
اللهم انفعني بما علمتني ٢٤٩٣
اللهم إن فلان بن فلان في ذمتك وحبل ... ١٦٧٧
اللهم إنهم حفاة فاحملهم ٥٩٢٩
اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد ٣٩٧٦
اللهم إني اتخذت عندك عهداً لن تخلفنيه .. ٢٢٢٤
اللهم إني أحبه فأحبه ٦١٤٢
اللهم إني أسألك الثبات ٩٥٥
اللهم إني أسألك الصحة ٢٥٠٠
اللهم إني أسألك العافية ٢٣٩٧
اللهم إني أسألك الهدى، والتقى ٢٤٨٤
اللهم إني أسألك خيرها وخيرما فيها ١٥١٣

اللهم إني أسألك علماً نافعاً ٢٤٩٨
اللهم إني أعوذ برضاك ٨٩٣
اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك ١٢٧٦
اللهم إني أعوذ بك من الأربع : .. ٢٤٦٤، ٢٤٦٥
اللهم إني أعوذ بك من البرص ٢٤٧٠
اللهم إني أعوذ بك من الجبن ٩٦٤
اللهم إني أعوذ بك من الجوع ٢٤٦٩
اللهم إني أعوذ بك من الخبث ٣٣٧
اللهم إني أعوذ بك من الشقاق ٢٤٦٨
اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل ٢٤٦٠
اللهم إني أعوذ بك من الفقر، والقلة ٢٤٦٧
اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم ٢٤٥٩
اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر ٢٤٨٠
اللهم إني أعوذ بك من الهرم ٢٤٧٣
اللهم إني أعوذ بك من الهم ٢٤٥٨
اللهم إني أعوذ بك من شر ما عملت ٢٤٦٢
اللهم إني أعوذ بك من شر ما فيه ١٥٢٠
اللهم إني أعوذ بك من زوال نعمتك ٢٤٦١
اللهم إني أعوذ بك من عذاب ٩٣٩
اللهم إني أعوذ بك من منكرات الأخلاق .. ٢٤٧١
اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر ٢٤٢٠
اللهم إني أعوذ بوجهك الكريم ٢٤٠٣
اللهم اهد أم أبي هريرة ٥٨٩٥
اللهم اهد ثقيفاً ٥٩٩٥
اللهم اهد دوساً وأتِ بهم ٦٠٠٥
اللهم اهدني فيمن هديت ١٢٧٣
اللهم أهله علينا بالأمن والإيمان ٢٤٢٨
اللهم ائتني بأحب خلقك إليك ٦٠٩٤
اللهم أيد الإسلام بعمر ٦٠٥٢
اللهم بارك لأمتي في بكورها ٣٩٠٨
اللهم بارك لنا في ثمرنا، وبارك لنا في مدينتنا ٢٧٣١
اللهم بارك لنا في رجب وشعبان ١٣٦٩
اللهم بارك لنا في شامنا ٦٢٧١
اللهم بارك لهم فيما رزقتهم ٢٤٢٧
اللهم باسمك أموت وأحيا ...... ٢٣٨٢، ٢٣٨٣
اللهم باعد بيني وبين خطاياي ٨١٢
اللهم بعلمك الغيب وقدرتك ٢٤٩٧
اللهم بك أصبحنا، وبك أمسينا، وبك نحيا،
وبك نموت ٢٣٨٩
اللهم حاسبني حساباً يسيراً ٥٥٦٢
اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة ٢٧٣٤
اللهم حبب عبيدك هذا ٦٢١٣
اللهم حسنت خلقي فأحسن ٥٠٩٩
اللهم حوالينا ولا علينا، اللهم على الآكام .. ٥٩٠٢
اللهم رب السماوات، ورب الأرض ٢٤٠٨
اللهم رب جبرئيل وميكائيل وإسرافيل ... ١٢١٢
اللهم ربنا لك الحمد ٨٧٦
اللهم زدنا ولا تنقصنا، وأكرمنا ٢٤٩٤
اللهم صل على آل فلان ١٧٧٧
اللهم صيباً نافعاً ١٥٠٠
اللهم طهر قلبي من النفاق ٢٥٠١
اللهم عافني في بدني ٢٤١٣
اللهم علمه الحكمة ٦١٤٧
اللهم علمه الكتاب ٦١٤٧
اللهم عليك بقريش (ثلاثاً) ٥٨٤٧
اللهم فقهه في الدين ٦١٤٨
اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك ٢٤٠٢
اللهم قني عذابك يوم تجمع عبادك . ٢٤٠٠، ٢٤٠١
اللهم كما أريتنا أوله فأرنا آخره ٣٠٣٢
اللهم لا تجعل قبري وثناً ٧٥٠
اللهم لا تقتلنا بغضبك، ولا تهلكنا ١٥٢١
اللهم لا تكلهم إليّ فاضعف عنهم ٥٤٤٩
اللهم لا تمتني حتى تريني علياً ٦٠٩٩
اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة فاغفر الأنصار
والمهاجرة ٤٧٩٣

اللهم لك أسلمت، وبك آمنت ٢٤٦٣
اللهم لك الحمد أنت قيم السماوات والأرض ١٢١١
اللهم لك الحمد، كما كسوتنيه ٤٣٤٢
اللهم لك صمت، وعلى رزقك أفطرت ... ١٩٩٤
اللهم منزل الكتاب، سريع الحساب ... ٢٤٢٦
اللهم منزل الكتاب، ومجري السحاب ... ٣٩٣٠
اللهم من ولي من أمر أمتي شيئاً ٣٦٨٩
اللهم هذا إقبال ليلك ٦٦٩
اللهم هذا قسمي فيما أملك ٣٢٣٥
اللهم هؤلاء أهل بيتي ٦١٣٥
اللهم وليديه فاغفر ٣٤٥٦
ألم تر آيات أنزلت الليلة لم ير مثلهن قط ... ٢١٣١
ألم تسلم يا يزيد ١١٥٥
ألم يأن للرحيل؟ (قلت: بلى) ٥٨٦٩
ألم يقل الله ﴿استجيبوا لله وللرسول إذا
دعاكم﴾ ٢١١٨
أله إخوة؟ ٣٠٣١
أليس الذي أمشاه على الرجلين ٥٥٣٧
أليس بعدها طريق هي أطيب ٥١٢
أليست نفساً؟ ١٦٨٠
أليس قد صليت معنا ٥٦٧
أليس هذا خيراً من أن يأتي أحدكم وهو ثائر ٤٤٨٦
أما الطيب الذي بك فاغسله ثلاث مرات .. ٢٦٨٠
أما إنك لو سكت لناولتني .... ٣٢٧٠، ٣٢٨
أما إنكم لو أكثرتم ٥٣٥٢
أما إنه لو لم يرفعها ٥٣١١
أما إنهم مبخلة مجبنة، وإنهم لمن ريحان الله .. ٤٦٩١
أما إني سأحدثكم ما حبسني ٧٤٨
أما بعد ألا أيها الناس! إنما أنا بشر ٦١٤٠
أما بعد، فإن الناس ٦٢٢٢
أما بعد فإن خير الحديث ١٤١
أما بعد، فإني أستعمل رجالاً منكم ١٧٧٩
أما علمت أن الفخذ عورة ٣١١٢
أما علمت أن حمزة أخي من الرضاعة؟ ... ٣١٦٣
أما علمت يا عمرو أن الإسلام ٢٨
أما في بيتك شيء ١٨٥١
أما لو قلت حين أمسيت: أعوذ بكلمات الله
التامات ٢٤٢٣
أما ما ذكرت من آنية أهل الكتاب ٤٠٦٦
أما مررت بوادي ٥٥٣١
أما والله لولا أن الرسل ٣٩٨٢
أما يخشى الذي يرفع رأسه ١١٤١
أمتهوكون أنتم؟ ١٧٧
أمتي هذه أمة ٥٣٧٤
أمرت أن أسجد ٨٨٧
أمرت أن أقاتل الناس حتى ١٢
أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا ١٧٩٠
أمرت بقرية تأكل القرى. يقولون: يثرب .. ٢٧٣٧
أمرت بيوم الأضحى عيداً جعله الله لهذه الأمة ١٤٧٩
أمرر الدم بما شئت، واذكر اسم الله ٤٠٨١
أمرني ربي بتسع ٥٣٥٨
أمسح رأس اليتيم، وأطعم المسكين ٥٠٠١
أمسك أربعاً، وفارق سائرهن ٣١٧٦
أمسك بعض مالك فهو خير لك ٣٤٣٤
أمسكوا أموالكم عليكم، لا تفسدوها ٣٠١٥
أمسنا وأمسى الملك لله، والحمد لله ٢٣٩٢
أمسنا وأمسى الملك لله، والحمد لله ٢٣٩٢
أمك. أباك، ثم الأقرب فالأقرب ٤٩٢٩
أمك، أمك، أمك، أبوك ٤٩١١
أمكثي في بيتك حتى يبلغ ٣٣٣٢
أملك عليك لسانك ٤٨٣٨
أمني جبريل عند البيت ٥٨٣
أميطي عنا قرامك ٧٥٨
أنا أكثر الأنبياء تبعاً يوم القيامة ٥٧٤٢
إن آل أبي فلان ليسوا لي بأولياء ٤٩١٤

إنا أمة أمية، لا نكتب ولا نحسب، الشهر .. ١٩٧١
أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب ٤٨٩٥
أنا النبي لا كذب ٥٨٨٩
أنا أولى الناس بعيسى ابن مريم ٥٧٢٢
أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم ٣٠٤١
أنا أولى بكل مؤمن من نفسه ٣٠٥٢
أنا أول الناس خروجاً إذا بعثوا ٥٧٦٥
أنا أول شفيع في الجنة ٥٧٤٤
أنا أول من تنشق عنه الأرض ٦٠٣٢
أنا أول من يؤذن له بالسجود ٢٩٩
إن إبراهيم ابني وإنه مات ٥٨٣١
إن إبراهيم حرم مكة فجعلها حراماً ٢٧٣٢
أنا بريء من كل مسلم مقيم بين أظهر
المشركين ٣٥٤٧
أنا بريء ممن حلق وصلق وخرق ١٧٢٦
إن أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم ٣٧٦٢
إن إبليس يضع عرشه على الماء ٧١
إن ابني هذا سيد، ولعل الله أن ٦١٤٤
إن أبوا إلا أن تأخذوا كرهاً فخذوا ٤٠٤٠
إن أبواب الجنة تحت ظلال السيوف ٣٨٥٢
إن أثقل شيء يوضع في ميزان ٥٠٨١
أن أجمع عليك سلاحك وثيابك، ثم ائتني .. ٣٧٥٦
إن أحاديثنا ينسخ بعضها ١٩٦
إن أحب أسمائكم إلى الله: عبد الله،
وعبد الرحمن ٤٧٥٢
إن أحب الأعمال إلى الله تعالى ٥٠٢١
إن أحب الناس إلى الله يوم القيامة ٣٧٠٤
إن أحبكم إلي وأقربكم مني يوم القيامة ٤٧٩٧، ٤٧٩٨
إن أحدكم إذا قام في الصلاة ٧٤٦
إن أحدكم إذا قام يصلي ١٠١٤
إن أحدكم إذا مات ١٢٧
إن أحدكم مرآة أخيه ٤٩٨٥
أنا حرب لمن حاربهم وسلم لمن ٦١٥٤
إن أحسن ما دخل الرجل أهله إذا قدم من سفر
أول الليل ٣٩٢١
إن أحسن ما زرتم الله في قبوركم ومساجدكم
البياض ٤٣٨٢
إن أحسن ما غير به الشيب الحناء والكتم .. ٤٤٥١
إن أحق ما أخذتم عليه أجراً كتاب الله ٢٩٨٥
إن أخا صداء قد أذن ٦٤٨
إن أخاك رجل صالح (أو) إن عبد الله ٦١٩٦
إن أخاك محبوس بدينه، فاقض عنه ٢٩٢٨
إن أخوف ما أخاف عليكم الشرك ٥٣٣٤
إن أخوف ما أخاف على أمتي عمل قوم لوط . ٣٥٧٧
إن أخوف ما أتخوف ٥٢١٤
أنا دار الحكمة وعلي بابها ٦٠٩٦
إن أدخلت الجنة أتيت بفرس ٥٦٤٣
إن أدنى أهل الجنة منزلة لمن ٥٦٥٧
إن أدنى مقعد أحدكم من الجنة ٥٦٢٧
إن أرواح المؤمنين في طير خضر تعلق ١٦٣١
إن استخلفت عليكم ٦٢٤١
إن أسرع الدعاء إجابة دعوة غائب لغائب .. ٢٢٤٧
أنا رسول الله، وأنا محمد بن عبد الله ٤٠٤٩
إنا ذكرنا اسم الله عليه حين أكلنا ٤٢٠١
أنا سيد الناس يوم القيامة ٥٥٧٥
أنا سيد ولد آدم يوم القيامة ٥٧٤١
أنا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر ٥٧٦١
أنا فئة المسلمين ٣٩٥٨
إن أطيب ما أكلتم من كسبكم ٢٧٧٠
إن أعظم الأمانة عند الله يوم القيامة ٣١٩٠
إن أعظم الأيام عند الله يوم النحر ٢٦٤٣
إن أعظم الذنوب عند الله ٢٩٢٢
إن أعظم المسلمين في المسلمين جرماً ١٥٣
إن أعظم النكاح بركة أيسره مؤنة ٣٠٩٧
أنا فاعل (سألت النبيّ ﷺ أن يشفع لي) ... ٥٥٩٥

إن أفضل عباد الله عند الله منزلة ٣٧١٩
أنا قائد المرسلين ولا فخر ٥٧٦٤
إنّا قد بايعناك فارجع ٤٥٨١
إنا كنا نهيناكم عن لحومها أن تأكلوها ٢٦٤٥
إنا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا إسلام ٤٠٢٨
إن الأرض لا تقبله ٥٨٩٨
إن الأمانة نزلت ٥٣٨١
إن الأمير إذ ابتغى الريبة في الناس أفسدهم ٣٧٠٨
إن الإيمان ليأرز إلى المدينة ١٦٠
إن البيت الذي فيه الصورة لا تدخله الملائكة ٤٤٩٢
إن الجذع يوفي مما يوفي منه الثني ١٤٦٧
إن الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول .. ١٩٦٧
إن الجنة تشتاق إلى ثلاثة : ٦٢٣٤
إن الحسن والحسين هما ريحاني ٦١٦٤
إن الحمد لله نحمده ونستعينه ٥٨٦٠
إن الحمد لله ، وسبحان الله ٢٣١٨
إن الحميم ليصب على رؤوسهم ٥٦٧٩
إن الحياء والإيمان قرناء ٥٠٩٣
إن الدجال يخرج وإن معه ماء ٥٤٧٣
إن الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل ٢٢٣٤، ٢٢٣٥
إن الدنيا حلوة خضرة .... ٣٠٨٦، ٥١٤٥
إن الدين ليأرز إلى الحجاز ١٧٠
إن الدين يسر، ولن يشادّ الدين أحد ١٢٤٦
إن الذي ليس في جوفه شيء من القرآن ... ٢١٣٥
إن الذي يأكل ويشرب في آنية الفضة والذهب ٤٢٧١
إن الذي يأتي امرأته في ٣١٩٤
إن الذي يحثو عليكن بعدي هو الصادق .. ٦١٣١
إن الربا وإن كثر فإن عاقبته ٢٨٢٧
إن الرجل إذا صلى مع الإمام ١٢٩٨
إن الرجل إذا مات بغير مولده ١٥٩٣
إن الرجل في الجنة ليتكىء في ٥٦٥٢
إن الرجل ليتكلم بالكلمة من الخير ٤٨٣٤
إن الرجل ليعمل والمرأة بطاعة الله ٣٠٧٥
إن الرزق ليطلب ٥٣١٢
إن الرجل ليكون ٥٠٦٤
إن الرقى والتمائم والتولة شرك ٤٥٥٢
إن الركن والمقام ياقوتتان ٢٥٧٩
إن الروح إذا قبض تبعه البصر ١٦١٩
إن السعيد لمن جنب ٥٤٠٥
إن السقط ليراغم ربه إذا أدخل أبويه ١٧٥٧
إن السلطان ظل الله في الأرض ٣٧١٨
إن الشمس تطلع ومعها ١٠٤٨
إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله ١٤٨٣
إن الشهر يكون تسعاً وعشرين ٣٢٤٨
إن الشيطان أتى بلالاً ٦٨٧
إن الشيطان إذا سمع ٦٧٤
إن الشيطان ذئب الإنسان ١٨٤
إن الشيطان قال : وعزتك يا رب ! لا أبرح .. ٢٣٤٤
إن الشيطان قد أيس من أن يعبده ٧٢
إن الشيطان ليتمثل في صورة الرجل ٤٨٦٣
إن الشيطان يجري من الإنسان ٦٨
إن الشيطان يحضر أحدكم عند كل شيء ... ٤١٦٧
إن الشيطان يستحل الطعام أن لا يذكر اسم
الله عليه .... ٤١٦٠، ٤٢٣٧
إن الصدق بر، وإن البر يهدي ٤٨٢٥
إن الصدقة لا تحل لنا، وإن موالي القوم ... ١٨٢٩
إن الصدقة لتطفىء غضب الرب، وتدفع .. ١٩٠٩
إن الصعيد الطيب وضوء المسلم ٥٣٠
إن العبد إذا سبقت له من الله ١٥٦٨
إن العبد إذا صلى ٥٣٢٩
إن العبد إذا اعترف ثم تاب، تاب الله عليه . ٢٣٣٠
إن العبد إذا كان على طريقة حسنة ١٥٥٩
إن العبد إذا لعن شيئاً ٤٨٥٠
إن العبد ليلتمس مرضاة الله ، فلا يزال بذلك ٢٣٧٩
إن العبد ليعمل عمل أهل النار ٨٣
إن العبد إذا نصح لسيده ٣٣٤٨

إن العبد إذا وضع في قبره ١٢٦
إن العبد المسلم ليصلي ٥٧٦
إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله ... ٤٨١٣
إن العبد ليقول الكلمة لا يقولها إلا ٤٨٣٦
إن العبد ليموت والداه أو أحدهما ٤٩٤٢
إن العرافة حق ولا بد للناس من عرفاء ٣٦٩٩
إن العقل ميراث بين ورثة القتيل ٣٥٠٠
إن العمرى ميراث لأهلها ٣٠١٠
إن العين حق ٤٥٦٣
إن الغادر ينصب له لواء ٣٧٢٥
إن الغضب ليفسد الإيمان ٥١١٨
إن الغضب من الشيطان ٥١١٣
إن الغلام الذي قتله الخضر طبع كافراً ٥٧١١
إن القبر أول منزل ١٣٢
إن الكافر ليسحب لسانه الفرسخ ٥٦٧٦
إن اللعانين لا يكونون شهداء ٤٨٢١
إن الله أمدكم بصلاة هي خير لكم ١٢٦٧
إن الله أدخلك الجنة فلا ٥٦٤٢
إن الله إذا أحب عبداً دعا جبرئيل فقال: ... ٥٠٠٥
إن الله إذا أراد رحمة أمة ٥٩٧٧
إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل ٥٧٤٠
إن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن ٢١٩٦
إن الله أنزل الداء والدواء ٤٥٣٨
إن الله أوحى إلي: أن تواضعوا ٤٨٩٨
إن الله أوحى إلي: أي هؤلاء الثلاثة نزلت .. ٢٧٥٢
إن الله بعثني لتمام مكارم الأخلاق ٥٧٧٠
إن الله تبارك وتعالى أمرني بحب أربعة ٦٢٥٨
إن الله تبارك وتعالى كتب الإحسان ٤٠٧٣
إن الله تجاوز عن أمتي الخطأ والنسيان ٦٢٩٣
إن الله تجاوز عن أمتي ما وسوست ٦٣
إن الله تعالى إذا أراد بعبد ٥٢٨٨
إن الله تعالى بعثني رحمة للعالمين ٣٦٥٤
إن الله تعالى جعل بالمغرب باباً، عرضه مسيرة ٢٣٤٥
إن الله تعالى حرّم الخمر، والميسر ٤٥٠٣
إن الله تعالى رفيق ٥٠٦٧
إن الله تعالى عز وجل ليغفر لعبده ما لم يقع الحجاب ٢٣٦١
إن الله تعالى قد أمده لرؤيته ١٩٨١
إن الله تعالى قرأ (طه) و(يس) قبل أن يخلق . ٢١٤٨
إن الله تعالى قسم بينكم أخلاقكم كما قسم بينكم أرزاقكم ٤٩٩٤
إن الله تعالى كتب كتاباً قبل ٥٧٠٠
إن الله تعالى لا يعذب العامة ٥١٤٧
إن الله تعالى ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة ٤٢٠٠
إن الله تعالى ليطلع في ليلة ...... ١٣٠٦، ١٣٠٧
إن الله تعالى يدخل بالسهم الواحد ٣٨٧٢
إن الله تعالى يغار، وإن المؤمن يغار ٣٣١٠
إن الله تعالى يقول لأهل الجنة ٥٦٢٦
إن الله تعالى يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس ٣٧٨٤
إن الله جعل الحق على لسان عمر ٦٠٤٢
إن الله جعلني عبداً كريماً ٤٢٥١
إن الله حرم عليكم عقوق الأمهات ٤٩١٥
إن الله حيي ستير ٤٤٧
إن الله ختم سورة البقرة بآيتين ٢١٧٢
إن الله ختم سورة البقرة بآيتين، أعطيتهما .. ٢١٧٣
إن الله سيخلص رجلاً من أمتي ٥٥٥٩
إن الله خلق آدم ثم مسح ظهره ٩٥
إن الله خلق آدم من قبضة ١٠٠
إن الله خلق إسرافيل منذ ٥٧٣١
إن الله خلق خلقه ١٠١
إن الله زوى لي الأرض فرأيت ٥٧٥٠
إن الله سمى المدينة طابة ٢٧٣٨
إن الله سيهدي قلبك، ويثبت لسانك ٣٧٣٨
إن الله طيب لا يقبل إلا طيباً ٢٧٦٠
إن الله طيب يحب الطيب ٤٤٨٧

إن المسلم إذا عاد أخاه المسلم ١٥٢٧
إن المصلي يناجي ربَّه ٨٥٦
إن المقسطين عند الله على منابر من نور ٣٦٩٠
إن الملائكة تنزل في العنان ـ السحاب ـ ٤٥٩٤
إن الملائكة كانت تحمله ٦٢٣٧
إنا لم نرده عليك إلا أنّا حرم ٢٦٩٦
إن الموت فزع ، فإذا رأيتم الجنازة فقوموا . . . ١٦٤٩
إن المؤمن إذا أذنب كانت نكتة سوداء في قلبه ٢٣٤٢
إن المؤمن إذا أصابه السقم ، ثم عافاه ١٥٧١
إن المؤمن ليدرك بحسن خلقه ٥٠٨٢
إن المؤمن يأكل في معي واحد . . . . ٤١٧٣ ، ٣١٧٤ ، ٣١٧٥
إن المؤمنين وأولادهم في الجنة ٤٧٩٥
إن المؤمن وأولادهم في الجنة ١١٧
إن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه ١٧٤٢
إن الميت يصير إلى القبر ١٣٩
إن النار لا يعذب بها إلا الله ٣٥٣٤
إن الناس إذا رأوا منكراً ٥١٤٢
إن الناس قد صلوا ٦١٨
إن الناس لكم تبع ٢١٥
إن الناس يحشرون ثلاثة أفواج ٥٥٤٨
إن النور إذا دخل ٥٢٢٨
إن الهدي الصالح ٥٠٥٩
إن الوضوء على من نام ٣١٨
إن الولد مبخلة مجبنة ٤٦٩٢
إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم ٤٤٢٣
إن أمامكم حوضي ما بين جنبيه كما ٥٦٠٧
إن أمامكم عقبة ٥٢٠٤
إن أمتي يدعون يوم القيامة ٢٩٠
إن أمثل ما تداويتم به الحجامة ٤٥٢٢
أنا محمد ، وأحمد والمقفي والحاشر ٥٧٧٧
إن أمر عليكم عبد مجدع ٣٦٦٢
إن أمركن مما يهمني من بعدي ٦١٣٠
أنا نازل (ثم قام وبطنه معصوب بحجر) . . . ٥٨٧٧
إن أناساً من أمتي سيتفقهون ٢٦٢
إن أهل الجاهلية كانوا يدفعون من عرفة . . . ٢٦١٢
إن أهل الجنة إذا دخلوها نزلوا ٥٦٤٧
إن أهل الجنة يتراءون أهل الغرف ٥٦٢٤
إن أهل الجنة ليتراءون أهل عليين ٦٠٥٨
إن أهل الجنة يأكلون فيها ٥٦٢٠
إن أهون أهل النار عذاباً ٥٦٦٧
إنا والله لا نولي على هذا العمل أحداً سأله . . ٣٦٨٣
أنا وامرأة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة . ٤٩٧٨
أنا وكافل اليتيم له ، ولغيره ، في الجنة هكذا . ٤٩٥٢
إن أول الآيات خروجاً طلوع الشمس ٥٤٦٦
إن أولى الناس بالله من بدأ بالسلام ٤٦٤٦
إن أول الناس يقضى عليه ٢٠٥
إن أول زمرة يدخلون الجنة . . . . . ٥٦١٩ ، ٥٦٣٥
إن أول ما خلق الله القلم ٩٤
إن أول ما نبدأ به في يومنا هذا ١٤٣٥
إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة ١٣٣٠ ، ١٣٣١
إن أول ما يسأل ٥١٩٦
إن أول ما يكفا ٥٣٧٧
أن بعني عذقك ٤٦٦٥
إن بكل تسبيحة صدقة ، وكل تكبيرة صدقة ١٨٩٨
إن بلالاً ينادي بليل ٦٨٠
إن بالمدينة أقواماً ، ما سرتم مسيراً . ٣٨١٥ ، ٣٨١٦
إن بالمدينة جناً قد أسلموا ٤١١٨
إن بين يدي الساعة ٥٣٩٩
إن بين يدي الساعة كذّابين ٥٤٣٨
إن بين يديه ثلاث سنين ٥٤٩١
إن بينكم العدو فليكن شعاركم: حم لا ينصرون . . . ! ٣٩٤٨
أنت أحق به ما لم تنكحي ٣٣٧٨
أنت أخي في الدنيا والآخرة ٦٠٩٣

إن الله عز وجل أجاركم من ثلاث ٥٧٥٥
إن الله عز وجل أوحى إلي أنه ٢٥٥
إن الله عز وجل خلق ألف أمة ٥٤٦٣
إن الله عز وجل فرغ إلى كل عبد ١١٣
إن الله عز وجل قبض بيمينه قبضة ١٢٠
إن الله عز وجل ليرفع الدرجة ٢٣٥٤
إن الله عز وجل وعدني أن يدخل ٥٦٠٣
إن الله عز وجل يسأل العبد ٥١٥٣
إن الله عز وجل يبعث لهذه الأمة ٢٤٧
إن الله عز وجل يبعث من مسجد ٥٤٣٤
إن الله فرض فرائض ١٩٧
إن الله فضلني على الأنبياء وأحل لنا الغنائم . ٤٠٠١
إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه ٣٠٧٣
إن الله كتب الحسنات والسيئات: فمن هم بحسنة ٢٣٧٤
إن الله كتب على ابن آدم ٨٦
إن الله كتب كتاباً قبل أن يخلق السموات .. ٢١٤٥٠
إن الله لا يجمع أمتي، أو أمة محمد على ضلالة ١٧٣
إن الله لا يخفى عليكم ٥٤٧٠
إن الله لا يستحيي من الحق ٣١٩٢
إن الله لا يصنع بشقاء أختك شيئاً ٣٤٤١
إن الله لا يظلم مؤمناً حسنة ٥١٥٩
إن الله لا يقبض العلم انتزاعاً ٢٠٦
إن الله لا ينظر إلى صوركم ٥٣١٤
إن الله لغني عن مشي أختك ٣٤٤١
إن الله لم يأمرنا أن نكسو الحجارة والطين ... ٤٤٩٤
إن الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات ١٨٣٥
إن الله لم يفرض الزكاة إلا ليطيب ١٧٨١
إن الله ليملي للظالم ٥١٢٤
إن الله مع القاضي ما لم يجر، فإذا جار تخلى عنه ٣٧٤١
إن الله مع القاضي ما لم يجر، فإذا جار وكله إلى نفسه ٣٧٤١
إن الله هو الحكم ٤٧٦٦
إن الله هو المسعر القابض ٢٨٩٤
إن الله وتر يحب الوتر ١٢٦٦
إن الله ورسوله حرم بيع الخمر، والميتة، والخنزير ٢٧٦٦
إن الله وضع الحق على لسان عمر ٦٠٤٣
إن الله وضع عن المسافر شطر الصلاة، والصوم ٢٠٢٥
إن الله وملائكته يصلون على الذين ١٠٩٥
إن الله وملائكته يصلون على الصف ١١٠١
إن الله وملائكته يصلون على ميامن ١٠٩٦
إن الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء ٢٣٢٩
إن الله يبغض البليغ من الرجال الذي ٤٨٠٠
إن الله يحب العبد المؤمن المفتن التواب ٢٣٥٩
إن الله يحب العبد ٥٢٨٤
إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب ٤٧٣٢
إن الله يحب أن يرى أثر نعمته ٤٣٥٠
إن الله يحب عبده ٥٢٦٥
إن الله يحدث من أمره ٩٨٩
إن الله يدني المؤمن فيضع ٥٥٥١
إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً ويضع به آخرين ٢١١٥
إن الله يعذب الذين يعذبون الناس ٣٥٢٢
إن الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر ٢٣٤٣
إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم ٣٤٠٧
إن الله يؤيد حسان بروح القدس ٤٨٠٥
إن الماء طهور ٤٧٨
إن الماء لا يجنب .... ٤٥٨، ٤٥٧
إن المرأة خلقت من ضلع ٣٢٣٩
إن المرأة تقبل في صورة شيطان ٣١٠٥
إن المرأة لتأخذ للقوم ٣٩٧٨
إن المسألة لا تحل لغني، ولا لذي مرة سوي . ١٨٥٠
إن المستشار مؤتمن ٥٠٦١

أنت إمامهم واقتد بأضعفهم ٦٦٨
أن تحب لله وتبغض لله ٤٨
أن تصدق وأنت صحيح شحيح، تخشى الفقر ١٨٦٧
أن تطعمها إذا طعمت ٣٢٥٩
أن تعين قومك على الظلم ٤٩٠٥
إن تغفر اللهم تغفر جماً وأي عبد لك لا ألمّا .. ٢٣٤٩
إن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية ٣٩١٤
إن تكلم بخير كان طابعاً عليهن ٢٤٥٠
أنت صاحبي في الغار ٦٠٢٨
أنت عتيق الله من النار ٦٠٣١
أنتم أصحابي وإخواننا الذين لم يأتوا بعد ... ٢٩٨
أنتم الذين قلتم كذا وكذا ١٤٥
أنتم اليوم خير ٦٢٢٨
أنتم تتمون سبعين ٦٢٩٤
أنت مني بمنزلة هارون ٦٠٨٧
أنت ومالك لوالدك ٣٣٥٤
إن تؤمروا أبا بكر تجدوه أميناً ٦١٣٣
إن ثلاثة من بني إسرائيل: أبرص، وأقرع، وأعمى ١٨٧٨
إن جبرئيل أتاني فأخبرني ٧٦٦
إن جبرئيل عليه السلام قال لي ٩٣٧
إن جبرئيل كان وعدني أن يلقاني الليلة ٤٤٩٠
إن حبك إياها أدخلك الجنة ٢١٣٠
إن حقاً على الله أن لا يرتفع شيء من الدنيا إلا وضعه ٣٨٧١
انحرها، ثم اصبغ نعليها في دمها ٢٦٣٥
انحرها، ثم اغمس نعلها في دمها . ٢٦٤١، ٢٦٤٢
إن حوضي أبعد من أيلة من عدن ٥٥٦٨
إن حيضتك ليست في يدك ٥٤٩
إن خلق أحدكم يجمع في بدن أمه ٨٢
إن خير التابعين رجل ٦٢٦٦
إن خير ما تداويتم به: اللدود، والسعوط.. ٤٤٧٣
إن دعوت هذا العذق من هذه النخلة ٥٩٢٦
أنذرتكم النار (فما زال يقولها حتى) ٥٦٨٧
إن رأيتم أن تطلقوا لها أسيرها، وتردوا عليها الذي لها ٣٩٧٠
إن ربك ليعجب من عبده إذا ٢٤٣٤
إن ربكم حيي كريم، يستحيي من عبده .. ٢٢٤٤
إن رجالاً يتخوضون في مال الله بغير حق .... ٣٧٤٦، ٣٩٩٥
أن رجلاً زار أخاً له في قرية أخرى ٥٠٠٧
إن رجلاً قال: والله لا يغفر الله لفلان ٢٣٣٤
إن رجلاً كان فيمن قبلكم أتاه الملك ٢٧٩١
إن رجلاً من أهل استأذن ربه ٥٦٥٣
إن رجلاً يأتيكم ٦٢٦٦
إن رجلين كانا في بني إسرائيل متحابين.... ٢٣٤٧
إن رجلين ممن دخل النار أشتد........ ٥٦٠٥
إن روح القدس لا يزال يؤيدك ٤٧٩١
إن زاهراً باديتنا ونحن حاضروه ٤٨٨٩
أنزل القرآن على سبعة أحرف ٢٣٨
انزلت المائدة من السماء خبزاً ٥١٥٠
أنزل ليلة ثلاث وعشرين ٢٠٩٤
أنزلوا الناس منازلهم ٤٩٨٩
أنسابكم هذه ليست بمسبة أحد ٤٩١٠
إن سرق فاقطعوا يده، ثم إن سرق فاقطعوا رجله ٣٦٠٢
إن سورة في القرآن، ثلاثون آية شفعت لرجل ٢١٥٣
إن شدة الحر من فيح جهنم ٥٩١
إن شر الرعاء الحطمة ٣٦٨٨
إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها ٣٠٠٨
إن شئت دعوت وإن شئت صبرت ٢٤٩٥
إن شئت صبرت ولك الجنة ١٥٧٧
إن شئت فتوضأ ٣٠٥
إن شئت فصم، وإن شئت فأفطر ٢٠١٩
إن شئتما أعطيتكما، ولا حظ فيها لغني ١٨٣٢

إن شئتم أنبأتكم ما أول ما يقول الله ١٦٠٦
إن صاحب الغيبة لا يغفر له ٤٨٧٥
ابن صاحبكم غلّ في سبيل الله ٤٠١١
انصر أخاك ظالماً أو مظلوماً ٤٩٥٧
إن صلاتي ونسكي ومحياي ٨٢٠
إن صلى قائماً فهو أفضل، ومن صلى قاعداً ١٢٤٩
إن صيدوج وعضاهه حرم محرم لله ٢٧٤٩
انطلقوا إلى يهود ٤٠٥٠
انطلقوا باسم الله، وبالله وعلى ملة رسول الله ٣٩٥٦
انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ ٦٢٢٥
إن طول صلاة الرجل وقصر خطبته ١٤٠٦
انظر ما تقول ٥٢٥٢
انظرن من إخوانكن؟ ٣١٦٨
انظروا علام اجتمع هؤلاء؟ ٣٩٥٥
إن ظل المؤمن يوم القيامة صدقته ١٩٢٥
إن عبداً أذنب ذنباً ٢٣٣٣
إن عبداً خيره الله بين أن يؤتيه ٥٩٥٧
أنعت لك الكرسف ٥٦١
إن عثمان انطلق في حاجة الله، وحاجة رسوله ٤٠٣١
إن عثمان رجل حيي ٦٠٦٩
إن عثمان في حاجة الله وحاجة ٦٠٧٤
إن عدو الله إبليس جاء ١٠١٢
إن عظم الجزاء، مع عظم البلاء ١٥٦٦
إن عفريتاً من الجن تفلّت ٩٨٧
إن علياً مني وأنا منه ٦٠٩٠
إن عمرة في رمضان تعدل حجة ٢٥٠٩
إن غلظ جلد الكافر ٥٦٧٥
إن فسطاط المسلمين ٦٢٨١
إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء ٥٢٣٥، ٥٢٥٧
أنفقه على نفسك ١٩٤٠
أنفقي عليهم فلك أجر ما أنفقت عليهم ... ١٩٣٣
أنفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك، ولا توعي ١٨٦١
إن فلاناً أهدى إلي ناقة، فعوضته ٣٠٢٢
إن في الجمعة لساعة لا يوافقها عبد ١٣٥٧
إن في الجنة بحر الحاء وبحر ...... ٥٦٥٠، ٥٦٥١
إن في الجنة شجرة يسير الراكب ٥٦١٥
إن في الجنة غرفاً يرى ظاهرها من باطنها ...... ١٢٣٢، ١٢٣٣
إن في المال لحقاً سوى الزكاة ١٩١٤
إن في الجنة لسوقا ٥٦١٨
إن في الجنة لسوقاً ما فيها شِرَى ٥٦٤٦
إن في الجنة لعمداً من ياقوت ٥٠٢٦
إن في الجنة لمجتمعاً للحور ٥٦٤٩
إن في الجنة مائة درجة أعدها ٣٧٨٧
إن في الجنة مائة درجة، لو أن ٥٦٣٣
إن في الجنة مائة درجة، ما بين ٥٦٣٢
إن في الصلاة لشغلاً ٩٧٩
إن في الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم .. ١٢٢٤
إن في النار حيّات كأمثال البخت ٥٦٩١
إن في ثقيف كذاباً ومبيراً ...... ٥٩٩٤، ٦٠٠٣
إن في جهنم لوادياً يقال له: هبهب ٥٦٨٩
إن في عجوة العالية شفاء ٤١٩١
إن فيك لخصلتين يحبهما الله ٥٠٥٣
إن فيهن آية خير من ألف آية ...... ٢١٥١، ٢١٥٢
انقادي عليّ بإذن الله ٥٨٨٥
إن قربك فلا خيار لك ٣٢٠١
إن قلب ابن آدم ٥٣٠٩
إن قلوب بني آدم ٨٩
إن كثرة الأكل شؤم ٤٢٣٨
إنك لست بخير ٥١٩٨
إنك تأتي قوماً أهل كتاب، فادعهم إلى ١٧٧٢
إنك رجل مفؤود ٤٢٢٤

إنكم محشورون حفاة عراة غرلاً ٥٥٣٥
إنكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر ١٥٠٨
إن كنت فاعلاً فواحدة ٩٨٠
إنك قد آذيت الله ورسوله ٧٤٧
إنكم لا تدرون في أيه البركة؟ ٤١٦٥
إنكم لتنتظرون صلاة ما ينتظرها ٦١٦
إنكم في زمان من ترك منكم ١٧٩
إن كنتم تطعنون في إمارته فقد ٦١٥٠
إنكم ستلقون بعدي فتنة واختلافاً ٦٠٨٢
إن كنت نذرت فاضربي وإلا فلا ٦٠٤٨
إنكم منصورون ومصيبون ومفتوح لكم ... ٥٩٣٠
إنكم تسيرون عشيتكم وليلتكم ٥٩١١
إنكم ستفتحون مصر وهي أرض يسمى .. ٥٩١٦
إنكم سترون ربكم كما ترون ٥٦٥٥
إنكم سترون ربكم عياناً ٥٦٥٥
إن كنت تحب أن تطوق طوقاً من نار فاقبلها . ٢٩٩٠
إنكم قد وليتم أمرين ٢٨٩٠
إن كان عندك ماء بات في شنة وإلا كرعنا ... ٤٢٧٠
إنكم ستحرصون على الإمارة ٣٦٨١
إنكم سترون بعدي أثرة، وأموراً تنكرونها . ٣٦٧٢
إنك إذا اتبعت عورات الناس أفسدتهم ... ٣٧٠٩
انكتها؟ ٣٦٢٧
إنك قد قلتها أربع مرات، فبمن؟ ٣٥٨١
إن كنت إنما اشتريتني ٦٢٦٠
إن كنتم تحبون حلية الجنة وحريرها فلا ... ٤٤٠٤
أن لا تدع تمثالاً إلا طمسته ١٦٩٦
أن لا تسأل الناس شيئاً ١٨٥٨
أن لا تشرك بالله شيئاً ٥٨٠
أن لا تنتفعوا من الميتة بإهاب ٥٠٨
إن لأهلك عليك حقاً، صم رمضان والذي
يليه ٢٠٦١
انتدب الله لمن خرج في سبيله ٣٧٨٩
إن لهذه الإبل أوابد كأوابد الوحش ٤٠٧١
إن لهذه البيوت عوامر ٤١١٨
أن لا يمس القرآن إلا طاهر ٤٦٥
إن لك أجر رجل ممن شهد بدراً ٦٠٨٠
إن لكل أمة فتنة ٥١٩٤
إن لكل دين خلقاً .... ٥٠٩٠، ٥٠٩١، ٥٠٩٢
إن لكل شيء سناماً ٢١٧٩
إن لكل شيء شرة ٥٣٢٥
إن لكل شيء قلباً، وقلب القرآن (يس) ... ٢١٤٧
إن لكل غادر لواء يوم القيامة ٥١٤٥
إن لكل نبي حوارياً ٦١١٠
إن لكل نبي حوضاً ٥٥٩٤
إن لكل نبي سبعة نجباء ورقباء ٦٢٥٥
إن لكل نبي ولاة من النبيين ٥٧٦٩
إن للشيطان لمة ٧٤
إن للمسلم لحقاً إذا رآه ٤٧٠٦
إن للمؤمن في الجنة لخيمة من ٥٦١٦
إن لله تعالى تسعة وتسعين اسماً مائة إلا واحداً ٢٢٨٧
إن لله تعالى تسعة وتسعين اسماً من أحصاها ٢٢٨٨
إن لله ما أخذ، وله ما أعطى ١٧٢٣
إن لله مائة رحمة .... ٢٣٦٥، ٢٣٦٦
إن لله ملائكة سياحين ٩٢٤
إن لله ملائكة يطوفون في الطرق يلتمسون .. ٢٢٦٧
إن للوضوء شيطاناً يقال له الولهان ٤١٩
إن لم يمنعني أن أرد ٤٦٦
إن له دسماً ٣٠٧
إن له مرضعاً في الجنة ٦١٣٧
إن لي أسماء: أنا محمد وأنا أحمد ٥٧٧٦
إنما أجلكم في أجل ٦٢٨٣
إنما أخاف على أمتي ٥٣٩٤
إنما أخاف على هذه ٥٣٣٧
إنما الأعمال بالنيات ١
إنما الصلاة لقراءة القرآن ٩٩٠

إنما العشور: على اليهود والنصارى ٤٠٣٩
إنما العينان وكاء السه ٣١٥
إنما أقضي بينكما فيما لم ينزل علي فيه ٣٧٧٠
إنما الماء من الماء ٤٣١
إنما المدينة كالكير تنفي خبثها وتنصع طيبها . ٢٧٣٩
إنما الناس كالإبل ٥٣٦٠
إنما النفاق كان على عهد رسول الله فأما اليوم فإنما هو الكفر ٦٢
إنما أمرت بالوضوء إذا قمت إلى الصلاة .... ٤٢٠٩، ٤٢١٠
إنما أمره أن يأخذ الصدقة من الحنطة ١٨٠٣
إنما أنا بشر إذا أمرتكم ١٤٧
إنما أنا بشر مثلكم ١٠١٦
إنما أنا بشر، وإنكم تختصمون إلي ٣٧٦١
إنما أنا رحمة مهداة ٥٨٠٠
إنما أنا لكم مثل الوالد ٣٤٧
إنما بنو هاشم. وبنو المطلب شيء واحد .... ٣٩٩٣، ٤٠٢٧
إنما جعل الإمام ليؤتم به .... ٨٥٧، ١١٣٩
إنما جعل رمي الجمار والسعي ٢٦٢٤
إنما سمي الخضر لأنه جلس على ٥٧١٢
إنما صنعت هذا لتأتموا بي ١١١٣
إنما قمت للملائكة ١٦٨٦
إنما قولي لامرأة كقولي ٤٠٤٨
إنما كان يكفيك هكذا ٥٢٨
إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل المعقلة ٢١٨٩
إنما مثلي ومثل من بعث الله ١٤٨
إنما هذا من إخوان الكهان ..... ٣٥٠٨، ٣٥٠٩
إنما هلك من كان قبلكم .... ١٥٢، ٢٣٧
إنما يخرج من غضبة يغضبها ٥٤٩٧
إنما يغسل من بول الأنثى ٥٠١
إنما يفعل الذين لا يعلمون ٣٨٨٣
إنما يكفيك أن تضرب ٥٢٨
إنما يكفيك من جمع المال خادم ... ٥١٨٥، ٥٢٠٣
إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق له ... ٤٣٢٠
إن ماء الرجل غليظ ٤٣٤
إن مثل الذي يعمل السيئات ثم يعمل الحسنات ٢٣٧٥
إن مسحهما كفارة للخطايا ٢٥٨٠
إن مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس ٢٧٢٦
إن من أبر البر صلة الرجل أهل ود أبيه ٤٩١٧
إن من إجلال الله إكرام ذي الشيبة المسلم .. ٤٩٧٢
إن من أحبكم إلي ٥٠٧٣
إن من أربى الربا الاستطالة في عرض المسلم ٥٠٤٤
إن من أشد أمتي لي ٦٢٨٤
إن من أشراط الساعة ١١٢٤
إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم ٥٤٣٧
إن من اعتبط مؤمناً قتلاً ٣٤٩٢
إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة ١٣٦١
إن من أكبر الكبائر الشرك بالله ٣٧٧٧
إن من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم ٣٢٦٣
إن من البيان سحراً وإن من العلم ٤٨٠٤
إن من البيان لسحراً ٤٧٨٣
إن من الحنطة خمراً، ومن الشعير خمراً ٣٦٤٧
إن من الشعر حكمة ٤٧٨٤
إن من أمتي من يشفع للفئام ٥٦٠٢
إن من أمن الناس علي في صحبته ٦٠١٩
إن من خياركم ٥٠٧٤
إنَّ من ضيق منزلاً، أو قطع طريقاً، فلا جهاد له ٣٩٢٠
إن من عباد الله لأناساً ...... ٥٠١٢، ٥٠١٣
إن من كفارة الغيبة أن تستغفر لمن اغتبته ... ٤٨٧٧
إن منكم منفرين ١١٣٢
إن مما أخاف عليكم من بعدي ٥١٦٢

إن مما أدرك الناس ٥٠٧١
إن مما يلحق المؤمن من عمله ٢٥٤
إن موسى عليه السلام آجر نفسه ثمان سنين ٢٩٨٩
إن موسى كان رجلاً حيياً ٥٧٠٦
إن نزلتم بقوم فأمروا لكم بما ينبغي للضيف ٤٢٤٥
إن نسمة المؤمن طير تعلق في شجر ١٦٣٢
إنها أمارات بين يدي الساعة ٥٩٢٧
إنه أتاني الليلة آتيان ٤٦٢٥
إنها تجادل عن صاحبها في القبر، تقول: اللهم ٢١٧٦
إنها تخرص كما تخرص النخل، ثم تؤدى ... ١٨٠٤
إن هاتين الصلاتين أثقل ١٠٦٦
إنه أرفع لصوتك ٦٥٣
إنه أروى وأبرأ وأمرأ ٤٢٦٣
إنها ساعة تفتح فيها أبواب السماء ١١٦٩
إنها ستكون عليكم بعدي ٦٢١
إنها ستكون فتن ٥٣١٥
إنها ستكون هجرة ٦٢٧٥
إنها صغيرة (ثم خطبها علي فزوجها منه) ... ٦١٠٤
إنها كانت وكانت، وكان لي منها ولد ٦١٨٦
إنها ليست بنجس ٤٨٢
إنها ليست بنجس إنها ٤٨٣
إنها لرؤيا حق ٦٥٠
إنها موجبة ٣٣٢٢
إنه تصيب أمتي في آخر الزمان ٥١٥١
إنه جاءني جبريل فقال ٩٢٨
إن هذا اخترط علي سيفي ٥٣٠٤
إن هذا الأمر بدأ نبوة ورحمة ..... ٥٣٧٥، ٥٣٧٦
إن هذا الأمر في قريش ٥٩٨٢
إن هذا الخير خزائن ٥٢٠٨
إن هذا السهر جهد وثقل ١٢٨٦
إن هذا الشهر قد حضركم، وفيه ليلة خير .. ١٩٦٤
إن هذا العلم دين ٢٧٣
إن هذا حمد الله، ولم تحمد الله ٤٧٣٤
إن هذا وادٍ به شيطان ٦٨٧
إن هذه الحشوش محتضرة ٣٥٧
إن هذه الصدقات إنما هي أوساخ الناس ... ١٨٢٣
إن هذه الصلاة لا يصلح ٩٧٨
إن هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد إذا . ٢١٦٨
إن هذه المال خضرة حلوة ٤٠١٧
إن هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا ... ٤٩٢
إن هذه النار إنما هي عدولكم ٤٣٠١
إن هذه صلاة عرضت ١٠٤٩
إن هذه ضجعة لا يحبها الله ٤٧١٨
إن هذه ضجعة يبغضها الله ٤٧١٩
إن هذه من ثياب الكفار، فلا تلبسها ٤٣٢٧
إن هذين حرام على ذكور أمتي ٤٣٩٤
إنه سيكون في آخر ٦٢٨٩
إنه سيكون في هذه الأمة ٤١٨
إنه سيكون هنات وهنات ٣٦٧٧
إنه سينهاه ما تقول ١٢٣٧
إنه عاشر عشرة في الجنة ٦٢٤٠
إنه عذاب يبعثه الله على من يشاء ١٥٤٧
إنه عمك فأذني له ٣١٦٢
إنه كان يصلي وهو مسبل ٧٦١
أنهكوا الشوارب وأعفوا اللحى ٤٤٢١
إنه لا تدخل الجنة عجوز ٤٨٨٨
إنه لا يصاد به صيد، ولا ينكأ به عدو.... ٣٥١٦
إنه لا يولد له (أي الدجال) ٥٤٩٨
إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا ٥٤٨٦
إنه لما أصيبت إخوانكم يوم أحد ٣٨٥٣
إنه لن يقبض نبي قط حتى يُرى ٥٩٦٤
إنه لو كان مسلماً فأعتقتم عنه ٣٠٧٧
إنه ليرتو فؤاد الحزين ٤٢٣٤
إنه ليس بدواء ولكنه داء ٣٦٤٢
إنه ليس عليك بأس، إنما هو أبوك ٣١٢٠
إنه ليس لي أولنبي أن يدخل بيتاً مزوّقاً .. ٣٢٢١

إنه ليغان على قلبي ، وإني لأستغفر الله ... ٢٣٢٤
إنهما ليعذبان وما يعذبان في كبير. ... ٣٣٨
إنها يوما عيد للمشركين فأنا أحب أن أخالفهم ٢٠٦٧
إنه مزكوم ... ٤٧٣٦
إنهم ليبكون عليها وإنها لتعذب ... ١٧٤١
إنهم ليسوا بشيء . تلك الكلمة يخطفها ... ٤٥٩٣
إنه من أهل الجنة ... ٦٢٠٩
انههن (عن الندب) . . فاحث في أفواههن ... ١٧٤٣
أن ورث امرأة أشيم الضبابي من دية زوجها. ٣٠٦٣
إنه يؤذن للصلاة ... ٤١٣٥
إني أحرم ما بين لابتي المدينة ... ٢٧٢٩
إني أرى ما لا ترون ... ٥٣٤٧
إني أعتكف العشر الأول ألتمس هذه الليلة ٢٠٨٦
إني بين أيديكم فرط وأنا عليكم ... ٥٩٥٨
إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به ... ٦١٥٣
إني حاملك على ولد ناقة؟ ... ٤٨٨٦
إني حدثتكم عن الدجال حتى ... ٥٤٨٥
إن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه ... ٥٤٧٥
إني سألت ربي ، وشفعت لأمتي ... ١٤٩٦
إن يسير الرياء شرك ... ٥٣٢٨
إن يعش هذا لا يدركه الهرم ... ٥٥١٢
إني عند الله مكتوب خاتم النبيين ... ٥٧٥٩، ٥٧٦٠
إني فرطكم على الحوض ... ٥٥٧١
إني قد غفرت لهم ما خلا المظالم ... ٢٦٠٣
إني كرهت أن أذكر ... ٤٦٧
إني كنت جنباً فنسيت ... ١٠٠٩، ١٠١٠
إني لا أخيس بالعهد ، ولا أحبس البرد ... ٣٩٨١
إني لا أدري ما بقائي فيكم ... ٦٠٦١
إني لا أرى طلحة إلا قد حدث به الموت ... ١٦٢٥
إني لا أقول إلا حقاً ... ٤٨٨٥
إني لأحبك يا معاذ ... ٩٤٩
إني لأدخل في الصلاة ... ١١٣٠
إني لأرجو أن لا تعجز أمتي ... ٥٥١٤
إني لأرجو أن لا يدخل النار ... ٦٢٢٧
إني لأعرف أسماءهم وأسماء آبائهم ... ٥٤٢٢
إني لأعرف حجراً بمكة كان يسلم ... ٥٨٥٣
إني لأعطي الرجل وغيره أحب إلـي منه ... ٤٠٣٠
إني لأعلم آخر الجنة دخولاً ... ٥٥٨٧
إني لأعلم آخر أهل ... ٥٥٨٦
إني لأعلم إذا كنت عني راضية ... ٣٢٤٥
إني لأعلم آية ... ٥٣٠٦
إني لأعلم كلمة لو قالها ... ٢٤١٨
إني لم أبعث باليهودية ، ولا بالنصرانية ... ٣٨٤٩
إني لم أبعث بها إليك لتلبسها ... ٤٣٢٢
إني لم أبعث لعاناً ... ٥٨١٢
إني ما آمن يهود على كتاب ... ٤٦٥٩
إني والله إن شاء الله لا أحلف على يمين ... ٣٤١١
إني وجهت وجهي للذي فطر السماوات ... ١٤٦١
إن يوم الاثنين والخميس يغفر الله فيهما لكل مسلم ... ٢٠٧٢
إن يوم الثلاثاء يوم الدم ، وفيه ساعة لا يرقأ ... ٤٥٤٩
إن يوم الجمعة سيد الأيام ... ١٣٦٣
اهج المشركين ، فإن جبريل معك ... ٤٧٨٩
اهجوا قريشاً ، فإنه أشد عليهم من رشق النبل ٤٧٩٠
اهتز العرش لموت سعد بن معاذ ... ٦٢٠٦
اهدأ فما عليك إلا نبي أو ... ٦١١٧
أهدية أم صدقة؟ ... ١٨٢٤
أهديتم الفتاة؟ ... ٣١٥٥
أهرق الخمر واكسر الدنان ... ٣٦٤٩
أهرقها . فأبن القدح عن فيك ، ثم تنفس ... ٤٢٧٩
أهريقوه ... ٣٦٤٨
أهل الجنة ثلاثة : ذو سلطان مقسط متصدق موفق ... ٤٩٦٠
أهل الجنة جرد مرد كحلى ... ٥٦٣٨
أهل الجنة عشرون ومائة صف ... ٥٦٤٤
أهون أهل النار عذاباً أبو طالب ... ٥٦٦٨

أو أملك لك أن نزع الله من قلبك الرحمة؟ . . ٤٩٤٨
أوجب إن ختم ٨٤٦
أوجب طلحة ٦١٢١
أوحى الله عز وجل إلى جبريل ٥١٥٢
أوسع من قبل رجليه ٥٩٤٢
أوصاني رسول الله ﷺ بعشر كلمات ٦١
أوصيت؟ فما تركت لولدك؟ ٣٠٧٢
أوصيك بتقوى الله ، فإنه أزين لأمرك كله . . ٤٨٦٦
أوصيك بتقوى الله في سر أمرك وعلانيته . . ٣٧١٣
أوصيكم بالأنصار ٦٢٢١
أوصيكم بتقوى الله ١٦٥
أوصيكم به ، فإنه من صالحيكم ٦١٥٠
أو غير ذلك يا عائشة ٨٤
أوفوا بحلف الجاهلية ٣٩٨٣
أوفي بنذرك ٣٤٣٨
أوفي هذا أنت ٥٢٤٠
أوقد على النار ألف سنة حتى ٥٦٧٣
أولى الناس بي يوم القيامة ٩٢٣
أولا تدري ، فلعله تكلم فيما لا يعنيه ٤٨٤٢
أول أشراط الساعة نار تحشر الناس . . . ٥٤٤٧
أولى خصمين يوم القيامة جاران ٥٠٠٠
أول صلاح هذه ٥٢٨١
أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة ٣٤٤٨
أول من يدعى إلى الجنة يوم القيامة الذين
يحمدون ٢٣٠٨
أولئك إذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على
قبره ٤٥٠٨
أولئك العصاة ، أولئك العصاة ٢٠٢٧
أوما شعرت أني أمرت الناس بأمر . . . ٢٥٦٠
أومسكر هو؟ ٣٦٣٩
أوه . . . عين الربا ٢٨١٤
أويأكل الضبع أحد؟ ٢٧٠٥
إياكم والتعري ٣١١٥
إياكم والجلوس بالطرقات ٤٦٤٠
إياكم والحسد ، فإن الحسد يأكل الحسنات . ٥٠٣٩
إياكم والدخول على النساء ٣١٠٢
إياكم والظن ، فإن الظن أكذب الحديث . . ٥٠٢٨
إياكم وسوء ذات البين ، فإنها الحالقة ٥٠٤٠
إياكم وكثرة الحلف في البيع ٢٧٩٣
إياك والتنعم ٥٢٦٢
إياك ودعوة المظلوم ٥١٣٤
أي الخلق أعجب إليكم إيماناً ٦٢٨٨
أيام التشريق أيام أكل وشرب وذكر الله . . . ٢٠٥٠
ائتني بها؟ . . . اعتقها فإنها مؤمنة ٣٣٠٣
ائتوني بأم خالد (فأتي بها تحمل) ٥٧٨١
ائتوني بكتف أكتب لكم كتاباً لا تضلوا . . . ٥٩٦٦
أيحب أحدكم إذا رجع إلى أهله أن يجد فيه . . ٢١١١
أيحسب أحدكم متكئاً ١٦٤
أيدع يده في فيك تقضمها كالفحل ٣٥١١
ائذن لعشرة (فأذن لهم فأكلوا) ٥٩٠٨
ائذنوا له ، فبئس أخو العشيرة ٤٨٣٠
ائذنوا له ، مرحباً بالطيب ٦٢٣٥
أي شهر هذا؟ ٢٦٥٩
أي شيء تمام النعمة؟ . . إن من تمام ٢٤٣٢
أي عائشة! ألم تري أن مجززاً المدلجي دخل . ٣٣١٣
أي عباس! ناد أصحاب السمرة ٥٨٨٨
أيعجز أحدكم أن يقرأ في ليلة ثلث
القرآن؟ . . . . ٢١٢٧، ٢١٢٨
أيعجز أحدكم أن يكسب كل يوم ألف حسنة؟ ٢٢٩٩
أيكم مال وارثه أحب إليه من ٥١٦٨
أيكم يحب أن هذا له ٥١٥٧
أيكم يحب أن يغدو كل يوم إلى بطحان أو
العقيق ٢١١٠
أيلعب بكتاب الله عز وجل وأنا بين أظهركم!؟ ٣٢٩٢
أيلم بها؟ ٣٣٣٧

أيما امرأة أدخلت على قوم من ليس منهم ... ٣٣١٦
أيما امرأة أصابت بخوراً ... ١٠٦١
أيما امرأة تقلدت قلادة من ذهب ... ٤٤٠٢
أيما امرأة زوّجها وليان ... ٣١٥٦
أيما امرأة سألت زوجها طلاقاً ... ٣٢٧٩
أيما امرأة ماتت وزوجها عنها راض ... ٣٢٥٦
أيما امرأة نكحت بغير إذن وليها ... ٣١٣١
أيما رجل أعمر عمرى له ولعقبه ... ٣٠١١
أيما رجل أفلس فأدرك رجل ... ٢٨٩٩
أيما رجل خرج يفرق بين أمتي ... ٣٥٥٢
أيما رجل رأى امرأة تعجبه ... ٣١٠٨
أيما رجل ظلم شبراً من الأرض كلفه ... ٢٩٦٠
أيما رجل قال لأخيه كافر، فقد باء ... ٤٨١٥
أيما رجل مات أو أفلس ... ٢٩١٤
أيما رجل نكح امرأة فدخل بها ... ٣١٨٢
أيما عبد أبق فقد برئت منه الذمة ... ٣٣٥٠
أيما عبد أبق من مواليه فقد كفر ... ٣٣٥٠
أيما عبد تزوج بغير إذن سيده ... ٣١٣٥
أيما قرية أتيتموها وأقمتم فيها ... ٣٩٩٤
أيما مسلم شهد له أربعة بخير ... ١٦٦٣
أيما مسلم ضاف قوماً ... ٤٢٤٧
أيما مسلم كسا مسلماً ثوباً على عري ... ١٩١٣
ايمان بالله ورسوله (أي العمل أفضل) ... ٢٥٠٦
ايمان بالله، وجهاد في سبيله ... ٣٣٨٣
إيمان لا شك فيه ... ٣٨٣٣
أين الله؟ من أنا؟ . . أعتقها ... ٣٣٠٣
أين أنا غداً؟ أين أنا غداً؟ ... ٣٢٣١
أينقص الرطب إذا يبس؟ ... ٢٨٢٠
أين صاحب هذا البعير؟ ... ٥٩٢٢
أيها الناس، إذا كان هذا اليوم ... ٥٤٤
أيها الناس! إنه لا حلف في الإسلام ... ٣٤٩٦
أيها الناس! إني إمامكم ... ١١٣٧
أيها الناس! ليس ... ٥٣٠٠
أيهم أكثر أخذاً للقرآن؟ ... ١٦٦٥
أي واد هذا؟ (فقالوا: وادي الأزرق) ... ٥٧١٧
أي يوم هذا؟ . . . فإن دماءكم ... ٢٦٧٠

حرف الباء

باب أمتي الذين يدخلون منه ... ٥٦٤٥
البادىء بالسلام بريء من الكبر ... ٤٦٦٦
بادروا الصبح بالوتر ... ١٢٥٩
بادروا بالأعمال ستاً ... ٥٤٦٥
بادروا بالأعمال فتناً ... ٥٣٨٣
بادروا بالصدقة، فإن البلاء لا يتخطاها ... ١٨٨٧
بارك الله تعالى في أهلك ومالك ... ٢٩٢٦
بارك الله لك، أولم ولو بشاة ... ٣٢١٠
بارك الله لك، وبارك عليكما ... ٢٤٤٥
بايعوني على أن لا تشركوا بالله ... ١٨
بجريرة حلفائكم ثقيف ... ٣٩٦٩
بحسب امرىء من الشر ... ٥٣٢٦
بخ بخ، ذلك مال رابح، وقد سمعت ما قالت ١٩٤٥
البخيل الذي من ذكرت ... ٩٣٣
بدأ الإسلام غريباً ... ١٥٩
البر حسن الخلق ... ٥٠٧٢
البركة في نواصي الخيل ... ٣٨٦٦
البزاق في المسجد خطيئة ... ٧٠٨

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل ٣٩٢٦
بسم الله الكبير، أعوذ بالله العظيم ١٥٥٤
بسم الله، اللهم إني أسألك ٢٤٥٦
بسم الله، تربة أرضنا، بريقة بعضنا ١٥٣١
بسم الله، توكلت على الله ٢٤٤٢
بسم الله والله أكبر ١٤٥٣
بسم الله، وبالله، وعلى ملة رسول الله ١٧٠٧
بسم الله، وضعت جنبي لله ٢٤٠٩
بشر المشائين في الظلم .... ٧٢١، ٧٢٢
بشروا ولا تنفروا، ويسروا ولا تعسروا ٣٧٢٢
بعثت أنا والساعة كهاتين ٥٥٠٩
بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب ٥٧٤٩
بعثت لأتمم حسن الأخلاق ٥٠٩٦
بعثت في نفس الساعة ٥٥١٣
بعثت من خير قرون بني آدم ٥٧٣٩
بعثت هذه الريح لموت منافق ٥٩٠٠
بعنيه. (جاء عبد فبايع النبي ﷺ) ٢٨١٥
بعنيه بوقية ٢٨٧٦
البغايا اللاتي ينكحن أنفسهن ٣١٣٢
البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة ١٤٥٨
بكت على ما كانت تسمع من الذكر ٥٩٠٣
بل ائتمروا بالمعروف ٥١٤٤
بلاء يصيب هذه الأمة ٥٤٥٧
بل أحرقهما ٤٣٢٧
بل، فجدي نخلك ٣٣٢٧
بل أقره ٤٢٤٨
بل أنا يا عائشة! وارأساه ٥٩٧١
بل أنتم العكارون وأنا فئتكم ٣٩٥٨
بل أنت نسيت: بهذا أمرني ٥٢٤
بلى ولكن ليس مفتاح إلا ٤٣
بلى... يا أبا رزين أليس كلكم ٥٦٥٨
بل عارية مضمونة ٢٩٥٥
بلغني أنك قد وقعت على جارية آل فلان ٣٥٦٦
بلغني أنكم تريدون ٧٠٠
بلغوا عني ولو آية ١٩٨
بل للناس كافة ٥٧٥
بل مؤمن منيب ٢٢٩٣
بم سبقتني إلى الجنة؟ ما دخلت الجنة ١٣٢٦
بني الإسلام على خمس ٤
بؤس ابن سمية! تقتلك الفئة الباغية ٥٨٧٨
بئس العبد المحتكر ٢٨٩٧
بئس العبد عبد تخيّل واختال ٥١١٥
بئس ما قلت!... لا مثل القتل في سبيل الله ٢٧٥٧
بئس ما لأحدهم أن يقول: نسيت آية كيت وكيت ٢١٨٨
بئس مطية الرجل ٤٧٧٧
البيعان بالخيار ما لم يتفرقا ٢٨٠٢
البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، إلا أن يكون صفقة ٢٨٠٤
بين العبد وبين الكفر ٥٦٩
بين الملحمة وفتح المدينة ست سنين ٥٤٢٦
بين كل أذانين صلاة ٦٦٢
بينا أنا أسير في الجنة ٥٥٦٦
بينا أنا نائم أتيت بخزائن الأرض ٤٦١٩
بينا أنا نائم أتيت بقدح لبن ٦٠٣٩
بينا أنا نائم رأيت الناس يعرضون علي ٦٠٣٨
بينا أنا نائم رأيتني على قليب ٦٠٤٠
بينا أهل الجنة في نعيمهم إذ ٥٦٦٤
بينا أيوب يغتسل عرياناً فخر عليه ٥٧٠٧
بينا رجل بفلاة من الأرض فسمع صوتاً في سحابة ١٨٧٧
البينة أو حداً في ظهرك ٣٣٠٧
البينة على المدعي، واليمين على من أنكر ٣٧٥٨
البينة على المدعي واليمين على ٣٧٦٩
بينما أنا في الحطيم، (وربما قال) في الحجر ٥٨٦٢

بينما ثلاثة نفر يتماشون أخذهم المطر ٤٩٣٨
بينما رجل يتبختر في بردين ٤٧١١
بينما رجل يجر إزاره من الخيلاء خسف به ... ٤٣١٣
بينما رجل يسوق بقرة إذ أعيى ٦٠٥٦

حرف التاء

تابعوا بين الحج والعمرة .... ٢٥٢٤، ٢٥٢٥
التاجر الصدوق الأمين مع النبيين . ٢٧٩٦، ٢٧٩٧
التائب من الذنب كمن ٢٣٦٣
تبسمك في وجه أخيك صدقة، وأمرك ... ١١
تبلغ الحلية من المؤمن ٢٩١
التثاؤب في الصلاة من الشيطان ٩٩٣
التجار يحشرون يوم القيامة فجاراً إلا ٢٧٩٩، ٢٨٠٠
تجدون شر الناس يوم القيامة ذا الوجهين .. ٤٨٢٣
تجدون من خير الناس أشدهم كراهية لهذا الأمر ٣٦٨٤
تجيء الأعمال ٥٢٢٤
تحاجت الجنة والنار، فقالت النار: ٥٦٩٤
تحت كل شعرة جنابة ٤٤٣
تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر . ٢٠٨٣
تحفة المؤمن الموت ١٦٠٩
تحلفون خمسين يميناً وتستحقون قاتلكم ... ٣٥٣١
تحوز المرأة ثلاث مواريث ٣٠٥٣
التحيات لله والصلوات والطيبات ٣١٤٩
تدارس العلم ساعة من الليل ٢٥٦
تدع الصلاة أيام أقرائها ٥٦٠
تدعون يوم القيامة بأسمائكم ٤٧٦٨
تدنى الشمس يوم القيامة ٥٥٤٠
تدور رحى الإسلام لخمس وثلاثين أو.... ٥٤٠٧
ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم ٤٩٥٣
ترى فيها أباريق الذهب والفضة ٥٥٦٩
ترخي شبراً ٤٣٣٤
تركت فيكم أمرين ١٨٦
تزوجت؟ أبكر أم ثيب؟ ٣٠٨٨
تزوجوا الودود الولود ٣٠٩١
تسألوني عن الساعة؟ إنما علمها ٥٥١٠
التسبيح نصف الميزان ٢٩٦
التسبيح نصف الميزان، والحمد لله يملأه .. ٢٣١٣
تسحروا فإن في السحور بركة......... ١٩٨٢
تسموا أسماء الأنبياء ٤٧٨٢
تشد عليها إزارها ٥٥٥
تشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له... ٥٩٢٥
تشهده ملائكة الليل ٦٣٥
تشويه النار فتقلص شفته العليا ٥٦٨٤
تصافحوا، يذهب الغل ٤٦٩٣
تصدقن يا معشر النساء! ولو من حليكن... ١٩٣٤
تصدقوا عليه ٢٩٠٠
تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل . ١٨٦٦
تطعم الطعام، وتقرأ السلام ٤٦٢٩
تعافوا الحدود فيما بينكم.......... ٣٥٦٨
تعاهدوا القرآن، فوالذي نفسي بيده..... ٢١٨٧
تعبد الله ولا تشرك به شيئاً ١٤
تعرض أعمال الناس في كل جمعة مرتين.... ٥٠٣٠
تعرض الأعمال يوم الاثنين والخميس ٢٠٥٦
تعرض الفتن على القلوب ٥٣٨٠
تعس عبد الدينار ٥١٦١
تعلموا العلم وعلموه الناس ٢٧٩
تعلموا الفرائض والقرآن ٢٤٤

تعلموا القرآن فاقرأوه، فإن مثل القرآن لمن
تعلم فقرأ ٢١٤٣
تعلموا من أنسابكم ما تصلون به أرحامكم ٤٩٣٤
تعوّذوا بالله من جب الحزن ٢٧٥
تعوّذوا بالله من جهد البلاء ٢٤٥٧
تعوّذوا بالله من رأس السبعين ٣٧١٦
تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ٥٤١٩
تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس ٥٠٢٩
تفضل الصلاة التي يستاك ٣٨٩
تقدموا وأتموا بي ١٠٩٠
تقطع الصلاة المرأة ٧٧٨
تقيء الأرض أفلاذ كبدها ٥٤٤٤
تكون إبل للشياطين وبيوت للشياطين ٣٩١٩
تكون الأرض يوم القيامة خبزة ٥٥٣٣
تكون النبوة فيكم ٥٣٧٨
تكون فتنة ٥٣٨٤
التلبينة مجمة لفؤاد المريض ٤١٧٩
تلك الروضة، الإسلام ٦٢١٠
تلك السكينة تنزلت بالقرآن ٢١١٧
تلك صلاة المنافق ٥٩٣
تلك عاجل بشرى المؤمن ٥٣١٧
تلك غنيمة المسلمين غداً ٥٩٣٢
تمام عيادة المريض أن يضع أحدكم يده ٤٦٨١
تمرة طيبة وماء طهور ٤٨٠
تنكح المرأة لأربع: ٣٠٨٢
تهادوا، فإن الهدية تذهب الضغائن ٣٠٢٧
تهادوا، فإن الهدية تذهب وحر الصدر ٣٠٢٨
التؤدة في كل شيء ٥٠٥٧
تؤديان زكاته؟ ١٨٠٩
توسطوا الإمام وسدوا الخلل ١١٠٣
توضأ واغسل ذكرك ٤٥٢
توضأوا مما مست النار ٣٠٣

حرف الثاء

ثكلتك أمك زياد .... ٢٧٧، ٢٧٨
ثلاث إذا خرجن لا ينفع نفساً ٥٤٦٧
ثلاث أقسم عليهن ٥٢٨٧
ثلاثة أخاف على أمتي: ٣٧١٢
ثلاثة تحت العرش يوم القيامة: القرآن يحاج
العباد ٢١٣٣
ثلاثة حق على الله عونهم: ٣٠٨٩
ثلاثة على كثبان المسك ٦٦٦
ثلاثة قد حرم الله عليهم الجنة: ٣٦٥٥
ثلاثة كلهم ضامن على الله ٧٢٧
ثلاثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم ١١٢٢
ثلاثة لا ترد دعوتهم: الصائم حين يفطر،
والإمام العادل ٢٢٤٩
ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم ١١٢٨
ثلاثة لا تقبل لهم صلاة: ٣٢٧١
ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم ١١٢٣
ثلاثة لا يدخل الجنة: ٣٦٥٦
ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة .... ٢٧٩٥،
.... ٢٩٩٥، ٥١٠٩
ثلاثة لهم أجران ١١
ثلاثة يحبهم الله: رجل قام من الليل يتلو ١٩٢١
ثلاثة يحبهم الله، وثلاثة يبغضهم الله: ١٩٢٢
ثلاثة يضحك الله إليهم: ١٢٢٨
ثلاث جدهن جد، وهزلهن جد ٢٨٤
ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن: دعوة
الوالد ٢٥٠

ثلاث فيهن البركة : ٢٩٣٦
ثلاث لا ترد : الوسائد، والدهن، واللبن .. ٣٠٢٩
ثلاث لا تقربهم الملائكة ٤٦٤
ثلاث لا يحل لأحد ١٠٧٠
ثلاث لا يفطرن الصائم : الحجامة، والقيء، والاحتلام ٢٠١٥
ثلاث من أصل الإيمان ٥٩
ثلاث منجيات، وثلاث مهلكات ٥١٢٢
ثلاث من كن فيه ٨
ثلاث من كن فيه يسر الله حتفه : ٣٣٦٤
ثم أخذها ابن الخطاب من يد أبي بكر ٦٠٤١
ثم أنتم يا خزاعة! قد قتلتم هذا القتيل ٣٤٥٧، ٣٤٥٨
ثمن الكلب خبيث، ومهر البغي خبيث، .. ٢٧٦٣
ثم يخلف قوم يحبون السَّمانة ٦٠١١
ثنتان لا تردان ٦٧٢
ثنتان موجبتان ٣٨
ثنتان وسبعون في النار ١٧٢٠

حرف الجيم

جاء ملك الموت إلى موسى ٥٧١٣
جاء ناس من أصحاب رسول الله ﷺ فسألوه ٦٤
جاءني جبريل فقال : يا محمد ٣٦٧
الجار أحق بسقبه ٢٩٦٣
الجار أحق بشفعته ٢٩٦٧
الجالب مرزوق، والمحتكر ملعون ٢٨٩٣
جاهدوا المشركين بأموالكم، وأنفسكم، وألسنتكم ٣٨٢١
الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة، والمسر بالقرآن ٢٢٠٢
جاورت بحراء شهراً فلما قضيت ٥٨٥١
الجراد من صيد البحر ٢٧٠١
الجرس مزامير الشيطان ٣٨٩٥
الجمعة حق واجب على كل مسلم ١٣٧٧
الجمعة على من آواه الليل إلى أهله ١٣٧٦
الجمعة على من سمع النداء ١٣٧٥
جمعهم فجعلهم أزواجاً ١٢٢
الجنازة متبوعة ولا تتبع، ليس معها ١٦٦٩
الجنة أقرب إلى أحدكم ٢٣٦٨
الجن ثلاثة أصناف : صنف لهم أجنحة ... ٤١٤٨
جهادكن الحج ٢٥١٤
الجهاد واجب عليكم مع كل أمير ١١٢٥
جهد المقل، وابدأ بمن تعول ١٩٣٨
جوف الليل الآخر ٩٦٨
جوف الليل الآخر، ودبر الصلوات المكتوبات ١٢٣١

حرف الحاء

الحاج والعمار وفد الله ٢٥٣٦
حب الدنيا رأس ٥٢١٣
حبب إليّ الطيب ٥٢٦١
حبك الشيء يعمي ويصم ٤٩٠٨

حبسونا عن صلاة الوسطى ٦٣٣
حتى تحمر ٢٨٤٠
حتى يسأله الملح ، وحتى يسأله شسعه إذا
انقطع ٢٢٥٢
الحجامة على الريق أمثل ٤٥٧٣
الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر .
الشهر .... ٤٥٧٥،٤٥٧٤
حجبت النار بالشهوات ٥١٦٠
الحج عرفة ٢٧١٤
حج عن أبيك واعتمر ٢٥٢٨
حسابكما على الله ، أحدكما كاذب ٣٣٠٦
الحسب المال ، والكرم التقوى ٤٩٠١
حسبك من نساء العالمين مريم ٦١٩٠
حسن الظن من حسن العبادة ٥٠٤٧
حسن الملكة يمن ، وسوء الخلق شؤم ٣٣٥٩
حسنوا القرآن بأصواتكم ، فإن الصوت
الحسن ٢٢٠٨
الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة ... ٦١٦٣
الحسن والحسين (أي أهل بيتك أحب إليك) ٦١٦٧
حسين مني وأنا من حسين ٦١٦٩
حد الساحر ضربة بالسيف ٣٥٥١
الحرب خدعة ٣٩٣٩
حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة ٣٧٩٨
حفظت من رسول الله ﷺ دعاءين ٢٧١
حقاً على المسلمين أن يغتسلوا يوم ١٤٠٠
حق المسلم على المسلم خمس : رد السلام .. ١٥٢٤
حق المسلم على المسلم ست ١٥٢٥
حق على كل مسلم ٥٣٩
حق كبير الإخوة على صغيرهم حق الوالد على
ولده ٤٩٤٦
الحلال بين الحرام وبين ٢٧٦٢
الحلال ما أحل الله في كتابه ٤٢٢٨
الحلف منفقة للسلعة ، ممحقة للبركة ٢٧٩٤
حلوا وأصيبوا النساء ٢٥٥٩
الحمى من فيح جهنم ، فأبردوها بالماء ٤٥٢٥
الحمد رأس الشكر ٢٣٠٧
الحمد لله الذي أذهب عني ٣٧٤
الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا
مسلمين ٤٢٠٤
الحمد لله الذي أطعمنا ، وسقانا ، وكفانا ،
وآوانا ٢٣٨٦
الحمد لله الذي أطعم وسقى ، وسوغه ٤٢٠٧
الحمد لله الذي حسّن خلقي ٥٠٩٨
الحمد لله الذي رد أمره ٧٣
الحمد لله الذي رزقني من الرياش ما أتجمل به ٤٣٧٣
الحمد لله الذي كفاني ، وآواني ٢٤١٠
الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه ٤١٩٩
حوضي مسيرة شهر وزواياه سواء ٥٥٦٧
حوضي من عدن إلى عمان البلقاء ٥٥٩٢
الحياء خير كله ٥٠٧٠
الحياء لا يأتي إلا بخير ٥٠٧٠
الحياء من الإيمان ٥٠٧٦
الحياء والعي شعبتان من الإيمان ٤٧٩٦

حرف الخاء

الخازن المسلم الأمين الذي يعطي ما أمر به
كاملاً ١٩٤٩
الخالة بمنزلة الأم ٣٣٧٧
خالد سيف من سيوف الله عز وجل ٦٢٥٧

خالفوا المشركين: أوفروا اللحى، وأحفوا الشوارب ٤٤٢١
خالفوا اليهود ٧٦٥
خالفوهم. (أي اليهود) ١٦٨١
خذ الأمر بالتدبير ٥٠٥٦
خذ عليك ثوبك، ولا تمشوا عراة ٣١٢٢
خذ عليك سلاحك فإني أخشى عليك قريظة ٤١١٨
خذه فتموله، وتصدق به، فما جاءك ١٨٤٥
خذهن فاجعلهن في مزودك ٥٩٣٣
خذوا الشيطان، أو أمسكوا الشيطان ٤٨٠٩
خذوا عني، خذوا عني، قد جعل الله لهن سبيلاً ٣٥٥٨
خذوا له عثكالاً فيه مائة شمراخ ٣٥٧٤
خذوا مقاعدكم ٦١٨
خذوا من الأعمال ما تطيقون ١٢٤٣
خذي فرصة من مسك ٤٣٧
خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف ٣٣٤٢
خذيها فأعتقيها ٣١٩٨
خذيها وأعتقيها ٢٨٧٧
خرجت لأخبركم بليلة القدر، فتلاحى فلان ٢٠٩٥
خرج نبي من الأنبياء بالناس يستسقي ١٥١٠
خصلتان لا تجتمعان في منافق ٢١٩
خصلتان لا تجتمعان في مؤمن: البخل، وسوء الخلق ١٨٧٢
خصلتان معلقتان ٦٨٨
خصلتان من كانتا فيه ٥٢٥٦
خفف على داود القرآن فكان ٥٧١٨
الخلافة بالمدينة، والملك بالشام ٦٢٧٩
الخلافة ثلاثون سنة ٥٣٩٥
خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك ٦٠٦٦
خلتان لا يحصيهما رجل مسلم ٢٤٠٦
خلق الله آدم حين خلقه ١١٩
خلق الله آدم على صورته ٤٦٢٨
خلق الله التربة يوم السبت ٥٧٣٤
خلق الله الخلق، فلما فرغ منه قامت الرحم ٤٩١٩
الخلق الحسن (ما خير ما أعطي الإنسان) .... ٥٠٧٧، ٥٠٧٨
خلقت الملائكة من نور ٥٧٠١
الخلق عيال الله، فأحب الخلق إلى الله من أحسن إلى عياله .... ٤٩٩٨، ٤٩٩٩
خلق كل إنسان من بني آدم على ستين ١٨٩٧
الخمر جماع الإثم ٥٢١٢
الخمر من هاتين الشجرتين: النخلة والعنبة ٣٦٣٤
خمروا الآنية، وأوكوا الأسقية ٤٢٩٥
خمس صلوات افترضهن ٥٧٠
خمس صلوات في اليوم والليلة ١٦
خمس دعوات يستجاب لهن: دعوة المظلوم ٢٢٦٠
خمس فواسق يقتلن في الحل والحرم ٢٦٩٩
خمس لا جناح على من قتلهن في الحرم ٢٦٩٨
خيار أئمتكم الذين تحبونهم ٣٦٧٠
خيار عباد الله الذين إذا رؤوا ذكر الله .... ٤٨٧١، ٤٨٧٢
خياركم ألينكم مناكب في الصلاة ١٠٩٩
خياركم في الجاهلية خياركم في ٤٨٩٣
الخير أسرع إلى البيت الذي يؤكل فيه ٤٢٦٠
خير الأصحاب عند الله خيرهم لصاحبه ٤٩٨٧
خير الخيل الأدهم الأقرح الأرثم، ثم الأقرح المحجل ٣٨٧٧
خير الدعاء دعاء يوم عرفة .... ٢٥٩٨، ٢٥٩٩
خير الصحابة أربعة، وخير السرايا أربعمائة ٣٩١٢
خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى ١٩٢٩
خير الكفن الحلة، وخير الأضحية ١٦٤١، ١٦٤٢
خير المجالس أوسعها ٤٧٢٣
خير الناس قرني ٣٧٦٧
خير أمتي قرني ثم الذين يلونهم ٦٠١٠

خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيم يحسن إليه ٤٩٧٣
خير دور الأنصار ٦٢٢٤
خير صفوف الرجال أولها ١٠٩٢
خير فرساننا اليوم أبو قتادة ٣٩٨٩
خيركم المدافع عن عشيرته ما لم يأثم ٤٩٠٦
خيركم خيركم لأهله، وأنا خيركم لأهلي .... ٣٢٥٢، ٣٢٥٣
خيركم من تعلم القرآن وعلمه ٢١٠٩
خير نساء ركبن الإبل صالح نساء قريش ٣٠٨٤
خير نسائها مريم بنت عمران وخير ٦١٨٤
خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة .... ١٣٥٦، ١٣٥٩
الخيل معقود بنواصيها الخير إلى يوم القيامة: الأجر والغنيمة ٣٨٦٧

حرف الدال

دباغها طهورها ٥١١
دب إليكم داء الأمم قبلكم الحسد ٥٠٣٨
الدجال أعور العين اليسرى ٥٤٧٤
الدجال يخرج من أرض بالمشرق ٥٤٨٧
دخلت الجنة فإذا أنا بالرميصاء ٦٠٣٧
دخلت الجنة فسمعت فيها قراءة ٤٩٢٦
درمكة بيضاء مسك خالص ٥٤٩٦
درهم ربا يأكله الرجل، وهو يعلم ٢٨٢٥
دعا الله باسمه الأعظم الذي إذا دعي به أجاب ٢٢٩٠
دعا الله باسمه الأعظم الذي إذا سئل به أعطى ٢٢٨٩
الدعاء مخ العبادة ٢٢٣١
الدعاء هو العبادة ٢٢٣٠
دع ما يريبك إلى ما لا يريبك ٢٧٧٣
دعها حتى ينقطع دمها، ثم أقم عليها الحد ٣٥٦٤
دعها عنك، فإن من القرف التلف ٤٥٩٠
دعه فإن الحياء من الإيمان ٥٠٦٩
دعهما فإني أدخلتهما طاهرتين ٥١٨
دعهما يا أبا بكر! فإنها أيام عيد ١٤٣٢
دعهن فإن العين دامعة، والقلب مصاب ١٧٤٧
دعوا الحبشة ما ودعوكم واتركوا ٥٤٣٠
دعوات المكروب: اللهم رحمتك أرجو ٢٤٤٧
دعوة المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة ٢٢٢٨
دعوة ذي النون إذا دعا ربه وهو في بطن الحوت ٢٢٩٢
دعوها ساعة ٥٨٨٣
دعوه، فإن لصاحب الحق مقالاً ٢٩٠٦
دعوه، فإنه لو قضي شيء كان ٥٨١٩
دعوه وهريقوا على بوله ٤٩١
دعي هذه، وقولي بالذي كنت تقولين ٣١٤٠
الدنيا دار ٥٢١١
الدنيا سجن المؤمن .... ٥١٥٨، ٥٢٤٩
الدنيا كلها متاع، وخير متاع الدنيا ٣٠٨٣
الدواوين ثلاثة: ديوان لا يغفره ٥١٣٣
دونكم هذا (دعا فيه بالبركة فعاد كما كان) ٥٩٠٨
دية المعاهد نصف دية الحر ٣٤٩٦
دينار أنفقته في سبيل الله، ودينار أنفقته ١٩٣١
الدين النصيحة ٤٩٦٦

حرف الذال

ذاق طعم الإيمان ٩
ذاك إبراهيم ٤٨٩٦
ذاك الرجل أرفع أمتي درجة ٦٠٥٣
ذاكر الله في الغافلين كالمقاتل خلف الفارين، وذاكر ٢٢٨٢
الذاكرون الله كثيراً والذاكرات ٢٢٨٠
ذاك شيطان يقال له خنزب ٧٧
ذاك عند أوان ذهاب العلم .... ٢٧٧، ٢٧٨
ذاك لو كان وأنا حي فأستغفر لكِ ٥٩٧٠
ذاك نهر أعطانيه الله (يعني في الجنة) ٥٦٤١
ذروها ذميمة ٤٥٨٩
ذكاة الجنين ذكاة أمه .... ٤٠٩١، ٤٠٩٢
ذكرت شيئاً من تبر عندنا فكرهت أن يحبسني ١٨٨٣
ذلك رجل بال الشيطان في أذنه ١٢٢١
ذلك عمله يجري له ٤٦٢٠
ذلك يوم ينزل الله تعالى على كرسيه ٥٥٩٦
ذهب الظمأ، وابتلت العروق، وثبت الأجر ١٩٩٣
ذهب المفطرون اليوم بالأجر ٢٠٢٢
الذهب بالذهب، رباً إلا هاء وهاء ٢٨١٢
الذهب بالذهب، والفضة بالفضة .... ٢٨٠٨، ٢٨٠٩

حرف الراء

رأى عيسى ابن مريم رجلاً يسرق ٥٠٤٩
الراحمون يرحمهم الرحمن ٤٩٦٩
رأس الكفر نحو المشرق ٦٢٦٨
الراكب شيطان، والراكبان شيطانان، والثلاثة ركب ٣٩١٠
رأيت امرأة سوداء، ثائرة الرأس ٢٧٣٥
رأيت جعفراً يطير في الجنة ٦١٦٢
رأيت خيراً، تلد فاطمة إن شاء الله ٦١٨٠
رأيت ذات ليلة فيما يرى النائم ٤٦١٧
رأيت ربي عز وجل في أحسن صورة .... ٧٢٥، ٧٢٦
رأيت عموداً من نور ٦٢٨٠
رأيت في المنام أني أهاجر من مكة ٤٦١٨
رأيت ليلة أسري بي رجالاً ٥١٤٩
رأيت ليلة أسري بي موسى: رجلاً آدم ٥٧١٥
رأيتني الليلة عند الكعبة ٥٤٨٣
الربا سبعون جزءاً ٢٨٢٦
رب أشعث مدفوع ٥٢٣١
رباط يوم في سبيل الله خير ٣٨٣١
رباط يوم في سبيل الله، خير من الدنيا ٣٧٩١
رباط يوم وليلة في سبيل الله، خير ٣٧٩٣
رب أعني ولا تعن علي، وانصرني ٢٤٨٨
رب اغفر لي ٩٠١
رب اغفر لي ذنوبي ٧٣١
رب اغفر لي، وتب علي ٢٣٥٢
الربا في النسيئة ٢٨٢٤
رب قني عذابك يوم ٩٤٧
ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة ٢٥٨١
الرجل جبار، وقال النار جبار ٢٩٥٢

رجل في ماشيته ٥٤٠٠
رحم الله أبا بكر زوجني ابنته وحملني ٦١٣٤
رحم الله امرأ صلى قبل العصر أربعاً ... ١١٧٠
رحم الله حميراً، أفواههم سلام ٥٩٩٦
رحم الله رجلاً سمحاً إذا باع ٢٧٩٠
رحم الله رجلاً قام من الليل فصلى ١٢٣٠
الرحم شجنة من الرحمن ٤٩٢٠
الرحم معلقة بالعرش ٤٩٢١
رحمك الله، إن كنت لأواهاً ١٧٠٦
رحمك الله يا أبا هريرة ٥٣٢٢
ردوا السائل ولو بظلف محرق ١٩٤٢
ردوا القتلى إلى مضاجعهم ١٧٠٤
رسول الرجل إلى الرجل إذنه ٤٦٧٢
رصوا صفوفكم ١٠٩٣
رضى الرب في رضى الوالد ٤٩٢٧
الرطب تأكلنه وتهدينه ١٩٥٢
رغم أنف رجل ذكرت ٩٢٧
رغم أنفه، رغم أنفه، رغم أنفه ٤٩١٢
رفع القلم عن ثلاثة: .... ٣٢٨٧، ٣٢٨٨
الراكب يسير خلف الجنازة، والماشي ١٦٦٧
ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها ١١٦٤
الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين ... ٤٦٠٨
الرؤيا الصالحة من الله ٤٦١٢
رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين ٤٥٢٢
الرؤيا على رجل طائر ٤٦٢٢
رويدك يا أنجشة لا تكسر القوارير ٤٨٠٦
الريح من روح الله تعالى تأتي بالرحمة ... ١٥١٦

حرف الزين

زادك الله حرصاً، ولا تعد ١١١٠
الزاد والراحلة ٢٥٢٦
زن وأرجح ٢٩٢٤
الزهادة في الدنيا ٥٣٠١
زودك الله التقوى ٢٤٣٧
زينوا القرآن بأصواتكم ٢١٩٩

حرف السين

سألت ربي ثلاثاً فأعطاني ثنتين ٥٧٥١
سألت ربي عن اختلاف أصحابي من بعدي ٦٠١٨
الساعي على الأرملة والمسكين كالساعي في سبيل الله ٤٩٥١
سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر ٤٨١٤
سبحان الله إن المؤمن ٤٥١
سبحان الله، إن هذا من ٥٦٢
سبحان الله! سبحان الله! ماذا نزل من التشديد؟ ٢٩٢٩
سبحان الله! ماذا أنزل الليلة من الخزائن ١٢٢٢
سبحان الله! هذا كما قال ٥٤٠٨
سبحان الله هي صلاة الخلائق ٢٣٢٢
سبحان الله وبحمده عشراً ١٢١٦
سبحان الله... ويحك إنه لا يستشفع ... ٥٧٢٧

سبحان الملك القدوس .... ١٢٧٤، ١٢٧٥
سبحان ذي الجبروت والملكوت ٨٨٢
سبحان رب العالمين ١٢١٨
سبحان ربي الأعلى ٨٥٩
سبحان ربي العظيم ٨٨١
سبحانك اللهم ربنا وبحمدك ٨٧١
سبحانك اللهم وبحمدك .. ٨١٥، ٨١٦، ١٢١٧
سبعة يظلهم الله ٧٠١
سبع، وتسع، وإحدى عشرة ركعة ١١٩٢
سبوح قدوس ٨٧٢
ستة أيام اعقل يا أبا ذر! ما يقال لك بعد ٣٧١٣
ستة لعنتهم ولعنهم الله ١٠٩
ستخرج نار من نحو حضرموت ٦٢٧٤
ستر ما بين أعين الجن ٣٥٨
ستصالحون الروم صلحاً آمناً ٥٤٢٨
ستفتح الشام، فإذا خيرتم ٦٢٧٨
ستفتح عليكم الأمصار ٣٨٤٣
ستفتح عليكم الروم ويكفيكم الله ٣٨٦٢
ستفتح لكم أرض العجم، وستجدون فيها بيوتاً ٤٤٧٦
ستكون فتن ٥٣٨٤
ستكون فتنة تستنظف العرب ٥٤٠١
ستكون فتنة صماء بكماء عمياء ٥٤٠٢
سجدها داود توبة ١٠٣٨
سجد وجهي للذي خلقه ١٠٣٥
السخاء شجرة في الجنة، فمن كان سخياً ١٨٨٦
السخي قريب من الله، قريب من الجنة .. ١٨٦٩
السفر قطعة من العذاب، يمنع أحدكم نومه وطعامه وشرابه ٣٨٩٩
السلام عليكم، السلام عليكم ٤٦٧٣
السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين والمسلمين ١٧٦٤
السلام عليكم دار قوم ٢٩٨
السلام عليكم دار قوم مؤمنين! وأتاكم .. ١٧٦٦
السلام عليكم يا أهل القبور! يغفر الله .. ١٧٦٥
السلام قبل الكلام ٤٦٥٣
السلام عليكم ورحمة الله ٤٦٧٣
سل تعطه سل تعطه ٩٣١
سل ربك العافية والمعافاة ٢٤٩٠
سلوا الله العفو والعافية ٢٤٨٩
سلوا الله ببطون أكفكم ولا تسألوه بظهورها ٢٢٤٣
سلوا الله لي الوسيلة ٥٧٦٧
سلوا الله من فضله، فإن الله يحب أن يسأل ٢٢٣٧
سلوه لأي شيء يصنع ذلك ٢١٢٩
السمت الحسن ٥٠٥٨
سمع الله لمن حمده .... ٨٧٥، ٨٧٧، ١١٣٦
سمع سامع بحمد الله وحسن بلائه علينا ٢٤٢٤
السمع والطاعة على المرء المسلم ٣٦٦٤
سم الله وكل بيمينك، وكل مما يليك ... ٤١٥٩
سموا باسمي، ولا تكتنوا بكنيتي. ٤٧٥٠، ٤٧٥١
سنة أبيكم إبراهيم ﷺ ١٤٧٦
السواك مطهرة للفم ٣٨١
سووا صفوفكم ١٠٨٧
سيأتيكم ركيب مبغضون فإذا جاؤوكم... ١٧٨٢
سيخرج قوم في آخر الزمان حداث الأسنان ٣٥٣٥
سيحان وجيحان والفرات والنيل ٥٦٢٨
سيد إدامكم الملح ٤٢٣٩
سيد الاستغفار أن تقول: اللهم أنت ربي ٢٣٣٥
سيد القوم في السفر خادمهم ٣٩٢٥
السيد الله، ... قولوا قولكم ٤٩٠٠
سيروا، هذا جمدان، سبق المفردون ٢٢٦٢
سيصير الأمر أن تكونوا ٦٢٧٦
سيكون في أمتي اختلاف وفرقة ٣٥٤٣

حرف الشين

شاهت الوجوه ٥٨٩١
شراك من نار أو شراكان من نار ٣٩٩٧
شر البقاع أسواقها ٧٤١
شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء . ٣٢١٨
شر ما في الرجل شح هالع، وجبن خالع ... ١٨٧٤
الشريك شفيع، والشفعة في كل شيء ٢٩٦٨، ٢٩٦٩
شعار المؤمنين يوم القيامة على الصراط ٥٥٩٧
الشعث التفل ٢٥٢٧
شغلني هذا عنكم منذ اليوم ٤٤٠٥
الشفاء في ثلاث: في شرطة محجم ٤٥١٦
شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي ... ٥٥٩٨، ٥٥٩٩
الشمس والقمر ثوران مكوران ٥٦٩٢
الشمس والقمر مكوران يوم القيامة ٥٥٢٦
شمت أخاك ثلاثاً، فإن زاد فهو زكام ٤٧٤٣
شمت العاطس ثلاثاً ٤٧٤٢
الشهادة سبع، سوى القتل في سبيل الله ... ١٥٦١
الشهداء أربعة: ٣٨٥٨
الشهداء خمسة: المطعون، والمبطون ١٥٤٦
شهدت قتل الحسين آنفاً ٦١٦٦
شهرا عيد لا ينقصان: رمضان وذو الحجة .. ١٩٧٢
الشهيد لا يجد ألم القتل ٣٨٣٦
شيبتني سورة هود ٥٣٥٣
شيبتني هود ٥٣٥٤
الشيطان جاثم على قلب ابن آدم، فإذا ذكر . ٢٢٨١
شيطان يتبع شيطانة ٤٥٠٦
الشؤم في ثلاثة: ٣٠٨٧
الشؤم في المرأة، والدار، والفرس ٣٠٨٧

حرف الصاد

صاحب الدين مأسور بدينه ٢٩١٦
صاحب الزنا يتوب، وصاحب الغيبة ليس له توبة ٤٨٧٦
صاع من بر أو قمح عن كل اثنين ١٨٢٠
صائم رمضان في السفر كالمفطر في الحضر .. ٢٠٢٨
صدق الله ﴿إنما أموالكم وأولادكم فتنة﴾ .. ٦١٦٨
صدقت، ذلك من مدد السماء ٥٨٧٤
صدقة تصدق الله بها عليكم ١٣٣٥
الصدقة على المسكين صدقة، وهي على ذي الرحم ١٩٣٩
صدّق رؤياك ٤٦٢٤
الصعود جبل من نار ٥٦٧٧
صغارهم دعاميص الجنة، يلقى أحدهم .. ١٧٥٢
صلاة الأوابين حين ترمض الفصال ١٣١٢
صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ ١٠٥٢
صلاة الرجل في بيته بصلاة ٧٥٢
صلاة الرجل في الجماعة ٧٠٢
صلاة الرجل قاعداً نصف الصلاة ١٢٥٢
صلاة الصبح ركعتين ركعتين ١٠٤٤
صلاة الليل مثنى مثنى، فإذا خشي ١٢٥٤
صلاة المرأة في بيتها ١٠٦٣
صلاة المرء في بيته أفضل من صلاته ١٣٠٠

صلاة الوسطى صلاة العصر ٦٣٤
صلاة في مسجدي هذا ٦٩٢
الصلاة لأول وقتها ٦٠٧
الصلاة لوقتها ٥٦٨
الصلاة مثنى مثنى ٨٠٥
الصلاة، وما ملكت أيمانكم .... ٣٣٥٦، ٣٣٥٧
الصلح جائز بين المسلمين إلا ٢٩٢٣
صلِّ الصلاة لوقتها ٦٠٠
صلِّ صلاة الصبح ثم أقصر ١٠٤٢
صلِّ قائماً، فإن لم تستطع فقاعداً ١٢٤٨
صلِّ معنا هذين ٥٨٢
صلِّ ههنا ٣٤٤٠
صلوا خمسكم وصوموا ٥٧١
الصلوات الخمس والجمعة ٥٦٤
صلوا على صاحبكم ٤٠١١
صلوا صلاة (كذا) في حين (كذا) ١١٢٦
صلوا في مرابض الغنم ٧٣٩
صلوا قبل صلاة المغرب ركعتين ١١٦٥
صلوا كما رأيتموني أصلي ٦٨٣
صنفان من أمتي ليس لهما ١٠٥
صنفان من أهل النار لم أرهما: ٣٥٢٤
الصور قرن ينفخ فيه ٥٥٢٨
صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته ١٩٧٠
صياح المولود حين يقع ٧٠
الصيام والقرآن يشفعان للعبد، يقول ١٩٦٣

حرف الضاد

ضالة المسلم حرق النار ٣٠٣٨
الضب لست آكله ولا أحرمه ٤١١٠
ضح به أنت ١٤٥٦
ضرب الله مثلاً صراطاً .... ١٩١، ١٩٢
ضرس الكافر يوم القيامة مثل ٥٦٧٤
ضع القلم على أذنك، فإنه أذكر للمآل ... ٤٦٥٨
ضعه (ثم قال:) اذهب فادع لي فلاناً ٥٩١٣
ضعهن. أتعجبون لرحم أم الأفراخ ٢٣٧٧
ضعوا هذه الآية في السورة التي يذكر فيها .. ٢٢٢٢
ضع يدك على الذي يألم من جسدك ١٥٣٣

حرف الطاء و الظاء

الطاعم الشاكر كالصائم الصابر .. ٤٢٠٥، ٤٢٠٦
الطاعون رجز أرسل على طائفة ١٥٤٨
الطاعون شهادة لكل مسلم ١٥٤٥
طعام أول يوم حق ٣٢٢٤
طعام الاثنين كافي الثلاثة ٤١٧٧
طعام الواحد يكفي الاثنين ٤١٧٨
الطعام بالطعام مثلاً بمثل ٢٨١١
الطفل لا يصلى عليه ولا يرث، ولا يورث .. ١٦٩١
طلاق الأمة تطليقتان، وعدتها حيضتان ... ٣٢٨٩
طلب العلم فريضة على كل مسلم ٢١٨
طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة .. ٢٧٨١
طلحة والزبير جاراي في الجنة ٦١٢٣

طلقها … ٣٢٦٠، ٣٣١٧
طلقها. (أي أجب أمر والدك بذلك) … ٤٩٤٠
طهور إناء أحدكم … ٤٩٠
الطهور شطر الإيمان … ٢٨١
الطواف حول البيت مثل الصلاة … ٢٥٧٦
طوبى للشام … ٦٢٧٤
طوبى لمن رآني … ٦٢٩٠
طوبى لمن طال عمره، وحسن عمله … ٢٢٧٠
طوبى لمن وجد في صحيفته استغفاراً كثيراً … ٢٣٥٦
طوفي من وراء الناس وأنت راكبة … ٢٥٨٨
طول القيام … ٣٨٣٣
طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه … ٤٤٤٣
الطيرة شرك، وما منا إلا، ولكن … ٤٥٨٤
الظلم ظلمات يوم القيامة … ٥١٢٣
الظهر يركب بنفقته … ٢٨٨٦

حرف العين

عباد الله لتسون صفوفكم … ١٠٨٥
العبادة في الهرج … ٥٣٩١
العباس مني وأنا منه … ٦١٥٧
العارية مؤداة، والمنحة مردودة … ٢٩٥٦
العامل على الصدقة بالحق كالغازي … ١٧٨٥
العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه … ٣٠١٨
عائشة (أي الناس أحب إليك؟) … ٦٠٢٣
عجباً لأمر المؤمن … ٥٢٩٧
عجب الله من قوم يدخلون الجنة في السلاسل ٣٩٦٠
عجب الله من قوم يقادون إلى الجنة بالسلاسل ٣٩٦٠
عجبت من هؤلاء اللاتي كُنَّ عندي … ٦٠٣٦
عجب ربنا من رجلين: رجل ثار … ١٢٥١
عجب للمؤمن: إن أصابه خير حمد الله … ١٧٣٣
عجلت أيها المصلي … ٩٣٠
العجماء جرحها جبار، والبئر جبار … ١٧٩٨
العجماء جرحها جبار والمعدن جبار … ٣٥١٠
العجوة من الجنة، وفيها شفاء من السم … ٤٢٣٥
عدلت شهادة الزور بالإشراك بالله ٣٧٧٩، ٣٧٨٠
عذبت امرأة في هرة أمسكتها حتى ماتت … ١٩٠٣
عرضت علي أجور أمتي … ٧٢٠
عرضت علي أعمال أمتي … ٧٠٩
عرضت عليّ الأمم … ٥٢٩٦
عُرِض عليّ الأنبياء فإذا موسى … ٥٧١٤
عرضت عليّ النار … ٥٣٤١
عرض علي أول ثلاثة يدخلون الجنة … ٣٨٣٢
عَرَضَ عليّ ربي ليجعل لي … ٥١٩٠
عشر رضعات معلومات يحرمن … ٣١٦٧
عشر… عشرون… (ثواب الإسلام) … ٤٦٤٤
عشر من الفطرة: … ٣٧٩، ٣٨٠
العطاس والنعاس والتثاؤب … ٩٩٩
عصرتيها؟… لو تركتيها ما زال قائماً … ٥٩٠٧
عقري حلقى، أطافت يوم النحر … ٢٦٦٩
عقل شبه العد مغلظ … ٣٥٠١
على الصراط (أين يكون الناس يومئذ) … ٥٥٢٥
على الفطرة… خرجت من النار … ٦٦٠
على اليد ما أخذت حتى تؤدي … ٢٩٥٠
على أنقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون ٢٧٤١
على كل مسلم صدقة … ١٨٩٥
علامَ تدغرن أولادكن بهذا العلاق؟ … ٤٥٢٤
علام يقتل أحدكم أخاه؟ ألا برّكت؟ … ٤٥٦٢

العلم ثلاثة ٢٣٩
عليك بالرفق وإياك والعنف ٥٠٦٧
عليك بتقوى الله، والتكبير على كل شرف .. ٢٤٣٨
عليك بكثرة السجود ٨٩٧
عليكم بالأبكار، فإنهن أعذب أفواهاً ٣٠٩٢
عليكم بالأسود البهيم ذي النقطتين ٤١٠٠
عليكم بالأسود منه، فإنه أطيب ٤١٨٦
عليكم بالدلجة، فإن الأرض تطوى بالليل . ٣٩٠٩
عليكم بالسكينة ٢٦١٠
عليكم بالشفاءين: العسل والقرآن ٤٥٧٦
عليكم بالصدق فإن الصدق يهدي إلى البر . ٤٨٢٥
عليكم بالعمائم، فإنها سيماء الملائكة ٤٣٧١
عليكم بقيام الليل، فإنه دأب الصالحين ... ١٢٢٧
عليكم بكل كميت أغر محجل ٣٨٧٨
عليكن بالتسبيح، والتهليل، والتقديس .. ٢٣١٦
عليك وعلى أبيك السلام ٤٦٥٥
عليك وعلى أمك ٤٧٤١
عليٌّ بها ١١٥٢
عليٌّ مني وأنا من علي ٦٠٩٢
عمداً صنعته يا عمر ٣٠٨
عمر أمتي من ستين ٥٢٧٩
العمرى جائزة ٣٠٠٩
العمرى جائزة لأهلها ٣٠١٤
عمران بيت المقدس خراب يثرب ٥٤٢٤
العمرة إلى العمرة كفارة ٢٥٠٨
عمل الرجل بيده، وكل بيع مبرور ٢٧٨٣
عن الغلام شاتان ٤١٥٢
عن يمينه جبرئيل وعن يساره ميكائيل ٥٥٣٠
العهد الذي بيننا وبينهم ٥٧٤
العيادة فواق ناقة ١٥٩٠
العيافة والطرق والطيرة من الجبت ٤٥٨٣
عينان لا تمسهما النار ٣٨٢٩
العين حق ٤٤٣٢
العين حق، فلو كان شيء سابق ٤٥٣١

حرف الغين

غارت أمكم ٢٩٤٠
الغداء يا بلال! ٢٠٨٢
غدوة في سبيل الله أو روحة خير ٥٦١٤
غرة: عبد أو أمة ٣١٧٤
غزا نبي من الأنبياء فقال لقومه: لا يتبعني .. ٤٠٣٣
الغزو غزوان ٣٨٤٦
غسل يوم الجمعة واجب ٥٣٨
غطوا الإناء، وأوكوا السقاء ٤٢٩٦
غطوا الإناء، وأوكوا السقاء، فإن في السنة .. ٤٢٩٨
غطوا بها رأسه ٦٢٠٥
غفار غفر الله لها وأسلم سالمها ٥٩٨٤
غفرانك ٣٥٩
غفر لامرأة مومسة مرت بكلب على رأس .. ١٩٠٢
الغلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم السابع . ٤١٥٣
الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع . ٤١٥٣
غلظ القلوب والجفاء ٦٢٧٠
الغناء ينبت النفاق في القلب ٤٨١٠
الغنيمة الباردة الصوم في الشتاء ٢٠٦٥
الغيبة أشد من الزنا ٤٨٧٤
غيروا الشيب، ولا تشبهوا باليهود . ٤٤٥٥، ٤٤٥٦، ٤٤٥٧،
غيروا هذا بشيء، واجتنبوا السواد ٤٤٢٤

حرف الفاء

فاختاروا إحدى الطائفتين: إما السبي، وإما ٣٩٦٨
فإذا أنا بامرأة تجر شعرها ٥٤٨٤
فإذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه ١٥١
فإذا سلب أحدهما تبعه الآخر ٥٠٩٤
فإذا كان يوم القيامة ٢٣٦٦
فارق واحدة، وأمسك أربعاً ٣١٧٧
الفار من الطاعون كالفار من الزحف ١٥٩٧
فأطعم وسقاً من تمر بين ستين مسكيناً ٣٣٠٠
فاطمة بضعة مني فمن أغضبها أغضبني ... ٦١٣٩
فأعني على نفسك بكثرة السجود ٨٩٦
فافعلوا ٩٧٣
فأكسى حلة من حلل الجنة ٥٧٦٦
فإن أحدكم إذا قال: ها؛ ضحك الشيطان منه ٤٧٣٢
فأنا منه بريء ٥٣١٥
فانظر إليها، فإن في أعين الأنصار شيئاً ٣٠٩٨
فإن لم تجدوا غيرها، فاغسلوها بالماء ٤٠٨٦
فإن لم تجديني فأتي أبا بكر ٦٠٢٢
فأوف بنذرك ٢١٠١
فبينا أنا أمشي سمعت صوتاً ٥٨٤٣
فتنة الرجل في أهله وماله ٥٤٣٥
فخيار أهل الأرض ٦٢٧٥
فذلك له سهم جمع ١١٥٤
فراش للرجل وفراش لامرأته ٤٣١٠
فُرِجَ عني سقف بيتي وأنا بمكة ٥٨٦٤
فرغ ربكم من العباد ٩٦
فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس ٤٣٤٠
فصل ما بين الحلال والحرام ٣١٥٣
فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب ... ١٩٨٣
فضل العالم على العابد .... ٢١٣، ٢١٤
فضلت على الأنبياء بست ٥٧٤٨
فضلنا على الناس بثلاث ٥٢٦
فضل هذا العالم الذي يصلي ٢٥٠
الفطرة خمس: الختان، والاستحداد، وقص الشارب ٤٤٢٠
فقال الله أنا أحق بذا منك، تجاوزوا عن عبدي ٢٧٩٢
فقد غفرت لكم ٦٢٢٥
فقيه واحد أشد على الشيطان ٢١٧
فكله ما لم ينتن ٤٠٦٨
فلا تأتوا الكهان ٤٥٩٢
فلا تعطه مالك ٣٥١٣
فلعلكم تفترقون؟ فاجتمعوا على طعامكم .. ٤٢٥٢
فلم ابتعثني الله إذاً؟ ٣٠٠٤
فلم تحل الغنائم لأحد قبلنا ٤٠٣٣
فلم تحل الغنائم لأحد من قبلنا، ذلك بأن الله رأى ٣٩٨٥
فلو غير أكار قتلني ٤٠٢٩
﴿فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق﴾ كلهم في الجنة ٢٣٨٠
فمن يطع الله إذا عصيته؟ ٥٨٩٤
فهبه له ولك كذا ٣٠٠٦
فهلا قبل أن تأتيني به ... ٣٥٩٨، ٣٥٩٩، ٣٦٠٠
فوالله لا الفقر أخشى عليكم ٥١٦٣
في أصحابي (وفي رواية) في أمتي اثنا عشر منافقاً ٥٩١٧
في الإنسان ثلاثمائة وستون مفصلاً ١٣١٥
في التوراة مكتوب: من بلغت ابنته ٣١٣٩
في الجنة ٣٩٣٧
في الجنة ثمانية أبواب، منها: باب ١٩٥٧

في الجنة مائة درجة ما بين كل ٥٦١٧
في الحبة السوداء شفاء من كل داء، إلا السام ٤٥٢٠
في ثقيف كذاب ومبير ٥٩٩٣
فيجيء إليه الرجل فيقول ٥٤٥٥
فيرخين ذراعاً لا يزدن عليه ٤٣٣٥
في فاتحة الكتاب شفاء من كل داء ٢١٧٠
فيقولون هذا مكاننا حتى ٥٥٧٩
فيك مثل من عيسى ٦١٠٢
في كل عشرة أزق زق ١٨٠٧
فيما استطعتم ٣٦٦٧
فيما استطعتن وأطقتن ٤٠٤٨
فيما سقت السماء والعيون أو كان ١٧٩٧
فيه خمس خلال ١٣٦٤
فيه ولدت، وفيه أنزل علي ٢٠٤٥

حرف القاف

قاتل الله اليهود، حرمت عليهم الشحوم، فجملوها ٢٧٦٧
القاتل لا يرث ٣٠٤٨
قال رجل: لأتصدقن بصدقة، فخرج بصدقته ١٨٧٦
قال رجل لم يعمل خيراً قط ٢٣٦٩
قال سليمان: لأطوفن الليلة على ٥٧٢٠
قال موسى بن عمران عليه السلام: يا رب .. ٥١٢٠
قال موسى عليه السلام: يا رب ٢٣٠٩
القتلى ثلاثة ٣٨٥٩
القتل في سبيل الله يكفر كل شيء إلاّ الدين . ٣٨٠٦
قتلوه، قتلهم الله ألا سألوا ٥٣١/ ٥٣٢
قد أجرنا من أجرت يا أم هانىء ٣٩٧٧
قد أريت الآن مذ صليت لكم ٥٦٩٧
قد أفلح من أخلص ٥٢٠٠
قد أفلح من أسلم ٥١٦٥
قد أمّنا من أمنت ٣٩٧٧
قد أنزل فيك وفي صاحبتك ٣٣٠٤
قد أوحي إلي أنكم تفتنون ١٣٧
قد بايعتك ٤٠٤٥
القدرية مجوس هذه الأمة ١٠٧
قد سمعت كلامكم وعجبكم ٥٧٦٢
قد عفوت عن الخيل والرقيق، فهاتوا ١٧٩٩
قدمت أنا وأخي من اليمن ٦١٩٨
قد وضعت السلاح؟ (أتاه جبرئيل فقال:) . ٥٨٨٠
قراءة الرجل القرآن في غير المصحف ألف درجة ٢١٦٧
قراءة القرآن في الصلاة أفضل من قراءة القرآن ٢١٦٦
قرصت نملة نبياً من الأنبياء ٤١٢٢
قريش والأنصار وجهينة ومزينة ٥٩٨٥
القضاة ثلاثة: واحد في الجنة، واثنان في النار ٣٧٣٥
قفلة كغزوة ٣٨٤١
قفوا على مشاعركم، فإنكم على إرث ٢٥٩٥
قل آمنت بالله ثم استقم ١٥
قل: اللهم اجعل سريرتي خيراً ٢٥٠٤
قل: اللهم إنّي أعوذ بك من شر سمعي ٢٤٧٢
قل: اللهم إنّي ظلمت نفسي ٩٤٢
قل: اللهم اهْدِني وسددني ٢٤٨٥
قل: اللهم عالم الغيب والشهادة، فاطر السماوات ٢٣٩٠
قلت يا رسول الله: ذراري المؤمنين ١١١
قل سبحان الله ٨٥٨

قل (قلت: وما أقول؟ قال:) قل هو الله أحد ٢١٦٣
قل كما يقولون فإذا انتهيت ٦٧٣
قل لا إله إلا الله ٢٣١٧
قمت على باب الجنة ٥٢٣٣
قم يا حمزة! قم يا علي! قم يا عبيدة بن الحارث ٣٩٥٧
قوموا إلى جنة عرضها السماوات والأرض ٣٨١٠
قوموا إلى سيدكم ٣٩٦٣، ٤٦٩٥
قوموا عني (لما كثر لغطهم واختلافهم) ١٥٨٩
قولوا: اللهم إني أعوذ بك ٩٤١
قولوا: اللهم صل على محمد ٩١٩، ٩٢٠
قولي: السلام على أهل الديار ١٧٦٧
قولي: اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني ٢٠٩١
قولي حين تصبحين: سبحان الله وبحمده ٢٣٩٣

حرف الكاف

كاد الفقر أن يكون كفراً، وكاد الحسد ٥٠٥٠ د
﴿كالمهل﴾ أي كعكر الزيت فإذا ٥٦٧٨ د
كان الرجل فيمن كان قبلكم يحفر ٥٨٥٨ د
كانت امرأتان معهما ابناهما ٥٧١٩ د
كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء ٣٦٧٥
كان رجل يداين الناس، فكان ٢٩٠١
كان زكرياء نجاراً ٥٧٢١ د
كان طول آدم ستين ذراعاً ٥٧٣٦ د
كان في بني إسرائيل رجل قتل تسعة وتسعين ٢٣٢٧
كان في عماء، ما تحته هواء ٥٧٢٥ د
كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح ٣٤٥٥
كان لداود عليه السلام من الليل ساعة ١٢٣٥
كان معاذ بن جبل يصلي ١١٥٠
كان معك ملك يرد عليه ٥١٠٢ د
كان من دعاء داود يقول: اللهم ٢٤٩٦
كان نبي من الأنبياء يخط ٩٧٨
كأني به أسود أفحج يقلعها حجراً حجراً ٢٧٢٢
كان ينفخ على إبراهيم ٤١١٩
الكبائر: الإشراك بالله وعقوق الوالدين ٥٠، ٥١ د
كبر الكبر ٣٥٣١
كبرت خيانة أن تحدث ٤٨٤٥
كتاب الله هو حبل الله من اتبعه ٦١٤٠
كتب الله مقادير الخلائق ٧٩
كتب على ابن آدم نصيبه ٨٦
كتب عليّ النحر ولم يكتب ٥٧٧٥
كخ كخ. أما شعرت أنّا لا نأكل الصدقة ١٨٢٢
كذبت، لا يدخلها ٦٢٥٢
كذب، قد علم أني من أتقاهم وآداهم للأمانة ٤٢٦١
الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم ٤٨٩٤
كسر عظم الميت ككسره حياً ١٧١٤
كفى بالرجل إثماً أن يحبس ٣٣٤٦
كفى بالمرء إثماً أن يضيع من يقوت ٣٣٤٦
كفى بالمرء كذباً أن يحدث ١٥٦
كفارة واحدة ٣٣٠١
كفارة النذر كفارة اليمين ٣٤٢٩
كفّر عن يمينك ٣٤٢٥
كلا إني رأيته في النار في بردة غلها ـ أو عباءة ٤٠٣٤
كلاب النار، شر قتلى تحت أديم السماء ٣٥٥٤
كلاكما محسن، فلا تختلفوا، فإن من كان قبلكم ٢٢١٢
كل الذنوب يغفر الله منها ما شاء إلا عقوق الوالدين ٤٩٤٥
كل أمتي معافى إلا المجاهرون ٤٨٣١
كل أمتي يدخلون الجنة إلا ١٤٣

كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه بالحمد ٣١٥١
كلامي لا ينسخ كلام الله ١٩٥
كلاهما على خير وأحدهما أفضل ٢٥٧
كلا، والذي نفسي بيده إن الشملة ٣٩٩٧
كلا والله لتأمرن بالمعروف ٥١٤٨
كل بني آدم خطاء، وخير الخطائين التوابون. ٢٣٤١
كل بني آدم يطعن الشيطان في ٥٧٢٣
كل بيمينك (قال: لا أستطيع قال:) لا استطعت ٥٩٠٤
كل ثقة بالله، وتوكلاً عليه ٤٥٨٥
كل خطبة ليس فيها تشهد ٣١٥٠
كل ذنب عسى الله أن يغفره إلا ... ٣٤٦٨، ٣٤٦٩
كل ذي ناب من السباع فأكله حرام ٤١٠٤
كل سلامى من الناس عليه صدقة ١٨٩٦
كل شراب أسكر فهو حرام ٣٦٣٧
كل شيء بقدر ٨٠
كل طلاق جائز إلا طلاق المعتوه ٣٢٨٦
كل عرفة موقف وكل منى منحر ٢٥٩٦
كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر ... ١٩٥٩
كل عين زانية ١٠٦٥
كل كلام ابن آدم عليه لا له، إلا أمر بمعروف ٢٢٧٥
كل ما أمسكن عليك ٤٠٦٥
الكلمة الحكمة ضالة الحكيم ٢١٦
كلمتان خفيفتان على اللسان، ثقيلتان في الميزان ٢٢٩٨
كل مخموم القلب ٥٢٢١
كل مسكر حرام ٣٦٥٢
كل مسكر خمر ٣٦٣٨
كل مصور في النار ٤٤٩٨
كل معروف صدقة ١٨٩٣
كل معروف صدقة، وإن من المعروف أن تلقى
كل من مال يتيمك غير مسرف ٣٣٥٥
كل ميت يختم على عمله إلا ...... ٣٨٢٣، ٣٨٢٤
كلوا الزيت وادهنوا به، فإنه من شجرة مباركة ٤٢٢١
كلوا جميعاً ولا تفرقوا، فإن البركة مع الجماعة ٤٢٥٧
كلوا رزقاً أخرجه الله إليكم، وأطعموناإن كان معكم ٤١١٤
كلوا من جوانبها، ولا تأكلوا من وسطها ... ٤٢١١
كلوا، واشربوا، وتصدقوا، والبسوا ٤٣٨١
كلوا وتزودوا ٢٦٣٩
كلوه إن شئتم، فإن ذكاته ذكاة أمه ٤٠٩٣
كلي، إن الصائم إذا أكل عنده ٢٠٨١
كما تكونون، كذلك يؤمر عليكم ٣٧١٧
الكمأة من المن، وماؤها شفاء للعين ٤١٨٤
الكمأة من المن، وماؤها شفاء للعين ٤٥٦٩
كم من أشعث أغبر ٦٢٤٨
كم من صائم ليس له من صيامه إلا الظمأ .. ٢٠١٤
كمل من الرجال كثيرولم ٥٧٢٤
كنا نذبح الشاة يوم السابع ٤١٥٨
كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها .. ١٧٦٩
كنت وأبو بكر وعمر وفعلت ٦٠٥٧
كن في الدنيا كأنك ٥٢٧٤
كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل ... ١٦٠٤
كيّة (لمن ترك ديناراً) ٥٢٠٢
الكيس من دان ٥٢٨٩
كيف أنت إذا كانت عليك ٦٠٠
كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا الفيء ٣٧١٠
كيف أنعم وصاحب الصور قد التقمه ٥٥٢٧
كيف بك إذا أبقيت ٥٣٩٨
كيف بكم إذا غدا ٥٣٦٦
كيف بك يا أبا ذر! ٥٣٩٧
كيف تجدك؟ ١٦١٢
كيف تصنع بلا إله إلا الله ٣٤٥١
كيف تقرأ في الصلاة؟ ٢١٤٢
كيف تقضي إذا عرض لك قضاء؟ ٣٧٣٧

كيف رأيتني أنقذتك من الرجل ٤٨٩١
كيف قلت؟ . . . اللهم عافِهِ ٦١٠٧
كيف وقد قيل؟ ٣١٦٩
كيف يفلح قوم شجوا رأس نبيهم ٥٨٤٩
كيلوا طعامكم يبارك لكم فيه ٤١٩٨

حرف اللام

لا . . . الله يمنعني منك ١٤٢٢
لا (إن أهل الصدقة يعتدون أفنكتم) ١٧٨٤
لا (أيكون المؤمن كذاباً؟) ٤٨٦٢
لا ، (أينحني المرء لصديقه؟) ٤٦٨٠
لا آكل متكئاً ٤١٦٨
لا أبايعك حتى تغيري كفيك ٤٤٦٦
لا أجر له ٣٨٤٥
لا أركب الأرجوان ، ولا ألبس المعصفر ٤٣٥٤
لا أعفي من قتل بعد أخذ الدية ٣٤٧٩
لا . . . الثلث والثلث كثير ٣٠٧١
لا ألفين أحدكم متكئاً ١٦٢
لا ألفين أحدكم يجيء يوم القيامة على رقبته بعير ٣٩٩٦
لا إله إلا أنت ، سبحانك اللهم ١٢١٤
لا إله إلا الله ٥٣٤٢
لا إله إلا الله العظيم الحليم ٢٤١٧
لا إله إلا الله ، إن للموت سكرات ٥٩٥٩
لا إله إلا الله والله أكبر ٢٨١
لا إله إلا الله وحده .... ٩٦٣،٩٦٢
لا إله إلا الله ، وحده لا شريك له ٢٤٢٥
لا ، أنت أحق بصدر دابتك ٣٤١٨
لا ، إنما ذلك عرق ٥٥٧
لا ، إنما هي أربعة أشهر وعشراً ٣٣٢٩
لا ، إنما يكفيك أن تحثي ٤٣٨
لا إيمان لمن لا أمانة له ٣٥
لا بأس أن تأخذها بسعر يومها ٢٨٧١
لا بأس بالغنى لمن اتقى ٥٢٩٠
لا بأس ببول ما يؤكل لحمه ٥١٥
لا بأس بها ٢٩٨١
لا بأس ، شربت عسلاً ٣٢٧٨
لا بأس ، طهور إن شاء الله ١٥٢٩
لأبعثن إليكم رجلاً أميناً حق أمين ٦١٣٢
لا ، بل أنتم العكارون ٣٩٥٨
لا بل شيء قضي عليهم ٨٧
لا جلب ، ولا جنب ٣٨٧٦
لا جلب ، ولا جنب ، ولا شغار ٢٩٤٧
لا جلب ، ولا جنب في الرهان ٣٨٧٦
لا جلب ولا جنب ، ولا تؤخذ ١٧٨٦
لا حرج إلا على رجل اقترض عرض مسلم ٢٦٥٨
لا حرج (رميت بعدما أمسيت) ٢٦٥٦
لا حسد إلا على اثنين : رجل آتاه الله القرآن ٢١١٣
لا حسد إلا في اثنتين ٢٠٢
لا حليم إلا ذو عثرة ٥٠٥٥
لا حمى إلا لله ورسوله ٢٩٩٢
لا حول ولا قوة إلا بالله دواء ٢٣٢٠
لأخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب ٤٠٥٣
لا خير في جلوس في الطرقات ٤٦٦١
لا دعوة في الإسلام ، ذهب أمر الجاهلية ٣٣٢٠
لا رقية إلا من عين أو حمة .... ٤٥٥٨،٤٥٥٧
لا رقية إلا من عين أو حمة أو دم ٤٥٥٩
لا سبق إلا في نصل أو خف أو حافر ٣٨٧٤
لا صام ولا أفطر ٢٠٤٤

لا ضرورة في الإسلام ٢٥٢٢
لا صلاة بحضرة الطعام ١٠٥٧
لا صلاة بعد الصبح ... إلا بمكة ١٠٥١
لا صلاة بعد الصبح حتى ١٠٤١
لا صلاة لمن لا وضوء له ٤٠٤
لا صلاة لمن لم يقرأ ٨٢٢
لا صوم في يومين: الفطر والضحى ٢٠٤٩
لا طاعة في معصية، إنما الطاعة في المعروف . ٣٦٦٥
لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق ٣٦٩٦
لا طلاق قبل نكاح، ولا عتاق إلا ٣٢٨١
لا طلاق ولا عتاق في إغلاق ٣٢٨٥
لا طيرة، وخيرها الفأل ٤٥٧٦
لا عدوى ولا صفر ولا غول ٤٥٨٠
لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ٤٥٧٧
لا عدوى ولا هامة ولا صفر ٤٥٧٨
لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر ٤٥٧٩
لأعطين هذه الراية غداً رجلاً ٦٠٨٩
لا فرع ولا عتيرة ١٤٧٧
لا قطع في ثمر معلق، ولا ٣٥٩٥
لا قطع في ثمر ولا كثر ٣٥٩٣
لا ما دعوتم الله لهم وأثنيتم عليهم ٣٠٢٦
لا، منى مناخ من سبق ٢٦٢٥
لأنا بهم ـ أو ببعضهم ٦٢٥٤
لأن أقتل في سبيل الله، أحب إلي ٣٨٥٥
لأن أقعد مع قوم يذكرون الله ٩٧٠
لأن أقول: سبحان الله، والحمد لله ٢٢٩٥
لئن بقيت إلى قابل، لأصومن التاسع ٢٠٤١
لئن حلف على ماله ليأكله ظلماً، ليلقين الله ٣٧٦٤
لا نذر في معصية، وكفارته كفارة اليمين ... ٣٤٣٥
لا نذر لابن آدم فيما لا يملك ٣٢٨٢
لأن زيداً كان أحب إلى رسول الله ﷺ ٦١٧٣
لا نستعمل على عملنا من أراده ٣٦٨٣
لئن عشت إن شاء الله لأخرجن اليهود ٤٠٥٣
لا نفل إلا بعد الخمس ٤٠٠٩
لا نكاح إلا بولي ٣١٣٠
لئن كنت أقصرت الخطبة لقد أعرضت ... ٣٣٨٤
لئن كنت كما قلت فكأنما تسفهم الملّ ٤٩٢٤
لأن ملائكة الرحمن ٦٢٧٣
لأن في داركم كلباً ٤٥١٣
لأن فيه طبعت طينة أبيك آدم ١٣٦٥
لأنه حديث عهد بربه ١٥٠١
لا نورث ما تركناه صدقة ٥٩٧٦
لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي بحزمة حطب . ١٨٤١
لأن يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له ... ١٨٧٠
لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ١٦٩٩
لأن يمتلىء جوف رجل قيحاً يريه خير من أن يمتلىء شعراً ٤٧٩٤
لأن يؤدب الرجل ولده خير له ٤٩٧٦
لا هامة ولا عدوى ولا طيرة ٤٥٨٦
لا هجرة بعد الفتح ٣٨١٨
لا هجرة، ولكن جهاد ونية ٢٧١٥
لا، وأستغفر الله ٣٤٢٣
لا، والذي نفس أبي القاسم بيده ٣٤٢٢
لا، وإن كنت لا بد فسل الصالحين ١٨٥٣
لا وصية لوارث، إلا أن يشاء الورثة ٣٠٧٤
لا وضوء إلا من صوت أو ريح ٣١٠
لا وضوء لمن لم يذكر .... ٤٠٢، ٤٠٣
لا وفاء لنذر في معصية ٣٤٢٨
لا، ولكن أكرهه من أجل ريحه ٤١٩٦
لا، ولكن لم يكن بأرض قومي ٤١١١
لا، ولكن من العصبية أن ينصر الرجل قومه على الظلم ٤٩٠٩
لا، ومقلب القلوب ٣٤٠٦
لا تأذنوا لمن لم يبدأ بالسلام ٤٦٧٦
لا تبادروا الإمام ١١٣٨

لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها ٣٠٩٩
لا تباع حتى تفصل ٢٨١٧
لا تبدأوا اليهود ولا النصارى بالسلام ٤٦٣٥
لا تبع ما ليس عندك ٢٨٦٧
لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل ٢٨١٠
لا تبيعوا الذهب بالذهب ٢٨١٩
لا تبيعوا القينات، ولا تشتروهن ٢٧٨٠
لا تبغضني فتفارق دينك ٥٩٩٨
لا تبقين في رقبة بغير قلادة ٣٨٩٦
لا تبكوا على أخي بعد اليوم ٤٤٦٣
لا تتخذوا الضيعة ٥١٧٨
لا تتخذوا شيئاً فيه الروح غرضاً ٤٠٧٦
لا تتخذوا ظهور دوابكم منابر ٣٩١٦
لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون ٤٣٠٠
لا تثوبن في شيء... إلا ٦٤٦
لا تجالسوا أهل القدر ١٠٨
لا تجتمعن جوعاً وكذباً ٤٢٥٦
لا تجزىء صلاة الرجل حتى ٨٧٨
لا تجعلوا بيوتكم قبوراً ٩٢٦
لا تجعلوا بيوتكم مقابر. إن الشيطان ٢١١٩
لا تجلس بين رجلين إلا بإذنهما ٤٧٠٤
لا تجلسوا على القبور، ولا تصلوا إليها ١٦٩٨
لا تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية ... ٣٧٨٣
لا تجوز شهادة خائن، ولا خائنة ٣٧٨١
لا تجوز شهادة خائن، ولا خائنة، ولا زان، ولا
زانية ٣٧٨٢
لا تحد امرأة على ميت فوق ثلاث إلا ٣٣٣١
لا تحرم الإملاجة والإملاجتان ٣١٦٦
لا تحرم الرضعة أو الرضعتان ٣١٦٤
لا تحرم المصة والمصتان ٣١٦٥
لا تحقرن من المعروف شيئاً، ولو أن تلقى .. ١٨٩٤
لا تحل الصدقة لغني إلا لخمسة: لغاز ١٨٣٣، ١٨٣٤
لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي ... ١٨٣٠
١٨٣١م
لا تحلفوا بآبائكم، ولا بأمهاتكم ٣٤١٨
لا تحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم ٣٤٠٨
لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي .. ٢٠٥٢
لا تخلع امرأة ثيابها في غير بيتها، إلا هتكت ٤٤٧٥
لا تخلع امرأة ثيابها في غير بيت زوجها ... ٤٤٧٥
لا تخيروا بين الأنبياء ٥٧٠٩
لا تخيروني على موسى ٥٧٠٨
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه ٤٦٣
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه جرس ٤٣٩٩
لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب، ولا تصاوير ٤٤٨٩
لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا ٥١٢٥
لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا ٤٦٣١
لا تدعوا على أنفسكم، ولا تدعوا على أولادكم ٢٢٢٩
لا تذبحوا إلا مسنة ١٤٥٥
لا تذهب الأيام والليالي حتى يملك رجل ... ٥٤١٦
لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب ٥٤٥٢
لا ترجعن بعدي كفاراً ٣٥٣٧
لا ترسلوا فواشيكم وصبيانكم إذا غابت
الشمس ٤٢٩٧
لا ترغبوا عن آبائكم ٣٣١٥
لا ترقبوا، ولا تعمروا ٣٠١٣
لا تركب البحر إلا حاجاً ٣٨٣٨
لا تركبوا الخز ولا النمار ٤٣٥٧
لا تزال أمتي بخير (على الفطرة) .... ٦٠٩، ٦١٠
لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول: ٥٦٩٥
لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون ... ٣٨١٩، ٥٥٠٧
لا تزال هذه الأمة بخير ما عظموا هذه الحرمة ٢٧٢٧
لا تزرموه، دعوه ٤٩٢
لا تزكوا أنفسكم ٤٧٥٦
لا تزوج المرأة المرأة ٣١٣٧
لا تزول قدما ٥١٩٧

لا تسافر امرأة مسيرة ٢٥١٥
لا تسافروا بالقرآن، فإني لا آمن أن يناله العدو ٢١٩٧
لا تسأل الإمارة، فإنك إن أعطيتها ٣٦٨٠
لا تسأل المرأة طلاق أختها ٣١٤٥
لا تسألوني عن الشر وسلوني عن الخير ٢٦٧
لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم ٦٠٠٧
لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا ١٦٦٤
لا تسبوا الديك فإنه يوقظ للصلاة ٤١٣٦
لا تسبوا الريح، فإذا رأيتم ما تكرهون ١٥١٨
لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام ٣٥٠
لا تسموا العنب الكرم ٤٧٦٣
لا تسمين غلامك يساراً ٤٧٥٣
لا تشتره ولا تعد في صدقتك ١٩٥٤
لا تشد الرحال إلا إلى ٦٩٣
لا تشددوا على أنفسكم ١٨١
لا تشربوا واحداً كشرب البعير ٤٢٧٨
لا تشركوا بالله ولا تسرقوا ٥٨
لا تصاحب إلا مؤمناً ٥٠١٨
لا تصحب الملائكة رفقة فيها جلد نمر ٣٩٢٤
لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس ٣٨٩٤
لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم ١٥٥
لا تصلح قبلتان في أرض واحدة، وليس على
المسلم جزية ٤٠٣٧
لا تصلوا صلاة في يوم مرتين ١١٥٧
لا تصوموا حتى تروا الهلال، ولا تفطروا ... ١٩٦٩
لا تصوموا يوم السبت إلا فيما افترض عليكم ٢٠٦٣
لا تضرب به فإني نهيت عن ضرب أهل الصلاة ٣٣٦٥
لا تضربوا إماء الله ٣٢٦١
لا تضرك الفتنة ٦٢٤٢
لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم ... ٤٨٩٧
لا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك . ٤٨٥٦
لا تعدل بالرعة ٥١٧٣
لا تعذبوا بعذاب الله ٣٥٣٣
لا تعذبوا صبيانكم بالغمز من العذرة ٤٥٢٣
لا تغالوا في الكفن فإنه يسلب ١٦٣٩
لا تغبطن فاجراً ٥٢٤٨
لا تغتسلوا بالماء المشمس ٤٨٩
لا تغضب (قال للنبي ﷺ: أوصني، قال:) ٥١٠٤
لا تفعل، فإن مقام أحدكم في سبيل الله ... ٣٨٣٠
لا تقام الحدود في المساجد ٣٤٧٠
لا تقبل صلاة امرأة تطيبت ١٠٦٤
لا تقبل صلاة بغير طهور ٣٠١
لا تقبل صلاة حائض إلا ٧٦٢
لا تقبل صلاة من أحدث ٣٠٠
لا تقتلوا أولادكم سراً ٣١٩٦
لا تقتل نفس ظلماً ٢١١
لا تقتله ٣٤٤٩
لا تقرأ الحائض ولا الجنب ٤٦١
لا تقصوا نواصي الخيل، ولا معارفها، ولا
أذنابها ٣٨٨٠
لا تقطع الأيدي في السفر ٣٦٠١
لا تقطع الأيدي في الغزو ٣٦٠١
لا تقطعوا اللحم بالسكين ٤٢١٥
لا تقطع يد السارق إلا بربع دينار فصاعداً . ٣٥٩٠
لا تقل عليك السلام. عليك السلام ١٩١٨
لا تقولوا السلام على الله ٩٠٩
لا تقولوا: الكرم، فإن الكرم قلب المؤمن .. ٤٧٦١
لا تقولوا: الكرم، ولكن قولوا: العنب
والحبلة ٤٧٦٢
لا تقولوا للمنافق سيد. ٤٧٨٠
لا تقولوا: ما شاء الله وشاء فلان ٤٧٧٨
لا تقولوا: ما شاء الله وشاء محمد ٤٧٧٩
لا تقوم الساعة إلا على شرار الخلق ٥٥١٧
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزاً .. ٥٤١٢، ٥٤١٣
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوماً ٥٤١١
لا تقوم الساعة حتى تقتتل ٥٤١٠

لا تقوم الساعة حتى تقتلوا ٥٣٦٤
لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ٥٤٤٦
لا تقوم الساعة حتى تضطرب أليات ٥٥١٨
لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة شرارها كما ينفي ٢٧٤٠
لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض ٥٥١٦
لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان ٥٤٤٨
لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات ٥٤٤٣
لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل ٥٤١٥
لا تقوم الساعة حتى يخرج قوم يأكلون ٤٧٩٩
لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود ٥٤١٤
لا تقوم الساعة حتى يكثر المال ويفيض ٥٤٤٠
لا تقوم الساعة حتى يكون ٥٣٦٥
لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق ٥٤٢١
لا تقوموا كما يقوم الأعاجم يعظم بعضها بعضاً ٤٧٠٠
لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله، فإن كثرة الكلام ٢٢٧٦
لا تكرهوا مرضاكم على الطعام ٤٥٣٣
لا، تكفونا المؤونة، ونشرككم في الثمرة ٢٩٣١
لا تكونوا إمعة، تقولون: إن أحسن ٥١٢٩
لا تكوني فاحشة، فإن الله لا يحب ٤٦٣٨
لا تلاعنوا بلعنة الله، ولا بغضب الله، ولا بجهنم ٤٨٤٩
لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ٤٢٧٢
لا تلبسوا القمص، ولا العمائم، ولا السراويلات ٢٦٧٨
لا تلجوا على المغيبات ٣١١٩
لا تلحفوا في المسألة، فوالله لا يسألني أحد ١٨٤٠
لا تلعنها فإنها مأمورة ٤٨٥١
لا تلعنوا الريح، فإنها مأمورة ١٥١٧
لا تلعنوه، فوالله ما علمت أنه يحب الله ورسوله ٣٦٢٥
لا تلقوا الجلب فمن تلقاه ٢٨٤٨
لا تلقوا الركبان لبيع ٢٨٤٧
لا تلقوا السلع حتى يهبط بها إلى السوق ٢٨٤٩
لا تمار أخاك، ولا تمازحه ٤٨٩٢
لا تمس النار مسلماً رآني أو رأى ٦٠١٣
لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد ١٠٨٢، ١٠٨٣
لا تمنعوا فضل الماء، لتمنعوا به فضل الكلأ ٢٩٩٤
لا تمنعوا نساءكم المساجد ١٠٦٢
لا تمنوا الموت فإن هول المطلع شديد ١٦١٣
لا تنتفوا الشيب، فإنه نور المسلم ٤٤٥٨
لا تنذروا، فإن النذر لا يغني ٣٤٢٦
لا تنزع الرحمة إلا من شقي ٤٩٦٨
لا تنزل الرحمة على قوم فيهم قاطع الرحم ٤٩٣١
لا تنفق امرأة شيئاً من بيت زوجها إلا بإذن ١٩٥١
لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة، ولا تنقطع ٢٣٤٦
لا تنكح الأيم حتى تستأمر ٣١٢٦
لا تنهكي، فإن ذلك أحظى للمرأة ٤٤٦٤
لا تؤخروا الصلاة لطعام ١٠٧١
لا تؤذ صاحب هذا القبر أولا تؤذه ١٧٢١
لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا ٣٢٥٨
لا تؤذيني في عائشة فإن الوحي ٦١٨٩
لا توطأ حامل حتى تضع ٣٣٣٨
لا، يا بنت الصديق ٥٣٥٠
لا يأتي مائة سنة وعلى الأرض ٥٥١١
لا يأخذ أحدكم عصا أخيه ٢٩٤٨
لا يأكلن أحدكم بشماله ٤١٦٣
لا يباع فضل الماء ليباع به الكلأ ٢٨٥٩
لا يبع الرجل على بيع أخيه ٢٨٥٠
لا يبع حاضر لباد ٢٨٥٢
لا يبغض الأنصار أحد ٦٢٥٠
لا يبقى على ظهر الأرض ٤١
لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين حتى يدع ٢٧٧٥
لا يبلغني أحد من أصحابي عن أحد شيئاً ٤٨٥٢
لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ٤٧٤
لا يبولن أحدكم في جحر ٣٥٤

لا يبولن أحدكم في مستحمه ٣٥٣
لا يتحرى أحدكم فيصلي عند ١٠٣٩
لا يتخلجن في صدرك شيء ضارعت فيه
النصرانية ٤٠٨٧
لا يتفرقن اثنان عن تراض ٢٨٠٥
لا يتقدمن أحدكم رمضان بصوم يوم أو يومين ١٩٧٣
لا يتمن أحدكم الموت ١٦١٥
لا يتمنى أحدكم الموت، إما محسناً ١٥٩٨
لا يتمنى أحدكم الموت ولا يدع به ١٥٩٩
لا يتمنين أحدكم الموت من ضر أصابه . . . ١٦٠٠
لا يتوارث أهل ملتين شتى . . . . . ٣٠٤٧،٣٠٤٦
لا يجتمع كافر وقاتله في النار أبداً ٣٧٩٥
لا يجزي ولد والده إلا ٣٣٩١
لا يجلد أحدكم امرأته جلد العبد ٣٢٤٢
لا يجلد فوق عشر جلدات إلا في حد من حدود
الله ٣٦٣٠
لا يجمع بين المرأة وعمتها ٣١٦٠
لا يجوع أهل بيت عندهم التمر ٤١٨٩
لا يحب الله العقوق ٤١٥٦
لا يحب علياً منافق ولا يبغضه مؤمن ٦١٠٠
لا يحرم من الرضاع إلا ما فتق الأمعاء . . . ٣١٧٣
لا يحل الكذب إلا في ثلاث: ٥٠٣٢
لا يحلبن أحد ماشية امرىء بغير إذنه ٢٩٣٩
لا يحل دم امرىء مسلم ٣٥٤٤
لا يحل دم امرىء مسلم إلا بإحدى ثلاث: . ٣٤٦٦
لا يحل دم امرىء مسلم يشهد ٣٤٤٦
لا يحل سلف وبيع ٢٨٧٠
لا يحل للرجل أن يهجر أخاه ٥٠٢٧
لا يحلف أحد عند منبري هذا على يمين آثمة ٣٧٧٨
لا يحل لأحدكم أن يحمل بمكة السلاح ٢٧١٧
لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد ٣٣٣٠
لا يحل لامرىء يؤمن بالله واليوم الآخر أن
يسقي ٣٣٣٩

لا يحل لرجل أن يفرق بين اثنين إلا بإذنهما . . ٤٧٠٣
لا يحل للرجل أن يعطي عطية ٣٠٢١
لا يحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد إلا بإذنه ٢٠٣١
لا يحل لمسلم أن يروع مسلماً ٣٥٤٥
لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ٥٠٣٤
لا يحل لمؤمن أن يهجر مؤمناً فوق ثلاث ٥٠٣٦
لا يحل له أن يبيع حتى يؤذن شريكه ٢٩٦٢
لا يحل لي من غنائمكم مثل هذا إلا الخمس ٤٠٢٦
لا يخرج الرجلان يضربان الغائط ٣٥٦
لا يخطب الرجل على خطبة أخيه ٣١٤٤
لا يخلون رجل بامرأة إلا كان ٣١١٨
لا يخلون رجل بامرأة، ولا تسافرن امرأة . . . ٢٥١٣
لا يدخل أحد الجنة إلا أري ٥٥٩٠
لا يدخل أحداً منكم عمله الجنة ولا يجيره . . ٢٣٧٢
لا يدخل الجنة الجواظ . . . . ٥٠٨٠،٥٠٧٩
لا يدخل الجنة جسد غذي بحرام ٢٧٨٧
لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان ١٨٧٣
لا يدخل الجنة سيء الملكة . . . . . ٣٣٧٥،٣٣٥٨
لا يدخل الجنة صاحب مكس ٣٧٠٣
لا يدخل الجنة عاق، ولا قمار ولا منان ٣٦٥٣
لا يدخل الجنة قاطع ٤٩٢٢
لا يدخل الجنة قتات ٤٨٢٤
لا يدخل الجنة لحم نبت من السحت ٢٧٧٢
لا يدخل الجنة منان، ولا عاق، ولا مدمن خمر ٤٩٣٣
لا يدخل الجنة من كان في قلبه ٥١٠٨
لا يدخل الجنة من لا يأمن جاره بوائقه ٤٩٦٣
لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال ٢٧٥٣، ٥٤٨١
لا يدخل النار ٦٢٢٧
لا يدخل النار أحد في قلبه ٥١٠٧
لا يدخل النار إلا شقي ٥٦٩٣
لا يدخلن هؤلاء عليكم ٣١٢١
لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد ٥٥١٩
لا يرث المسلم الكافر، ولا الكافر المسلم . . ٣٠٤٣

لا يرجع أحد في هبته، إلا ٣٠٢٠
لا يرحم الله من لا يرحم الناس ٤٩٤٧
لا يرد الدعاء بين الأذان ٦٧١
لا يرد القدر إلا الدعاء ٤٩٢٥
لا يرد القضاء إلا الدعاء، ولا يزيد ٢٢٣٣
لا يرمى بها لموت أحد ولا لحياته ٤٦٠١
لا يرمي رجل رجلاً بالفسوق ٤٨١٦
لا يريد الله بأهل بيت رفقاً ٥١٠٣
لا يزال الإسلام عزيزاً إلى ٥٩٨٣
لا يزال البلاء بالمؤمن أو المؤمنة ١٥٦٧
لا يزال الدين ظاهراً ما عجل الناس الفطر . ١٩٩٥
لا يزال الدين قائماً حتى تقوم الساعة ٥٩٨٣
لا يزال الرجل يذهب بنفسه ٥١١١
لا يزال الله عز وجل مقبلاً ٩٩٥
لا يزال المؤمن معتقاً صالحاً ٣٤٦٧
لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر ١٩٨٤
لا يزال الناس يتساءلون .... ٦٦، ٧٥
لا يزال أمر الناس ماضياً ٥٩٨٣
لا يزال قلب الكبير ٥٢٧١
لا يزال قوم يتأخرون ١١٠٤
لا يزال لسانك رطباً من ذكر الله ٢٢٧٩
لا يزال من أمتي أمة ٦٢٨٥
لا يزال هذا في قريش ما بقي ٥٩٨١
لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ٥٣
لا يسأل الرجل فيما ضرب امرأته عليه ٣٢٦٨
لا يسأل بوجه الله إلا الجنة ١٩٤٤
لا يسب أحدكم الدهر، فإن الله هو الدهر .. ٤٧٦٤
لا يستلقين أحدكم ثم يضع إحدى رجليه على
الأخرى ٤٧١٠
لا يسم الرجل على سوم أخيه المسلم ٢٨٥١
لا يسمع مدى صوت المؤذن ٦٥٦
لا يشربن أحد منكم قائماً، فمن نسي منكم
فليستقيء ٤٢٦٧
لا يشير أحدكم على أخيه بالسلاح ٣٥١٨
لا يصبر على لأواء المدينة وشدتها ٢٧٣٠
لا يصلي الإمام في الموضع ٩٥٣
لا يصلي لكم ٧٤٧
لا يصلين أحدكم في الثوب الواحد ٧٥٥
لا يصوم أحدكم يوم الجمعة، إلا أن يصوم
قبله ٢٠٥١
لا يصيب عبداً نكبة فما فوقها أو دونها ١٥٥٨
لا يعضد شجرها، ولا يلتقط ساقطتها إلا
منشد ٢٧١٦
لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم ٤٧٤
لا يغتسل رجل يوم الجمعة ١٣٨١
لا يغلبنكم الأعراب (العشاء) ٦٣٢
لا يغلبنك الأعراب (المغرب) ٦٣١
لا يغلق الرهن الرهن من صاحبه . ٢٨٨٧، ٢٨٨٨
لا يفرك مؤمن مؤمنة ٣٢٤٠
لا يقبل الله صلاة رجل في جسده ٤٤٤١
لا يقتسم ورثتي ديناراً، ما تركت بعد ٥٩٧٥
لا يقتل قرشي صبراً بعد هذا اليوم ٦٠٠٢
لا يقص إلا أمير أو مأمور .... ٢٤٠، ٢٤١
لا يقضين حكم بين اثنين وهو غضبان ٣٧٣١
لا يقطع أحد مالاً بيمين، إلا لقي الله أجذم ٣٧٧٦
لا يقطع الصلاة شيء ٧٨٥
لا يقعد قوم يذكرون الله إلا حفتهم الملائكة ٢٢٦١
لا يقل عبد لسيده: مولاي، فإن مولاكم الله ٤٧٦٠
لا يقولن أحدكم: خبثت نفسي ٤٧٦٥
لا يقولن أحدكم عبدي وأمتي، كلكم
عبيد الله ٤٧٦٠
لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ٤٦٩٦
لا يقيمن أحدكم أخاه يوم الجمعة ١٣٨٦
لا يكسب عبد مال حرام فيتصدق منه ٢٧٧١
لا يكلم أحد في سبيل الله ٣٨٠٢

لا يكون المؤمن لعاناً ٤٨٤٨
لا يكون لمسلم أن يهجر مسلماً فوق ثلاثة ٥٠٣٣
لا يكيد أهل المدينة أحد إلا انماع ٢٧٤٣
لا يلج النار من بكى من خشية الله ٣٨٢٨
لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين ٥٠٥٢
لا يمشي أحدكم في نعل واحدة ٤٤١١
لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في جداره .. ٢٩٦٤
لا يمنعن رجل أهله أن يأتوا المساجد ١٠٨٤
لا يمنعنكم من سحوركم ٦٨١
لا يموت لإحداكن ثلاثة من الولد ١٧٣٠
لا يموت لمسلم ثلاث من الولد فيلج ١٧٢٩
لا يموتن أحدكم إلا وهو يحسن ١٦٠٥
لا يمين عليك ولا نذر في معصية الرب ٣٤٤٣
لا ينبغي لصديق أن يكون لعاناً ٤٨٢٠
لا ينبغي لقوم فيهم أبو بكر ٦٠٢٩
لا ينبغي للمؤمن أن يذل نفسه ٢٥٠٣
لا ينبغي للمؤمن أن يكون لعاناً ٤٨٤٨
لا ينبغي هذا للمتقين ٧٥٩
لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل ٣١٠٠
لا ينظر الله إلى رجل أتى رجلاً ٣١٩٥
لا ينظر الله عز وجل إلى رجل أتى رجلاً ٣٥٨٥
لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جر إزاره بطراً ٤٣١١
لا ينفرن أحدكم، حتى يكون آخر عهده بالبيت ٢٦٦٨
لا ينقشن أحد على نقش خاتمي هذا ٤٣٨٣
لا ينكح المحرم ولا ينكح، ولا يخطب ٢٦٨١
لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه ٧
لا يؤمن أحدكم حتى يكون ١٦٧
لا يؤمن العبد حتى يؤمن بأربع ١٠٤

لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك ٢٥٤١
لبيك اللهم لبيك، لبيك وسعديك ٢٥٥١
لتأخذوا مناسككم فإني لا أدري لعلي لا أحج ٢٦١٨
لتتبعن سنن من قبلكم ٥٣٦١
لتسألن عن هذا النعيم يوم القيامة ٤٢٥٣
لتفتحن عصابة من المسلمين كنز ٥٤١٧
لتلبسها صاحبتها من جلبابها ١٤٣١
لتنظر عدد الليالي ٥٥٩
لتؤدن الحقوق إلى أهلها ٥١٢٨
لجميع أمتي كلهم ٥٦٦
لجهنم سبعة أبواب: باب منها لمن سل السيف ٣٥٣٠
لحم الصيد لكم في الإحرام حلال، ما لم تصيدوه ٢٧٠٠
لسرادق النار أربعة جدر ٥٦٨١
لزوال الدنيا أهون على الله من قتل ٣٤٦٢، ٣٤٦٣
لعانين وصديقين؟ كلا ورب الكعبة ٤٨٦٨
لعلك أردت الحج؟ ٢٧١١
لعلك ترزق به ٥٣٠٨
لعلكم تقرأون خلف إمامكم ٨٥٤
لعلك قبلت أو غمزت أو نظرت؟ ٣٥٦١
لعلك نفست؟ فإن ذلك شيء ٢٥٧٢
لعله أن يخفف عنهما ٣٣٨
لعلي لا أراكم بعد عامي هذا ٢٦١١
لعن الله الخمر، وشاربها، وساقيها، وبائعها ٢٧٧٧
لعن الله الذي وسمه ٤٠٧٨
لعن الله السارق يسرق البيضة ٣٥٩٢
لعن الله العقرب، ما تدع مصلياً ولا غيره .. ٤٥٦٧
لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء ٤٤٢٩
لعن الله الناظر والمنظور إليه ٣١٢٥

لعن الله الواصلة، والمستوصلة، والواشمة ٤٤٣٠
لعن الله اليهود والنصارى ٧١٢
لعن عبد الدينار ٥١٨٠
لعن الله من ذبح لغير الله ٤٠٧٠
لغدوة في سبيل الله أو روحة خير من الدنيا وما فيها ٣٧٩٢

لقد أخفت في الله ٥٢٥٣
لقد أكثرت عليكم في السواك ٣٨٧
لقد تضايق على هذا العبد الصالح ١٣٥
لقد حكمت فيهم بحكم الله ٣٩٦٣
لقد رأيت اثني عشر ملكاً ٨١٤
لقد رأيت أن أتجوز في القول ٤٨٠٣
لقد رأيت رجلاً يتقلب في الجنة في شجرة ١٩٠٥
لقد رأيتني في الحجر وقريش تسألني ٥٨٦٦
لقد سأل الله باسمه الذي إذا سئل به أعطى، وإذا ٢٢٩٣
لقد سألت عن أمر عظيم، ٢٩
لقد شققت عليّ، أنا ههنا منذ ثلاث أنتظرك ٤٨٨٠
لقد قرأتها على الجن ٨٦١
لقد قلت بعدك أربع كلمات ٢٣٠١
لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر لمزجته ٤٨٥٣
لقد كان فيما قبلكم من الأمم محدثون ٦٠٣٥
لقد لقيت من قومك فكان أشد ما ٥٨٤٨
لقد هممت أن آمر رجلاً يصلي بالناس ١٣٧٨
لقد هممت أن لا أصلي عليه ٣٣٩٠
لقد هممت أن أنهى عن الغيلة ٣١٨٩
لقد وجدته بحراً (لفرس أبي طلحة) ٥٨٠٤
لقنوا موتاكم لا إله إلا الله ١٦١٦
لقنوا موتاكم لا إله إلا الله الحليم الكريم ١٦٢٦
لقيت إبراهيم ليلة أسري بي ٢٣١٥
لك السدس ٣٠٦٠
لك بها يوم القيامة سبعمائة ناقة ٣٧٩٩
لكل أمة أمين، وأمين هذه الأمة ٦١١٥
لكل داء دواء، فإذا أصيب دواء الداء ٤٥١٥
لكل شيء زكاة وزكاة الجسد الصوم ٢٠٧١
لكل شيء صقالة، وصقالة القلوب ذكر الله ٢٢٨٦
لكل شيء عروس، وعروس القرآن (الرحمن) ٢١٨٠
لكل غادر لواء عند استه يو القيامة ٣٧٢٧
لكل غادر لواء يوم القيامة يعرف به ٣٧٢٦
لكل غادر لواء يوم القيامة يرفع له بقدر غدره ٣٧٢٧
لكل نبي دعوة مستجابة، فتعجل ٢٢٢٣
لكل نبي رفيق ورفيقي .... ٦٠٧٠، ٦٠٧١
للبكر سبع وللثيب ثلاث ٣٢٣٤
للسائل حق وإن جاء على فرس ٢٩٨٨
للشهيد عند الله ست خصال ٣٨٣٤
للغازي أجره، وللجاعل أجره وأجر الغازي ٣٨٤٢
لله أشد فرحاً بتوبة عبده حين يتوب ٢٣٣٢
لله أفرح بتوبة عبده المؤمن من رجل ٢٣٥٨
للمسلم على المسلم ست بالمعروف ٤٦٤٣
للمملوك طعامه وكسوته ٣٣٤٤
للمؤمن على المؤمن ست خصال ٤٦٣٠
لما انتهينا إلى بيت المقدس قال جبرئيل ٥٩٢١
كما خلق الله آدم مسح ظهره ١١٨
لما خلق الله آدم وذريته قالت ٥٧٣٢
لما خلق الله آدم ونفخ فيه الروح عطس ٤٦٦٢
لما خلق الله الأرض جعلت تميد، فخلق ١٩٢٣
لما خلق الله الجنة قال لجبريل ٥٦٩٦
لما خلق الله العقل قال له: ٥٠٦٣
لما صور الله آدم في الجنة ٥٧٠٢
لما عرج بي ربي مررت بقوم لهم أظفار ٥٠٤٥
لما قضى الله الخلق ٢٣٦٤
لما كذبني قريش قمت في الحجر ٥٨٦٧
لما وقعت بنو إسرائيل حتى تأطروهم ٥١٤٨
لم تر للمتحابين مثل النكاح ٣٠٩٣
لم تفعل ذلك؟ ٣١٨٨
لم ضربته ١٩٥٣
لما قدم المهاجرون الأولون ١١٢٧
لمن عمل بها من أمتي ٥٦٦
لم يبق من النبوة إلا المبشرات ٤٦٠٦
لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث ٢٢٠١
لم يكذب إبراهيم إلا ثلاث ٥٧٠٤

لن نقرأ شيئاً أبلغ عند الله من ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ ٢١٦٤
لن يجمع الله على هذه الأمة سيفين ٥٧٥٦
لن يبرح الناس يتساءلون ٧٦
لن يبرح هذا الدين قائماً ٣٨٠١
لن يزال المؤمن في فسحة من دينه ٣٤٤٧
لن يبسط أحد منكم ثوبه حتى ٥٨٩٦
لن يشبع المؤمن من خير ٢٢٢
لن يفلح قوم ولّوا أمرهم امرأة ٣٦٩٣
لن يلج النار أحد صلى ٦٢٤
لن ينجي أحداً منكم عمله ٢٣٧١
لن يهلك الناس حتى يعذروا ٥١٤٦
لها ما أخذت في بطونها .... ٤٨٧، ٤٨٨
لهي أشد على الشيطان ٩١٧
لو أخذتم إهابها، يطهرها ٥١٠
لو اطلع في بيتك أحد ٣٥١٤
لو أعطيتها أخوالك كان أعظم لأجرك ١٩٣٥
لو أعلم أنك تنظرني لطعنت به في عينيك .. ٣٥١٥
لو أمسك الله القطر عن عباده ٤٦٠٥
لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتي أهله ٢٤١٦
لو أن الله عز وجل عذّب أهل ١١٥
لو أن أهل السماء والأرض اشتركوا ٣٤٦٤
لو أن دلواً من غسّاق يهراق ٥٦٨٢
لو أن رجلاً عمل ٥٣٣٥
لو أن رصاصة مثل هذه ٥٦٨٨
لو أن شيئاً كان فيه الشفاء من الموت، لكان في السنا ٤٥٣٧
لو أن عبدين تحابا في الله عز وجل ٥٠٢٤
لو أنفقت ما في الأرض ٣٩٢٣
لو أن قطرة من الزقوم قطرت ٥٦٨٣
لو أنكم تتوكلون ٥٢٩٩
لو أن ما يقل ظفر مما في الجنة ٥٦٣٧
لو جعل القرآن في إهاب ثم ألقي في النار .. ٢١٤٠
لو دعيت إلى كراع لأجبت، ولو أهدي ١٨٢٧
لو دنا مني لاختطفته الملائكة ٥٨٥٦
لو سترته بثوبك كان خيراً لك ٣٥٦٧
لو شهدته قبل أن يدفن ٣٣٩٠
لو طعنت في فخذها لأجزأ عنك ٤٠٨٢
لو كان الإيمان عند الثريا ٦٢١٢
لو كانت الدنيا ٥١٧٧
لو كان المطعم بن عدي حياً ثم كلمني في هؤلاء ٣٩٦٥
لو كان بَعدي نبي لكان عمر ٦٠٤٧
لو كانت سورة واحدة لكفت الناس ٣٢٦٩
لو كانت فاطمة لقطعتها ٣٦٠٧
لو كان عليها دين أكنت قاضيه؟ ٢٥١٢
لو كان لابن آدم ٥٢٧٣
لو كان لي مثل أحد ذهباً، لسرني أن لا ١٨٥٩
لو كنت آمراً أحداً أن يسجد ٣٢٥٥
لو كنت متخذاً خليلاً لاتخذت أبا بكر ٦٠٢٠
لو كنت مسحت عليه ٤٤٩
لو كنت مؤمراً من غير مشورة ٦٢٣١
لولا أن أشق على أمتي .... ٣٧٦، ٣٩٠، ٦١١
لولا أن الكلاب أمة من الأمم ٤١٠٢
لولا الهجرة لكنت امرأً من الأنصار ٦٢١٨
لولا أني أخاف أن تكون من الصدقة ١٨٢١
لولا بنو إسرائيل لم يخنز اللحم، ولولا حواء . ٣٢٤١
لو لم تكله لأكلتم منه ولقام لكم ٥٩٤١
لو يعطى الناس بدعواهم، لادعى ناس ٣٧٥٨
لو يعلم أحدكم ماله في ٧٨٧
لو يعلم المار بين يدي المصلي ٧٧٦
لو يعلم المؤمن ما عند الله من عقوبة ٢٣٦٧
لو يعلم الناس ما في النداء ٦٢٨
لو يعلم الناس ما في الوحدة ما أعلم ٣٨٩٣
ليأتين على أمتي كما أتى ١٧١

ليأتي الرجل العظيم السمين ٥٥٤٣
ليأتين على القاضي العدل يوم القيامة يتمنى . ٣٧٤٠
لي الواجد يحل عرضه وعقوبته ٢٩١٩
ليأتين على الناس زمان لا يبقى أحد إلا أكل
الربا ٢٨١٨
ليأتين على الناس زمان لا ينفع فيه ٢٧٨٤
ليبشر فقراء المهاجرين ٥٢٥٨
ليت رجلاً صالحاً يحرسني ٦١١٤
لية لا ليتين ٤٣٦٧
ليراجعها ثم يمسكها حتى تطهر ٣٢٧٥
ليس أحد يحاسب يوم القيامة إلا ٥٥٤٩
ليسأل أحدكم ربه حاجته كلها، حتى يسأله ٢٢٥١
ليس الخبر كالمعاينة ٥٧٣٨
ليس الشديد بالصرعة ٥١٠٥
ليس الغنى عن كثرة العرض ٥١٧٠
ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ٤٨٢٦، ٥٠٣١
ليس المسكين الذي يطوف على الناس ١٨٢٨
ليس المؤمن بالذي يشبع وجاره جائع إلى جنبه ٤٩٩١
ليس المؤمن بالطعان، ولا باللعان ٤٨٤٧
ليس الواصل بالمكافىء ٤٩٢٣
ليس بك على أهلك هوان ٣٢٣٤
ليست السنة بأن لا تمطروا ١٥١٥
ليس ذاك، إنما هو الشرك ٥١٣١
ليس شيء أحب إلى الله من قطرتين ٣٨٣٧
ليس شيء أكرم على الله من الدعاء ٢٢٣٢
ليس صلاة أثقل على المنافقين ٦٢٩
ليس على أبيك كرب بعد اليوم ٥٩٦١
ليس على المسلم صدقة في عبده ١٧٩٥
ليس على المنتهب قطع ٣٥٩٦
ليس على النساء الحلق، إنما على النساء
التقصير ٢٦٥٤
ليس على خائن، ولا منتهب، ولا مختلس قطع ٣٥٩٧
ليس عليك من مرضك بأس ٥٩٣٩
ليس في الخضراوات صدقة، ولا في العرايا . ١٨١٣
ليس في النوم تفريط ٦٠٤
ليس فيما دون خمسة أوسق من التمر ١٧٩٤
ليس في حب ولا تمر صدقة حتى ١٨٠٢
ليس لابن آدم حق ٥١٨٦
ليسلط على الكافر في قبره ١٣٤
ليس لك نفقة ٣٣٢٤
ليس لله شريك ٣٣٩٧
ليس منا من تشبه بغيرنا ٤٦٤٩
ليس منا من خبب امرأة على زوجها ٣٢٦٢
ليس منّا من خصى ولا اختصى ٧٢٤
ليس منا من دعا إلى عصبية ٤٩٠٧
ليس منا من ضرب الخدود، وشق الجيوب . ١٧٢٥
ليس منا من لم يتغن بالقرآن ٢١٩٤
ليس منا من لم يرحم صغيرنا ٤٩٧٠
ليس من بلد إلا سيطأه الدجال إلا مكة والمدينة ٢٧٤٢
ليشربن ناس من أمتي الخمر ٤٢٩٢
ليصل أحدكم نشاطه، وإذا فتر ليقعد ١٢٤٤
ليصيبن أقواماً سفع من النار ٥٥٨٤
ليفرن الناس من الدجال حتى ٥٤٧٧
ليكونن من أمتي ٥٣٤٣
ليلة أسري بي لقيت موسى ٥٧١٦
ليلزم كل إنسان مصلاه ٥٤٨٢
ليلني منكم أولو الأحلام ١٠٨٩
لينبعث من كل رجلين أحدهما، والأجر بينهما ٣٨٠٠
لينتهين أقوام عن رفعهم ٩٨٣
لينتهين أقوام عن ودعهم الجمعات ١٣٧٠
لينتهين أقوام يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا . ٤٨٩٩
ليؤذن لكم خياركم ١١١٩

حرف الميم

ما آمن بالقرآن من استحل محارمه ٢٢٠٣
ما أبالي ما أتيت إن أنا شربت ترياقاً أو تعلقت تميمة ٤٥٥٤
ما ابتدع قوم بدعة ١٨٨
ما أبقيت لأهلك؟ (فقلت: مثله) ٦٠٣٠
ما أجد له في غزوته هذه في ٣٨٤٤
ما أجلسكم ها هنا؟... أما إني لم أستحلفكم ٢٢٧٨
ما أحب أن لي الدنيا بهذه الآية ﴿يا عبادي .. ٢٣٦٠
ما أحب أني حكيت أحداً وأن لي كذا وكذا .. ٤٨٥٧
ما أحب عبد عبداً لله إلا أكرم ربه عز وجل . ٥٠٢٢
ما أحب لو أن لي هذا الجبل ذهباً أنفقه ويتقبل ١٨٨٢
ما أحد أصبر على أذى ٢٣
ما أحدث قوم بدعة ١٨٧
ما أحسن هذا. (عن الخضب بالحناء والكتم والصفرة) ٤٤٥٤
ما إخالك سرقت .... ٣٦١٢، ٣٦١٣
ما أخرجكما من بيوتكما هذه الساعة؟ ٤٢٤٦
ما أدري: أنا بفتح خيبر أفرح، أم ٤٦٨٧
ما أدري أيد رجل أم يد امرأة ٤٤٦٧
ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن الصوت بالقرآن ٢١٩٣
ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي يتغنى بالقرآن .. ٢١٩٢
ما أذن الله لعبد في شيء أفضل ١٣٣٢
ما أرى بها بأساً، من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه ٤٥٢٩
ما أراكم تنتهون يا معشر قريش ٣٩٧٥
ما أردت أن تعطيه؟ ٤٨٨٢
ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله ٣٠٩٥
ما أسفل من الكعبين من الإزار في النار ... ٤٣١٤
ما أسكر كثيره فقليله حرام ٣٦٤٥
ما أسكر منه الفرق فملء الكف منه حرام .. ٣٦٤٦
ما اسمك؟، بل أنت زرعة ٤٧٧٥
ما اسمك؟، بل أنت سهل ٤٧٨١
ما اسمه؟، لا، لكن اسمه المنذر ٤٧٥٩
ما أصابني شيء منها إلا وهو مكتوب ١٢٤
ما أصر من استغفر وإن عاد في اليوم ٢٣٤٠
ما اصطفى الله لملائكته: سبحان الله وبحمده ٢٣٠٠
ما أطيبك من بلد وأحبك إلي ٢٧٢٤
ما أظلت الخضراء ولا أقلت ٦٢٣٨
ما أظلت الخضراء ولا أقلت الغبراء ٦٢٣٩
ما أعطيكم ولا أمنعكم، أنا قاسم أضع ... ٣٧٤٥
ما اغبرت قدما عبد في سبيل الله ٣٧٩٤
ما أكرم شاب شيخاً من أجل سنه ٤٩٧١
ما أكل أحد طعاماً قط خيراً من أن يأكل ... ٢٧٥٩
ما الذي أحل اسمي وحرم كنيتي؟ ٤٧٧١
ما ألقاه البحر أو جزر عنه الماء فكلوه ٤١٣٣
ما الميت في القبر إلا ٢٣٥٥
ما أمرت بتشييد ٧١٨
ما أمرت كلما بلت أن أتوضأ ٣٦٨
ما أمسى عند آل محمد ٥٢٣٩
ما أنا بقارىء (جاءه الملك فقال: اقرأ) .... ٥٨٤١، ٥٨٤٢
ما انتجيته ولكن الله انتجاه ٦٠٩٧
ما أنتما بأقوى مني، وما أنا بأغنى عن الأجر منكما ٣٩١٥
ما أنتم بأسمع منهم، ولكن لا يجيبون ٣٩٦٧
ما أنتم جزء من مائة ألف جزء ٥٥٩٣
ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء ٤٥١٤

ما أنزل الله من السماء من بركة إلا ٤٥٩٧
ما أنفق مؤمن ٥١٨٢
ما أنهر الدم وذكر اسم الله ٤٠٧١
ما أوحي إليَّ ٥٢٠٦
الماء (أي الصدقة أفضل) ١٩١٢
الماء والملح والنار ٣٠٠٧
ما بال أقوام يتنزهون عن الشيء ١٤٦
ما بال أقوام يصلون معنا ٢٩٥
ما بال هذا؟، إني نهيت عن قتل المصلين ... ٤٤٨١
ما بال هذا؟ ٣٤٣١
ما بعث الله نبياً إلا رعى الغنم ٢٩٨٣
ما بعث الله من نبي، ولا استخلف من
خليفة، إلا ٣٦٩١
ما بقي منها؟ ١٩١٩
ما بلغ أن تؤدي زكاته فزكي، فليس بكنز .. ١٨١٠
ما بين المشرق والمغرب قبلة ٧١٥
ما بين النفختين أربعون ٥٥٢١
ما بين بيتي ومنبري ٦٩٤
ما بين خلق آدم إلى قيام الساعة ٥٤٦٩
ما بين منكبي الكافر في النار ٥٦٧٢
ما تجدون في التوراة في شأن الرجم؟ ٣٥٥٩
ما تجرع عبد أفضل عند الله ٥١١٦
ما تذكرون؟... إنها لن تقوم حتى ٥٤٦٤
ما تركت بعدي فتنة أضر على الرجال ٣٠٨٥
ما ترون في الشارب والزاني ٨٨٦
ما تسمون هذه؟ (قالوا: السحاب) ٥٧٢٦
ما تشتهي (قال: اشتهي خبز بر) ١٥٩٢
ما تعدون الشهيد فيكم؟ ٣٨١١
ما تعدون أهل بدر فيكم ٦٢٢٦
ما جاءني جبريل عليه السلام قطُّ إلا ٣٨٦
ما جلس قوم مجلساً لم يذكروا الله فيه ٢٢٧٤
ما حديث بلغني عنكم؟ ٦٢١٧
ما حق امرىء مسلم له شيء يوصي فيه ٣٠٧٠
ما حملك على ذلك؟ ٣٣٠٢
ما حملكم على إلقاء نعالكم ٧٦٦
ما خالطت الزكاة مالاً قط إلا أهلكته ١٧٩٣
ما خلأت القصواء، وما ذاك لها بخلق ٤٠٤٢
ما خيّر عمار بين أمرين ٦٢٣٦
ماذا عندك يا ثمامة؟ ٣٩٦٤
ما ذئبان جائعان ٥١٨١
ما رأيت أحداً الوجع عليه أشد من
رسول الله ﷺ ١٥٣٩
ما رأيت مثل النار ٥٣٤٦
ما رأيك في هذا؟ ٥٢٣٦
ما رئي الشيطان يوماً هو فيه أصغر ٢٦٠٠
ما رأينا من شيء. وإن وجدناه لبحراً ٢٩٤٣
ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم ١٢٩٥
ما زال جبرئيل يوصيني بالجار، حتى ظننت أنه
سيورثه ٤٩٦٤
ما زال الشيطان يأكل معه ٤٢٠٣
ما زلتِ على الحال التي فارقتك عليها؟ ٢٣٠١
ما زهد عبد ٥١٩٩
ما سالمناهم منذ حاربناهم ٤١٣٩
من سرّه أن ينظر إلى يوم القيامة ٥٥٤٧
ما شأن ثابت؟ أيشتكي ٦٢١١
ما شبع آل محمد يومين من خبز بر إلا ٤١٩٣
ما صليت وراء إمام قط ١١٢٩
ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم ٦٠٧٣
ما ضل قوم بعد هدى ١٨٠
ما طعامكم؟ ذاك وأبي الجوع ٤٢٦١
ما طلعت الشمس إلا وبجنبتيها ملكان ٥٢١٨
ما طلعت الشمس على رجل ٦٠٤٦
ما ظهر الغلول في قوم إلا ألقى ٥٣٧٠
ما على أحدكم إن وجد .... ١٣٨٩، ١٣٩٠
ما على عثمان ما عمل بعد هذه ٦٠٧٢
ما عليكم ألا تفعلوا، ما من نسمة ٣١٨٦

ما علمت من كلب، أو باز، ثم أرسلته ... ٤٠٨٣
ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر أحب .. ١٤٧٠
ما عمل العبد عملاً أنجى له ٢٢٨٤
ما فعلت الستة أو السبعة ١٨٨٤
ما فوق الإزار ٥٥٢
ما في الجنة شجرة إلا وساقها ٥٦٣١
ما قال عبد لا إله إلا الله مخلصاً قط إلا ٢٣١٤
ما قبض الله نبياً إلا في الموضع الذي ٥٩٦٣
ما قلتم؟ ٥٢٨٦
ما كان الفحش في شيء إلا شانه ٤٨٥٤
ما كان معكم لهو؟ فإن الأنصار يعجبهم ... ٣١٤١
ما كان من ميراث قسم في الجاهلية ٣٠٦٧
ما كان يجد هذا ما يسكن به رأسه؟ ٤٣٥١
ما كنت أرى أن في دوس أحداً ٥٩٩٧
ما كنتم تصنعون؟ ٢١٩٨
ما كنتم تقولون في الجاهلية إذا رمي بمثل هذا؟ ٤٦٠١
ما لأحد عندنا يد إلا وقد كافيناه ٦٠٢٦
ما لبعيرك؟ (قلت قد عيي) ٥٩١٤
ما لك تزفزفين ١٥٤٣
ما لك يا أبا بكر؟ (قال: لدغت...) .. ٦٠٣٤
ما لك يا عائشة! أغرت ٣٣٢٣
مالك؟ (قال: وقعت على امرأتي وأنا صائم) ٢٠٠٤
ما لم تصطبحوا وتغتبقوا أو تحتفئوا بها بقلاً .. ٤٢٦٢
ما لم تنله أخفاف الإبل ٣٠٠٠
ما لها قاتلها الله؟ لو تركته لبين ٥٥٠٤
ماله ترب جبينه ٥٨١١
ماله تربت يداه؟ ٤٢٣٦
ما هذه النمرقة؟ ٤٤٩٢
ما لي أجد منك ريح الأصنام؟ ٤٣٩٦
ما لي أراكم عزين؟ .... ١٠٩١، ٤٧٢٤
ما لي وللدنيا؟ ٥١٨٨
ما ملأ آدمي ٥١٩٢
ما من الأنبياء من نبي إلا قد ٥٧٤٦
ما من امرىء مسلم تحضره ٢٨٦
ما من امرىء مسلم يخذل امرأ مسلماً ٤٩٨٣
ما من امرىء يقرأ القرآن ثم ينساه إلا لقي الله ٢٢٠٠
ما من أمير عشرة، إلا يؤتى به يوم القيامة مغلولاً ٣٦٩٧
ما من أيام أحب إلى الله أن يتعبد له ١٤٧١
ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب ١٤٦٠
ما من أحد من أصحابي يموت بأرض ٦٠١٦
ما من أحد يدخل الجنة، يحب أن يرجع ... ٣٨٠٣
ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل .. ٢٢٣٦
ما من أحد يسلم علي ٩٢٥
ما من أحد يشهد ٢٥
ما من أحد يموت إلا ندم ٥٥٤٥
ما من بني آدم مولود إلا ٦٩
ما من ثلاثة في قرية ١٠٦٧
ما من حاكم يحكم بين الناس ٣٧٣٩
ما من دابة [في البحر] إلا وقد ذكاها الله لبني آدم ٤٠٩٧
ما من ذنب أحرى أن يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا ٤٩٣٢
ما من رجل رأى مبتلى، فقال .... ٢٤٢٩، ٢٤٣٠
ما من رجل لا يؤدي زكاة ماله إلا ١٧٩٢
ما من رجل مسلم يموت فيقوم على ١٦٦٠
ما من رجل يذنب ذنباً، ثم يقوم فيتطهر ... ١٣٢٤
ما من رجل يصاب بشيء في جسده ٣٤٨٠
ما من رجل يكون في قوم ٥١٤٣
ما من رجل يكون له إبل أو بقر أو غنم ١٧٧٥
ما من رجل يلي أمر عشرة فما فوق ذلك ٣٧١٤
ما من شيء توعدونه إلا قد رأيته ٢٩٤٢
ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها ١٧٧٣
ما من صباح يصبح العباد فيه إلا ٢٣٠٥

ما من عبد قال لا إله إلا الله ٢٦
ما من عبد مؤمن ٥٣٥٩
ما من عبد مسلم يقول ٢٣٩٩
ما من عبد مسلم ينفق من كل مال له ١٩٢٤
ما من عبد يسترعيه الله رعية ٣٦٨٧
ما من عبد يقول في صباح كل يوم ومساء كل ليلة: ٢٣٩١
ما منعك أن تصلي مع الناس؟ ١١٥٣
ما منعك أن تغدو مع أصحابك؟ ٣٩٢٣
ما منعك يا فلان أن تصلي ٥٢٧
ما من غازية، أو سرية، تغزو ٣٨١٢
ما من قوم يظهر فيهم الزنا إلا أخذوا بالسنة . ٣٥٨٢
ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي ٥١٤٢
ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه ٢٢٧٣
ما من كل الماء يكون الولد ٣١٨٧
ما منكم أحد إلا سيكلمه ربه ٥٥٥٠
ما منكم من أحد إلا قد وكل به ٦٧
ما منكم من أحد إلا وقد كتب مقعده ٨٥
ما منكم من أحد يتوضأ ٢٨٩
ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول ١٦١٨
ما من مسلم كسا مسلماً ثوباً، إلا كان ١٩٢٠
ما من مسلم ولا مسلمة يصاب بمصيبة ١٧٥٩
ما من مسلم يأخذ مضجعه بقراءة سورة ... ٢٤٠٥
ما من مسلم يبيت على ذكر طاهراً ١٢١٥
ما من مسلم يتوضأ فيحسن ٢٨٨
ما من مسلمين يتوفى لهما ثلاثة ١٧٥٤
ما من مسلم يدعو بدعوة ليس فيها إثم ولا قطيعة ٢٢٥٩
ما من مسلم يرد عن عرض أخيه ٤٩٨٢
ما من مسلم يعود مسلماً غدوة ١٥٥٠
ما من مسلم يعود مسلماً فيقول ١٥٥٣
ما من مسلم يغرس غرساً، أو يزرع زرعاً .. ١٩٠٠
ما من مسلم يلبي إلا لبى من عن يمينه ٢٥٥٠
ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان ٤٦٧٩
ما من مسلم يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف ١٦٨٧
ما من مسلم يموت يوم الجمعة ١٣٦٧
ما من مسلم ينظر إلى محاسن امرأة ٣١٢٤
ما من مولود إلا يولد على الفطرة ٩٠
ما من مؤمن إلا وله بابان: باب يصعد ١٧٣٤
ما من ميت تصلي عليه أمة من المسلمين ... ١٦٦١
ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول ١٧٤٦
ما من نبي إلا أنذر أمته الأعور ٥٤٧١
ما من نبي إلا وله وزيران ٦٠٦٥
ما من نبي بعثه الله في أمته قبلي إلا ١٥٧
ما من نبي يمرض إلا خُيِّرَ بين ٥٩٦٠
ما من نفس مسلمة يقبضها ربها ٣٨٥٥
ما من وال يلي رعية من المسلمين فيموت وهو غاش لهم ٣٦٨٦
ما من ولد بار ينظر إلى والديه نظرة رحمة ... ٤٩٤٤
ما من يوم أكثر من أن يعتق الله فيه عبداً ... ٢٥٩٤
ما من يوم يصبح العباد فيه، إلا ملكان ١٨٦٠
ما نحل والد ولده من نحل أفضل من أدب حسن ٤٩٧٧
ما نقصت صدقة من مال شيئاً، وما زاد ... ١٨٨٩
ما هذا السرف يا سعد؟ ٤٢٧
ما هذا اليوم الذي تصومونه؟ ٢٠٦٦
ما هذا؟ (قالوا صائم فقال:) ليس من البر.. ٢٠٢١
ما هذان اليومان؟ قد أبدلكما الله ١٤٣٩
ما هذا يا أبا رافع؟ ٣٢٧
ما هذا يا أم سلمة!؟ إنه يشب الوجه ٣٣٣٣
ما هذا يا بلال ١٨٨٥
ما هذا يا صاحب الطعام؟ ٢٨٦٠
ما هذا يا عائشة؟ ٣٢٦٥
ما هذا يا عبد الله! ٥٢٧٥

ما هذه الشاة يا أم معبد ٥٩٤٣
ما هذه؟ ألقها، وعليكم بهذه وأشباهها ... ٣٨٩١
ما هذه؟ ... أما ان كل بناء وبال ٥١٨٤
الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة ٢١١٢
ما يبكيكِ؟ (دخل النبيّ ﷺ على صفية وهي تبكي) ٦١٩٢
ما يبكيكِ؟ (ذكرت النار) ٥٥٦٠
ما يحملكم على هذا؟ ٤٩٩٠
ما يدريني لعلي ٥٢٧٦
المائد في البحر الذي يصيبه ٣٨٣٩
ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتي ١٨٣٩
ما يصيب المسلم من نصب، ولا وصب ... ١٥٣٧
ما يضرك؟ ... هو أهون على الله ٥٤٩٢
ما يقطع من البهيمة وهي حية فهي ميتة ... ٤٠٩٥
ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم .. ١٨٤٤
ما ينبغي لعبد أن يقول: إني خير ٥٧١٠
ما ينتظر أحدكم ٥١٧٥
ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيراً ١٧٧٨
متى دفن هذا؟ ١٦٥٨
المتباريان لا يجابان، ولا يؤكل طعامهما ... ٣٢٢٦
المتبايعان كل واحد منهما بالخيار ٢٨٠١
المتحابون في الله، والمتجالسون في الله ٥٠٢٦
المتشبع بما لم يعط ٣٢٤٧
المتكبرون. (في شرحه لمعنى المتفيهقون) ... ٤٧٩٨
المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصفر ٣٣٣٤
مثل ابن آدم وإلى جنبه تسع وتسعون ١٥٦٩
مثل أصحابي في أمتي كالملح ٦٠١٥
مثل البخيل والمتصدق، كمثل رجلين عليهما ١٨٦٤
مثل الجليس الصالح والسوء، كحامل المسك ٥٠١٠
مثل الذي يتصدق عند موته أو يعتق، كالذي ١٨٧١
مثل الذي يذكر ربه، والذي لا يذكر، مثل الحي والميت ٢٢٦٣
مثل القلب كريشة ١٠٣
مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم ٣٧٨٨
مثل المدهن في حدود الله ٥١٣٨
مثل المنافق كالشاة العائرة ٥٧
مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة .. ٢١١٤
مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع ١٥٤١
مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح ١٥٤٢
مثل المؤمن ومثل الإيمان كمثل الفرس في آخيته ٤٢٥٠
مثل أمتي مثل المطر ٦٢٨٦
مثل شجرة الخضراء في وسط الشجر ٢٢٨٣
مثل علم لا ينتفع به ٢٨٠
مثلي كمثل رجل استوقد ناراً ١٤٩
مثل ما بعثني الله به من الهدى ١٥٠
مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق ٥٥١٥
مثلي ومثل الأنبياء كمثل قصر ٥٧٤٥
المجالس بالأمانة ٥٠٦٢
مدمن الخمر إن مات لقي الله تعالى كعابد وثن .... ٣٦٥٧، ٣٦٥٨، ٣٦٥٩
المدينة حرام ما بين عير إلى ثور ٢٧٢٨
المراء في القرآن كفر ٢٣٦
المرأة إذا صلت خمسها ٣٢٥٤
المرأة عورة، فإذا خرجت ٣١٠٩
مر أمتك بالحجامة ٤٥٤٤
مرحباً بابنتي (ثم أجلسها ثم سارَّها) ٦١٣٨
مرحباً بالراكب المهاجر ٤٦٨٤
مرحباً بالقوم، أو بالوفد ١٧
مررت ليلة أسري بي بقوم ٤٨٠١
مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق ١٩٠٤
مره فليراجعها، ثم ليطلقها ٣٢٧٥
مروا أبا بكر أن يصلي بالناس ١١٤٠
مروا أولادكم بالصلاة .... ٥٧٢، ٥٧٣
مروه فليتكلم وليستظل ٣٤٣٠

مروها فلتختمر ولتركب ٣٤٤٢
المرء على دين خليله ٥٠١٩
المرء مع من أحب ٥٠٠٨
المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه ١٨٤٦
المستبان ما قالا، فعلى البادىء ما لم ٤٨١٨، ٤٨١٩
المسجد الحرام ثم المسجد الأقصى ٧٥٣
مستريح، أو مستراح منه ١٦٠٣
المسلم أخو المسلم لا يظلمه، ولا يخذله، ولا يحقره ٤٩٥٩
المسلم أخو المسلم، لا يظلمه، ولا يسلمه.. ٤٩٥٨
المسلم إذا سئل في القبر ١٢٥
المسلم الذي يخالط الناس ويصبر ٥٠٨٧
المسلم من سلم المسلمون من لسانه والمؤمن ٣٣
المسلم من سلم المسلمون... والمهاجر... ٦
المسلمون تتكافأ دماؤهم .... ٣٤٧٥، ٣٤٧٦
المسلمون شركاء في ثلاث: ٣٠٠١
مضمضة محت ذنوبه وخطاياه ٣٨٥٩
مطل الغني ظلم ٢٩٠٧
المعتدي في الصدقة كمانعها ١٨٠١
المعدة حوض البدن، والعروق إليها واردة.. ٤٥٦٦
مع الغلام عقيقة، فأهريقوا عنه دماً ٤١٤٩
معقبات لا يخيب قائلهن ٩٦٦
مع كل جرس شيطان ٤٣٩٨
مفاتيح الجنة شهادة ٤٠
مفاتيح الغيب خمس ١٥١٤
مفتاح الجنة الصلاة ٢٩٤
مفتاح الصلاة الطهور .... ٣١٢، ٣١٣
مقام الرجل بالصمت أفضل من عبادة ستين سنة ٤٨٦٥
المكاتب عبد ما بقي عليه من مكاتبته درهم . ٣٣٩٩
المكيال مكيال أهل المدينة ٢٨٨٩
ملأ الله قلبه أمناً وإيماناً ٥٠٨٩
الملح ١٩١٥
الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية ٥٤٢٥
ملعون من أتى امرأته في دبرها ٣١٩٣
ملعون من ضار مؤمناً أو مكر به ٥٠٤٢
ملعون من عمل عمل قوم لوط ٣٥٨٣
الملك في قريش والقضاء في الأنصار ٦٠٠١
من آتاه الله مالاً فلم يؤد زكاته ١٧٧٤
من آمن بالله ورسوله ٣٧٨٧
من آوى ضالة فهو ضال ما لم يعرفها ٣٠٣٤
من آوى يتيماً إلى طعامه وشرابه ٤٩٧٥
من ابتاع طعاماً فلا يبعه حتى يستوفيه ٢٨٤٤
من ابتاع طعامه فلا يبعه حتى يكتاله ٢٨٤٥
من ابتاع نخلاً بعد أن تؤبر ٢٨٧٥
من ابتغى القضاء وسأل، وكل إلى نفسه ... ٣٧٣٤
من ابتلي من هذه البنات بشيء فأحسن إليهن ٤٩٤٩
من أتى المسجد لشيء ٧٣٠
من أتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه ٣٥٧٦
من أتى بهيمة فلا حد عليه ٣٥٨٦
من أتى حائضاً ٥٥١
من أتى عرافاً فسأله عن شيء لم تقبل له صلاة ٤٥٩٥
من أتى كاهناً فصدقه بما يقول ٤٥٩٩
من أتاكم وأمركم جميع على رجل واحد ... ٣٦٧٨
من اتبع جنازة مسلم إيماناً واحتساباً ١٦٥١
من اتخذ كلباً إلا كلب ماشية ٤٠٩٩
من أحاط حائطاً على الأرض فهو له ٢٩٩٦
من أحب دنياه أضر بآخرته ٥١٧٩
من أحب أن يحلق حبيبه حلقة من نار ٤٤٠١
من أحب أن يبسط له في رزقه وينسأ له في أثره ٤٩١٨
من أحب أن ينظر إلى رجل ٦١٢٢
من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ١٦٠١
من أحب لله وأبغض لله ٣٠
من احتبس فرساً في سبيل الله إيماناً بالله ... ٣٨٦٨
من احتجم أو اطلى يوم السبت أو الأربعاء.. ٤٥٥١

من احتجم لسبع عشرة ٤٥٤٨
من احتجم يوم الأربعاء، أويوم السبت ... ٤٥٥٠
من احتكر طعاماً أربعين يوماً لم تصدق ... ٢٨٩٨
من احتكر طعاماً أربعين يوماً يريد به ٢٨٩٦
من احتكر على المسلمين طعامهم ٢٨٩٥
من احتكر، فهو خاطىء ٢٨٩٢
من أحدث في أمرنا هذا ١٤٠
من أحيا أرضاً ميتة فله فيها أجر ١٩١٦
من أحيا أرضاً ميتة فهي له ...... ٢٩٤٤، ٢٩٤٥
من أحيا سنة من سنتي .... ١٦٨، ١٦٩
من أحيا مواتاً من الأرض فهو له ٣٠٠٣
من أخذ أحداً يصيد فيه فليسلبه ٢٧٤٧
من أخذ أرضاً بجزيتها ٣٥٤٦
من أخذ أرضاً بغير حقها كلف ٢٩٥٩
من أخذ أموال الناس يريد أداءها ٢٩١٠
من أخذ شبراً من الأرض ظلماً .. ٢٩٣٨، ٢٩٥٣، ٥٩٥٥
من أخذ من الأرض شيئاً بغير حقه ٢٩٥٨
من أدخل فرساً بين فرسين فإن كان ٣٨٧٥
من أدخل فرساً بين فرسين، يعني وهو لا يأمن ٣٨٧٥
من أدرك الركعة فقد أدرك السجدة ١١٤٨
من أدرك ركعة من الصبح ٦٠١
من أدرك ركعة من الصلاة مع الإمام ١٤١٢
من أدرك من الجمعة ركعة فليصل ١٤١٩
من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم ٣٣١٤
من ادعى ما ليس له، فليس منا ٣٧٦٥
من إذا سمعته يقرأ أريت أنه يخشى الله ٢٢٠٩
من أذن ثنتي عشرة سنة ٦٧٨
من أذن سبع سنين ٦٦٤
من أراد الحج فليعجل ٢٥٢٣
من أراد أن يلقى الله طاهراً مطهراً ٣٠٩٤
من أراد أن ينام على فراشه، فنام على يمينه .. ٢١٥٩
من أرسل نفقة في سبيل الله وأقام في بيته ... ٣٨٥٧
من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها ... ٢٧٥٠
من استعاذ بالله فأعيذوه، ومن سأل الله ... ١٩٤٣
من استعملناه على عمل، فرزقناه رزقاً ... ٣٧٤٨
من استعملناه منكم على عمل فكتمنا مخيطاً ١٧٨٠
من استفاد مالاً فلا زكاة فيه حتى يحول ١٧٨٧
من أسلف في شيء فلا يصرفه ٢٨٩١
من أسلف في شيء فليسلف ٢٨٨٣
من أشار إلى أخيه بحديدة ٣٥١٩
من اشترى ثوباً بعشرة دراهم......... ٢٧٨٩
من اشترى عبداً فلم يشترط ماله ٣٤٠٥
من اشتكى منكم شيئاً أو اشتكاه أخ له.... ١٥٥٥
من أشراط الساعة أن يتباهى ٧١٩
من أصابته فاقة فأنزلها بالناس، لم تسد ١٨٥٢
من أصاب حداً فعجل عقوبته في الدنيا ... ٣٦٢٩
من أصاب دنب أقيم عليه حد ذلك ٣٦٢٨
من أصاب منه من ذي حاجة غير متخذ ... ٣٠٣٦
من أصبح مطيعاً لله في والديه ٤٩٤٣
من أصبح منكم آمناً في سربه ٥١٩١
من أصبح منكم اليوم صائماً؟ ١٨٩١
من أصيب بدم أو خبل ٣٤٧٧
من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني ... ٣٦٦١
من أعان على خصومة لا يدري أحق ٣٦١١
من أعان على قتل مؤمن شطر كلمة ٣٤٨٤
من اعتذر إلى أخيه فلم يعذره ٥٠٥١
من أعتق رقبة مسلمة أعتق الله ٣٣٨٢
من أعتق شركاً له في عبد ٣٣٨٨
من أعتق شقصاً في عبد أعتق ٣٣٨٩
من أعتق عبداً وله مال ٣٣٩٦
من أعطى في صداق امرأته ملء كفيه ٣٢٠٥
من أعطي حظه من الرفق ٥٠٧٥
من أعطي عطاء فوجد فليجز به ٣٠٢٣
من أغاث ملهوفاً كتب الله له ٤٩٩٧
من اغتسل، ثم أتى الجمعة فصلى ١٣٨٢

من اغتسل يوم الجمعة، ولبس ١٣٨٧
من اغتيب عنده أخوه المسلم ٤٩٨٠
من أفتى بغير علم ٢٤٢
من أفرى الفرى أن يري الرجل عينيه ٤٦٢٦
من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض ٢٠١٣م
من أقال مسلماً أقاله الله عثرته ٢٨٨١
من اقتبس باباً من علم النجوم ٤٦٠٤
من اقتبس علماً من النجوم ٤٥٩٨
من اقتدى بكتاب الله ١٩٠
من اقتراب الساعة هلاك العرب ٦٠٠٠
من اقتطع حق امرىء مسلم بيمينه ٣٧٦٠
من اقتنى كلباً إلا كلب ماشية أو ضار ٤٠٩٨
من اكتحل فليوتر ٣٥٢
من اكتوى أو استرقى، فقد برىء من التوكل ٤٥٥٥
من أكل برجل مسلم أكلة ٥٠٤٦
من أكل ثوماً أو بصلاً ٤١٩٧
من أكل طعاماً، ثم قال: الحمد لله ٤٣٤٣
من أكل طيباً وعمل في سنّة ١٧٨
من أكل في قصعة فلحسها استغفرت له القصعة ٤٢١٨
من أكل قصعة ثم لحسها ٤٢٤٢
من أكل من هذه الشجرة ٧٠٧
من التمس رضى الله بسخط الناس ١٣٠د
من السنة أن يخرج الرجل مع ضيفه إلى باب الدار .... ٤٢٥٨، ٤٢٥٩
من الغيرة ما يحب الله، ومنها ٣٣١٩
من القوم؟... إن الله لا يعذب من عباده إلا ٢٣٧٨
من الكبائر شتم الرجل والديه ٤٩١٦
من الماء (مم خلق الخلق؟) ٥٦٣٠
من المذي الوضوء ٣١١
من المن الذي أنزل الله تعالى (أي الكمأة) ٤١٨٤
من أمّن رجلاً على نفسه فقتله ٣٩٧٩
من أنا؟ (فقالوا: أنت رسول الله) ٥٧٥٧
من أنظر معسراً أو وضع عنه أظلّه ٢٩٠٤
من أنظر معسراً أو وضع عنه أنجاه ٢٩٠٣
من أنعم الله عليه نعمة فإن الله يحب أن يرى ٤٣٧٩
من أنفق زوجين من شيء من الأشياء ١٨٩٠
من أنفق نفقة في سبيل الله ٣٨٢٦
من أهان سلطان الله في الأرض أهانه الله ٣٦٩٥
من أهراق من هذه الدماء، فلا يضره ٤٥٤٢
من اهريق دمه وعقر جواده ٣٨٣٣
من أهل بحجة أو عمرة من المسجد الأقصى ٢٥٣٢
من أهل بعمرة ولم يهد فليحلل ٢٥٥٦
من أوى إلى فراشه طاهراً وذكر الله ١٢٥٠
من بات على ظهر بيت ٤٧٢٠
من بات وفي يده غمر لم يغسله ٤٢١٩
من باع عيباً لم يبنه ٢٨٧٤
من باع منكم داراً أو عقاراً ٢٩٦٦
من بايع إماماً، فأعطاه صفقة يده ٣٦٧٩
من بدل دينه فاقتلوه ٣٥٣٣
من بلغ بسهم في سبيل الله، فهو له درجة في الجنة ٣٨٧٣
من بنى لله مسجداً ٦٩٧
من بنى مسجداً ليذكر الله فيه ٣٣٨٥
من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها ٢٣٣١
من تبع جنازة وحملها ثلاث مرات ١٦٧٠
من تحلم بحلم لم يره، كلف أن يعقد ٤٤٩٩
من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة ١٣٩٢
من تردى من جبل فقتل نفسه ٣٤٥٣
من ترك الجمعة من غير ضرورة ١٣٧٩
من ترك الجمعة من غير عذر ١٣٧٤
من ترك الكذب وهو باطل ٤٨٣٢
من ترك ثلاث جمع تهاوناً بها ١٣٧١، ١٣٧٢، ١٣٧٣

من ترك صلاة العصر ٥٩٥
من ترك لبس ثوب جمال تواضعاً .. ٤٣٤٨، ٤٣٤٩
من ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه ٤٣٤٨، ٤٣٤٩
من ترك موضع شعرة ٤٤٤
من تركهن خشية ثائر فليس منا ٤١٣٨
المنتزعات والمختلعات هن المنافقات ٣٢٩٠
من تسمى باسمي، فلا يكتن بكنيتي ٤٧٧٠
من تشبه بقوم فهو منهم ٤٣٤٧
من تصبح بسبع تمرات عجوة........ ٤١٩٠
من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب، ولا
يقبل ١٨٨٨
من تطبب ولم يعلم منه طب فهو ضامن ٣٥٠٤
من تعار من الليل فقال: لا إله إلا الله ١٢١٣
من تعزّى بعزاء الجاهلية ٤٩٠٢
من تعلق شيئاً وكل إليه ٤٥٥٦
من تعلم صرف الكلام ليسبي به........ ٤٨٠٢
من تعلّم علماً مما يبتغى به ٢٢٧
من تعلّم كتاب الله ١٩٠
من تقوّل عليّ ما لم أقل فليتبوأ مقعده ٥٩٤٠
من تكلم في شيء من القدر ١١٤
من تكلم يوم الجمعة والإمام يخطب ١٣٩٧
من تمسك بسنتي ١٧٦
من تواضع لله رفعه الله ٥١١٩
من توضأ على طهر........ ٢٩٣
من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى ١٣٨٣
من توضأ فأحسن الوضوء خرجت ٢٨٤
من توضأ فأحسن الوضوء، وعاد أخاه ١٥٥٢
من توضأ فأحسن وضوءه........ ١١٤٥
من توضأ فليستنثر........ ٣٤١
من توضأ وذكر اسم الله ٤٢٨
من توضأ وضوئي هذا ٢٨٧
من توضأ يوم الجمعة ٥٤٠
من جاء الموت وهو يطلب العلم ٢٤٩
من جاء مسجدي هذا ٧٤٢
من جاع أو احتاج ٥٢٦٤
من جاهد المشركين بماله ونفسه ٣٨٣٣
من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه
يوم القيامة .... ٤٣١٢، ٤٣٦٩
من جعل الهموم هماً واحداً .... ٢٦٣، ٢٦٤
من جعل قاضياً بين الناس، فقد ذبح بغير
سكين ٣٧٣٣
من جلس مجلساً فكثر فيه لغطه ٢٤٣٣
من جهز غازياً في سبيل الله، فقد غزا ٣٧٩٧
من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر.... ١١٦٧
من حافظ على شفعة الضحى، غفرت له .. ١٣١٨
من حافظ عليها كانت له ٥٧٨
من حالت شفاعته دون حد من حدود الله .. ٣٦١١
من حج، فزار قبري بعد موتي ٢٧٥٦
من حج لله فلم يرفث ٢٥٠٧
من حدث عني بحديث ١٩٩
من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه ٤٨٤٠، ٤٨٤١
من حفظ على أمتي أربعين ٢٥٨
من حلف بالأمانة فليس منا........ ٣٤٢٠
من حلف بغير الله فقد أشرك ٣٤١٩
من حلف على ملة غير الإسلام كاذباً.... ٣٤١٠
من حلف على يمين صبر وهو فيها فاجر ٣٧٥٩
من حلف على يمين فرأى خيراً منها ٣٤١٣
من حلف على يمين فقال: إن شاء الله ٣٤٢٤
من حلف فقال في حلفه: باللات ٣٤٠٩
من حمى مؤمناً من منافق ٤٩٨٦
من حمل علينا السلاح فليس منا ٣٥٢٠
من خاف أدلج ٥٣٤٨
من خاف أن لا يقوم من آخر الليل ١٢٦٠
من خرج حاجاً أو معتمراً أو غازياً ٢٥٣٩
من خرج في طلب العلم ٢٢٠

من خرج من الطاعة، وفارق الجماعة ٣٦٦٩
من خرج من بيته متطهراً ٧٢٨
من خزن لسانه ستر الله ٥١٢١
من خلع يداً من طاعة، لقي الله يوم القيامة ٣٦٧٤
من خير معاش الناس لهم، رجل ممسك ... ٣٧٩٦
من دخل السوق فقال: لا إله إلا الله ٢٤٣١
من دخل حائطاً فليأكل ولا يتخذ خبنة ٢٩٥٤
من دخل دار أبي سفيان فهو آمن ٦٢١٩
من دعا إلى هدى كان له من الأجر ١٥٨
من دعا رجلاً بالكفر، أو قال: ٤٨١٧
من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله .. ٣٢٢٢
من ذا؟... أنا! أنا؟ (كأنه كرهها) ٤٦٦٩
من ذب عن لحم أخيه بالمغيبة ٤٩٨١
من ذبح قبل الصلاة، فإنما يذبح لنفسه ... ١٤٣٧
من ذبح قبل الصلاة فليذبح مكانها ١٤٣٦
من ذرعه القيء وهو صائم، فليس عليه قضاء ٢٠٠٧
من رأى عورة فسترها كان كمن أحيا موءودة. ٤٩٨٤
من رأى منكم الليلة رؤيا؟ ٤٦٢١
من رآني فقد رأى الحق ٤٦١٠
من رآني في المنام فسيراني في اليقظة ٤٦١١
من رآني في المنام فقد رآني ٤٦٠٩
من رأى من أميره شيئاً يكرهه ٣٦٦٨
من رأى منكم منكراً فليغيره بيده ٥١٣٧
من رضي الله رباً، وبالإسلام ديناً ٣٨٥١
من رضي من الله باليسير ٥٢٦٣
من زار قبر أبويه أو أحدهما في كل جمعة ١٧٦٨
من زار قوماً فلا يؤمهم ١١٢٠
من زارني متعمداً كان في جواري يوم القيامة ٢٧٥٥
من سأل الله الجنة ثلاث مرات، قالت الجنة: ٢٤٧٨
من سأل الله الشهادة بصدق ٣٨٠٨
من سأل الناس أموالهم تكثراً، فإنما. ... ١٨٣٨
من سأل الناس وله ما يغنيه، جاء يوم ١٨٤٧
من سأل منكم وله أوقية أو عدلها ١٨٤٩
من سأل وعنده ما يغنيه فإنما يستكثر ١٨٤٨
من سب علياً فقد سبني ٦١٠١
من سبح الله في دبر كل صلاة ٩٦٧
من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشي ٢٣١٢
من سبق إلى ماء لم يسبقه إليه مسلم ٣٠٠٢
من سرق منه شيئاً بعد أن يؤويه الجرين ... ٣٥٩٤
من سره أن يتمثل له الرجال قياماً ٤٦٩٩
من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد .. ٢٢٤٠
من سره أن يكتال ٩٣٢
من سره أن يلقى الله تعالى غداً ١٠٧٢
من سره أن ينجيه الله من كرب ٢٩٠٢
من سره أن ينظر إلى شهيد يمشي ٦١٢٢
من سعادة ابن آدم ٥٣٠٣
من سكن البادية جفا، ومن اتبع الصيد غفل ٣٧٠١
من سلك طريقاً يطلب فيه علماً ٢١٢
من سل علينا السيف فليس منا ٣٥٢١
من سمع المنادي فلم يمنعه ١٠٦٨
من سمع بالدجال فلينأ منه ٥٤٨٨
من سمع رجلاً ينشد ٧٠٦
من سمَّع الناس بعمله سمَّع ٥٣١٩
من سمَّع سمَّع الله به ومن شاق ٥٣٢٧
من سمَّع سمَّع الله به ومن يرائي ٥٣١٦
من سئل عن علم علمه .... ٢٢٣، ٢٢٤
من شاب شيبة في الإسلام، كانت له نوراً .. ٤٤٥٩
من شبرمة؟ أحججت عن نفسك؟........ ٢٥٢٩
من شر الناس منزلة ٥١٣٢
من شرب الخمر فاجلدوه، فإن عاد في الرابعة
فاقتلوه .... ٣٦١٧، ٣٦١٨، ٣٦١٩
من شرب الخمر لم يقبل الله له صلاة ٣٦٤٣، ٣٦٤٤
من شرب في إناء ذهب أو فضة ٤٢٨٥
من شفع لأحد شفاعة ٣٧٥٧

من شهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً ٣٦
من شهد أن لا إله إلا الله وحده ٢٧
من صام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ... ١٩٥٨
من صام رمضان، ثم أتبعه ستاً من شوال .. ٢٠٤٧
من صام يوماً ابتغاء وجه الله .... ٢٠٧٣، ٢٠٧٤
من صام يوماً في سبيل الله بعد الله وجهه... ٢٠٥٣
من صام يوماً في سبيل الله جعل الله بينه وبين ٢٠٦٤
من صلى أربعاً قبل الهاجرة ٤٦٩٤
من صلى البردين ٦٢٥
من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة ١٣١٦
من صلى العشاء في جماعة ٦٣٠
من صلى الفجر في جماعة ٩٧١
من صلى بعد المغرب ست ركعات ١١٧٣
من صلى بعد المغرب عشرين ركعة ١١٧٤
من صلى بعد المغرب قبل أن يتكلم ١١٨٤
من صلى سجدتين لا يسهو ٥٧٧
من صلى صلاة الصبح ٦٢٧
من صلى صلاة لم يقرأ ٨٢٣
من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا......... ١٣
من صلى صلاة يشك في النقصان ١٠٢٢
من صلى علي عند قبري ٩٣٤
من صلى علي واحدة صلى الله ٩٢١
من صلى علي واحدة... وحطت عنه ٩٢٢
من صلى في ثوب واحد ٧٥٦
من صلى في يوم وليلة اثنتي عشرة ركعة ١١٥٩
من صلى لله أربعين يوماً في جماعة ١١٤٤
من صلى يرائي ٥٣٣١
من صمت نجا ٤٨٣٧
من صنع إليه معروف فقال لفاعله ٣٠٢٤
من صور صورة، فإن الله معذبه حتى ينفخ ٤٥٠٧
من ضار ضار الله به، ومن شاق ٥٠٤١
من ضحى منكم، فلا يصبحن بعد ثالثة .. ٢٦٤٤
من ضرب علاماً له حداً لم يأته ٣٣٥٢
من طاف بالبيت سبعاً ولا يتكلم إلا ٢٥٩١
من طال عمره ٢٢٨٥
من طلب الدنيا ٥٢٠٧
من طلب العلم فأدركه ٢٥٣
من طلب العلم كان كفارة ٢٢١
من طلب العلم ليجاري به .... ٢٢٥، ٢٢٦
من طلب قضاء المسلمين حتى يناله ٣٧٣٦
من عادى عماراً عاداه الله ٦٢٥٦
من عاد مريضاً، لم يزل يخوض الرحمة ١٥٨١
من عاد مريضاً نادى مناد في السماء ١٥٧٥
من عاذ بالله فأعيذوه ٣٧٤٤
من عاذ بالله فقد عاذ بعظيم ٣٧٤٤
من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة ٤٩٥٠
من عرض عليه ريحان فلا يرده ٣٠١٦
من عزى ثكلى، كسي برداً في الجنة ١٧٣٨
من عزى مصاباً، فله مثل أجره........ ١٧٣٧
من علم الرمي ثم تركه، فليس منا ٣٨٦٣
من عمر أرضاً ليست لأحد، فهو أحق ٢٩٩١
من عير أخاه بذنب لم يمت حتى يعمله..... ٤٨٥٥
من غدا إلى المسجد ٦٩٨
من غدا إلى صلاة الصبح ٦٤٠
من غزا في سبيل الله ولم ينو ٣٨٥٠
من غسل ميتاً فليغتسل ٥٤١
من غسل يوم الجمعة واغتسل ١٣٨٨
من غش العرب لم يدخل في شفاعتي ٥٩٩٩
من غشنا فليس منا ٣٥٢٠
من فارق الجماعة شبراً.......... ١٨٥
من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له أبواب الرحمة ٢٢٣٩
من فجع هذه بولدها؟ ردوا ولدها إليها ... ٣٥٤٢
من فرق بين والدة وولدها ٣٣٦١

من فصل في سبيل الله فمات ٣٨٤٠
من فطر صائماً، أو جهز غازياً، فله مثل أجره ١٩٩٢
من قاتل في سبيل الله فواق ناقة ٣٨٢٥
من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا ٣٨١٤
من قال: استغفر الله الذي لا إله إلا هو. . . ٢٣٥٣
من قال إذا أصبح: لا إله إلا الله ٢٣٩٥
من قال: أنا خير من يونس ٥٧١٠
من قال: إني بريء من الإسلام ٣٤٢١
من قال حين يأوي إلى فراشه ٢٤٠٤
من قال حين يسمع المؤذن ٦٦١
من قال حين يسمع النداء ٦٥٩
من قال حين يصبح: اللهم أصبحنا نشهدك ٢٣٩٨
من قال حين يصبح: اللهم ما أصبح بي . . . ٢٤٠٧
من قال حين يصبح ثلاث مرات: أعوذ بالله
السميع ٢١٥٧
من قال حين يصبح: ﴿فسبحان الله﴾ ٢٣٩٤
من قال حين يصبح وحين يمسي: سبحان الله ٢٢٩٧
من قال سبحان الله العظيم وبحمده غرست له
٢٣٠٤
من قال: سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة ٢٢٩٦
من قال في القرآن برأيه فأصاب......... ٢٣٥
من قال في القرآن برأيه فليتبوأ ٢٣٤
من قال قبل أن ينصرف ويثني رجليه ٩٧٥
من قال قبل أن ينصرف (ولم يذكر صلاة
المغرب) ٩٧٦
من قال: لا إله إلا الله والله أكبر......... ٢٣١٠
من قال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له . . ٢٣٠٢
من قال مثل هذا يقيناً ٦٧٦
من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين . . . ١٢٠١
من قام رمضان إيماناً واحتساباً ١٢٩٦
من قام من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به . . ٤٦٩٧
من قبل مني الكلمة ٤١
من قتل الرجل؟ . . . له سلبه أجمع ٣٩٦٢
من قتل دون دينه فهو شهيد ٣٥٢٩
من قتل دون ماله فهو شهيد ٣٥١٢
من قتل عبده قتلناه ٣٤٧٣
من قتل عصفوراً فما فوقها بغير حقها ٤٠٩٤
من قتل في عمية في رمي ٣٤٧٨
من قتل قتيلاً له عليه بينة ٣٩٨٦
من قتل كافراً فله سلبه ٤٠٠٢
من قتل متعمداً دفع إلى أولياء المقتول ٣٤٧٤
من قتل معاهداً لم يرح رائحة الجنة ٣٤٥٢
من قتله بطنه لم يعذب في قبره ١٥٧٣
من قتل وزغاً في أول ضربة ٤١٢١
من قدم ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث ١٧٥٥
من قذف مملوكه وهو بريء ٣٣٥١
من قرأ آية الكرسي ٩٧٤
من قرأ القرآن فاستظهره، فأحل حلاله ... ٢١٤١
من قرأ القرآن فليسأل الله به، فإنه سيجيء
أقوام ٢٢١٦
من قرأ القرآن وعمل بما فيه، ألبس والداه . . ٢١٣٩
من قرأ القرآن يتأكل به الناس، جاء يوم
القيامة............... ٢٢١٧
من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف عصم من
فتنة ٢١٤٦
من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة ... ٢١٣٧
م قرأ (حم) الدخان في ليلة، أصبح يستغفر. ٢١٤٩
من قرأ (حم) الدخان في ليلة الجمعة غفر له . ٢١٥٠
من قرأ ﴿حم﴾ المؤمن إلى ﴿إليه المصير﴾،
وآية الكرسي ٢١٤٤
من قرأ سورة ﴿الكهف﴾ في يوم الجمعة أضاء
له النور ٢١٧٥
من قرأ سورة ﴿الواقعة﴾ في كل ليلة لم تصبه
فاقة أبداً............. ٢١٨١

من قرأ في ليلة مائة آية لم يحاجه القرآن تلك الليلة ٢١٨٦
من قرأ ﴿قل هو الله أحد﴾ عشر مرات بني له بها قصر ٢١٨٥
من قرأ كل يوم مائتي مرة ﴿قل هو الله أحد﴾ محي ٢١٥٨
من قرأ منكم بـ﴿التين والزيتون﴾ ٨٦٠
من قرأ ﴿يس﴾ ابتغاء وجه الله تعالى غفر له ما تقدم ٢١٧٨
من قرأ ﴿يس﴾ في صدر النهار قضيت حوائجه ٢١٧٧
من قضى لأحد من أمتي حاجة يريد أن يسره بها فقد سرني ٤٩٩٦
من قضيت له بشيء من حق أخيه ٣٧٧٠
من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار ... ٢٩٧٠
من قطع منه شيئاً فلمن أخذه سلبه ٢٧٤٨
من قطع ميراث وارثه، قطع الله ميراثه ٣٠٧٨، ٣٠٧٩
من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلاة .. ١٣١٧
من قعد مقعداً لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ٢٢٧٢
من كاتب عبده على مائة أوقية ٣٤٠١
من كان آخر كلامه لا إله إلا الله، دخل الجنة ١٦٢١
من كان بينه وبين قوم عهد ٣٩٨٠
من كانت له أنثى فلم يئدها ولم يهنها ٤٩٧٩
من كانت له حاجة إلى الله أو إلى أحد ١٣٢٧
من كانت له سريرة ٥٣٣٦
من كانت له مظلمة لأخيه ٥١٢٦
من كانت نيته طلب .... ٥٣٢٠، ٥٣٢١
من كان ذا وجهين في الدنيا ٤٨٤٦
من كان ذبح قبل أن يصلي ١٤٧٢
من كان عنده خبز بر فليبعث ١٥٩٢
من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث .. ٥٩٤٦
من كان قاضياً فقضى بالعدل ٣٧٤٣
من كان له حمولة تأوي إلى شبع فليصم رمضان ٢٠٢٦
من كان له شعر فليكرمه ٤٤٥٠
من كان لنا عاملاً فليكتسب زوجة ٣٧٥١
من كان له على رجل حق ٢٩٢٧
من كان له فرطان من أمتي أدخله الله ١٧٣٥
من كان معه فضل ظهر فليعد به ٣٨٩٨
من كان منكم أهدى فإنه لا يحل ٢٥٥٧
من كان منكم مصلياً بعد الجمعة فليصل أربعاً ١١٦٦
من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فعليه ١٣٨٠
من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، فلا يدخل الحمام بغير إزار ٤٤٧٧
من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب .. ٤٠١٩
من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، جائزته ٤٢٤٤
من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه. ومن كان ٤٢٤٣
من كثر همه فليقل: اللهم إني عبدك ٢٤٥٢
من كذب علي متعمداً ٢٣٣
من كسر، أو عرج فقد حل ٢٧١٣
من كشف ستراً فأدخل بصره في البيت ٣٥٢٦
من كظم غيظاً وهو يقدر ٥٠٨٨
من كنت مولاه فعلي مولاه ٦٠٩١
من لاءمكم من مملوكيكم، فأطعموه مما تأكلون ٣٣٦٩
من لا يرحم لا يرحم ٤٦٧٨
من لبس الحرير في الدنيا، لم يلبسه في الآخرة .... ٤٣١٦، ٤٣١٧، ٤٣١٨، ٤٣١٩
من لبس ثوباً جديداً فقال: الحمد لله الذي كساني ٤٣٧٤
من لبس ثوب شهرة في الدنيا ٤٣٤٦
من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجاً ٢٣٣٩

من لزم السلطان افتتن ٣٧٠١
من لعب بالنردشير فكأنما صبغ يده ٤٥٠٠
من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله ٤٥٠٥
من لعق العسل ثلاث غدوات ٤٥٧٠
من لقي الله بغير أثر من جهاد ٣٨٣٥
من لقي الله لا يشرك به شيئاً ٤٧
من لقي الله لا يعدل به شيئاً في الدنيا ٢٣٦٢
من لم يأخذ من شاربه فليس منا ٤٤٣٨
من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له .. ١٩٨٧
من لم يدع قول الزور والعمل به ١٩٩٩
من لم يسأل الله يغضب عليه ٢٢٣٨
من لم يشكر الناس لم يشكر الله ٣٠٢٥
من لم يغز ولم يجهز غازياً ٣٨٢٠
من لم يمنعه من الحج حاجة ظاهرة ٢٥٣٥
من مات مريضاً مات شهيداً ١٥٩٥
من مات على وصية مات على سبيل وسنة .. ٣٠٧٦
من مات وعليه صوم صام عنه وليه ٢٠٣١
من مات وعليه صيام شهر رمضان فليطعم عنه ٢٠٣٤
من مات ولم يغز ولم يحدث به نفسه ٣٨١٣
من مات وهو بريء من الكبر والغلول ٢٩٢١
من مات وهو يعلم أنه ٣٧
من مسح رأس يتيم لم يمسحه إلا الله ٤٩٧٤
من مشى مع ظالم ليقويه ٥١٣٥
من ملك ذا رحم محرم فهو حر ٣٣٩٣
من ملك زاداً وراحلة تبلغه ٢٥٢١
من منح منحة لبن أو ورق، أو هدى ١٩١٧
من نابه شيء في صلاته ٩٨٨
من نام عن الوتر أو نسيه فليصل ١٢٧٩
من نام عن حزبه أو عن شيء منه ١٢٤٧
من نام عن وتره فليصل إذا أصبح ١٢٦٨
من نذر أن يطيع الله فليطعه ٣٤٢٧
من نذر نذراً لم يسمه، فكفارته ٣٤٣٦
من نزل منزلاً فقال: أعوذ بكلمات الله ٢٤٢٢
من نسي صلاة أو نام ٦٠٣
من نسي صلاة فليصلها ٦٨٤
من نسي وهو صائم فأكل أو شرب، فليتم .. ٢٠٠٣
من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذي
ردي ٤٩٠٤
من نظر إلى أخيه نظرة يخيفه ٣٧٢٠
من نفّس عن مؤمن كربة ٢٠٤
من نيح عليه، فإنه يعذب بما نيح عليه ١٧٤٠
من ها هنا جاءت الفتن ٦٢٦٩
من هجر أخاه سنة فهو كسفك دمه ٥٠٣٥
من هذا الذي معك؟ ٣٤٧١
من هذا؟ حذيفة؟ ما حاجتك غفر الله لك .. ٦١٧١
من هذا يا أبا هريرة؟ ٦٢٦٢
منهم من تأخذه النار إلى كعبيه ٥٦٧١
منهومان لا يشبعان: صاحب العلم ٢٦١
منهومان لا يشبعان، فهوم ٢٦٠
من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط ٣٥٧٥
من وجد عين ماله عند رجل فهو أحق به ... ٢٩٤٩
من وجد لقطة فليشهد ذا عدل ٣٠٣٩
من وسع على عياله في النفقة يوم
عاشوراء .... ١٩٢٦، ١٩٢٧
من وعد رجلاً فلم يأت أحدهما إلى وقت
الصلاة ٤٨٨٣
من وقّر صاحب بدعة ١٨٩
من ولد له ولد فليحسن اسمه وأدبه ٣١٣٨
من ولاه الله شيئاً من أمر المسلمين ٣٧٢٨
من ولي من أمر الناس شيئاً، ثم أغلق بابه .. ٣٧٢٩
من يأتي بني قريظة فيأتيني بخبرهم ٦١١١
من يأتيني بخبر القوم ٦١١٠
من يأخذ عني؟ ... اتق المحارم ٥١٧١
من يحرم الرفق يحرم الخير ٥٠٦٨
من يدخل الجنة ينعم ولا يبأس ٥٦٢١

من يرد الله به خيراً يصب منه ١٥٣٦
من يرد الله به خيراً يفقهه ٢٠٠
من يرد هوان قريش أهانه الله ٥٩٨٨
من يشتري بئر رومة يجعل ٦٠٧٥
من يشتري هذا الحلس والقدح؟ ٢٨٧٣
من يشتريه مني؟ ٣٣٩٢
من يصعد الثنية ٦٢٢٩
من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه ٤٨١٢
من يضيفه؟ ويرحمه الله ٦٢٦١
من يعرف أصحاب هذه الأقبر ١٢٩
من يكتم غالاً فإنه مثله ٤٠١٤
من يمنعك مني؟ ٥٣٠٥
من ينظر لنا ما صنع أبو جهل؟ ٤٠٢٩
المهدي من عترتي من أولاد فاطمة ٥٤٥٣
المهدي مني أجلى الجبهة ٥٤٥٤
مهل أهل المدينة من ذي الحليفة ٢٥١٧
مهلاً يا خالد! فوالذي نفسي بيده ٣٥٦٢
مهلاً يا عائشة! عليك بالرفق ٤٦٣٨
مهلاً يا عمر! ١٧٤٨
مه يا علي! فإنك ناقه ٤٢١٦
موت الفجاءة أخذة الأسف ١٦١١
موت غربة شهادة ١٥٩٤
المؤذنون أطول الناس أعناقاً ٦٥٤
المؤذن يغفر له مدى ٦٦٧
موضع سوط في الجنة خير ٥٦١٣
مولى القوم من أنفسهم ٣٠٤٤
مولى القوم منهم، وحليف القوم منهم ٣٠٥١
المؤمن أكرم على الله من بعض ٥٧٣٣
المؤمن القوي خير ٥٢٩٨
المؤمن غر كريم ٥٠٨٥
المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضاً ٤٩٥٥
المؤمن مرآة المؤمن، والمؤمن أخو المؤمن ٤٩٨٥
المؤمن مألف ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف ٤٩٩٥
المؤمنون كرجل واحد، إن اشتكى عينه اشتكى كله ٤٩٥٤
المؤمنون في الدنيا على ثلاثة أجزاء ٣٨٥٤
المؤمنون هينون لينون ٥٠٨٦
المؤمن يشرب في معي واحدة ٤١٧٦
المؤمن يموت بعرق الجبين ١٦١٠
الميت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل ١٦٢٧
الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها ١٦٤٠

حرف النون

نبياً عبداً (أشار جبريل بيده أن تواضع فقلت:) ٥٨٣٦
النبيّ في الجنة، والشهيد في الجنة ٣٨٥٦
نحرت ههنا ومنى كلها منحر ٢٥٩٣
نحن أحق بالشك من إبراهيم ٥٧٠٥
نحن الآخرون السابقون يوم القيامة ١٣٥٤
نحن الآخرون من أهل الدنيا ١٣٥٥
نحن الآخرون ونحن السابقون ٥٧٦٣
نحن نعطيه من عندنا ٢٦٣٨
النجوم أمنة للسماء فإذا ذهبت ٦٠٠٨
النذر نذران: فمن كان نذر في طاعة ٣٤٤٤
نزل الحجر الأسود من الجنة ٢٥٧٧
نزل القرآن على خمسة أوجه ١٨٢
نزل جبريل فأمّني ٥٨٤
نصرت بالصبا، وأهلكت عاد بالدبور ١٥١١
نضّر الله عبداً سمع مقالتي .... ٢٢٨، ٢٢٩

نضّر الله عبداً سمع منّا .... ٢٣٠، ٢٣١
نظفوا أفنيتكم ٤٤٨٧
نعم (في جواز الصدقة عن الأم) ١٩٥٠
نعم (في الحج عن الأب) ٢٥١١
نعم (اشتكيت عيني أفأكتحل وأنا صائم) .. ٢٠١٠
نعم (العتق عن الأم) ٣٤٠٣
نعم (أفيأخذ بيده ويصافحه) ٤٦٨٠
نعم. (أي - نسمي الولد باسمي وكنيه بكنيتي) ٤٧٧٢
نعم (أيكون المؤمن جباناً) ٤٨٦٢
نعم (أيكون المؤمن بخيلاً) ٤٨٦٢
نعم (فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل أزوادهم) ٥٩١٢
نعم (فنظر إلى شجرة من ورائه فقال:) ... ٥٩٢٤
نعم استأذن عليها ٤٦٧٤
نعم إذا رأت الماء ٤٣٣
نعم.. إلا الدين كذلك قال ٢٩١١
نعم الإدام الخل. نعم الإدام الخل..... ٤١٨٣
نعم، إلا من ثلاث: ٤٢٥٣
نعم الحي الأسد والأشعرون لا يفرون.... ٥٩٩٠
نعم الرجل أبو بكر ٦٢٣٣
نعم الرجل خريم الأسدي، لولا طول جمته ٤٤٦١
نعم الرجل الفقيه ٢٥١
نعم السيف ٥٣٩٦
نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة، والشاة ١٨٩٩
نعم، الصلاة عليهما. والإستغفار لهما.... ٤٩٣٦
نعم المال الصالح للرجل الصالح ٣٧٥٦
نعم، اللهم استر عوراتنا ٢٤٥٥
نعم، إن النساء شقائق الرجال........... ٤٤١
نعم، إن قتلت في سبيل الله وأنت صابر ... ٣٨٠٥
نعم، إنه من ذهب منا إليهم فأبعده الله ٤٠٤٤
نعم، (قال جبريل:) باسم الله أرقيك.... ١٥٣٤
نعمت الأضحية الجذع من الضأن........ ١٤٦٨
نعمتان مغبون فيهما كثير ٥١٥٥
نعم تربت يمينك فبم ٤٣٣
نعم سحور المؤمن التمر........... ١٩٩٨
نعم صليها ٤٩١٣
نعم عبد الله خالد بن الوليد ٦٢٦٢
نعم عبد الله هذا ٦٢٦٣
نعم عذاب القبر حق ١٢٨
نعم، عليهن جهاد لا قتال فيه ٢٥٣٤
نعم، عمر (هل لأحد من الحسنات) ٦٠٦٨
نعم، فإنه لو كان شيء سابق القدر....... ٤٥٦٠
نعم، قوم يكونون........... ٦٢٩١
نعمّا بالمال الصالح للرجل الصالح ٣٧٥٦
نعما للمملوك أن يتوفاه الله بحسن عبادة ... ٣٣٤٩
نعم، نعم وفيه دخن ٥٣٨٢
نعم، هل تضارون في رؤية الشمس ٥٥٧٨
نعم وازرره ولو بشوكة ٧٦٠
نعم، وأكرمها. (عن الجمة)........... ٤٤٨٣
نعم وبما أفضلت السباع ٤٨٤
نعم ولك أجر ٢٥١٠
نعم ومن لم يسجدهما فلا يقرأهما ١٠٣٠
نعم، وهل نبي إلا رعاها ٤١٨٦
نعم، يا عباد الله! تداووا ٤٥٣٢
نعيت إليّ نفسي (فبكت، قال:) لا تبكي فإنك ٥٩٦٩
نفس المؤمن معلقة بدينه ٢٩١٥
النفقة كلها في سبيل ٥١٨٣
نقركم على ذلك ما شئنا ٤٠٥٤
نقركم ما أقركم الله ٤٠٥١
نمت فرأيتني في الجنة، فسمعت فيها قراءة .. ٤٩٢٦
نهاني عنه جبرئيل... إني لم أعطكه تلبسه .. ٤٣٧٧
نهيتكم عن الأشربة إلا في ظروف الأدم ... ٤٢٩١
نهيتكم عن الظروف، فإن ظرفاً لا يحل شيئاً ٤٢٩١

نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ١٧٦٢
نور أنّى أراه ٥٦٥٩
النوم أخو الموت ٥٦٥٤
ناركم التي يوقد ابن آدم ٥٦٦٥
ناركم جزء من سبعين جزءاً ٥٦٦٥
النار (من للصبية؟ صبية عقبة بن أبي معيط) ٣٩٧٢
الناس تبع لقريش في الخير والشر ٥٩٨٠
الناس تبع لقريش في هذا الشأن ٥٩٧٩
الناس معادن كمعادن الذهب والفضة ... ٢٠١
ناس من أمتي عرضوا علي غزاة ٥٨٥٩

حرف الهاء

هجاهم حسان فشفى واشتفى ٤٧٩١
هدنة على دخن ٥٣٩٦
هذا (وأشار إلى اللسان) ٤٨٤٣
هذا ابن آدم ٥٢٧٧
هذا أبوك، وهذه أمك ٣٣٨٠
هذا أزكى وأطيب وأطهر ٤٧٠
هذا الأمل، وهذا أجله ٥٢٦٩
هذا الإنسان، وهذا أجله ٥٢٦٨
هذا الذي تحرك له العرش ١٣٦
هذا أوان يختلس العلم ٢٤٥
هذا باب من السماء فتح اليوم، لم يفتح قط إلا اليوم ٢١٢٤
هذا جبرئيل آخذ برأس فرسه ٥٨٧٣
هذا جبل يحبنا ونحبه ٢٧٤٥
هذا خالي فليرني امرؤ خاله ٦١٢٧
هذا دم الحسين وأصحابه ولم أزل التقطه ... ٦١٨١
هذا رزق الله ٣٠٣٧
هذا ما اشترى العداء بن خالد ٢٨٧٢
هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله ٤٠٤٩
هذا مصرع فلان (ويضع يده على الأرض) . ٥٨٧١
هذا مصرع فلان غداً إن شاء الله ٥٩٣٨
هذا من أهل النار ٥٨٩٢
هذان ابناي وابنا ابنتي ٦١٦٥
هذان السمع والبصر (أبو بكر وعمر) ٦٠٦٤
هذا وضوئي ووضوء الأنبياء ٤٢٤
هذا وقومه، ولو كان الدين ٦٢٥٣
هذا يومئذٍ على الهدى ٦٠٧٦
هذه إدام هذه ٤٢٢٣
هذه الآيات التي يرسل الله ١٤٨٤
هذه القبلة .... ٦٩٠، ٦٨٩
هذه بتلك السبقة ٣٢٥١
هذه زوجتك في الدنيا والآخرة ٦١٩١
هذه سبل على كل سبيل منها ١٦٦
هذه صلاة البيوت ١١٨٢
هذه عمرة استمتعنا بها ٢٥٥٨
هذه معاتبة الله العبد بما يصيبه ١٥٥٧
هذه وهذه سواء ٣٤٨٦
هكذا الوضوء، فمن زاد ٤١٧
هكذا أمرني ربي ٤٠٨
هكذا صلاة (لا أحسبه إلا قال) أمتي ١١١٥
هكذا نبعث يوم القيامة ٦٠٦٣
هلال خير ورشد ٢٤٥١
هل أنت إلا أصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت ٤٧٨٨
هل تدرون ما قال ربكم؟ ٤٥٩٦
هل تدرون ما هذا؟ (قالوا: الله ورسوله أعلم) ٥٧٣٥

هل تدرون مما أضحك؟ ٥٥٥٤
هل تدرون من أجود جوداً ٢٥٩
هل تدرين ما هذه الليلة ١٣٠٥
هل ترك لدينه قضاء؟ ٢٩١٣
هل ترون ما أرى؟ ٥٣٨٧
هل تسمع النداء بالصلاة؟ فأجب ١٠٥٤
هل تضارون في رؤية الشمس في ٥٥٥٥
هل تعرف ما يهدم الإسلام؟ ٢٦٩
هل تنصرون وترزقون ٥٢٣٢
هل رأى أحد منكم من رؤيا؟ ٤٦٢٥
هل رآه أحد منكم على عمل الإسلام ٣٨٦٠
هل رأيت ربك؟ (قال لجبرئيل:) .. ٥٧٢٩، ٥٧٣٠
هل رئي فيكم المغربون؟ ٤٥٦٥
هل سمعتم بمدينة جانب منها في البر ٥٤٢٣
هل على صاحبكم دين؟ ٢٩٢٠
هل عليه دين؟ ٢٩٠٩
هل عندكم شيء؟ ٢٠٧٥
هل عندك من شيء تصدقها؟ ٣٢٠٢
هل فيكم من أحد لم يقارف الليلة ١٧١٥
هل قرأ معي أحد منكم ٨٥٥
هلك المتنطعون ٤٧٨٥
هل كان فيها وثن من أوثان الجاهلية يعبد؟ ٣٤٣٧
هلكة أمتي على يدي غلمة ٥٣٨٨
هلك كسرى فلا يكون كسرى بعده ٥٤١٨
هل كنت تدعو الله بشيء أو تسأله إياه؟ ... ٢٥٠٢
هلا أخذتم إهابها ٤٩٩
هلا تركتموه ٣٥٦٥
هلا تركتموه لعله أن يتوب ٣٥٦٥
هلا قلت: خذها مني وأنا الغلام الأنصاري ٤٩٠٣
هل لك خادم؟ ٥٠٦١
هل لك من إبل؟ ٣٣١١
هل لك من أم؟ .... ٤٩٣٥، ٤٩٣٩
هل له أحد؟ ٣٠٦٥
هلم إلى الغداء المبارك ١٩٩٧
هل معك من شعر أمية بن أبي الصلت شيء؟ ٤٧٨٧
هل معكم منه شيء؟ ٢٦٩٧
هل معكم من لحمه شيء؟ ٤١٠٨
هل من أحد يمشي ٥٢٠٥
هلموا أكتب لكم كتاباً لن تضلوا بعده ٥٩٦٦
هل نظرت إليها؟ ٣١٠٧
هل يسكر؟ ٣٦٥١
هما جنتك ونارك ٤٩٤١
هما ريحاني من الدنيا ٦١٤٥
هم أشد أمتي على الدجال ٥٩٨٧
هم الأخسرون ورب الكعبة ١٨٦٨
هم غر محجلون من أثر ٢٩٩
هم من آبائهم. (أولاد المشركين) ٣٩٤٣
هل منهم. (أولاد المشركين) ٣٩٤٣
هن حولي كما ترى، يسألنني النفقة ٣٢٤٩
هو اختلاس يختلسه الشيطان ٩٨٢
هو أعظم للبركة ٤٢٤١
هو الطهور ماؤه ٤٧٩
هو أولى الناس بمحياه ومماته ٣٠٦٤
هوذا، فإن انطلق معك لم أمنعه ٦١٧٤
هو صيد ويجعل فيه كبشاً ٢٧٠٤
هو في النار ٣٩٩٨
هو كلام، فحسنه حسن، وقبيحه قبيح ٤٨٠٧، ٤٨٠٨
هو لك يا عبد بن زمعة، الولد للفراش ... ٣٣١٢
هو من عمل الشيطان ٤٥٥٣
هو يعتكف الذنوب ويجري له من الحسنات ٢١٠٨
هي المانعة، هي المنجية تنجيه من عذاب الله ٢١٥٤
هي رخصة من الله عز وجل فمن أخذ بها
فحسن ٢٠٢٩
هي في النار ٤٩٩٢

هي في كل رمضان ٢٠٩٣
هي ما بين أن يجلس الإمام ١٣٥٨
هي من قدر الله ٩٧
هي هرب وحرب (فتنة الأحلاس) ٥٤٠٣

حرف الواو

وآدم بين الروح والجسد ٥٧٥٨
الوائدة والموءودة في النار ١١٢
وإذا رأيت الحفاة العراة ٣
وإذا قرأ فأنصتوا ٨٢٧
وإرشاد السبيل ٤٦٤١
﴿وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ ألا إن القوة الرمي ٣٨٦١
الوالد أوسط أبواب الجنة ٤٩٢٨
والذي نفس محمد بيده: إن المعروف ٥١٥٤
والذي نفسي بيده إنه ليخفف على المؤمن ٥٥٦٤
والذي نفسي بيده إني لأنظر إلى الحوض ٥٩٦٨
والذي نفسي بيده لا تذهب ٥٣٩٠
والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى ٥٤٤٥
والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى ٥٤٥٩
والذي نفسي بيده، لأقضين بينكما بكتاب الله ٣٥٥٥
والذي نفسي بيده، لا يدخل قلب رجل ٦١٥٦
والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة ٤٠٤٢
والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي ١٠
والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لأخيه ٤٩٦١
والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ٥١٤٠
والذي نفسي بيده لقد ابتدرها ٩٩٢
والذي نفسي بيده لقد هممت ١٠٥٣
والذي نفس محمد بيده لو بدا لكم ١٩٤
والذي نفسي بيده لو تدومون ٢٢٦٨
والذي نفسي بيده لو تعلمون ٥٣٣٩
والذي نفسي بيده لولا أن رجالاً ٣٧٩٠
والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا ٢٣٢٨
والذي نفس محمد بيده ليأتين على أحدكم ٥٩٧٨
والذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل ٥٥٠٥
والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول منهم ٣٩٦٧
والذي نفسي بيده ما في المدينة شِعْبٌ ولا ٥٩٠١
والذي نفسي بيده، ما من رجل يدعو امرأته ٣٢٤٦
والله إنك لخير أرض الله ٢٧٢٥
والله إني لأستغفر الله وأتوب إليه ٢٣٢٣
والله لا أدري ٥٣٤٠
والله لا تجدون بعدي رجلاً هو أعدل مني ٣٥٥٣
والله لأن يلج أحدكم بيمينه في أهله ٣٤١٤
والله لا يؤمن، والله لا يؤمن ٤٩٦٢
والله لولا الله ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا ٤٧٩٢
والله ليبعثنه الله يوم القيامة ٢٥٧٨
والله لينزلن ابن مريم حكماً عادلاً ٥٥٠٦
والله ما أردت إلا واحدة؟ ٣٢٨٣
والله ما الدنيا في الآخرة إلا ٥١٥٦
والمجاهد من جاهد نفسه .... ٣٤، ٣٨٤٨
والموت قبل لقاء الله ١٦٠٢
وأما شتمه إياي فقوله لي ولد ٢١
وأنا وأنا ٦٧٧
وأيكم مثلي، إني أبيت يطعمني ربي ويسقيني ١٩٨٦
وأيما رجل ضاف قوماً فلم يقروه ٤٢٤٧
وجب أجرك، وردها عليك الميراث ١٩٥٥
وجبت ١٦٦٢

وجبت (قلت: وما وجبت؟ قال:) الجنة .. ٢١٦٠
وجهت وجهي للذي ٨١٣
وجدنا فرسكم هذا بحراً ٥٩٠٥
وجهوا هذه البيوت عن المسجد ٤٦٢
الوحدة خير من جليس السوء ٤٨٦٤
الوتر حق على كل مسلم ١٢٦٥
الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منا ١٢٧٨
الوتر ركعة من آخر الليل ١٢٥٥
وترسل الأمانة والرحم منقومان ٥٥٧٦
وتغيثوا الملهوف، وتهدوا الضال ٤٦٤٢
وددت أن عندي خبزة بيضاء من برة سمراء ٤٢٢٩
الوضوء من كل دم سائل ٣٣٣
وعدني ربي أن يدخل الجنة ٥٥٥٦
وعليك السلام، ارجع فصل ٧٩٠
وفد الله ثلاثة: الغازي، والحاج، والمعتمر . ٢٥٣٧
الوقت الأول من الصلاة ٦٠٦
وقت صلاتكم بين ما رأيتم ٥٨٢
وقت الظهر إذا زالت ٥٨١
وكاء السه العينان فمن نام ٣١٦
وكل به سبعون ملكاً ٢٥٩٠
وما أنكرت من ذلك؟ ليس أحد ٥٢٩٣
وما سرق منه له صدقة ١٩٠١
﴿وما قدروا الله حق قدره﴾ ٥٥٢٤
وما من أهل بيت يرتبطون كلباً إلا نقص ... ٤١٠٢
ومن لبس ثوباً فقال: الحمد لله الذي كساني هذا ٤٣٤٣
﴿ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك﴾ ١٤٠٨
ونعم الراكب هو ٦١٧٢
وهل هو إلا بضعة منه ٣٢٠
الولاء لمن أعتق ١٨٢٥
ولا يقتل حين يقتل وهو مؤمن ٥٤
﴿ولمن خاف مقام ربه جنتان﴾: قلت: وإن ٢٣٧٦
ويحك ارجع فاستغفر الله وتب إليه ٣٥٦٢
ويحك أما علمت ما أصاب .... ٣٧٢،٣٧١
ويحك! وما يدريك لو أن الله ابتلاه ١٥٧٨
ويلك فمن يعدل إذا لم أعدل ٥٨٩٤
ويلك قطعت عنق أخيك ٤٨٢٨
ويلكم قدٍ قدٍ ٢٥٥٤
ويلك! وما أعددت لها؟ ٥٠٠٩
ويل للأعقاب من النار ٣٩٨
ويل للأمراء، ويل للعرفاء ٣٦٩٨
ويل للعرب من شر ٥٤٠٤
ويل لمن يحدث فيكذب ٤٨٣٥

حرف الياء

يا أبا المنذر! أتدري أي آية من كتاب الله تعالى ٢١٢٢
يا أبا بكر لعلك أغضبتهم ٦٢١٤
يا أبا بكر! ما ظنك باثنين ٥٨٦٨
يا أبا بكر! مررت بك ١٢٠٤
يا أبا ذر! أتاني ملكان وأنا ببطحاء مكة ٥٧٧٤
يا أبا ذر! إذا صمت من الشهر ثلاثة أيام ... ٢٠٥٧
يا أبا ذر! ألا أدلك على خصلتين هما أخف على الظهر ٤٨٦٧
يا أبا ذر! إنك ضعيف وإنها أمانة ٣٦٨٢
يا أبا ذر، إني أراك ضعيفاً ٣٦٨٢
يا أبا ذر! أي عرى الإيمان أوثق؟ ٥٠١٤
يا أبا ذر! كيف أنت إذا أصاب الناس موت . ٣٦٠٩

يا أبا ذر! لا عقل كالتدبير ٥٠٦٥
يا أبا شعيب! إلى رجلاً تبعنا ٣٢١٩
يا أبا عمير! ما فعل النغير؟ ٤٨٨٤
يا أبا فلان! أما صمت من سرر شعبان ٢٠٣٨
يا أبا موسى! لقد أعطيت ٦٢٠٣
يا أبا هريرة جف القلم ٨٨
يا أبا هريرة، ما فعل أسيرك البارحة؟ ٢١٢٣
يا ابن آدم! إن تبذل الفضل خيرلك ١٨٦٣
يا ابن الخطاب! اذهب فناد في الناس ٤٠٣٤
يا ابنة أبي أمية، سألت عن الركعتين ١٠٤٣
يا ابن عوف! إنها رحمة ١٧٢٢
يا أبي! أرسل لي: أن أقرأ القرآن على حرف . ٢٢١٣
يا أرض! ربي وربك الله ٢٤٣٩
يا أسماء! إن المرأة إذا بلغت المحيض ٤٣٧٢
يا أفلح ترِّب وجهك ١٠٠٢
يا أم حارثة! إنها جنان في الجنة ٣٨٠٩
يا أم سلمة! هل عندكم شيء أطعمه؟ ١٨٨٠
يا أم سليم! ما هذا؟ (قالت: عرقك...) ٥٧٨٨
يا أم فلان! انظري أي السكك ٥٨١٠
يا أنس اجعل بصرك ٩٩٦
يا أنس! إن الناس يمصرون أمصاراً ٥٤٣٣
يا أنس! كتاب الله القصاص ٣٤٦٠
يا أنيس! ذهبت حيث أمرتك؟ ٥٨٠٢
يا أهل البلد! صلوا أربعاً، فإنا سفر ١٣٤٢
يا أهل الخندق: إن جابراً صنع سوراً ٥٨٧٧
يا أهل القرآن لا تتوسدوا القرآن، واتلوه .. ٢٢١٠
يا أيها الناس! ابكوا فإن لم تستطيعوا ٥٦٨٥
يا أيها الناس: اذكروا الله، اذكروا الله ٥٣٥١
يا أيها الناس! اربعوا على أنفسكم ٢٣٠٣
يا أيها الناس! أفشوا السلام، وأطعموا ١٩٠٧
يا أيها الناس! إن الدنيا عرض حاضر ٥٢١٧
يا أيها الناس إن الله قبض أرواحنا ٦٨٧
يا أيها الناس! إن الله كتب عليكم الحج ... ٢٥٢٠
يا أيها الناس! إن على كل أهل بيت ١٤٧٨
يا أيها الناس! إنه ليس لي من هذا الفيء شيء ٤٠٢٥
يا أيها الناس! إني تركت فيكم ٦١٥٢
يا أيها الناس! توبوا إلى الله ٢٣٢٥
يا أيها الناس! عليكم بالسكينة ٢٦٠٥
يا أيها الناس! قد أظلكم شهر عظيم ١٩٦٥
يا أيها الناس! قد فرض عليكم الحج ٢٥٠٥
يا أيها الناس! لا تتمنوا لقاء العدو ٣٩٣٠
يا أيها الناس! من عمل منكم لنا على عمل .. ٣٧٥٢
يا بلال! حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام ١٣٢٢
يا بلال قم فناد بالصلاة ٦٤٩
يا بني! إذا دخلت على أهلك فسلم ٤٦٥٢
يا بني! إن الناس ٥٢٢٠
يا بني، إن قدرت أن تصبح ١٧٥
يا بني إياك والالتفات في ٩٩٧
يا بني سلمة دياركم تكتب ٧٠٠
يا بني عبد مناف ٥٣٧٢
يا بني عبد مناف لا تمنعوا أحداً ١٠٤٥
يا بني فهر! ٥٣٧٢
يا بني فهر! يا بني عدي لبطون قريش ٥٨٤٦
يا بني كعب بن لؤي! ٥٣٧٣
يأتي الدجال وهو محرم عليه أن ٥٤٧٩
يأتي الشيطان أحدكم فيقول ٦٥
يأتي المسيح من قبل المشرق ٥٤٨٠
يأتي على الناس زمان الصابر فيهم ٥٣٦٧
يأتي على الناس زمان فيغزو فئام ٦٠٠٩
يأتي على الناس زمان لا يبالي المرء ٢٧٦١
يأتي على الناس زمان يكون حديثهم ٧٤٣
يأتيه ملكان فيجلسانه ١٣١
يا ثوبان! اذهب بهذا إلى فلان ٤٤٧١

يا جابر! مالي أراك ٦٢٤٦
يا جبرئيل! إني بعثت إلى أمة أميين، منهم العجوز ٢٢١٥
يا جندب! إنما هي ضجعة أهل النار ٤٧٣١
يا حصين! كم تعبد اليوم إلهاً؟ ٢٤٧٦
يا حكيم! إن هذا المال خضر حلو، فمن ١٨٤٢
يا حي يا قيوم! برحمتك أستغيث ٢٤٥٤
يا ذا الأذنين! ٤٨٨٧
يا رسول الله هذه خديجة قد أتت ٦١٨٥
يا رويفع لعل الحياة ستطول بك ٣٥١
يا سعد! ارم فداك أبي وأمي ٦١١٢
يا سعد! أعندي تتمنى الموت؟! ١٦١٤
يا عائشة! أحبيه فإني أحبه ٦١٧٦
يا عائشة إذا أردت اللحوق بي فليكفك ٤٣٤٤
يا عائشة! استعيذي بالله من شر هذا ٢٤٧٥
يا عائشة! ألا تغنين؟ ٣١٥٤
يا عائشة؛ إن الله رفيق يحب الرفق ٤٦٣٨
يا عائشة؛ إياك ٥٣٥٦
يا عائشة؛ بيت لا تمر فيه، جياع أهله ٤١٨٩
يا عائشة! تعالي فانظري ٦٠٤٩
يا عائشة؛ حوليه ٥٢٢٥
يا عائشة! لو شئت لسارت معي جبال ٥٨٣٥
يا عائشة؛ ما أرى أسماء ٦٢٤٣
يا عائشة! ما أزال أجد ألم الطعام ٥٩٦٥
يا عائشة! هلمي المدية ١٤٥٤
يا عائش! هذا جبرئيل يقرئك السلام ٦١٨٧
يا عباس! ألا تعجب من حب مغيث ٣١٩٩
يا عباس يا عماه! ألا أعطيك؟ .... ١٣٢٨، ١٣٢٩
﴿يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا﴾ ٢٣٤٨
يا عبد الرحمن بن سمرة! لا تسأل الإمارة ٣٤١٢
يا عبد الله! ارفع إزارك ٤٣٦٨
يا عبد الله! ألم أخبر أنك تصوم النهار ٢٠٥٤
يا عبد الله بن عمرو! إن قاتلت صابراً محتسباً ٣٨٤٧
يا عبد الله! لا تكن مثل فلان ١٢٣٤
يا عثمان! إنه لعل الله يقمصك ٦٠٧٧
يا عدي! هل رأيت الحيرة ٥٨٥٧
يا عقبة ألا أعلمك ٨٤٨
يا عقبة تعوذ بهما، فما تعوذ متعوذ بمثلهما ٢١٦٢
يا عكراش! كل من موضع واحد، فإنه طعام واحد ٤٢٣٣
يا علي، إني أحب لك ٩٠٣
يا علي؛ ثلاث لا تؤخرها ٦٠٥
يا علي! لا تبرز فخذك ٣١١٣
يا علي! لا تتبع النظرة النظرة ٣١١٠
يا علي! لا يحل لأحد يجنب ٦٠٩٨
يا علي! ما فعل غلامك؟ ٣٣٦٢
يا علي من هذا فأصب ٤٢١٦
يا عمر لا تبل قائماً ٣٦٣
يا عمرو! إني أرسلت إليك لأبعثك في وجه ٣٧٥٦
يا غلام! أتأذن أن أعطيه الأشياخ؟ ٤٢٧٤
يا غلام! احفظ الله ٥٣٠٢
يا غلام! لِمَ ترمي النخل؟ ٢٩٥٧
يا فاطمة! احلقي رأسه، وتصدقي بزنة شعره فضة ٤١٥٤
يا فلان، ألا تتقي الله ٨١١
يا فلان بن فلان! ويا فلان بن فلان! أيسركم أنكم ٣٩٦٧
يا كعب (فأشار بيده أن ضع الشطر) ٢٩٠٨
يا معاذ! أحسن خلقك للناس ٥٠٩٥
يا معاذ، أفتان أنت ٨٣٣
يا معاذ! إنك عسى أن لا تلقاني ٥٢٢٧
يا معاذ! ما خلق الله شيئاً على ٣٢٩٤
يا معاذ هل تدري ما حق الله ٢٤

يا معاوية! إن وليت أمراً فاتق الله واعدل .. ٣٧١٥
يا معشر الأنصار إن الله ٣٦٩
يا معشر التجار! إن البيع يحضره اللغو ٢٧٩٨
يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة .. ٣٠٨٠
يا معشر القرّاء استقيموا ٢٧٤
يا معشر المسلمين! إن هذا يوم جعله ١٣٩٨، ١٣٩٩
يا معشر النساء! أما لكن في الفضة ما تحلين به؟ ٤٤٠٣
يا معشر النساء تصدقن فإني اريتكن ١٩
يا معشر النساء! تصدقن ولو من حليكن... ١٨٠٨
يا معشر من أسلم بلسانه ٥٠٤٣
يا مقلب القلوب ١٠٢
يا معمر! غط فخذيك، فإن الفخذين عورة ٣١١٤
يا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها... ١٨٩٢
يا وابصة! جئت تسأل عن البر والإثم؟.... ٢٧٧٤
يا يهودي! أنشدك بالله الذي ٥٧٩٩
يا يهودي ما عندي ما أعطيك ٥٨٣٢
يبعث كل عبد على ما مات عليه ٥٣٤٥
يتبع الدجال من أمتي سبعون ٥٤٩٠
يتبع الدجال من يهود أصفهان ٥٤٧٨
يتبع الميت ثلاثة: ٥١٦٧
يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل ٦٢٦
يتقارب الزمان ٥٣٨٩
اليتيمة تستأمر في نفسها .... ٣١٣٣، ٣١٣٤
يجاء بابن آدم يوم القيامة كأنه ٥١٩٥
يجاء بالرجل يوم القيامة فيلقى ٥١٣٩
يجاء بنوح يوم القيامة فيقال ٥٥٥٣
يجزىء عنك الثلث ٣٤٣٩
يجمع الله تبارك وتعالى الناس فيقوم ٥٦٠٨، ٥٦٠٩
يجيء المقتول بالقاتل يوم القيامة ٣٤٦٥
يجيء المقتول بقاتله يوم القيامة ٣٤٨٣
يحبس المؤمنون يوم القيامة ٥٥٧٢
يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة ٣١٦١
يحشر المتكبرون أمثال الذر ٥١١٢
يحشر الناس على ثلاث طرائق ٥٥٣٤
يحشر الناس في صعيد واحد ٥٥٦٥
يحشر الناس يوم القيامة ثلاث ٥٥٤٦
يحشر الناس يوم القيامة حفاة ٥٥٣٦
يحشر الناس يوم القيامة على أرض ٥٥٣٢
يحضر الجمعة ثلاثة نفر: فرجل حضرها ... ١٣٩٦
يحلم هذا العلم من كل خلف ٢٤٨
يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم ١٥٩٦
يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة.... ٢٧٢١
يخرج أقوام من النار بشفاعة محمد ﷺ ٥٥٨٥
يخرج الدجال على حمار أقمر ٥٤٩٣
يخرج الدجال فتيوجه قبله رجل ٥٤٧٦
يخرج الدجال فيمكث أربعين ٥٥٢٠
يخرج رجل من وراء النهر ٥٤٥٨
يخرج عنق من النار يوم القيامة لها عينان ... ٤٥٠٢
يخرج في آخر الزمان رجال يختلون ٥٣٢٣
يخرج من النار أربعة ٥٥٨٨
يخرج من النار قوم بالشفاعة ٥٦١٠
يخفف على المؤمن حتى يكون عليه ٥٥٦٣
يخلص المؤمنون من النار فيحبسون ٥٥٨٩
اليد العليا خير من اليد السفلى، واليد ١٨٤٣
يد الله ملأى ٩٢
يدخل الجنة أقوام أفئدتهم مثل ٥٦٢٥
يدخل الجنة بشفاعة رجل من أمتي ٥٦٠١
يدخل الجنة من أمتي سبعون ألفاً بغير ٥٢٩٥
يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء ٥٢٤٣
يدخل أهل الجنة الجنة جرداً ٥٦٣٩
يذهب الصالحون الأول فالأول وتبقى ٥٣٦٢
يراها الرجل المسلم أو ترى له ٤٦٠٧
يرحمك الله ٤٧٣٦
يرث الولاء من يرث المال ٣٠٦٦

يرد الناس النار لم يصدرون منها بأعمالهم ... ٥٦٠٦
يريبني ما أرابها ويؤذيني ما آذاها ٦١٣٩
يستجاب للعبد ما لم يدع بإثم أو قطيعة ٢٢٢٧
يسرا ولا تعسرا، وبشرا ولا تنفرا ٣٧٢٤
يسروا ولا تعسروا ٣٧٢٣
يسلم الراكب على الماشي ٤٦٣٢
يسلم الصغير على الكبير، والمار على القاعد ٤٦٣٣
يسير الراكب في ظل الفنن منها ٥٦٤٠
يشفع يوم القيامة ثلاثة: ٥٦١١
يصبح على كل سلامى من أحدكم صدقة .. ١٣١١
يصف أهل النار فيمر بهم الرجل ٥٦٠٤
يصلون لكم فإن أصابوا فلكم ١١٣٣
يضحك الله تعالى إلى رجلين ٣٨٠٧
يضرب الصراط بين ظهراني جهنم ٥٥٨١
يطبع المؤمن على الخلال كلها إلا ... ٤٨٦٠، ٤٨٦١
يطلع عليكم رجل من أهل الجنة ٦٠٦٧
يطهره ما بعده ٥٠٤
يطوي الله السماوات يوم القيامة ٥٥٢٣
يعجب ربك من راعي ٦٦٥
يعرض الناس يوم القيامة ثلاث .. ٥٥٥٧، ٥٥٥٨
يعرق الناس يوم القيامة حتى ٥٥٣٩
يعطى المؤمن في الجنة قوة كذا ٥٦٣٦
يعظم أهل النار في النار حتى ٥٦٩٠
يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم ١٢١٩
يعمد أحدكم إلى جمرة من نار فيجعلها في يده ٤٣٨٥
يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد ٣٢٤٢
يغزو جيش الكعبة، فإذا كانا ببيداء ٢٧٢٠
يغسل ذكره ويتوضأ ٣٠٢
يغسل من بول الجارية ٥٠٢
يغفر لأمته في آخر ليلة في رمضان ١٩٦٨
يغفر للشهيد كل ذنب إلا الدين ٢٩١٢
يفتح اليمن فيأتي قوم يبسون فيتحملون
بأهليهم ٢٧٣٦
يقاتلكم قوم صغار الأعين ٥٤٣١
يقال لصاحب القرآن: اقرأ وارتق، ورتل كما
كنت ٢١٣٤
يقبض الله الأرض يوم القيامة ٥٥٢٢
يقتل المحرم السبع العادي ٢٧٠٢
يقتل هذا فيها مظلوماً ٦٠٧٨
يقرب إلى فيه فيكرهه ٥٦٨٠
يقضي الله في ذلك ... اعط لابنتي سعد... ٣٠٥٨
يقول ابن آدم: مالي مالي ٥١٦٩
يقول الرب تبارك وتعالى: من شغله القرآن ٢١٣٦
يقول العبد: مالي مالي ٥١٦٦
يقول الله تعالى: يا آدم! فيقول: لبيك ... ٥٥٤١
يكسر حر هذا ببرد هذا، ويرد هذا بحر هذا ٤٢٢٥
يكشف ربنا عن ساقه ٥٥٤٢
يكون اختلاف عند موت خليفة ٥٤٥٦
يكون أمتي فرقتين، فيخرج من بينهما مارقة . ٣٥٣٦
يكون عليكم أمراء، تعرفون وتنكرون ... ٣٦٧١
يكون عليكم أمراء من بعدي ٦٢٢٠
يكون في آخر الزمان أقوام، إخوان العلانية ٥٣٣٠
يكون في آخر الزمان خليفة يقسم ٥٤٤١
يكون في آخر الزمان دجالون ١٥٤
يكون في أمتي أو في هذه الأمة ١١٦
يكون في أمتي خسف ومسخ ١٠٦
يكون قوم في آخر الزمان يخضبون ٤٤٥٢
يكون كنز أحدكم يوم القيامة شجاعاً ١٧٩١
يلقي إبراهيم أباه آزر يوم القيامة ٥٥٣٨
يلقى على أهل النار الجوع ٥٦٨٦
يمكث أبوا الدجال ثلاثين عاماً ٥٥٠٣
يمكث الدجال في الأرض أربعين ٥٤٨٩
يمن الخيل في الشقر ٣٨٧٩

يمين الله ملأى ٩٢
اليمين على نية المستحلف ٣٤١٦
يمينك على ما يصدقك عليه صاحبك ٣٤١٥
ينادي مناد: إن لكم أن تصحوا .. ٥٦٢٢، ٥٦٢٣
ينادي مناد يوم القيامة: أين أبناء ٥٢٩٢
ينزل أناس من أمتي بغائط ٥٤٣٢
ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة ١٢٢٣
ينزل عيسى ابن مريم إلى الأرض ٥٥٠٨
يهديكم الله ويصلح بالكم ٤٧٤٠
يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان ٥٢٧٠
يهود تعذب في قبورها ٥٨٩٩
يؤتى بالقرآن يوم القيامة وأهله الذين كانوا يعملون ٢١٢١
يؤتى بأنعم أهل الدنيا من أهل النار ٥٦٦٩
يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون ألف ٥٦٦٦
يودى المكاتب بحصة ما أدى ٣٤٠٢
يود أهل العافية يوم القيامة، حين يعطى ١٥٧٠
يوشك الأمم أن تداعى عليكم ٥٣٦٩
يوشك الفرات أن يحسر عن كنز ٥٤٤٢
يوشك إن طالت بك مدة أن ترى قوماً ٣٥٢٣
يوشك أن يأتي على الناس زمان ٢٧٦
يوشك أن يضرب الناس أكباد ٢٤٦
يوشك أن يكون خير مال المسلم ٥٣٨٦
يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله ١١١٧
اليوم الموعود يوم القيامة ١٣٦٢

فهرس الأحاديث الفعلية

أبصر النبيّ ﷺ حين قام ٨٠٢
ابطل النبي ﷺ دم اليهودية ٣٥٥٠
أبو بكر . . . وأحبنا إلى رسول الله ﷺ ٦٠٢٧
أتى النبيّ ﷺ سباطة قوم ٣٦٤
أتى رسول الله ﷺ عبد الله بن أبيّ ١٦٤٥
أتانا رسول الله ﷺ ونحن في بادية ٧٨٤
أتت رسول الله ﷺ فرد نكاحه ٣١٢٨
أتي النّبي ﷺ بإناء وهو بالزوراء ٥٩٠٩
أتي النّبي ﷺ بتمر عتيق، فجعل يفتشه ... ٤٢٢٦
أتي النّبي ﷺ بجبنة في تبوك، فدعا بالسكين ٤٢٢٧
أتي النّبي ﷺ بفرس معرور ١٦٦٦
أتيت النّبي ﷺ في رهط ٤٣٣٦
أتيت النّبي ﷺ وعليه ثوبان أخضران ٤٣٥٩
أتيت النّبي ﷺ وهو محتب بشملة ٤٣٦٥
أتيت النّبي ﷺ وهو يصلي ١٠٠٠
أتي رسول الله ﷺ بسارق، فقطعت يده ... ٣٦٠٥
أتي رسول الله ﷺ بخبز ولحم ٤٢١٣
أتي رسول الله ﷺ بلحم ٤٢١٤
أجلسه رسول الله ﷺ في حجره ٤٩٧
أحببت أن أريكم كيف كان طهور رسول الله ﷺ ٤١٠
احتجم النّبي ﷺ وهو محرم ٢٦٨٥
احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم بلحي جمل ٢٦٩٣
احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم على ظهر القدم ٢٦٩٤
أحصر رسول الله ﷺ فحلق رأسه ٢٧٠٧
أخبرني رسول الله ﷺ أنه يموت ٦١٩٣
أخرجت من شعر رسول الله ﷺ ٤٥٦٨
إذا فرقت لرسول الله ﷺ رأسه ٤٤٤٧
إذا وهبت الوليدة التي توطأ ٣٣٤١
اردف النّبي ﷺ صفية على راحلته ٣٩٠١
أرسل النّبي ﷺ بأم سلمة ٢٦١٤
استأذن العباس بن عبد المطلب رسول الله ﷺ ٢٦٦٢
استأذنت رسول الله ﷺ في الحجامة ٣١٠٣
استخلف رسول الله ﷺ ١١٢١
استسقى رسول الله ﷺ وحوَّل رداءه ١٥٠٣
استغفر لي رسول الله ﷺ ٦٢٤٧
اشترى رسول الله ﷺ طعاماً ٢٨٨٤
اضطجع هوياً من الليل ثم ١٢٠٩
اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمر ٢٥١٨
اعتمر رسول الله ﷺ في ذي القعدة ٢٥١٩
أعطاهم رسول الله ﷺ تمرة تمرة ٥٢٥٥
أعفى رسول الله ﷺ عن قوم ٣٥٠٥
اغتسل رسول الله ﷺ هو وميمونة ٤٨٥
اغسلوا النّبي ﷺ وعليه ثيابه ٥٩٤٨
أكلت مع رسول الله ﷺ لحم حبارى ٤١٢٥
أكل رسول الله ﷺ السويق ٣٠٩
أكل رسول الله ﷺ كتفاً ثم مسح ٣٢٤
أكلناه مع رسول الله ﷺ (لحم الطير) ٢٧٠٦
أليس قد قام رسول الله ﷺ لجنازة ١٦٨٣
إن آخر طعام أكله رسول الله ﷺ ٤٢٣١

إنا كنّا نفعله على عهد رسول الله ﷺ ١١٨١
إن الشمس خسفت على عهد رسول الله ﷺ ١٤٨٠
إن العباس سأل رسول الله ﷺ في تعجيل .. ١٧٨٨
إن الله قد خص رسوله ﷺ ٤٠٥٥
إن النبي ﷺ أتي بظبية فيها خرز ٤٠٥٩
أن النبي ﷺ احتجم، فأعطى الحجام ... ٢٩٨٢
أن النبي ﷺ احتجم على وركه من وثء كان به ٤٥٤٣
إن النبي ﷺ احتجم وهو محرم، واحتجم .. ٢٠٠٢
إن النبي ﷺ إذا كان في وتر ٧٩٦
أن النبي ﷺ استسقى فأشار ١٤٩٩
إن النبي ﷺ أغار على بني المصطلق ٣٩٤٥
إن النبي ﷺ أهدى عام الحديبية ٢٦٤٠
أن النبي ﷺ أولم على صفية ٣٢٢٠
أن النبي ﷺ تزوج ميمونة وهو محرم ٢٦٨٢
أن النبي ﷺ تلقى جعفر بن أبي طالب ٤٦٨٦
إن النبي ﷺ تنفل سيفه ذا الفقار يوم
بدر .... ٤٠١٨، ٤٠٢٠
إن النبي ﷺ توضأ مرة مرة ٤٢٢
أن النبي ﷺ جعل للجدة السدس ٣٠٤٩
إن النبي ﷺ حثا على الميت ثلاث ١٧٠٨
إن النبي ﷺ حضّهم على الصلاة ٩٥٤
أن النبي ﷺ حمل جنازة سعد ١٦٧١
أن النبي ﷺ خرج يوم الخميس في غزوة تبوك ٣٨٩٢
إن النبي ﷺ خطب وعليه عمامة ١٤١٠
إن النبي ﷺ دخل بيتها يوم الفتح ١٣٠٩
أن النبي ﷺ دخل مكة ولواؤه أبيض ٣٨٨٩
إن النبي ﷺ رأى رجلاً منه النغاشين ١٤٩٥
إن النبي ﷺ سجد في صلاة الظهر ١٠٣١
أن النبي ﷺ سئل عن الخمر يتخذ خلاًّ؟
فقال: لا ٣٦٤١
إن النبي ﷺ صلى الصلوات ٣٠٨
أن النبي ﷺ صلى الظهر، والعصر، والمغرب ٢٦٦٤
إن النبي ﷺ صلى بهم الظهر فقام ١٠١٨
إن النبي ﷺ صلّى بهم فسها ١٠١٩
إن النبي ﷺ صلى ... فأقامني عن يمينه ... ١١٠٩
أن النبي ﷺ صلى يوم الفطر ١٤٣٠
إن النبي ﷺ صنع ٤٢٦٩
أن النبي ﷺ ضرب في الخمر بالجريد والنعال ٣٦١٤
إن النبي ﷺ علمه الأذان ٦٤٤
إن النبي ﷺ قد دعا لك بالبركة ٢٩٣٠
أن النبي ﷺ قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب . ١٦٧٣
إن النبي ﷺ قرأ (والنجم) ١٠٣٧
إن النبي ﷺ قضى أن كل مستلحق ٣٣١٨
أن النبي ﷺ قنت شهراً ثم تركه ١٢٩١
أن النبي ﷺ كان إذا خطب يعتمد ١٤٤٥
أن النبي ﷺ كان إذا دعا ٢٢٥٥
أن النبي ﷺ كان إذا عطس غطى وجهه بيده ٤٧٣٨
إن النبي ﷺ كان إذا قدم ٢٧٤٤
أن نبي الله ﷺ كان خاتمه من فضة ٤٣٨٧
إن النبي ﷺ كان شاكياً فخرج ٤٣٦٠
أن النبي ﷺ كان عليه يوم أحد درعان قد ظاهر
بينهما ٣٨٨٦
إن النبي ﷺ كان لا يتطير من شيء ٤٥٨٨
أن النبي ﷺ كان لا يرد الطيب ٣٠١٧
أن النبي ﷺ كان لا ينام حتى يقرأ: ﴿الٓمٓ
تنزيل﴾ ٢١٥٥
إن النبي ﷺ كان يأخذ من لحيته ٤٤٣٩
إن النبي ﷺ كان يخلل لحيته ٤٠٩
أن النبي ﷺ كان يدهن بالزيت وهو محرم .. ٢٦٩١
أن النبي ﷺ كان يستحب الحجامة لسبع
عشرة، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين ٤٥٤٧
أن النبي ﷺ كان يصلي الجمعة ١٤٠١
أن النبي ﷺ كان يصلي بالناس صلاة ١٤٢٤
أن النبي ﷺ كان يصليها بعد الوتر ١٢٨٧
أن النبي ﷺ كان يضرب في الخمر بالنعال
والجريد أربعين ٣٦١٥

أن النبيّ ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر .. ٢٠٩٧
أن النبيّ ﷺ كان يعجبه إذا خرج لحاجة ... ٤٥٨٧
إن النبيّ ﷺ كان يعرض راحلته ٧٧٤
أن النبيّ ﷺ كان يغسل رأسه وهو محرم ... ٢٦٨٤
إن النبيّ ﷺ كان يغير الاسم القبيح ٤٧٧٤
أن النبيّ ﷺ كان يقبلها وهو صائم، ويمص لسانها ٢٠٠٥
إن النبيّ ﷺ كان يقول في ركوعه ٨٧٢
أن النبيّ ﷺ كبر في العيدين ١٤٤١
أن النبيّ ﷺ كوى أسعد بن زرارة من الشوكة ٤٥٣٤
إن النبيّ ﷺ لاعن بين رجل وامرأته ٣٣٠٥
إن النبيّ ﷺ لبّد رأسه ٢٥٤٨
أن النبيّ ﷺ لبس جبة رومية ضيقة الكمين ٤٣٠٥
أن النبيّ ﷺ لبس خاتم فضة في يمينه ٤٣٨٨
إن النبيّ ﷺ لما جاء مكة ٢٥٦٢
أن النبيّ ﷺ لما قدم المدينة نحر جزوراً أو بقرة ٣٩٠٥
أن النبيّ ﷺ لم يرحل في السبع ٢٦٧٣
إن النبيّ ﷺ لم يسجد في شيء ١٠٣٤
إن النبيّ ﷺ لم يسلك طريقاً فيتبعه ٥٧٩٢
أن النبيّ ﷺ لم يكن يترك في بيته شيئاً فيه تصاليب ٤٤٩١
أن النبيّ ﷺ مرّ على نسوة فسلم عليهن ... ٤٦٤٧
إن النبيّ ﷺ مسح برأسه ٤١٣
أن النبيّ ﷺ نصب المنجنيق على أهل الطائف ٣٩٥٩
أن النبيّ ﷺ نعى للناس النجاشي ١٦٥٢
أن النبيّ ﷺ نوول يوم العيد قوساً ١٤٤٤
أن النبيّ ﷺ وأبا بكر وعمر ٨٢٤
أن النبيّ ﷺ وأبا بكر وعمر كبروا ١٤٤٢
إن النساء في عهد رسول الله ﷺ كنّ ٩٤٨
إن امرأة جاءت بابن لها إلى رسول الله ﷺ .. ٥٩٢٣
أنا ممن قدّم النبيّ ﷺ ليلة المزدلفة ٢٦٠٩
إن أهل مكة سألوا رسول الله ﷺ ٥٨٥٤
إن أول شيء بدأ به النبيّ ﷺ حين ٢٥٦٣
أناوله النبيّ ﷺ فيضع فاه ٥٤٧
انتزعها رسول الله ﷺ من ٣١٧٩
إن جارية بكراً أتت رسول الله ﷺ ٣١٣٦
إن جبريل أتى النبيّ ﷺ فأمره ١٤٢٥
إن جماعة من النساء ردهن النبيّ ﷺ ٣١٨٠
إن جيشاً غنموا في زمن رسول الله ﷺ طعاماً وعسلاً ٤٠٢١
انخسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ ١٤٨٢
أن رجلاً سأل النبيّ ﷺ غنماً ٥٨٠٦
إن رجلاً نذر أن ينحر نفسه ٣٤٤٥
أن رسول الله ﷺ أتاه جبرئيل وهو ٥٨٥٢
إن رسول الله ﷺ احتجم على هامته ٤٥٧٢
إن رسول الله ﷺ أخّر طواف ٢٦٧٢
إن رسول الله ﷺ إذا كان قد أتاه الفيء ... ٤٠٥٧
أن رسول الله ﷺ أرخص في بيع العرايا ... ٢٨٣٨
إن رسول الله ﷺ أسهم للرجل ٣٩٨٧
إن رسول الله ﷺ أعتق صفية ٣٢١٣
أن رسول الله ﷺ أفاض يوم النحر ٢٦٥٢
أن رسول الله ﷺ أقطع لبلال بن الحارث .. ١٨١٢
أن رسول الله ﷺ أقطع للزبير نخيلاً ٢٩٩٧
إن رسول الله ﷺ أكل كتف شاة ٣٠٤
إن رسول الله ﷺ أمر أصحابه أن يبدلوا ... ٢٧١٢
أن رسول الله ﷺ تزوجها وهو حلال ٢٦٨٣
إن رسول الله ﷺ توضأ ثلاثاً ٤٢٤
إن رسول الله ﷺ توضأ مرتين ٤٢٣
إن رسول الله ﷺ حلق رأسه ٢٦٤٦
إن رسول الله ﷺ حين توفي سجي ببرد حبرة ١٦٢٠
أن رسول الله ﷺ خير أعرابياً بعد البيع ... ٢٨٠٦
إن رسول الله ﷺ خير غلاماً ٣٣٧٩
أن رسول الله ﷺ دخل يوم فتح مكة وعليه . ٢٧١٩
إن رسول الله ﷺ دعا فاطمة عام الفتح ... ٦١٩٣
إن رسول الله ﷺ دعا له أن ٢٩٣٧
إن رسول الله ﷺ دفع إلى يهود ٢٩٧٢

إن رسول الله ﷺ شرب لبناً ٣٠٧
أن رسول الله ﷺ صلى الظهر بالمدينة ١٣٣٣
إن رسول الله ﷺ صلى المغرب بسورة ٨٤٧
أن رسول الله ﷺ صلى على جنازة ١٧٢٠
إن رسول الله ﷺ طاف بالبيت ... ٢٥٧٠، ٢٥٨٤
أن رسول الله ﷺ عق عن الحسن والحسين .. ٤١٥٥
إن رسول الله ﷺ قاء فأفطر ٢٠٠٨
ان رسول الله ﷺ قبض عن تسع نسوة ٣٢٢٩
إن رسول الله ﷺ قبّل عثمان ١٦٢٣
إن رسول الله ﷺ قد عهد إلي ٦٠٧٩
إن رسول الله ﷺ قرأ عام الفتح ١٠٣٣
إن رسول الله ﷺ قرأ في ركعتي الفجر ٨٤٢
إن رسول الله ﷺ قضى بالدين قبل ٣٠٥٧
أن رسول الله ﷺ قضى بيمين وشاهد ٣٧٦٣
أن رسول الله ﷺ قضى في السلب للقاتل، ولم يخمس السلب ٤٠٢٣
أن رسول الله ﷺ قضى في السيل المهزور ... ٣٠٠٥
ان رسول الله ﷺ قضى في مثل هذا ٢٨٧٩
أن رسول الله ﷺ قطع نخل بني النضير ... ٣٩٤٤
أن رسول الله ﷺ كان إذا صافح ٥٨٢٤
إن رسول الله ﷺ كانت له فدك ٤٠٦٣
أن رسول الله ﷺ كان لا يدخر ٥٨٢٥
إن رسول الله ﷺ كان يخرج يوم الأضحى .. ١٤٥٢
إن رسول الله ﷺ كان يرفع ٧٩٣
إن رسول الله ﷺ كان يسلّم ...... ٩٥٠، ٩٥١
أن رسول الله ﷺ كان يصلي ركعتين ١١٦٠
إن رسول الله ﷺ كان ينفل ٣٣٩٠
إن رسول الله ﷺ كان يؤتى بالصبيان فيبرك عليهم ٤١٥٠
أن رسول الله ﷺ كتب إلى عمرو بن حزم .. ١٤٤٩
إن رسول الله ﷺ كفن في ثلاثة أثواب ١٦٣٥
إن رسول الله ﷺ لما أراد الحج ٢٥٥٣
إن رسول الله ﷺ لما أسر أهل بدر...... ٣٩٧١
إن رسول الله ﷺ لما قدم مكة ٢٥٦٦
إن رسول الله ﷺ لم يكن يسرد الحديث ... ٥٨١٥
إن رسول الله ﷺ مدّه للرؤيا ١٩٨١
إن رسول الله ﷺ مرّ على غلمان، فسلم عليهم ٤٦٣٤
إن رسول الله ﷺ مكث بالمدينة ٢٥٥٥
إن رسول الله ﷺ نحر قبل أن يحلق........ ٢٧٠٩
إن رسول الله ﷺ وأصحابه اعتمروا ٢٥٨٥
إن رسول الله ﷺ وقّت لأهل العراق ٢٥٣١
إن رسول الله ﷺ يوم حنين ٣١٧٠
إن رفع أيديكم بدعة ٢٢٥٧
إن ركباً جاءوا إلى النبيّ ﷺ ١٤٥٠
إن زيد بن حارثة مولى رسول الله ﷺ ٦١٥١
إن سبيعة الأسلمية نفست ٣٣٢٨
إن طائفة صفت معه وطائفة ١٤٢١
أفاض رسول الله ﷺ من آخر ٢٦٧٦
أفتاه النبيّ ﷺ أن يقضي (النذر عن الأم) .. ٣٤٣٣
أفضت مع رسول الله ﷺ فما مست قدماه .. ٢٦١٦
أقام النبيّ ﷺ بين خيبر والمدينة ٣٢١٤
أقام رسول الله ﷺ بالمدينة عشر سنين يضحي ١٤٧٥
أقبل رسول الله ﷺ فدخل مكة ٢٥٧٥
أقرأني رسول الله ﷺ خمس عشرة.......... ١٠٢٩
انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ ١٤٩٢
انكسفت الشمس في عهد رسول الله ﷺ .. ١٤٨٥
إنما العمرى التي أجاز رسول الله ﷺ ٣٠١٢
إنما قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع ١٢٨٩
إنما مُرَّ بجنازة يهودي ١٦٨٤
إنها إذا دخلت في الدم ٣٣٣٥
إنها أول جدة أطعمها رسول الله ﷺ ٣٠٦٢
أنها رأت النبيّ ﷺ يتوضأ ٤١٤
أنه رأى قبر النبيّ ﷺ مسنماً ١٦٩٥
أنه كان إذا اعتكف طرح له فراشه، أويوضع ٢١٠٧
إنه لعهد النبيّ الأمي ﷺ إلي: أن لا ٦٠٨٨
إني رأيت رسول الله ﷺ يأخذ بها ٤٤٧٩

إني قصرت من رأس النّبيّ ﷺ عند المروة .. ٢٦٤٧
أن يمنح أحدكم أخاه خيرله ٢٩٧٦
أهدى النّبيّ ﷺ مرة إلى البيت ٢٦٢٨
أوصاني خليلي بثلاث ١٢٦٢
أولم النّبيّ ﷺ على بعض نسائه ٣٢١٥
أولم الرسول ﷺ بشاة ٣٢١١
أولم رسول الله ﷺ حتى بنى ٣٢١٢
أوتر رسول الله ﷺ وأوتر المسلمون ١٢٨٠
أيما امرأة طلقت فحاضت ٣٣٣٦
باع النّبيّ ﷺ ماله ٢٩١٧
باع رسول الله ﷺ ثم ماله ٢٩١٨
بالعلامة (أو) بالآية التي أخبرنا رسول الله ﷺ ٢٠٨٨
بايعت رسول الله ﷺ على إقام الصلاة ٤٩٦٧
بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة .. ٣٦٦٦
بسط رسول الله ﷺ رداءه لتجلس عليه أمه
التي أرضعته ٤٩٣٧
بعث إلى رسول الله ﷺ بوركها ٤١٠٩
بعث رسول الله ﷺ إلى أبي بن كعب طبيباً .. ٤٥١٩
بعث رسول الله ﷺ بكتابه إلى كسرى ٣٩٢٧
بعث رسول الله ﷺ خالد بن الوليد ٤٠٣٨
بعث رسول الله ﷺ في آثارهم ٣٥٣٩
بعثني رسول الله ﷺ إلى رجل ٣١٧٢
بعثني رسول الله ﷺ في حاجة ١٣٤٦
بعنا أمهات الأولاد على عهد الرسول ﷺ .. ٣٣٩٥
تبسم إليّ رسول الله ﷺ ٤٠٠٠
تجرد النّبيّ ﷺ لإهلاله واغتسل ٢٥٤٧
تزوج رسول الله ﷺ ميمونة وهو حلال ... ٢٦٩٥
تفل رسول الله ﷺ في فيه ثم حنكه ٤١٥١
تمتع رسول الله ﷺ في حجة الوداع ٢٥٤٦
تمسحواوهم مع رسول الله ﷺ ٥٣٦
توضأ رسول الله ﷺ ثلاثاً ٣٩٧
توضأ رسول الله ﷺ فأدخل أصبعيه ٤١٤
توضأ النّبيّ ﷺ فمسح ٣٩٩
توضأ رسول الله ﷺ مرة مرة ٣٩٥
توضأ رسول الله ﷺ مرتين ٣٩٦
توضأ النّبيّ ﷺ ومسح ٥٢٣
توفي رسول الله ﷺ ودرعه مرهونة ٢٨٨٥
جعل النّبيّ ﷺ الدية اثني عشر ألفاً ٣٤٩٩
جعل النّبيّ ﷺ يسر إلى عثمان ٦٠٨١
جعل رسول الله ﷺ أصابع اليدين ٣٤٩٤
جعل عموداً عن يساره ٦٩١
جعل في قبر رسول الله ﷺ قطيفة حمراء ... ١٦٩٤
جلد رسول الله ﷺ حد الزنا الفرية لبكر .. ٣٥٧٨
جمع القرآن على عهد رسول الله ﷺ ٦٢٠٤
جمع النّبيّ ﷺ المغرب والعشاء ٢٦٠٧
جهر النّبيّ ﷺ في صلاة الخسوف بقراءته .. ١٤٨١
حبس النّبيّ ﷺ رجلاً ثم خلّى ٣٧٨٥
حبس النّبيّ ﷺ رجلاً في تهمة ٣٧٨٥
حجم أبو طيبة رسول الله ﷺ فأمر له ٢٧٦٩
حضرت رسول الله ﷺ أعطاها السدس ... ٣٠٦١
حضرت رسول الله ﷺ يقيد الأب ٣٤٧٢
حفظ عن رسول الله ﷺ سكتتين ٨١٨
حول رسول الله ﷺ اسم برة إلى اسم جويرية ٤٧٥٧
خدمه عشر سنين ودعا له النّبيّ ﷺ ٥٩٥٢
خرج النّبيّ ﷺ غداة وعليه مرط مرحّل ٦١٣٦
خرجت مع النّبيّ ﷺ لصلاة الصبح ٦٥١
خرج رسول الله ﷺ إلى المصلى فاستسقى .. ١٥٠٢
خرج رسول الله ﷺ بالناس إلى المصلى ١٤٩٧
خرج رسول الله ﷺ فصلى ١٤٢٩
خرج رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة ... ٢٠٢٣
خرج رسول الله ﷺ ـ يعني في الاستقساء ـ ١٥٠٥
خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع . ٢٥٤٥
خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة ١٧١٣
خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة ١٣٣٦
خرجنا مع رسول الله ﷺ نصرخ بالحج ٢٥٤٣
خيرنا رسول الله ﷺ فاخترنا ٣٢٧٦

دخلت على النبيّ ﷺ وهو في مربد ٤٠٨٠
دخل رسول الله ﷺ يوم الفتح وعلى سيفه
ذهب وفضة ٣٨٨٥
دخل عليّ رسول الله ﷺ فشرب ٤٢٨١
دخل علينا رسول الله ﷺ فقدمنا ٤٢٣٢
درأ رسول الله ﷺ الحد عن المستكرهة ٣٥٧١
دعا رسول الله ﷺ فاطمة يوم الفتح ٦١٩٣
دعا له رسول الله ﷺ في بيعة ٢٩٣٢
دعا لي رسول الله ﷺ أن يؤتيني ٦١٦٠
دية شبه العمد أثلاثاً ٣٥٠٦
ذبح رسول الله ﷺ عن عائشة ٢٦٢٩
رأى النبيّ ﷺ توضأ وأنه مسح ٤١٥
رأى النبيّ ﷺ رفع يديه ٧٩٧
رأى النبيّ ﷺ يحتز من كتف شاة ٤١٨١
رأى النبيّ ﷺ يستسقي عند أحجار الزيت .. ١٥٠٤
رأى جبرئيل مرتين ودعا له رسول الله ﷺ
مرتين ٦١٥٩
رأى رسول الله ﷺ رجلاً يصلي ١١٠٥
رأيت النبيّ ﷺ بمنى يخطب ٤٣٦٣
رأيت النبيّ ﷺ ما لا أحصي يتسوك ٢٠٠٩
رأيت النبيّ ﷺ متكئاً على وسادة على يساره ٤٧١٢
رأيت النبيّ ﷺ مقعياً يأكل تمراً ٤١٨٧
رأيت النبيّ ﷺ يتبع الدباء ٤١٨٠
رأيت النبيّ ﷺ يخطب الناس ٢٥٩٧
رأيت النبيّ ﷺ يسجد فيها ١٠٢٧
رأيت النبيّ ﷺ يرمي الجمرة ٢٦٢٣
رأيت النبيّ ﷺ يمسح ٥٢٢٠
رأيت النبيّ ﷺ يؤم الناس ٩٨٤
رأيت رسول الله ﷺ إذا توضأ ...... ٤٢٠، ٤٠٧
رأيت رسول الله ﷺ إذا سجد ٨٩٨
رأيت رسول الله ﷺ أذن في أذن الحسن ... ٤١٥٧
رأيت رسول الله ﷺ أول ما جاءه شيء بدأ
بالمحررين ٤٠٥٨

رأيت رسول الله ﷺ بمكة ٧٧٣
رأيت رسول الله ﷺ رمى الجمرة.......... ٢٦١٩
رأيت رسول الله ﷺ مضمض ٤١٢
رأيت رسول الله ﷺ ملبداً ٤٤٣٣
رأيت رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر.......... ١٦٦٨
رأيت رسول الله ﷺ يأتزرها ٤٣٧٠
رأيت رسول الله ﷺ يأكل الرطب بالقثاء .. ٤١٨٥
رأيت رسول الله ﷺ يخطب.......... ٢٦٧١
رأيت رسول الله ﷺ يستلمه ٢٥٦٧
رأيت رسول الله ﷺ يستلمها ٢٥٨٦
رأيت رسول الله ﷺ يسعى ٢٥٨٣
رأيت رسول الله ﷺ يشرب قائماً وقاعداً .. ٤٢٧٦
رأيت رسول الله ﷺ يصلي حافياً.......... ٧٦٩
رأيت رسول الله ﷺ يصلي على حصير ٧٦٨
رأيت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب ٧٥٤
رأيت رسول الله ﷺ يقضي حاجته ٣٣٥
رأيت رسول الله ﷺ يطوف.......... ٢٥٧١
رأيت رسول الله ﷺ يلبس النعال التي ٤٤٠٧
رأيت رسول الله ﷺ يمسح ٥٢٥
رأيت عن يمين رسول الله ﷺ وعن شماله ... ٥٨٧٥
رأيتنا نغزو مع رسول الله ﷺ ٦١٢٨
رأينا رسول الله ﷺ قام فقمنا ١٦٥٠
ربما اغتسل في أول الليل.......... ١٢٦٣
ربما مشى النبيّ ﷺ في نعل واحدة ٤٤١٦
رجم رسول الله ﷺ ورجمنا بعده ٣٥٥٧
رخص النبيّ ﷺ في الكرامة ٢٨٦٦
رخص النبيّ ﷺ للمسافر ثلاثة ٥١٩
رخص النبيّ ﷺ لهما في قمص الحرير ٤٣٢٦
رخص رسول الله ﷺ عام أوطاس ٣١٤٨
رخص رسول الله ﷺ في الرقية من العين .. ٤٥٢٦
رخص رسول الله ﷺ لرعاء الإبل ٢٦٧٧
رخص رسول الله ﷺ للزبير ٤٣٢٦
رخص لنا رسول الله ﷺ أن نستمتع ٣١٥٧

رخص لنا رسول الله ﷺ في العصا ٣٠٤٠
رُخص لنا في اللهو عند ٣١٥٩
رخص لها النّبيّ ﷺ (في النقلة) ٣٣٢٥
رد رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون التبتل ٣٠٨١
رقد عند رسول الله ﷺ فاستيقظ ١١٩٦
رمى رسول الله ﷺ الجمرة يوم ٢٦٢٠
رمل رسول الله ﷺ من الحجر ٢٥٦٥
رمي سعد بن معاذ في أكحله، فحسمه النّبيّ
ﷺ بيده بمشقص ٤٥١٨
زوجها النجاشي النّبيّ ﷺ وأمهرها عنه . . . ٣٢٠٨
سألت رسول الله ﷺ عن نظر الفجاءة، فأمرني ٣١٠٤
سابق رسول الله ﷺ بين الخيل ٣٨٧٠
سافر النّبيّ ﷺ سفراً فأقام ١٣٣٧
سجد النّبيّ ﷺ (بالنجم) ١٠٢٣
سجدنا مع النّبيّ ﷺ في ﴿إذا السماء انشقت﴾ ١٠٢٤
سلّ رسول الله ﷺ سعداً ١٧١٩
سل رسول الله ﷺ من قبل رأسه ١٧٠٥
سمع النّبيّ ﷺ يقرأ في الفجر ٨٣٦
سمعت النّبيّ ﷺ في حجة الوداع ٢٦٤٩
سمعت النّبيّ ﷺ يقرأ في العشاء ٨٣٤
سمعت رسول الله ﷺ قال ذلك ٦٧٥
سمعت رسول الله ﷺ قرأ ﴿غير المغضوب﴾ . ٨٤٥
سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بـ﴿المرسلات﴾ . ٨٣٢
سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بها ٨٣٩
سمعت رسول الله يقرأ في المغرب ٨٣١
سمعت رسول الله ﷺ يؤم بها ٨٦٦
سمعته من رسول الله ﷺ (صيد الضبع) . . . ٢٧٠٣
سمع رسول الله ﷺ قرأ في الصبح ٨٦٢
سمّى رسول الله ﷺ عاصية جميلة ٤٧٥٨
سنّ رسول الله ﷺ صلاة السفر ركعتين . . . ١٣٥٠
شرب النّبيّ ﷺ وهو قائم ٤٢٦٨
شرب بعد العصر ٢٠٢٤
شهدت الصلاة مع النّبيّ ﷺ في يوم ١٤٤٦
شهدت القتال مع رسول الله ﷺ ٣٩٣٢
شهدت مع رسول الله ﷺ ٣٩٣٣
صاغ رسول الله ﷺ خاتماً ٤٣٨٦
صالح النّبيّ ﷺ المشركين يوم الحديبية . . . ٤٠٤٣
صحبت رسول الله ﷺ ثمانية عشر سفراً . . . ١٣٥٢
صحبت رسول الله ﷺ فكان لا يزيد ١٣٣٨
صلى بنا رسول الله ﷺ في كسوف لا نسمع . . ١٤٩٠
صلى بنا رسول الله ﷺ ونحن أكثر ١٣٣٤
صلّى بنا رسول الله ﷺ يوماً الفجر ٥٩٣٦
صلى لنا رسول الله ﷺ الصبح ٨٣٧
صلى رسول الله ﷺ الظهر بذي حليفة ٢٦٢٧
صلى رسول الله ﷺ الظهر يوم التروية ٢٦٦٥
صلى رسول الله ﷺ بمنى ركعتين ١٣٤٧
صلى رسول الله ﷺ حين كسفت
الشمس . . . . ١٤٨٦، ١٤٨٧
صلى رسول الله ﷺ صلاة الخوف ١٤٢٣
صلى رسول الله ﷺ في حجرته ١١١٤
صليت أنا ويتيم . . . خلف النّبيّ ﷺ ١١٠٨
صليت مع النّبيّ ﷺ الظهر في السفر ١٣٤٣
صليت مع رسول الله ﷺ صلاة الأولى ٥٧٨٩
صليت مع رسول الله ﷺ العيدين ١٤٢٧
صليت وراء رسول الله ﷺ على امرأة ١٦٥٧
طاف النّبيّ ﷺ في حجة الوداع ٢٥٦٩
عادني النّبيّ ﷺ من وجع ١٥٥١
عبأنا النّبيّ ﷺ ببدر ليلا ٣٩٤٧
عرضت على رسول الله ﷺ عام أحد ٣٣٧٦
علّم جبريل عليه السلام الرسول ﷺ ٣٦٦
علمنا رسول الله ﷺ أن نقول ٤٧٤٤
عملت على عهد رسول الله ﷺ فعمّلني ٣٧٤٩
عممني رسول الله ﷺ فسدلها بين يدي ومن
خلفي ٤٣٣٩

غزوت مع النَّبيّ ﷺ فكان ٣٩٣٤
غزوت مع رسول الله ﷺ سبع غزوات.
أخلفهم في رحالهم ٣٩٤١
غزوت مع رسول الله ﷺ قبل نجد ١٤٢٠
غزونا مع رسول الله ﷺ سبع غزوات كنا نأكل
معه الجراد ٤١١٣
غزونا مع رسول الله ﷺ لست عشرة ٢٠٢٠
غيّر النَّبيّ ﷺ اسم العاص، وعزيز، وعتلة،
وشيطان ٤٧٧٦
فإن خلق نبيّ الله ﷺ كان القرآن ١٢٥٧
فتلت قلائد بدن النَّبيّ ﷺ ٢٦٣١
فرض رسول الله ﷺ هذه الصدقة صاعاً .. ١٨١٧
في شبه العمد ثلاثين حقة ٣٥٠٧
قام رسول الله ﷺ حتى أصبح بآية ١٢٠٥
قام رسول الله ﷺ لزيد بن حارثة ٤٦٨٢
قام رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها .. ٤٦٨٩
قام رسول الله ﷺ ليصلي ١١٠٧
قام رسول الله ﷺ مقاماً ٥٣٧٩
قام رسول الله ﷺ يصلي فقمت ١١٠٦
قام فينا رسول الله ﷺ بخمس كلمات ٩١
قام فينا رسول الله ﷺ مقاماً ٥٦٩٩
قبض روح رسول الله ﷺ في هذين ٤٣٠٦
قبّل وفد عبد القيس يد رسول الله ﷺ ٤٦٨٨
قد حججنا مع النَّبيّ ﷺ فلم ٢٥٧٤
قدر ما يقرأ الرجل خمسين ٥٩٩
قدم رسول الله ﷺ علينا بمكة قدمة، وله أربع
غدائر ٤٤٤٦
قراءة مفسرة حرفاً حرفاً (قراءة النَّبيّ ﷺ) . ٢٢٠٤
قرأت على رسول الله ﷺ (والنجم) ١٠٢٦
قرأ رسول الله ﷺ في صلاة المغرب ٨٦٧
قربت إلى النَّبيّ ﷺ جنباً مشوياً ٣٢٥
قسم النَّبيّ ﷺ البعير بينهما ٣٧٧٢
قسمها رسول الله ﷺ ثمانية عشر سهماً ... ٤٠٠٦
قصر رسول الله ﷺ الصلاة وأتم ١٣٤١
قضى النَّبيّ ﷺ بالشفعة ٢٩٦١
قضى بها رسول الله ﷺ للذي في يده ٣٧٧١
قضى رسول الله ﷺ: أن الخصمين يقعدان بين
يدي الحاكم ٣٧٨٦
قضى رسول الله ﷺ أن دية ٣٤٨٨
قضى رسول الله ﷺ أن على أهل ٢٩٥١
قضى رسول الله ﷺ في الجنين ٣٤٨٩
قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة ٣٥٠٣
قضى رسول الله ﷺ في العين ٣٥٠٢
قضى رسول الله ﷺ في المواضح ٣٤٩٣
قضى رسول الله ﷺ في بروع ٣٢٠٧
قضى رسول الله ﷺ في جنين ٣٤٨٧
قضى رسول الله ﷺ في دية الخطأ ٣٤٩٧
قطع النَّبيّ ﷺ يد سارق في مجن ٣٥٩١
قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع ١٢٩٤
قنت رسول الله ﷺ شهراً ١٢٩٠
كان أحب الثياب إلى رسول الله ﷺ القميص ٤٣٢٨
كان أحب الثياب إلى النَّبيّ ﷺ أن يلبسها
الحبرة ٤٣٠٤
كان أحب الشراب إلى رسول الله ﷺ الحلو
البارد ٤٢٨٢
كان أحب الطعام إلى رسول الله ﷺ الثريد ٤٢٢٠
كان أحب العمل إلى رسول الله ﷺ الدائم ١٢٠٧
كان إذا دخل في الصلاة كبّر ٧٩٤
كان إذا رمى تشرف النَّبيّ ﷺ له ٣٨٦٥
كان أكثر انصراف النَّبيّ ﷺ ٩٥٢
كان الأذان على عهد رسول الله ﷺ ٦٤٣
كان الرسول ﷺ يخضب شعره ٤٤٨٠
كان الرسول ﷺ يستفتح بصعاليك المهاجرين ٥٢٤٧
كان الرسول ﷺ يكره ريح ٤٤٦٥

كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله ﷺ ٢٦٩٠
كان النبيّ ﷺ إذا أتى الخلاء ٣٦٠
كان النبيّ ﷺ إذا أتي بالسبي ٣٣٧٣
كان النبيّ ﷺ إذا أراد البراز ٣٤٤
كان النبيّ ﷺ إذا أراد الحاجة ٣٤٦
كان النبيّ ﷺ إذا استوى على المنبر ١٤١٤
كان النبيّ ﷺ إذا اشتد البرد ١٤٠٣
كان النبيّ ﷺ إذا اشتكى ١٥٣٢
كان النبيّ ﷺ إذا أوى إلى فراشه ٢١٣٢
كان النبيّ ﷺ إذا بال ٣٦١
كان النبيّ ﷺ إذا تكلم بكلمة ٢٠٨
كان النبيّ ﷺ إذا حزبه أمر صلى ١٣٢٥
كان النبيّ ﷺ إذا خرج من الخلاء قال ٣٥٩
كان النبيّ ﷺ إذا خرج يوم العيد ١٤٤٧
كان النبيّ ﷺ إذا دخل الخلاء ٣٤٣
كان النبيّ ﷺ إذا سجد جافى ٨٩٠
كان النبيّ ﷺ إذا سجد ٨٩١
كان النبيّ ﷺ إذا صلى الفجر تربع في مجلسه ٤٧١٥
كان النبيّ ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر ١١٨٩، ١١٩٠
كان النبيّ ﷺ إذا فرغ من تلبيته ٢٥٥٢
كان النبيّ ﷺ إذا قال ٨٧٠
كان النبيّ ﷺ إذا قام للتهجد ٣٧٨
كان النبيّ ﷺ إذا قام من الليل ١١٩٣
كان النبيّ ﷺ إذا كان جنباً ٤٥٣
كان النبيّ ﷺ إذا كان يوم عيد ١٤٣٤
كان النبيّ ﷺ في الركعتين ٩١٥
كان النبيّ ﷺ في غزوة تبوك إذا ١٣٤٤
كان النبيّ ﷺ كره الصلاة نصف النهار ١٠٤٧
كان النبيّ ﷺ لا يخرج يوم الفطر ١٤٤٠
كان النبيّ ﷺ لا يرفع يديه في شيء ١٤٩٨
كان النبيّ ﷺ لا يصلي بعد الجمعة ١١٦١
كان النبيّ ﷺ لا يقدم من سفر ٧٠٥
كان النبيّ ﷺ لا يقدم من سفر إلا نهاراً ٣٩٠٦
كان النبيّ ﷺ يأتي مسجد ٦٩٥
كان النبيّ ﷺ يبعث عبد الله بن رواحة ١٨٠٦
كان النبيّ ﷺ يتختم في يساره ٤٣٩٣
كان النبيّ ﷺ يتختم في يمينه .... ٤٣٩١، ٤٣٩٢
كان النبيّ ﷺ يتسوك قبل ٣٨٣
كان النبيّ ﷺ يتكىء في حجري ٥٤٨
كان النبيّ ﷺ يتوضأ بالمد ٤٣٩
كان النبيّ ﷺ يحب التيمن ٤٠٠
كان النبيّ ﷺ يحب موافقة ٤٤٢٥
كان النبيّ ﷺ يخرج من الخلاء ٤٦٠
كان النبيّ ﷺ يخرج يوم الفطر ١٤٢٦
كان النبيّ ﷺ يخطب خطبتين ١٤١٣
كان النبيّ ﷺ يخطب قائماً، ثم يجلس ١٤١٥
كان النبيّ ﷺ يذبح وينحر بالمصلى ١٤٥٧
كان النبيّ ﷺ يذكر الله ٤٥٦
كان النبيّ ﷺ يستاك ٣٨٤
كان النبيّ ﷺ يستعذب له الماء من السقيا ٤٢٨٤
كان النبيّ ﷺ يشير بإصبعه ٩١٢
كان النبيّ ﷺ يصلي بعد الوتر ركعتين ١٢٨٤
كان النبيّ ﷺ يصلي ثم ينام قدر ما صلّى ١٢١٠
كان النبيّ ﷺ يصلي فيما بين ١١٨٨
كان النبيّ ﷺ يصلي من الليل .... ٧٧٩، ١١٩١
كان النبيّ ﷺ يعتكف في العشر الأواخر ٢١٠٢، ٢١٠٣
كان النبيّ ﷺ يعود المريض وهو معتكف ٢١٠٥
كان النبيّ ﷺ يغتسل من أربع ....
كان النبيّ ﷺ يغدو إلى المصلى ٧٧٢
كان النبيّ ﷺ يغسل رأسه ٤٤٦
كان النبيّ ﷺ يفطر قبل أن يصلي على رطبات ١٩٩١
كان النبيّ ﷺ يقبل بعض أزواجه ٣٢٣
كان النبيّ ﷺ يقرأ في الظهر .... ٨٢٨، ٨٣٠

كان النّبيّ ﷺ يقرأ في الفجر ٨٣٥
كان النّبيّ ﷺ يقرأ في الفجر يوم الجمعة ... ٨٣٨
كان النّبيّ ﷺ يقرأ في صلاة المغرب . ٨٤٩، ٨٥٠
كان النّبيّ ﷺ يقص أو يأخذ من شاربه ... ٤٤٣٧
كان النّبيّ ﷺ يقول في سجوده ٨٩٢
كان النّبيّ ﷺ يكره عشر خلال: الصفرة .. ٤٣٩٧
كان النّبيّ ﷺ يلبس النعال السبتية ٤٤٥٣
كان النّبيّ ﷺ ينصرف ٩٤٥
كان النّبيّ ﷺ ينعت الزيت والورس من ذات الجنب ٤٥٣٦
كانت أمة من إماء أهل المدينة ٥٨٠٩
كانت راية نبيّ الله ﷺ سوداء، ولواؤه أبيض ٣٨٨٧
كانت راية النّبيّ ﷺ سوداء مربعة من نمرة .. ٣٨٨٨
كانت قبيعة سيف رسول الله ﷺ من فضة . ٣٨٨٤
كانت قراءة النّبيّ ﷺ بالليل يرفع طوراً ... ١٢٠٢
كانت قراءة النّبيّ ﷺ على قدر ما يسمعه ... ١٢٠٣
كانت لرسول الله ﷺ ثلاثة صفايح ٤٠٦٢
كانت لرسول الله ﷺ خرقة ٤٢١
كانت للنّبيّ ﷺ خطبتان ١٤٠٥
كانت مدّاً مدّاً (قراءة النّبيّ) ٢١٩١
كانت يد رسول الله ﷺ اليمنى لطهوره ... ٣٤٨
كان خاتم النّبيّ ﷺ في هذه ٤٣٨٩
كان رسول الله ﷺ أجود الناس بالخير ٢٠٩٨
كان رسول الله ﷺ إذا أدخل ٢٥٤٢
كان رسول الله ﷺ إذا استوى على بعيره ... ٢٤٢٠
كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف أدنى إلي ٢١٠٠
كان رسول الله ﷺ إذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه ٤٣٣٨
كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل ....
كان رسول الله ﷺ إذا أكل مع قوم كان آخرهم أكلاً ٤٢٥٥
كان رسول الله ﷺ إذا توضأ ٤٢٩
كان رسول الله ﷺ إذا جاءه أمر......... ١٤٩٤
كان رسول الله ﷺ إذا جلس ٩٠٧
كان رسول الله ﷺ إذا جلس جلس أصحابه ٤٧٠٢
كان رسول الله ﷺ إذا جلس في المسجد احتبى بيديه ٤٧١٣
كان رسول الله ﷺ إذا جلس يتحدث ٥٨٣٠
كان رسول الله ﷺ إذا خطب ١٤٠٧
كان رسول الله ﷺ إذا دخل العشر شد مئزره ٢٠٩٠
كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد ٦٠٦٢
كان رسول الله ﷺ إذا دخل شهر رمضان .. ١٩٦٦
كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يعتكف صلى ٢١٠٤
كان رسول الله ﷺ إذا أراد سفراً ٣٢٣٢
كان رسول الله ﷺ إذا ذكر أحداً فدعا له ... ٢٢٥٨
كان رسول الله ﷺ إذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما ٢٢٤٥
كان رسول الله ﷺ إذا سافر ٢٤٢١
كان رسول الله ﷺ إذا سافر وأراد ١٣٤٥
كان رسول الله ﷺ إذا صلى .... ٩٤٤، ٥٨٠٨
كان رسول الله ﷺ إذا طاف ٢٥٦٤
كان رسول الله ﷺ إذا قام .... ٧٩٩، ٨١٠
كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر....... ٣٩٠٠
كان رسول الله ﷺ إذا قعد ٩٠٦
كان رسول الله ﷺ إذا قعد يدعو ٩٠٨
كان رسول الله ﷺ إذا كان الحر......... ٦٢٠
كان رسول الله ﷺ إذا كان في سفر ٣٩٢٢
كان رسول الله ﷺ إذا كبر.......... ٧٩٥
كان رسول الله ﷺ إذا لبس قميصاً بدأ بميامنه ٤٣٣٠
كان رسول الله ﷺ إذا نهض ٨١٩
كان رسول الله ﷺ أشد تحجراً ٦١٩
كان رسول الله ﷺ طويل الصمت ٥٨٢٦
كان رسول الله ﷺ عندما يقوم من المسجد.. ٤٧٠٥
كان رسول الله ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل ... ٤٤٥
كان رسول الله ﷺ لا يطرق أهله ليلاً ٣٩٠٢
كان رسول الله ﷺ لا يعرف فصل السورة .. ٢٢١٨

كان رسول الله ﷺ لا يغدو يوم الفطر ١٤٣٣
كان رسول الله ﷺ لا يفطر أيام البيض ٢٠٧٠
كان رسول الله ﷺ لا يقدم مكة إلا ٢٥٦١
كان رسول الله ﷺ لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس .. ٤٧٤٧
كان رسول الله ﷺ ليصلي الصبح ٥٩٨
كان رسول الله ﷺ وأبو بكر وعمر يصلون . ١٤٢٨
كان رسول الله ﷺ يأكل بثلاثة أصابع ٤١٦٤
كان رسول الله ﷺ يأكل لحم الدجاج ... ٤٠١٢
كان رسول الله ﷺ يبدأ بالسواك ٣٧٧
كان رسول الله ﷺ يتحفظ من شعبان ١٩٨٠
كان رسول الله ﷺ يتخلف في المسير، فيزجي ٣٩١٣
كان رسول الله ﷺ يتخولنا بالموعظة ٢٠٧
كان رسول الله ﷺ يتعوذ من الجان ٤٥٦٤
كان رسول الله ﷺ يتعوذ من خمس ٢٤٦٦
كان رسول الله ﷺ يتفاءل ولا يتطير ٤٥٨٢
كان رسول الله ﷺ يتوضأ ٣٩٣
كان رسول الله ﷺ يتوضأ لكل صلاة ٤٢٥
كان رسول الله ﷺ يجتهد في العشر الأواخر . ٢٠٨٩
كان رسول الله ﷺ يجعل أصبعيه ٢٢٥٤
كان رسول الله ﷺ يجعل في قسم المغانم عشراً ٤٠٣٢
كان رسول الله ﷺ يجمع بين الظهر والعصر ١٣٣٩
كان رسول الله ﷺ يجنب ثم ٤٦٨
كان رسول الله ﷺ يحب الحلواء والعسل .. ٤١٨٢
كان رسول الله ﷺ يحب هذه السورة ٢١٨٢
كان رسول الله ﷺ يحتجم في الأخدعين والكاهل ٤٥٤٦
كان رسول الله ﷺ يختم الصلاة ٧٩١
كان رسول الله ﷺ يخصف نعله ٥٨٢٢
كان رسول الله ﷺ يدركه الفجر في رمضان . ٢٠٠١
كان رسول الله ﷺ يذبح وينحر بالمصلى ... ١٤٣٨
كان رسول الله ﷺ يرفع يديه في الدعاء حتى يرى بياض ٢٢٥٣
كان رسول الله ﷺ يستحب الجوامع من الدعاء ٢٢٤٦
كان رسول الله ﷺ يستحب الصلاة ٧٥١
كان رسول الله ﷺ يستفتح ٧٩١
كان رسول الله ﷺ يستن ٣٨٨
كان رسول الله ﷺ يستنجي بالماء ٣٤٢
كان رسول الله ﷺ يسكت ٨١٢
كان رسول الله ﷺ يُسلِّم تسليمة رسول الله ﷺ ٩٥٧
كان رسول الله ﷺ يسوي صفوفنا ١٠٩٧
كان رسول الله ﷺ يشير بيده ٩٩١
كان رسول الله ﷺ يصافح الجميع ٤٦٨٣
كان رسول الله ﷺ يصلي الصلوات ٦١٧
كان رسول الله ﷺ يصلي الضحى .. ١٣١٠، ١٣٢٠
كان رسول الله ﷺ يصلي الظهر .... ٥٨٨، ٦٣٧
كان رسول الله ﷺ يصلي العصر ٥٩٢
كان رسول الله ﷺ يصلي الهجير ٥٨٧
كان رسول الله ﷺ يصلي تطوعاً ١٠٠٥
كان رسول الله ﷺ يصلي جالساً ١٢٨٣
كان رسول الله ﷺ يصلي في السفر على راحلته ١٣٤٠
كان رسول الله ﷺ يصلي في مرط ٥٥٠
كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر أربع .. ١١٧١
كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر ركعتين ١١٧٢
كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل ثلاث .. ١٢٥٦
كان رسول الله ﷺ يصليها لسقوط ٦١٣
كان رسول الله ﷺ يصوم الاثنين والخميس ٢٠٥٥
كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول ٢٠٣٦
كان رسول الله ﷺ يصوم من الشهر السبت ٢٠٥٩
كان رسول الله ﷺ يصوم من غرة كل شهر .. ٢٠٥٨
كان رسول الله ﷺ يضحي بكبش ١٤٦٦
كان رسول الله ﷺ يضع حجرين على بطنه من شدة الجوع ٥٢٥٤

كان رسول الله ﷺ يطيل القراءة ١١٨٣
كان رسول الله ﷺ يعجبه ٤٢١٧
كان رسول الله ﷺ يعجبه من الدنيا ثلاث : ٥٢٦٠
كان رسول الله ﷺ يعلمنا التشهد ... ٩١٠، ٩١٦
كان رسول الله ﷺ يغتسل ٤٥٩
كان رسول الله ﷺ يغزو بأم سليم ، ونسوة من الأنصار ٣٩٤٠
كان رسول الله ﷺ يغزو بهم ٣٩٨٨
كان رسول الله ﷺ يفتتح صلاته ٨٤٤
كان رسول الله ﷺ يفطر من الشهر ١٢٤١
كان رسول الله ﷺ يقبل الهدية ويثيب عليها ١٨٢٦
كان رسول الله ﷺ يقبل ويباشر وهو صائم . ٢٠٠٠
كان رسول الله ﷺ يقرأ (السجدة) ١٠٢٥
كان رسول الله ﷺ يقرأ علينا ١٠٣٢
كان رسول الله ﷺ يقرأ في العيدين ٨٤٠
كان رسول الله ﷺ يقرأ في ركعتي الفجر ... ٨٤٣
كان رسول الله ﷺ يقرأ فيهما ٨٤١
كان رسول الله ﷺ يقسم لعائشة ٣٢٣٠
كان رسول الله ﷺ يقطّع قراءته ٢٢٠٥
كان رسول الله ﷺ يقول في كل ٧٩١
كان رسول الله ﷺ يكبر ٨٠٨
كان رسول الله ﷺ يكبرها ١٦٥٣
كان رسول الله ﷺ يكثر الذكر ٥٨٣٣
كان رسول الله ﷺ يكثر دهن رأسه ، وتسريح لحيته ٤٤٤٥
كان رسول الله ﷺ يكره الشكال في الخيل .. ٣٨٦٩
كان رسول الله ﷺ يكره الغل ٤٦١٥
كان رسول الله ﷺ يكنيه بأبي المساكين ٦١٦١
كان رسول الله ﷺ يلحظ ٩٩٨
كان رسول الله ﷺ يمد ذؤابته ويأخذها ٤٤٦٢
كان رسول الله ﷺ يمسح المأقين ٤١٦
كان رسول الله ﷺ ينام أول الليل ١٢٢٦
كان رسول الله ﷺ ينبذ له ٤٢٨٨
كان رسول الله ﷺ يوتر بثلاث ١٢٨١
كان رسول الله ﷺ يوتر بواحدة ١٢٨٥
كان رسول الله ﷺ يؤمّنا ٨٠٣
كان ركوع النّبيّ ﷺ وسجوده ٨٦٩
كان صداقة لأزواجه ثنتي ٣٢٠٣
كان عند رسول الله ﷺ تسع نسوة ٣٢٣٧
كان فراش رسول الله ﷺ الذي ينام عليه أدماً ٤٣٠٧
كان فراش رسول الله ﷺ نحواً مما يوضع .. ٤٧١٧
كان في كلام رسول الله ﷺ ترتيل وترسيل .. ٥٨٢٧
كان قدر صلاة رسول الله ﷺ ٥٨٦
كان قيس بن سعد من النّبيّ ﷺ بمنزلة صاحب الشرط من الأمير ٣٦٩٢
كان كمام أصحاب رسول الله ﷺ بطحاً ... ٤٣٣٣
كان كم قميص رسول الله ﷺ إلى الرسغ ... ٤٣٢٩
كان للنّبيّ ﷺ قدح ٣٦٢
كان لي على النّبيّ ﷺ دين فقضاني وزادني .. ٢٩٢٥
كان لي من رسول الله ﷺ مدخل بالليل ... ٤٦٧٥
كان معاذ يصلي مع النّبيّ ﷺ العشاء ١١٥١
كان وساد الرسول ﷺ الذي يتكىء ٤٣٠٨
كان يرانا نصليها فلم يأمرنا ١١٧٩
كان يسير العنق ، فإذا وجد فجوة نص ٢٦٠٤
كان يصلي في بيتي قبل الظهر أربعاً ١١٦٢
كان يعرض على النّبيّ ﷺ القرآن كل عام مرة ٢٠٩٩
كان ﷺ يعود المريض ٥٨٢١
كان يقرأ في الأول بـ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ ... ١٢٦٩، ١٢٧٠، ١٢٧١، ١٢٧٢
كان يقول إذا سلم : سبحان الملك القدوس ١٢٧٥
كان يكبر أربعاً تكبيره على الجنائز ١٤٤٣
كان يكون في خدمة أهله ٥٨١٦
كان ينبذ لرسول الله ﷺ في سقائه ٤٢٨٩
كان يهل منا المهل فلا ينكر عليه ٢٥٩٢
كان يوتر بأربع وثلاث ١٢٦٤

كتب رسول الله ﷺ إلى كسرى ٣٩٢٨
كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ .. ١٤٩٣
كنا إذا أتينا النبيّ ﷺ جلس أحدنا حيث ينتهي ٤٧٢٩
كنا إذا صلينا خلف النبيّ ﷺ ٥٨٩
كنا عند رسول الله ﷺ فقرأ: طسم ٢٩٨٩
كنا مع النبيّ ﷺ نتداول من قصعة ٥٩٢٨
كنّا مع رسول الله ﷺ في سفر ١٤٦٩
كنا نحزر قيام رسول الله ﷺ ٨٢٩
كنا نصلي العصر مع رسول الله ﷺ ٦١٥
كنا نصلي المغرب مع رسول الله ﷺ ٥٩٦
كنا ننبذ لرسول الله ﷺ في السقاء ٤٢٨٧
كناني رسول الله ﷺ ببقلة كان يجتنيها ... ٤٧٧٣
كنت إذا سألت رسول الله ﷺ أعطاني ٦٠٩٥
كنت أرى رسول الله ﷺ يُسلّم ٩٤٣
كنت أرجل رأس رسول الله ﷺ وأنا حائض ٤٤١٩
كنت أصلي الظهر مع رسول الله ﷺ ١٠١١
كنت أطيب رسول الله ﷺ قبل ٢٦٥١
كنت أطيب رسول الله ﷺ لإحرامه ٢٥٤٠
كنت أعرف انقضاء صلاة رسول الله ﷺ .. ٩٥٩
كنت أغتسل أنا والنّبيّ ﷺ ٥٤٦
كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد ٤٤٦٠
كنت ألعب بالبنات عند النّبيّ ﷺ ٣٢٤٣
كنت أمشي مع رسول الله ﷺ وعليه برد ... ٥٨٠٣
كنت جالساً مع النّبيّ ﷺ إذ ٣١٧٥
كنت رديف أبي طلحة وإنهم ٢٥٤٤
كنت مع رسول الله ﷺ فسمع صوت ٤٨١١

لأرمقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة ١١٩٧
لا يدخل هذا بيت قوم إلا أدخله الذل ٢٩٧٨
لعن النّبيّ ﷺ المخنثين والمترجلات ٤٤٢٨
لعن النّبيّ ﷺ من اتخذ شيئاً فيه الروح غرضاً ٤٠٧٥
لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة ٤٤٦٨
لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشي ٣٧٥٣، ٣٧٥٤
لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشي والرائش ٣٧٥٥
لعن رسول الله ﷺ الرجلة من النساء ٤٤٧٠
لعن رسول الله ﷺ الرجل يلبس لبسة المرأة ٤٤٦٩
لعن رسول الله ﷺ من فرق بين الوالد.... ٣٣٧٢
لقد رأيت رسول الله ﷺ ما يزيد ١٤١٧
لقد سقيت رسول الله ﷺ بقدحي هذا الشراب كله: ٤٢٨٦
لقد صحبنا رسول الله ﷺ فما رأيناه ١٠٥٠
لما أسري برسول الله ﷺ انتهي به ٥٨٦٥
لما بدن رسول الله ﷺ وثقل ١١٩٨
لم أر النّبيّ ﷺ يستلم من ٢٥٦٨
لما فتح رسول الله ﷺ مكة ٤٤٨٢
لما قدم رسول الله ﷺ المدينة لعبت الحبشة .. ٥٩٥٢
لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله ﷺ .. ٥٩٦٢
لم يكن يبالي من أي أيام الشهر ٢٠٤٦
لم يزل رسول الله ﷺ يلبي حتى رمى ٢٦٠٦
لم يزل رسول الله ﷺ يسأل ٤٥٠
لم يكن النّبيّ ﷺ على شيء من النوافل ١١٦٣
لم يكن رسول الله ﷺ فاحشاً ٥٨٢٠
لم يكن رسول الله ﷺ يريد غزوة إلا ٣٩٣٨
لم يكن شخص أحب إليهم من رسول الله ﷺ ٤٦٩٨
لم يكن شيء أحب إلى رسول الله ﷺ بعد النساء من الخيل ٣٨٩٠
لو بعت من أخيك ثمراً فأصابته جائحة ... ٢٨٤٢
لولا أني رأيت رسول الله ﷺ ٢٥٨٩
ما أحصي ما سمعت رسول الله ﷺ ... ٨٥١، ٨٥٢
ما أخذت سورة يوسف ٨٦٤
ما أخذت (ق) إلا عن لسان ١٤٠٩
ما أعلم النّبيّ ﷺ رأى رغيفاً مرققاً ٤١٧٠
ما أكل النّبيّ ﷺ على خوان ولا في سكرجة . ٤١٦٩
مات النّبيّ ﷺ وهو يكره ثلاثة أحياء: ٥٩٩٢
ما تركته منذ رأيت رسول الله ﷺ ٢٥٨٧

ما ترك رسول الله ﷺ ديناراً ولا درهماً ٥٩٧٣
ما ترك رسول الله ﷺ ركعتين ١١٧٨
ما ترك رسول الله ﷺ عند موته ديناراً ٥٩٧٤
ما ترك رسول الله ﷺ من قائد فتنة ٥٣٩٣
ما خُيّر رسول الله ﷺ بين أمرين إلا ٥٨١٧
ما رأى رسول الله ﷺ منخلاً ٤١٧١
ما رأيت أحداً أكثر تبسماً من رسول الله ﷺ ٥٨٢٩
ما رأيت رسول الله ﷺ صائماً في العشر قط ٢٠٤٣
ما رأيت رسول الله ﷺ صلى صلاة إلا ٢٦٠٨
ما رأيت النبيّ ﷺ يتحرى صيام يوم فضله ٢٠٤٠
ما رأيت رسول الله ﷺ يصلي إلى ٧٨٣
ما رأيت رسول الله ﷺ يصوم شهرين ١٩٧٦
ما رئي رسول الله ﷺ يأكل متكئاً قط ٤٢١٢
ما سئل رسول الله ﷺ شيئاً قط فقال لا ٥٨٠٥
ما صلى رسول الله ﷺ العشاء قط ١١٧٥
ما صلى رسول الله ﷺ صلاة ٦٠٨
ما ضرب رسول الله ﷺ لنفسه ٥٨١٨
ما عاب النبيّ ﷺ طعاماً قط ٤١٧٢
ما علمته صام شهراً كلّه إلا رمضان ٢٠٣٧
ما كان رسول الله ﷺ يسرد ٥٨٢٨
ما كان يكون لرسول الله ﷺ قرحة ٤٥٤١
ما كنا نشاء أن نرى رسول الله ﷺ في ١٢٠٨
مررت على النبيّ ﷺ وهو يبول ٥٢٩
مر رجل وعليه ثوبان أحمران، فسلم على النبيّ ﷺ فلم يرد عليه ٤٣٥٣
مر رسول الله ﷺ بمجلس فيه ٤٦٣٩
مر علينا رسول الله ﷺ في نسوة فسلّم ٤٦٦٣
مسح رسول الله ﷺ بوجهه ويديه ٥٣٥
مسح رسول الله ﷺ رأسي ٤٧٦
مسح رسول الله ﷺ صدره ودعا ٥٩٢٠
ملعون على لسان محمد ﷺ من قعد وسط الحلقة ٤٧٢٢
من السنة إذا تزوج الرجل البكر ٣٢٣٣
من السنة إذا جلس الرجل أن يخلع نعليه .. ٤٤١٧
من حدثكم أن النبيّ ﷺ كان يبول قائماً ... ٣٦٥
من سرّه أن ينظر إلى طهور رسول الله ﷺ .. ٤١١
من صلى المغرب أو الصبح ١١٥٨
من صلى على النبيّ ﷺ واحدة ٩٣٥
من كل الليل أوتر رسول الله ﷺ ١٢٦١
نحر النبيّ ﷺ عن نسائه بقرة في حجته ٢٦٣٠
نحر النبيّ ﷺ هداياه وحلق ٢٧٠٨
نحرنا مع رسول الله ﷺ عام الحديبية ٢٦٣٦
نعى النبيّ ﷺ زيداً وجعفراً وابن رواحة .. ٥٨٨٧
نفل الرسول ﷺ الربع بعد الخمس ٤٠٠٨
نفل الرسول ﷺ الربع في البدأة، والثلث في الرجعة ٤٠٠٧
نفلني رسول الله ﷺ يوم بدر سيف أبي جهل وكان قتله ٤٠٠٤
نفلنا رسول الله ﷺ نفلاً ٣٩٩١
هتك النبيّ ﷺ ستراً فيه تماثيل ٤٤٩٣
هذا رسول الله ﷺ مقبلاً متقنعاً ٤٣٠٩
هذه فريضة الصدقة التي فرض رسول الله ﷺ ١٧٩٦
هكذا رأيت رسول الله ﷺ قام على ١٦٧٩
هكذا رأيت النبيّ ﷺ يفعله (رمي الجمار) .. ٢٦٦١
هكذا صنع رسول الله ﷺ ١٩٩٦
هكذا كان رسول الله ﷺ يتطهر ٤٦٩
هكذا كان وضوء رسول الله ﷺ ٣٩٤
هكذا كان يستجمر رسول الله ﷺ ٤٤٣٦
والله لقد رأيت النبيّ ﷺ يقوم على ٣٢٤٤
والله لقد صلى رسول الله ﷺ على ابني ١٦٥٦
وضع النبيّ ﷺ يده في الركوة ٥٨٨٢
وضعت للنبيّ ﷺ غسلاً ٤٣٦
وضأت النبيّ ﷺ في غزوة ٥٢١
وقّت رسول الله ﷺ لأهل المدينة ٢٥١٦
وقّت رسول الله ﷺ لأهل المشرق ٢٥٣٠
وقّت لنا في قص الشارب ٤٤٢٢

فهرس الأوامر

أخبر رسول الله ﷺ فأمره بأكلها ٤٠٩٦
ألقى علي رسول الله ﷺ التأذين ٦٤٢
أمر الرسول ﷺ أن يسهم بينهم في اليمين .. ٣٧٦٨
أمر النبيّ ﷺ أن نسترقي من العين ٤٥٢٧
أمر النبيّ ﷺ بقتل الكلاب ٤١٠١
أمر النبيّ ﷺ بالعتاقة في كسوف الشمس .. ١٤٨٩
أمر النبيّ ﷺ باليهودي واليهودية فرجما ... ٣٥٥٩
أمر به رسول الله ﷺ فرض رأسه ٣٤٥٩
أمر رسول الله ﷺ ببناء المسجد ٧١٧
أمر رسول الله ﷺ أن يستمتع بجلود ٥٠٩
أمر رسول الله ﷺ أن ينبذ في أسقية ٤٢٩٠
أمر رسول الله ﷺ بالرجلين فضربوا ٣٥٧٩
أمر رسول الله ﷺ برجل زنى فجلد ٣٥٧٣
أمر رسول الله ﷺ بقتلى أحد ١٦٤٣
أمر رسول الله ﷺ بقتل الوزغ ٤١١٩
أمر رسول الله ﷺ بقتلهن ٤١٤١
أمر رسول الله ﷺ بلالاً أن يجعل إصبعيه .. ٦٥٣
أمر رسول الله ﷺ بلالاً أن يُشفع ٦٤١
أمر لي رسول الله ﷺ بشيء ٤٠٠٥
أمرنا النبيّ ﷺ بسبع ونهانا عن سبع ١٥٢٦
أمرنا رسول الله ﷺ إذا كنا ١١١١
أمرنا رسول الله ﷺ أن لا نستقبل ٣٧٠
أمرنا رسول الله ﷺ أن نتداوى من ذات الجنب ٤٥٣٥
أمرنا رسول الله ﷺ أن نرد ٩٥٨
أمرنا رسول الله ﷺ أن نسبغ الوضوء ٣٨٨٢
أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف ١٤٦٣
أمرني الرسول ﷺ بطرح بعضها ٤٠٠٥
أمرني خليلي بسبع : ٥٢٥٩
أمرني رسول الله ﷺ أن أقرأ ٩٦٩
أمرها الرسول ﷺ أن تبدأ بالرجل (في العتق) ٣٢٠٠
أمره النبيّ ﷺ أن يتخذ أنفاً من ذهب ٤٤٠٠
أمره النبيّ ﷺ أن يغتسل ٥٤٣
أمرهم رسول الله ﷺ أن يأتوا إبل ٣٥٣٩
أن النبيّ ﷺ أمره أن يُجهز جيشاً ٢٨٢٣
إن النبيّ ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره ١٨٠٠
أن رسول الله ﷺ أمر بسد الأبواب إلا ٦١٠٥
أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الوزغ وسماه فويسقاً ٤١٢٠
إن رسول الله ﷺ أمرنا بذلك ١١٨٦
إن رسول الله ﷺ أمرني أن أضحي بهما ١٤٦٢
إن رسول الله ﷺ كان أمر بالوضوء ٤٢٦
إن رسول الله ﷺ كان يأمر باستبراء ٣٣٤٠
أن رسول الله ﷺ كان يأمرنا أن نخرج ١٨١١
أن رسول الله ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره .. ٤٠٣٦
جعل رسول الله ﷺ ثلاثة أيام ٥١٧
سأل النبيّ ﷺ فأمره بأكلها ٤٠٧٢
سمعت النبيّ ﷺ يأمر فيمن زنى ولم يحصن، جلد مائة ٣٥٥٦
فرض الله الصلاة على لسان نبيكم ١٣٤٩
فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر صاعاً ١٨١٥
فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر طهر ١٨١٨

كان رسول الله ﷺ أمرنا بالقيام في الجنازة . . . ١٦٨٢
كان رسول الله ﷺ يأمر بصيام يوم عاشوراء ٢٠٦٨
كان رسول الله ﷺ يأمرنا ٥٢٠
كان رسول الله ﷺ يأمرنا بالتخفيف ١١٣٥
كان رسول الله ﷺ يأمرني أن أصوم ثلاثة . . ٢٠٦٠
كان رسول الله ﷺ يحثنا على الصدقة وينهانا
عن المثلة . . . . ٣٥٤٠، ٣٥٤١
كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ٢٠٣٢
كنا نؤمر بالدعاء عند أذان ٦٧٩

فهرس النواهي

أراد النبيّ ﷺ أن ينهى عن أن يسمى بيعلى وببركة ٤٧٥٤
أن النبيّ ﷺ نهى عن الحبوة يوم الجمعة ... ١٣٩٣
أن النبيّ ﷺ نهى عن الخمر، والميسر، والكوبة، والغبيراء ٤٥٠٤
إن النبيّ ﷺ نهى عن الصلاة نصف النهار .. ١٠٤٦
أن النبيّ ﷺ نهى عن بيع الحيوان بالحيوان نسيئة ٢٨٢٢
أن النبيّ ﷺ نهى عن بيع الكالىء بالكالىء .. ٢٨٦٣
أن النبيّ ﷺ نهى عن ثمن الدم ٢٧٦٥
أن النبيّ ﷺ نهى عن طعام المتباريين ٣٢٢٥
إن النبيّ ﷺ نهى عن لبس الحرير ٤٣٢٣
أن رسول الله ﷺ لعن زوارات القبور ١٧٧٠
إن رسول الله ﷺ نهى عن الثنيا ٢٨٦١
إن رسول الله ﷺ نهى عن الشغار ٣١٤٦
أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع اللحم بالحيوان ٢٨٢١
أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب والسنور ٢٧٦٨
أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب ومهر ٢٧٦٤
أن رسول الله ﷺ نهى عن صوم يوم عرفة بعرفة ٢٠٦٢
أن رسول الله ﷺ نهى عن لقطة الحاج ٣٠٣٥
إن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء ٣١٤٧
ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا ... ١٠٤٠
حرّم رسول الله ﷺ الحمر الإنسية ٤١٢٩
حرم رسول الله ﷺ لحوم الحمر الأهلية ... ٤١٠٦
كان رسول الله ﷺ ينهى أن يفترش ٧٩١
كان رسول الله ﷺ ينهى عن عقبة ٧٩١
كان رسول الله ﷺ ينهى عن كثير من الإرفاه ٤٤٤٩
كره رسول الله ﷺ ثمن جلود السباع ٥٠٧
لعن رسول الله ﷺ آكل الربا ٢٨٠٧
لعن رسول الله ﷺ آكل الربا وموكله ٢٨٢٩
لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له .... ٣٢٩٦، ٣٢٩٧
لعن رسول الله ﷺ النائحة والمستمعة ١٧٣٢
لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور ٧٤٠
لعن رسول الله ﷺ في الخمر عشرة ٢٧٧٦
نهى النبيّ ﷺ أن يمسح الرجل ٤٧٠١
نهى النبيّ ﷺ أن يمشي الرجل بين المرأتين .. ٤٧٢٨
نهى النبيّ ﷺ عن أكل لحم الضب ٤١٢٧
نهى النبيّ ﷺ عن أكل الهرة وأكل ثمنها ... ٤١٢٨
نهى النبيّ ﷺ الرجال والنساء عن دخول الحمامات ٤٤٧٤
نهى النبيّ ﷺ طبيباً عن قتل ضفدع ٤٥٤٥
نهى النبيّ ﷺ عن الأغلوطات ٢٤٣
نهى النبيّ ﷺ عن التفريق بين ٣٣٦٣
نهى النبيّ ﷺ عن القيام لأحد ٤٧٠١
نهى النبيّ ﷺ عن المحاقلة ٢٩٧٥
نهى النبيّ ﷺ عن الميثرة الحمراء ٤٣٥٨
نهى النبيّ ﷺ عن النهبة والمثلة ٢٩٤١
نهى النبيّ ﷺ عن خليط التمر والبسر ٣٦٤٠
نهى رسول الله ﷺ النساء في إحرامهن ٢٦٨٩

نهى رسول الله ﷺ أن تباع السهام ٤٠١٦

نهى رسول الله ﷺ أن تتبع جنازة معها رانة . ١٧٥١

نهى رسول الله ﷺ أن تجصص القبور ١٧٠٩

نهى رسول الله ﷺ أن تحلق المرأة رأسها .... ٣٦٥٣، ٤٤٨٥

نهى رسول الله ﷺ أن تصبر بهيمة أو غيرها للقتل ٤٠٧٤

نهى رسول الله ﷺ أن تغتسل ...... ٤٧٢، ٤٧٣

نهى رسول الله ﷺ أن تنكح المرأة على ٣١٧١

نهى رسول الله ﷺ أن نضحي ١٤٦٤

نهى رسول الله ﷺ أن يأكل الرجل بشماله .. ٤٣١٥

نهى النبيّ ﷺ أن يباع الطعام حتى يقبض .. ٢٨٤٦

نهى رسول الله ﷺ أن يبال ٤٧٥

نهى رسول الله ﷺ أن يتزعفر الرجل ٤٤٣٤

نهى رسول الله ﷺ أن يتعاطى السيف مسلولاً ٣٥٢٧

نهى رسول الله ﷺ أن يتنفس في الإناء ٤٣٧٧

نهى رسول الله ﷺ أن يتوضأ ٤٧١

نهى رسول الله ﷺ أن يجصص القبر ١٦٩٧

نهى رسول الله ﷺ أن يجلس ٩١٤

نهى رسول الله ﷺ أن يجمع أحد بين اسمه وكنيته ٤٧٦٩

نهى رسول الله ﷺ أن يرفع الرجل إحدى رجليه على الأخرى ٤٧٠٩

نهى رسول الله ﷺ أن يستقاد ...... ٧٣٤، ٧٣٥

نهى رسول الله ﷺ أن يشرب الرجل قائماً .. ٤٢٦٦

نهى رسول الله ﷺ أن يصلى في سبعة ٧٣٨

نهى رسول الله ﷺ أن يعزل عن الحرة ٣١٩٧

نهى رسول الله ﷺ أن يقد السير بين أصبعين ٣٥٢٨

نهى رسول الله ﷺ أن يقرن الرجل بين التمرتين ٤١٨٨

نهى رسول الله ﷺ أن يقوم الإمام ١٦٦٢

نهى رسول الله ﷺ أن يقيم الرجل الرجل .. ١٣٩٥

نهى رسول الله ﷺ أن يلبسه المحرم (البرنس) ٢٦٩٢

نهى رسول الله ﷺ أن ينام الرجل على سطح ٤٧٢١

نهى رسول الله ﷺ أن ينتعل الرجل قائماً .... ٤٤١٤، ٤٤١٥

نهى رسول الله ﷺ عن إجابة طعام الفاسقين ٣٢٢٧

نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الأسقية ... ٤٢٦٥

نهى رسول الله ﷺ عن أكل الثوم إلا مطبوخاً ٤٢٣٠

نهى رسول الله ﷺ عن أكل الجلالة وألبانها . ٤١٢٦

نهى رسول الله ﷺ عن أكل لحوم الخيل ... ٤١٣٠

نهى رسول الله ﷺ عن أكل المجثمة ٤٠٨٨

نهى رسول الله ﷺ عن التحريش بين البهائم ٤١٠٣

نهى رسول الله ﷺ عن التختم بالذهب ... ٤٤٠٦

نهى رسول الله ﷺ عن الترجل إلا غباً ٤٤٤٨

نهى رسول الله ﷺ عن الخصر ٩٨١

نهى رسول الله ﷺ عن الدباء ٤٢٩٠

نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخبيث ٤٥٣٩

نهى رسول الله ﷺ عن السدل ٧٦٤

نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من ثلمة القدح ٤٢٨٠

نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من في السقاء ٤٢٦٤

نهى رسول الله ﷺ عن الشرب والأكل في آنية الفضة والذهب ٤٣٢١

نهى رسول الله ﷺ عن الضرب في الوجه .. ٤٠٧٧

نهى رسول الله ﷺ عن القزع ٤٤٢٦

نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة، والمزابنة .. ٣٨٣٦

نهى رسول الله ﷺ عن المخابرة... ٢٩٧٣، ٣٨٣٥

نهى رسول الله ﷺ عن المزابنة ٣٨٣٤

نهى رسول الله ﷺ عن بيع التمر بالتمر ... ٢٨٣٧

نهى رسول الله ﷺ عن بيع الثمار حتى يبدو .. ٢٨٣٩

نهى رسول الله ﷺ عن بيع الحصاة ٢٨٥٤

نهى رسول الله ﷺ عن بيع السنين ٢٨٤١

نهى رسول الله ﷺ عن بيع الصبرة ٢٨١٦

نهى رسول الله ﷺ عن بيع العربان ٢٨٦٤

نهى رسول الله ﷺ عن بيع العنب حتى يسود ٢٨٦٢

نهى رسول الله ﷺ عن بيع المضطر ٢٨٦٥
نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء ٢٨٧٨
نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين في بيعة ٢٨٦٨
نهى رسول الله ﷺ عن بيعتين في صفقة واحدة ٢٨٦٩
نهى رسول الله ﷺ عن بيع حبل الحبلة ٢٨٥٥
نهى رسول الله ﷺ عن بيع ضراب الجمل .. ٢٨٥٧
نهى رسول الله ﷺ عن بيع فضل الماء ٢٨٥٨
نهى رسول الله ﷺ عن تناشد.......... ٧٣٢
نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب، وكسب الزمارة ٢٧٧٩
نهى رسول الله ﷺ عن ثوب المصمت من الحرير ٤٣٧٨
نهى رسول الله ﷺ عن ركوب الجلالة ٤١٢٦
نهى رسول الله ﷺ عن ركوب النمور ٤٣٩٥
نهى رسول الله ﷺ عن سب الديك ٤١٣٥
نهى رسول الله ﷺ عن شرى المغانم حتى تقسم ٤٠١٥
نهى رسول الله ﷺ عن شريطة الشيطان ... ٤٠٩٠
نهى رسول الله ﷺ عن صوم يوم الفطر والنحر ٢٠٤٨
نهى رسول الله ﷺ عن عسب الفحل ٢٨٥٦
نهى رسول الله ﷺ عن عشر: عن الوشر، والوشم ٤٣٥٥
نهى رسول الله ﷺ عن قتل أربع من الدواب ٤١٤٥
نهى رسول الله ﷺ عن قتل النساء والصبيان ٣٩٤٢
نهى رسول الله ﷺ عن كراء ٢٩٧٤
نهى رسول الله ﷺ عن كل ذي ناب من. . . ٤١٠٥
نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر....... ٣٦٥٠
نهى رسول الله ﷺ عن لبس الحرير إلا موضع أصبعين ٤٣٢٤
نهى رسول الله ﷺ عن لبس القسي، والمعصفر ٤٣٨٤
نهى رسول الله ﷺ عن لبستين ٢٨٥٣
نهى رسول الله ﷺ عن لبس جلود ... ٥٠٥، ٥٠٦
نهى رسول الله ﷺ عن لحوم الحمر....... ٤١٤٧
نهى رسول الله ﷺ عن مياثر الأرجوان ٤٣٥٦
نهى رسول الله ﷺ عن نبيذ الجر الأخضر .. ٤٢٩٣
نهى رسول الله ﷺ عن نقرة........... ٩٠٢
نهى رسول الله ﷺ عن هاتين الشجرتين ... ٧٣٦
نهى رسول الله ﷺ عنه ٤٤٣١
نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن كل ذي ناب ٤٠٨٩
نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر الأهلية ٤١٠٧
نهانا رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلة لغائط . ٣٣٦
نهانا رسول الله ﷺ عن ذلك ٣٧٥
نهانا رسول الله ﷺ عن ضرب المصلين ... ٣٣٦٦
نهاني رسول الله ﷺ أن أتختم فيه........ ٤٣٩٠
نهاني رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب ٤٣٥٦
نهاهم رسول الله ﷺ عن بيعه ٢٨٤٣
نهينا عن صيد كلب المجوس ٤٠٨٥

فهرس الآثار

آذنت بهم شجرة (الجن ليلة استمعوا القرآن) ٥٩٣٧
ابعثها قياماً مقيدة سنة محمد ﷺ ٢٦٣٧
أبو بكر سيدنا، وأعتق سيدنا ٦٢٥٩
أتي النبيّ ﷺ بالبراق ليلة أسري به ٥٩٢٠
أتيت المدينة فسألت الله ٦٢٣٢
أتيته وهو قائم في الصلاة (صلاة الكسوف) ١٤٨٨
أجل، والله إنه لموصوف . . . . . . ٥٧٥٢، ٥٧٥٣
أحرق علي رضي الله عنه اللواطيين ٣٥٨٤
أحرمت من التنعيم بعمرة ٢٦٦٧
اختصم مسلم ويهودي إلى عمر رضي الله عنه ٣٧٤٢
أخطأ سفينة الجيش بأرض الروم ٥٩٤٩
إذا اشتكى الرجل عينيه ٢٦٨٦
إذا أنا مت فلا تصحبني نائحة ١٧١٦
إذا رمى أحدكم جمرة العقبة فقد حل ٢٦٧٤
إذا كنتم في المسجد فنودي بالصلاة ١٠٧٤
إذا وقعت الحدود في الأرض ٢٩٧١
ارتحلت الدنيا مدبرة ٥٢١٥
استسقى يوماً عمر ٥٢٦٦
اشهد لقد كنت أشوي لرسول الله ﷺ ٣٢٦
أصبح (أي النبيّ ﷺ) بحمد الله بارئاً ١٥٧٦
أصبنا طعاماً يوم خيبر ٤٠٢٠
اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين . . . ٤٠٤٦
أضاءت عصا أحدهما لهما ٥٩٤٤
اعتقت منه عائشة أخته ٣٤٠٤
أغمي على عبد الله بن رواحة ١٧٤٥
أفضل أمة النبيّ ﷺ بعده أبو بكر ٦٠٢٥
أقام رسول الله ﷺ بمكة خمس عشرة سنة . . . ٥٨٣٨
أقبلت راكباً على أتان ٧٨٠
ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ ٨٠٩
الأضحى يومان بعد يوم الأضحى . ١٤٧٣، ١٤٧٤
ألا لا تغالوا صدقة النساء ٣٢٠٤
ألحدوا . . . كما صنع برسول الله ﷺ ١٦٩٣
الحسن أشبه رسول الله ﷺ ٦١٧٠
السلام عليك يا ابن ذي الجناحين ٦١٤١
السنة على المعتكف أن لا يعود مريضاً ٢١٠٦
الشطرنج هو ميسر الأعاجم ٤٥١٠
الصبر عند الغضب (في شرح آية) ٥١١٧
الصلاة أحسن ما يعمل الناس ٦٢٣
الصلاة خير من النوم ٦٥٢
الصلاة في الثوب الواحد سنة ٧٧١
الصلاة الوسطى صلاة الصبح . . . . . ٦٣٨، ٦٣٩
الصلاة الوسطى صلاة الظهر ٦٣٦
العقل وفكاك الأسير وأن ٣٤٦١
العلم علمان فعلم في القلب ٢٧٠
الفضل: هو صدق الحديث وأداء الأمانة . . ٥٢٢٣
المسألة أن ترفع يديك ٢٢٥٦
الناس ينظرون إلى الله يوم القيامة ٥٦٦٣
أليس حسبكم سنة رسول الله ﷺ؟ ٢٧١٠
امض في صلاتك ٧٨
أنا أحفظكم لصلاة رسول الله ﷺ ٧٩٢
إن آخر ما نزلت آية الربا ٢٨٣٠
أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ ٨٠١

إن أبا بكر الصديق رضي الله عنه صلى ٨٦٣
إن أبا بكر قبّل رسول الله ﷺ وهو ميت ١٦٢٤
إن ابني هذا سيد ٥٤٦٢
إن أشبه الناس دلاً وسمتاً ٦١٩٧
إن أشد الناس عذاباً يوم القيامة، من قتل نبياً ٤٥٠٩
أن الإسلام الكلمة، الإيمان العمل الصالح ٤٠٣٠
إن الدعاء موقوف ٩٣٨
أن العلاء الحضرمي عامل رسول الله ﷺ .. ٤٦٥٦
إن القبلة من اللمس ٣٣٢
إن القتل قد استحر يوم اليمامة بقرّاء القرآن . ٢٢٢٠
إن الله تعالى فضّل محمداً ﷺ ٥٧٧٣
إن النبيّ ﷺ إذا عرس بليل اضطجع على شقه الأيمن ٤٧١٦
إن النبيّ ﷺ تزوجها وهي بنت سبع ٣١٢٩
إن النجاشي أهدى إلى النبيّ ﷺ ٤٤١٨
إني أصلي في بيتي ١١٥٦
إني أنا الرزاق ذو القوة المتين ٥٣٠٧
أن جبرئيل هبط عليه فقال له: خيرهم في أسارى بدر ٣٩٧٣
أن حذيفة بن اليمان قدم على عثمان ٢٢٢١
أن رجلاً سأل النبيّ ﷺ عن المباشرة ٢٠٠٦
إن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر حرّقوا متاع الغال ٤٠١٣
أنزل الله تعالى فيهم ﴿فإنهم لا يكذبونك﴾ . ٥٨٣٤
أنزلت هذه الآية ﴿لا يؤاخذكم الله﴾ ٣٤١٧
إني سمعت عمر يحلف على ذلك ٥٥٠٠
إني لأول العرب رمى بسهم ٦١١٣
انطلق بنا إلى أم أيمن نزورها ٥٩٦٧
انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين رسول الله ﷺ ٥٨٦١
إن عبداً لو خرّ على وجهه ٥٢٩٤
أنعم الله بك عيناً ٤٦٥٤
إن عمر بن الخطاب قتل نفراً .... ٣٤٨١، ٣٤٨٢
إن عمر بن الخطاب كان إذا قحطوا استسقى ١٥٠٩
إنك بأرض فيها الربا فاش ٢٨٣٣
إنك قد صليت خلف رسول الله ﷺ ١٢٩٢
إنكم لتعملون أعمالاً هي أدق في أعينكم من الشعر ٥٣٥٥
إن ناساً تماروا عندها يوم عرفة ٢٠٤٢
إن نعل النبيّ ﷺ كان لها قبالان ٤٤٠٨
إنما كان الماء من الماء رخصة ٤٤٨
إنما الماء من الماء في الاحتلام ٤٣٢
إنما كان البياض في عنفقته ٥٧٨٦
إنما كانت المتعة في أول الإسلام ٣١٥٨
إنما نغدو من أجل السلام ٤٦٦٤
إنما نقلت فاطمة لطول لسانها ٣٣٢٦
إنه قد نزل تحريم الخمر ٣٦٣٥
إنه لم يبلغ ما يخضب ٥٧٨٦
أول من قدم علينا من أصحاب رسول الله ﷺ ٥٩٥٦
أي الناس خير بعد النبيّ ﷺ؟ قال: أبو بكر ٦٠٢٤
أي الناس كان أحب إلى رسول الله ﷺ ... ٦١٥٥
بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده ... ٤٢٠٨
بعث رسول الله ﷺ لأربعين ٥٨٣٧
بل إنما نهي عن ذلك في الفضاء ٣٧٣
بلى والله، حتى الحبارى ٥١٣٦
بنى عمر رحبة في ناحية المسجد ٧٤٥
بينا أنا في المسجد ١١١٦
تراءى الناس الهلال فأخبرت رسول الله ﷺ ١٩٧٩
تزوج أبو طلحة أم سليم ٣٢٠٩
تزوجني رسول الله ﷺ في شوال ٣١٤٢
تشاورت قريش ليلة بمكة ٥٩٣٤
تعلمن أيها الناس أن الطمع فقر ١٨٥٦
تعلموا الفرائض ٣٠٦٩
تقول: الله أكبر ٦٤٥

توفّاه الله على رأس ستين سنة ٥٨٣٩
توفي رسول الله ﷺ وما شبعنا من الأسودين ... ٤١٩٤
ثم جلس فافترش رجله اليسرى ٩١١
ثكلتك أمك، سنة أبي القاسم ٨٠٧
جاءت ملائكة إلى النبيّ ﷺ وهو نائم ١٤٤
جلد عمر الذي استكرهها ٣٥٨٠
جلد عمر رضي الله عنه في حد الخمر ثمانين . ٣٦٢٤
حتى إذا عتوا رفسقوا جلد ثمانين ٣٦١٦
حرم من النسب سبع ٣١٨١
خدمت النبيّ ﷺ عشر سنين ٥٨٠١
خرج النبيّ ﷺ من الدنيا ولم يشبع من خبز
الشعير ٥٢٣٨
خرج رجل من المسجد بعدما أذن فيه ١٠٧٥
خلق الله تعالى هذه النجوم لثلاث ٤٦٠٢
دخلت على عائشة: فقلت يا أماه ١٧١٢
ذاك جبرئيل عليه السلام ٥٦٦١
ذكر عمر بن الخطاب يوماً الفيء ٤٠٦٠
ذكر لنا الخنجر يلقى ٥٦٢٩
رأى جبريل عليه السلام ٥٦٦٢
رآه بفؤاده مرتين ٥٦٦٠
رأت رسول الله ﷺ وهو قاعد القرفصاء ... ٤٧١٤
رأيت أسامة وبلالاً ٢٦٨٧
رأيت النبيّ ﷺ في ليلةٍ اضحيان ٥٧٩٤
رأيت النبيّ ﷺ وأكلت معه ٥٧٨٠
رأيت رسول الله ﷺ بفناء الكعبة محتبياً بيديه ٤٧٠٧
رأيت رسول الله ﷺ في المسجد مستلقياً ... ٤٧٠٨
رأيت رسول الله ﷺ كان أبيض ٥٧٨٥
رأيت يد طلحة شلاء وقى بها ٦١٠٩
رد عليه خالد بن الوليد ٣٩٩٢
رش قبر النبيّ ﷺ ١٧١٠
رمي أبي يوم الأحزاب على أكحله، فكواه
رسول الله ﷺ ٤٥١٧
سمعت مالكاً وسئل أي شيء الزهد في الدنيا؟
قال: طيب الكسب ٥٢٨٣
سمع يوم عرفة رجلاً يسأل ١٨٥٥
سيأتي ملك من ملوك العجم ٦٢٨٢
سئل رسول الله ﷺ عن رجلين ٢٥٠
شرب عمر بن الخطاب لبناً ١٨٣٦
شقته عائشة رضي الله عنها وكستها خماراً كثيفاً ٤٣٧٥
صدق، إنهم كانوا يجمعون ٢٦١٧
صلى جابر في إزار ٧٧٠
صلى لنا أبو سعيد فجهر ٨٠٦
صليت خلف ابن عباس على جنازة ١٦٥٤
صلينا وراء عمر بن الخطاب رضي الله عنه . ٨٦٥
صنعت للنبيّ ﷺ بردة سوداء ٤٣٦٤
ضرب عمر الجزية على ٤٠٤١
طلقت منك بثلاث ٣٢٩٣
عجباً للعمة تورث ولا ترث ٣٠٦٨
عهدت أصحاب رسول الله ﷺ لا يفعلون
ذلك ٢٥٢
غدوت إلى رسول الله ﷺ بعبد الله ٤٠٧٩
غزونا مع أبي بكر زمن النبيّ ﷺ ٣٩٥٠
﴿فإذا نقر في الناقور﴾: الصور ٥٥٢٩
فتح القسطنطينية مع قيام ٥٤٣٦
فرضت الصلاة ركعتين ثم ١٣٤٨
فرقوا بين كل ذي محرم من المجوس ٤٠٣٥
فقدنا ابن صياد يوم الحرة ٥٥٠٢
فتلت قلائدها من عهن ٢٦٣٢
في الحرام يكفر ٣٢٧٧
قال رجل: يا رسول الله أي ذنب أكبر ٤٩
قام رسول الله ﷺ من بين أظهرنا فأبطأ ٣٩
قبّل أبو بكر رضي الله عنه خد عائشة ٤٦٩٠
قبض النبيّ ﷺ وهو ابن ثلاث وستين ٥٨٤٠
قبلة الرجل امرأته ... من الملامسة ٣٣٠
قتل منهم يوم أحد ٦٢٦٤

قحط أهل المدينة قحطاً شديداً ٥٩٥٠
قدمت الشام فصليت ركعتين ٦٢٠٠
قرأ عمر بن الخطاب رضي الله عنه ٤٠٦١
قلت : يا رسول الله من معك على هذا الأمر ٤٦
كان إبراهيم خليل الرحمن أول ٤٤٨٨
كان ابن عمر إذا صلى الجمعة ١١٨٧
كان ابن عمر يحتجم وهو صائم ٢٠١٧
كان ابن عمر يقف عند الجمرتين ٢٦٢٦
كان أصحب النبيّ ﷺ يكرهون الصوت .. ٣٩٥١
كان أصحاب رسول الله ﷺ لا يرون ٥٧٩
كان أصحاب رسول الله ﷺ ينتظرون العشاء ٣١٧
كان المال فيما مضى يُكرَه ٥٢٩١
كان الناس يؤمرون أن ٧٩٨
كان النّبيّ ﷺ إذا أنزل عليه الوحي كرب .. ٥٨٤٥
كان النّبيّ ﷺ أشد حياء ٥٨١٣
كان النداء يوم الجمعة أوله إذا ١٤٠٤
كان أهل الجاهلية يأكلون أشياء ويتركون .. ٤١٤٦
كان أهل اليمن يحجون ٢٥٣٣
كانت الكلاب تقبل وتدبر ٥١٤
كانت المصافحة في أصحاب الرسول ﷺ .. ٤٦٧٧
كانت اليهود وتقول : إذا أتى ٣١٨٣
كانت أموال بني النضير مما أفاء الله على رسوله ٤٠٥٦
كانت عائشة رضي الله عنها تصلي الضحى . ١٣١٩
كانت قيمة الدية على عهد رسول الله ﷺ .. ٣٤٩٨
كانت لرسول الله ﷺ سكة ٤٤٤٤
كانت لي منزلة من رسول الله ﷺ لم ٦١٠٦
كان رسول الله ﷺ إذا سرَّ استنار ٥٧٩٨
كان رسول الله ﷺ أزهر اللون ٥٧٨٧
كان رسول الله ﷺ أفلج الثنيتين ٥٧٩٧
كان رسول الله ﷺ ضليع الفم ٥٧٨٤
كان رسول الله ﷺ قد شمط مقدم رأسه ... ٥٧٧٩
كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن ... ٥٧٨٢
كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل ولا بالقصير ٥٧٩٠
كان رسول الله ﷺ مربوعاً ٥٧٨٣
كان شعار المهاجرين ٣٩٤٩
كان عطاء البدريين خمسة آلاف ٦٢٦٥
كان عمر إذا بعث عماله ٣٧٣٠
كان في ساقي رسول الله ﷺ حموشة ٥٧٩٦
كان قريش ومن دان دينها ٢٦٠٢
كان لنعل رسول الله ﷺ قبالان ٤٤١٣
كان لي منها درع على عهد رسول الله ﷺ .. ٤٣٧٦
كان يأتي علينا الشهر ما نوقد فيه ناراً ٤١٩٢
كأني أنظر إلى الغبار ساطعاً ٥٨٨١
كان يكون عليَّ الصوم من رمضان ٢٠٣٠
كانوا يصلون العتمة ٥٩٧
كتب خالد بن الوليد إلى أهل فارس ٣٩٣٦
كل ، فلعمري ، لمن أكل برقية باطل ، لقد .. ٢٩٨٦
كل ما شئت والبس ما شئت ٤٣٨٠
كنت أدخل بيتي الذي فيه رسول الله ﷺ .. ١٧٧١
كنت أطيب النّبيّ ﷺ بأطيب ما نجد ٤٤٣٥
كنت أغار من اللاتي وهبن أنفسهن ٣٢٥٠
كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ ٤٤٠
كنت أغسله من ثوب رسول الله ﷺ ٤٩٤
كنت أفرك المنيّ من ثوب
رسول الله ﷺ .... ٤٩٥، ٤٩٦
كنت أنام بين يدي رسول الله ﷺ ٧٨٦
كنت جاره ، فكان إذا نزل عليه الوحي ... ٥٨٢٣
كنت في سبي قريظة ٣٩٧٤
كنت مع النّبيّ ﷺ بمكة فخرجنا في بعض .. ٥٩١٩
كنت مملوكاً لأم مسلمة ٣٣٩٨
كنا إذا صعدنا كبّرنا ٢٤٥٣
كنا إذا نزلنا منزلاً لا نسبح حتى نحل الرحال ٣٩١٧
كنا بالمدينة فإذا أذّن المؤذن ١١٨٠
كنا في زمن النّبيّ ﷺ لا نعدل بأبي بكر ٦٠٢٥
كنا نأكل الجزور في الغزو ٤٠٢٢

كنا نأكل على عهد رسول الله ﷺ ونحن ... ٤٢٧٥
كنا نتحين فإذا زالت الشمس ٢٦٦٠
كنا نخرج زكاة الفطر صاعاً ١٨١٦
كنا نصيب في مغازينا العسل والعنب فنأكله
ولا نرفعه ٣٩٩٩
كنا نعزل والقرآن ينزل ٣١٨٤
كنا نقول ورسول الله ﷺ حي : ٦٠٨٥
كنا ننصرف في رمضان من القيام ١٣٠٤
كنا والله إذا احمر البأس ٥٨٩٠
لا إلاّ من أجل الضعف ٢٠١٦
لا رأس . إنما هم ٢٧٨٢
لأفضلنهم على من بعدهم ٦٢٦٥
لا قطع عليه وهو خادمكم ٣٦٠٨
لأن أشهد صلاة الصبح في جماعة ١٠٨٠
لا يجعل أحدكم للشيطان شيئاً ٩٤٦
لا يصوم أحد عن أحد ٢٠٣٥
لا يلعب الشطرنج إلا خاطىء ٤٥١١
لا ينظر الله عز وجل إلى صلاة ٩٠٤
لحد لرسول الله ﷺ ١٧٠٠
لقد حرمت الخمر حين حرمت ٣٦٣٦
لقد رأيت سبعين من أصحاب الصفة ٥٢٤١
لقد رأيت نبيك ﷺ وما يجد من الدقل ٤١٩٥
لقد علم قومي أن حرفتي لم تكن ٣٧٤٧
لقي ابن عباس كعباً بعرفة ٥٦٦١
لقي ابن عمر رضي الله عنه ابن صياد ٥٤٩٩
للبنت النصف ولابنة الابن السدس ٣٠٥٩
لم أكن ليلة الجن مع رسول الله ﷺ ٤٨١
لما توفي عبد الرحمن بن أبي بكر ١٧١٨
لما حضر أحد ٥٩٤٥
لما طعن عمر جعل يألم ٦٠٥٥
لما كان أيام الحرة لم يؤذن في مسجد النبيّ ﷺ ٥٩٥١
لما مات الحسن بن الحسن ١٧٤٩
لما مات النجاشـي كنا نتحدث أنه ٥٩٤٧
لما ثقل رسول الله ﷺ هبطت ٦١٧٥
لما نزل قوله تعالى : ﴿ولا تقربوا مال﴾ ٣٣٧١
لم يأمرني فيه النبيّ ﷺ بشيء ١٨١٤
لم يكن أحد أشبه بالنبيّ ﷺ من الحسن ... ٦١٤٦
لم يكن بالطويل الممغط ٥٧٩١
لم يكن يؤذن يوم الفطر ١٤٥١
لولا كلمات أقولهن ٢٤٧٩
لولا ما في البيوت من النساء ١٠٧٣
لو أن لي طلاع الأرض ذهباً ٦٠٥٥
لو شئت أن أعد شمطات ٤٤٧٨
لو كنتها من أهل المدينة ٧٤٤
لو يعلم المار بين يدي المصلي ٧٨٨
ليس الزهد في الدنيا بلبس الغليظ ٥٢٨٢
ليلة ثلاث وعشرين ٢٠٨٧
ما أبالي شربت الخمر أو عبدت هذه السارية ٣٦٦٠
ما أشكل علينا أصحاب رسول الله ﷺ
حديث ٦١٩٤
ما أغبط أحداً بهون موت بعد الذي ١٥٦٣
ما بالمدينة أهل بيت هجرة إلا ٢٩٨٠
مات النبيّ ﷺ بين حاقنتي وذاقنتي ١٥٤٠
ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها ٥٠٠
ما حجبني النبيّ ﷺ منذ أسلمت ، ولا رآني إلا
تبسم ٤٧٤٦
ما رأيت أحداً أشبه سمتاً ٤٦٨٩
ما رأيت أحداً أفصح من عائشة ٦١٩٥
ما رأيت أحداً أكثر تبسماً من رسول الله ﷺ ٤٧٤٨
ما رأيت أحداً قط بعد رسول الله ﷺ من .. ٦٠٥٤
ما رأيت النبيّ ﷺ مستجمعاً ضاحكاً حتى
ترى منه لهواته ٤٧٤٥
ما رأيت النبيّ ﷺ مستجمعاً قط ٥٨١٤
ما رأيت رسول الله ﷺ ضاحكاً حتى أراه .. ١٥١٢

ما رأيت شيئاً أحسن من رسول الله ﷺ ... ٥٧٩٥
ما رأيت يوماً قط كان أحسن ولا أضوأ ... ٥٩٦٢
ما شبع آل محمد من خبز الشعير يومين متتابعين ٥٢٣٧
ما شبعنا من تمر حتى فتحنا خيبر ... ٥٢٦٧
ما صليت قال وأحسبه قال ... ٨٨٤
ما صليت وراء أحد أشبه ... ٨٥٣
ما صليت وراء أحد بعد ... ٨٨٣
ما كنا نبعد أن السكينة تنطق ... ٦٠٤٤
ما كنا نقيل ولا نتغدى إلا بعد ... ١٤٠٢
ما كنت لأقيم على أحدٍ حداً فيموت ... ٣٦٢٣
ما من يوم يطلع ... ٥٩٥٥
ما نظرت، أو ما رأيت، خرج رسول الله ﷺ ٣١٢٣
ما نعلم حياً من أحياء العرب ... ٦٢٦٤
معاذ الله أن أرد شيئاً نفلنيه ... ٢٧٣٣
مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى ... ٥٧٧٢
من أدركه الأذان في المسجد ... ١٠٧٦
من السنة إخفاء التشهد ... ٩١٨
من زرع في أرض قوم بغير إذنهم ... ٢٩٧٩
من سمع النداء فلم يجبه ... ١٠٧٧
من صام اليوم الذي يشك ... ١٩٧٧
من صلى على محمد وقال ... ٩٣٦
من قبلة الرجل امرأته الوضوء ... ٣٣١
من قرأ آخر آل عمران في ليلة كتب له قيام ... ٢١٧١
من كانت له أرض فليزرعها ... ٢٩٧٧
من كانت له عند رسول الله ﷺ عدة ... ٤٨٧٩
من كان له على النبيّ ﷺ دين ... ٤٨٧٨
من وضع جبهته بالأرض ... ٩٠٥
مه، غفر الله لك ... ٤٨٦٩
نجد مكتوباً محمد رسول الله ﷺ ... ٥٧٧١
نزول الأبطح ليس بسنة ... ٢٦٦٦
هبط ثمانون رجلاً من أهل مكة على
رسول الله ﷺ ... ٣٩٦٦
هدم أبو بكر على اللواطيين ... ٣٥٨٤
هذه جبة رسول الله ﷺ ... ٤٣٢٥
هكذا رمى الذي أنزل عليه ... ٢٦٢١
هل تدري ما قال أبي لأبيك؟ ... ٥٣٥٧
هل تسمع: حي على الصلاة ... ١٠٧٨
هل كان أصحاب رسول الله ﷺ يضحكون؟ ٤٧٤٩
هي من الباطل (الشطرنج) ... ٤٥١٢
وافقت ربي في ثلاث: في مقام ... ٦٠٥١
وافقت ربي في ثلاث: قلت ... ٦٠٥٠
وافقنا رسول الله ﷺ حين فتح خيبر ... ٤٠١٠
والله إنه كان أشبههم برسول الله ﷺ ... ٦١٧٩
والله ما أشك أن المسيح ... ٥٥٠١
والله ما أعرف من أمر ... ١٠٧٩
والله ما جعل الله في نجم حياة أحد ... ٤٦٠٣
وقعت الفتنة الأولى ... ٥٤٠٩
يا بني لو رأيته رأيت الشمس طالعة ... ٥٧٩٣
يا ساري! الجبل (بينما عمر يخطب جعل
يصيح) ... ٥٩٥٤
يا صاحب الحوض لا تخبرنا ... ٤٨٦
يجزىء عن الجماعة إذا مروا أن يسلم أحدهم ٤٦٤٨
يلبي المقيم أو المعتمر ... ٢٦١٥
يمنعني أن الله حرَّم علي دم أخي ... ٦٠٠٤
يوشك المسلمون أن يحاصروا ... ٥٤٢٧
يوقف المؤلي ... ٣٢٩٨

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاۃ المفاتیح' مرقاۃ' التعلیق الصبیح
فتح الباری شرح صحیح بخاری ودیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے' تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔

مکتبہ محمدیہ
چیچہ وطنی ضلع ساہیوال